بسم اللہ الرحمن الرحیم
احکام القرآن
مولانا محمد جلال الدین قادری
ضیاء القرآن پبلی کیشنز
لاہور - کراچی - پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

احکام القرآن

جلد ششم

مولف

مولانا محمد جلال الدین قادری

ناشر

ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور

نام کتاب	احکام القرآن (جلد ششم)
مؤلف	مولانا محمد جلال الدین قادری
زیر سرپرستی	مولانا مفتی محمد علیم الدین مجددی
کمپوزنگ و پروف ریڈنگ	مفتی محمد محمود احمد
خصوصی معاونت	مولانا محمد حبیب احمد نقشبندی و مولانا محمد مسعود احمد
تاریخ اشاعت	اکتوبر 2007ء
ناشر	ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور
باہتمام	حافظ قاضی محمد سعید احمد نقشبندی
	محلہ بابا لطیف شاہ غازی، کھاریاں، ضلع گجرات
تعداد	ایک ہزار
کمپیوٹر کوڈ	1Z350D
قیمت	-/275 روپے

ملنے کے پتے

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

داتا دربار روڈ، لاہور۔7221953 فیکس:۔042-7238010

9۔الکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور۔7225085-7247350

14۔انفال سنٹر، اردو بازار، کراچی

فون:021-2212011-2630411۔ فیکس:۔021-2210212

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی بَدْرِ التَّمَامِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی نُوْرِ الظَّلَامِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مِفْتَاحِ دَارِ السَّلَامِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی شَفِیْعِ جَمِیْعِ الْاَنَامِ
یَا اِمَامَ الرُّسُلِ وَیَا سَنَدِیْ
اَنْتَ بَابُ اللّٰهِ وَمُعْتَمَدِیْ
فَبِدُنْیَایَ وَبِاٰخِرَتِیْ
یَارَسُوْلَ اللّٰهِ خُذْ بِیَدِیْ

فہرست احکام القرآن جلد ششم

﴿عرضِ حال﴾

﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ حَمْدَالشَّاکِرِیْنَ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ قَائِدِالْغُرِّ الْمُحَجَّلِیْنَ رَحْمَۃٍ لِّلْعٰلَمِیْنَ شَفِیْعِ الْمُذْنِبِیْنَ شَفِیْعِنَا اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَمَاْوٰنَا وَمَلْجَانَا سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الْمُصْطَفٰی وَعَلٰی اٰلِہٖ الطَّاھِرِیْنَ وَ اَصْحَابِہٖ الْمُکَرَّمِیْنَ وَعَلٰی مِلَّتِہٖ الْکَامِلِیْنَ وَعَلٰی مَنْ وَّالَاہُ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ۔

''احکام القرآن'' کی چھٹی جلد آپ کے پاس پہنچ رہی ہے۔ ۲۷ صفر المظفر ۱۴۲۶ھ/ ۷ اپریل ۲۰۰۵ء بروز جمعرات اس کی ترتیب وتالیف کا کام شروع ہوا۔ اور ۲۹ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۸ھ/ ۱۶ جون ۲۰۰۷ء بروز ہفتہ پایۂ تکمیل تک پہنچا۔ تقریباً دو سال تین ماہ میں یہ جلد مکمل ہوئی۔ (۳۶۰) صفحات پر مشتمل یہ جلد شائع کی جارہی ہے۔

اس کی تالیف کے دوران مفسرِ قرآن حضرت العلام مفتی محمد جلال الدین قادری مدظلہ العالی اکثر سخت علیل رہے۔ کثرتِ امراض کے باوجود اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ توفیقِ خاص اور آقا کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی نظرِ رحمت سے احکام کی ترتیب، تسوید وتالیف کا کام کرتے رہے، ضعف ونقاہت کے باوجود خدمتِ دین کے جذبہ سے یہ کام جاری رہا البتہ کبھی ہفتوں وقفہ ہوا، کبھی مہینوں کام تعطل کا شکار رہا اور کبھی آہستہ رفتار سے کام ہوتا رہا۔ لیکن اب تقریباً تین چار ماہ سے سخت علالت کے باعث کام تعطل کا شکار ہے، جبکہ امراضِ کثیرہ دن بدن رو بہ ترقی اور قویٰ رو بہ زوال ہیں۔ مخلصین، متعلقین اور معزز کرم فرما قارئین کرام سے دعائے صحت کی خصوصی درخواست ہے۔

اس صورتِ حال کے پیشِ نظر دوست احباب کے پیہم اصرار اور بار بار کے تقاضا کے پیشِ نظر تفسیر کا جتنا کام ہو چکا ہے اسے جیسے ہے ویسے ہی شائع کیا جارہا ہے۔ دعا فرمائیں مولیٰ کریم اپنے حبیب مکرم ﷺ کے طفیل حضرت کو صحتِ کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ تاکہ آپ اپنی دیرینہ خواہش کے مطابق اس اہم اور بے مثل کام کی تکمیل کرسکیں۔

اس جلد میں مندرجہ ذیل چھ سورتوں کے احکام شامل ہیں:

﴿۱﴾ سورۃ مریم ﴿۲﴾ سورۃ طٰہٰ ﴿۳﴾ سورۃ الانبیاء ﴿۴﴾ سورۃ الحج

﴿۵﴾ سورۃ المؤمنون ﴿۶﴾ سورۃ النور

اس جلد میں احکام اور دیگر متعلقہ امور کی تفصیل حسب ذیل ہے:

نام سورۃ	آیات متعلقہ احکام	احکام مستخرجہ	آیات مویدہ	احادیث مویدہ	حوالہ جات
سورۃ مریم	11	43	6	24	536
سورۃ طٰہٰ	5	27	10	14	278
سورۃ الانبیاء	2	12	x	3	125
سورۃ الحج	10	167	19	50	1355
سورۃ المؤمنون	13	31	4	11	308
سورۃ النور	15	169	16	50	973
کل میزان	56	449	55	152	3575

چوہدری زاہد حسین شاکر، چوہدری عامر حسین شاکر و دیگر برادران نے اس کی اشاعت میں خصوصی تعاون فرمایا۔ جزاک اللہ تعالیٰ فی الدارین۔ ہم ان کے بالخصوص اور باقی سب مخلصین اور کرم فرما حضرات کے بالعموم شکرگزار ہیں۔ مولیٰ کریم ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

محمد محمود احمد

ابن مفسرِ قرآن حضرت مفتی محمد جلال الدین قادری دامت برکاتہم العالیہ

محلہ لطیف شاہ غازی کھاریاں ضلع گجرات

باب (۲۷۳)

دعا کے چند احکام

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِذۡ نَادٰی رَبَّہٗ نِدَآءً خَفِیًّا۝ (سورۃ مریم: آیت ۳)

جب اس نے اپنے رب کو آہستہ پکارا۔

حل لغات:

نادٰی: اَلنِّدَآءُ اور النُّدَآءُ کا معنی ہے: آواز بلند کرنا، آواز کا ظاہر کرنا، مطلق آواز۔(۱)

آیت زیب عنوان میں اس کا معنی ہے: دعا کرنا، رغبت کرنا۔(۲)

خَفِیًّا: یہ کلمہ اضداد سے ہے، اس کا معنی ہے: پوشیدہ کرنا، ظاہر کرنا۔(۳)

(۱) ☆ مفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل المقلب بالراغب اصفہانی(م۵۰۲ھ)مطبوعہ کراچی، ص ۴۸۶

☆ قاموس القرآن (اواصلاح الوجوہ والنظائر فی القرآن الکریم) للمفسر الحسین بن محمد الدامغانی، مطبوعہ بیروت، ص ۴۵۰

☆ الفروق اللغویۃ مولفہ ابو ہلال الحسن بن عبداللہ بن سہل العسکری (م۳۰۰ھ) مطبوعہ کوئٹہ، ص ۳۹

☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مولفہ علامہ احمد بن محمد علی المقری الفیومی(م۷۷۰ھ)، ج۲، ص ۱۲۰

☆ المنجد ازلوئیس معلوف الیسوعی، مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ص ۱۲۲۶

☆ تاج العروس ازعلامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی(م۱۲۰۵ھ)مطبوعہ مصر، ج۱۰، ص ۳۶۳

(۲) ☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۱، ص ۷۳

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی(م۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۱۸۸

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت۵۹۷ھ)مطبوعہ پشاور ج۵، ص ۲۰۶

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۲۲۸

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۵، ص

(۳) ☆ قاموس القرآن (اواصلاح الوجوہ والنظائر فی القرآن الکریم) للمفسر الحسین بن محمد الدامغانی، مطبوعہ بیروت، ص ۱۶۱

آیتِ مبارکہ میں اس سے مراد پوشیدہ کرنا ہے۔ یعنی حضرت زکریا علیہ السلام نے اپنے رب سے آہستہ سے دعا کی۔(۴)

پس منظر

بیت المقدس میں حضرت زکریا علیہ السلام حضرت مریم رضی اللہ عنہا کی پرورش اور نگہداشت پر مقرر تھے۔ آپ نے دیکھا کہ حضرت مریم رضی اللہ عنہا کے بند کمرے میں بے موسم کے پھل موجود ہیں۔ آپ نے دریافت کیا کہ یہ کہاں سے آئے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں۔ حضرت زکریا علیہ السلام نے قدرتِ الٰہیہ کا مشاہدہ کیا اور دل میں خواہش پیدا کی کہ وہ قادر کریم اگر اس بڑھاپے میں مجھے بیٹا عطا کردے تو اس کی قدرت سے بعید نہیں، اس وقت حضرت زکریا علیہ السلام کی عمر صحیح قول کے مطابق ایک سوبیس برس تھی، آپ نے وہیں محراب میں نماز ادا کرتے ہوئے دعا مانگی کہ اے اللہ! مجھے ایسا بیٹا عطا فرما جو میری نبوت کے فرائض اور علمی وراثت کا وارث ہو، کتاب اللہ پر خود عمل کرے، اس کی حفاظت کرے اور دوسروں کو کتاب اللہ پر عمل کی دعوت دے، لیکن آپ نے یہ دعا آہستہ سے کی تا کہ آپ کے چچازاد بڑھاپے

(بقیہ ۳) ☆ مفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل المقلب با لراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۱۵۲

☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مولفہ علامہ احمد بن محمد علی المقری الفیومی (م ۷۷۰ھ)، ج ۱، ص ۸۲

☆ المنجد از لوئیس معلوف الیسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۳۳۸

☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۱۰، ص ۱۱۶

(۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۷۳

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۱۱۰

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۱، ص ۱۸۰

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج ۳، ص ۱۸۸

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۲۲۸

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج ۳، ص ۸

☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج ۲، ص ۱۹

(اس سورت کے احکام سے آخر قرآن مجید کے احکام تک تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ۔ مطبوعہ مطبعہ میمنہ، مصر کا حوالہ ہوگا۔)

میں بیٹا مانگنے پر طعنہ نہ دیں۔

سورہ مریم میں آیت نمبر ۲ تا ۱۱ اور سورہ آل عمران آیت نمبر ۳۸ تا ۴۱ میں یہ واقعہ موجود ہے۔

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ دعا اور ذکر میں آواز بلند کرنا یا آواز پست کرنا اللہ تعالیٰ جل وعلا کے ہاں یکساں ہے۔ وہ ہر خفی سے خفی آواز بھی سنتا ہے، بلکہ جو ارادہ اور خواہش دل میں پیدا ہوا سے بھی جانتا ہے، بلکہ جو ارادہ ابھی دل میں وارد نہیں ہوا اسے اس کا بھی علم ہے، وہ دور و نزدیک سے یکساں سنتا ہے، بلکہ کوئی شے اس سے دور نہیں، وہ شہ رگ سے بھی قریب ہے، وہ سمیع و بصیر ہے، وہ قریب و مجیب ہے۔ اس لئے بلند آواز یا پست آواز سے دعا کرنا برابر ہے۔ البتہ دعا مانگنے والے کے اعتبار سے آہستہ آواز سے دعا مانگنا زیادہ بہتر ہے اور اگر کوئی بلند آواز سے دعا مانگے تو بھی حرج نہیں۔ ہاں البتہ یہ سمجھنا کہ دور سے صرف اللہ تعالیٰ ہی سنتا ہے، جہالت و ضلالت ہے کہ وہ ذات کریم دور ہے ہی نہیں۔ (۵)

﴿۲﴾ ذکر الٰہی کے بعض کلمات کا بعض اوقات آہستہ پڑھنا مستحب بلکہ واجب ہوتا ہے اور بعض اوقات بلند آواز سے پڑھنا واجب ہوتا ہے: مثلاً نماز میں رکوع، سجدہ، تشہد وغیرہ کی تسبیحات اور اذکار کا آہستہ پڑھنا واجب ہے۔ اسی طرح منفرد نمازی اپنی قرأت کو بھی مخفی کرے گا۔ آمین بالجہر بھی جائز نہیں۔ اذان، تلبیہ، تکبیر تشریق وغیرہ کے اذکار کا بلند کرنا واجب ہے۔ جہری نمازوں (مغرب، عشاء اور فجر) میں امام کا بلند آواز سے قرأت کرنا واجب ہے۔ وتروں میں دعا قنوت کا امام اور مقتدی پر آہستہ پڑھنا واجب ہے۔ (۶)

﴿۳﴾ دعا کے وقت رب تعالیٰ کی ان صفات کا ذکر کرنا مستحب ہے جو دعا کے مناسب حال ہوں: مثلاً اگر کوئی دشمن

---

(۵) ☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج ۳، ص ۵

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۱، ص ۱۸۰

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبد الرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت ۵۹۷ھ) مطبوعہ پشاور، ج ۵، ص ۲۰۷

☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج ۲، ص ۱۹

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۲۲۹

پر غلبہ طلب کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی صفات قادر، قہار وغیرہ کا ذکر کرے اور اگر کوئی بخشش چاہتا ہے تو اس کی صفات غفور، رحیم، ستار وغیرہ کا ذکر کرے اور اگر کوئی رزق مانگتا ہے تو اس کی صفات رزاق اور وہاب کا ذکر کرے۔ بہر حال دعا میں ان صفات کا ذکر زیادہ مناسب ہے جو بندے کے حال کے مطابق ہوں۔ حضرت زکریا علیہ السلام نے رب سے بیٹا طلب کرتے وقت اس کی صفت ربوبیت کا ذکر فرمایا ہے۔

احادیثِ طیبہ میں حضور سید عالم ﷺ کی مختلف اوقات کی دعاؤں کے کلمات اسی لئے مختلف ہیں۔(۷)

﴿۴﴾ حضورِ قلب سے مانگی ہوئی دعا اجابت کے قریب تر ہوتی ہے۔ غافل دل سے مانگی ہوئی دعا کا قبول ہونا بعید از قیاس ہے۔ حدیث شریف میں ہے:

إِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ الْقَلْبَ التَّقِيَّ وَيَسْمَعُ الصَّوْتَ الْخَفِيَّ.(۸)

بے شک اللہ تعالیٰ پاکیزہ دل کو جانتا ہے اور آہستہ آواز بھی سنتا ہے۔

اس لئے جب بھی بندۂ مومن دعا کرے تو حضورِ دل سے دعا کرے۔(۹)

﴿۵﴾ اخفا سے مطلوب بالذات اخلاص اور عدمِ ریا ہے، ذکر کا بلند کرنا یا آہستہ کرنے میں اگر اخلاص حاصل ہو جائے تو دونوں طرح سے بہتر ہے۔(۱۰)

نوٹ: دعا اور ذکر کے تفصیلی احکام سورۃ الاعراف: آیت ۵۵ کے ضمن میں گزر چکے ہیں۔ وہاں ملاحظہ فرمالیں۔

☆☆☆☆☆

(۶) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۲۵۰

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۷۴

☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۱۶

(۷) ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۶، ص ۶۱

(۸) ☆ رواہ ابن ابی حاتم/بحوالہ درمنثور، ج ۵، ص ۴۷۹

(۹) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۱۱۰

(۱۰) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۷۴

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۶، ص ۵۹

باب (۲۷۴)

﴿دینی امور کی اصلاح کے لئے حصولِ اولاد کی دعا کرنا جائز ہے، نیز دعا کے چند آداب﴾

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

وَاِنِّیْ خِفْتُ الْمَوَالِیَ مِنْ وَّرَآءِ یْ وَكَانَتِ امْرَاَتِیْ عَاقِرًا فَهَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْکَ وَلِيًّا o يَّرِثُنِیْ وَيَرِثُ مِنْ اٰلِ يَعْقُوْبَ ۚ وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِيًّا o

(سورة مريم: آيات ۵،٦)

اور مجھے اپنے بعد اپنے قرابت داروں کا ڈر ہے اور میری عورت بانجھ ہے، تو مجھے اپنے پاس سے ایسا دے ڈال جو میرا کام اٹھائے، وہ میرا جانشین ہو اور اولادِ یعقوب کا وارث ہو، اور اے میرے رب! اسے پسندیدہ کر۔

حلِ لغات:

خِفْتُ: خوف سے ماضی واحد متکلم کا صیغہ ہے، یعنی میں ڈرا، مگر ماضی یہاں مستقبل کے معنی میں مستعمل ہوا ہے۔ مفہوم یہ ہے کہ مستقبل کے واقعات سے میں خوف کھاتا ہوں۔ یہ خوف ماضی کے شواہد کے پیشِ نظر تھا۔ بعض اوقات انسان کو ماضی یا حال میں ایسے واقعات پیش آتے ہیں جو مستقبل کا پیش خیمہ ہوتے ہیں، یہی حال یہاں حضرت زکریا علیہ السلام سے پیش آیا۔(۱)

(۱) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۱، ص ۱۸۳

اَلْمَوَالِیَ: مَوْلٰی کی جمع ہے۔لفظ مولیٰ عربی میں متعدد بلکہ متضاد معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔قریبی، چچازاد بیٹا، بیٹا،عصبہ نسبی، ناصر، مددگار، مالک،مملوک، (غلام) صاحب، مُعْتِقُ (غلام آزاد کرنے والا) مُعْتَقُ (آزاد ہونے والا غلام)، پڑوسی، حلیف، چچا، ولی، رب، بھانجا، محِب، تابع، داماد۔(۲)

آیت زیبِ عنوان میں مَوَالِیَ کا معنی ہے: چچازاد بیٹے، عصبہ نسبی۔(۳)

مِنْ وَّرَاءِیْ: میرے وصال کے بعد۔(۴)

آیت کے اس حصہ کا مفہوم یہ ہے کہ اے رب کریم! بنی اسرائیل میں جو میرے رشتہ دار، عصبات اور چچا کے بیٹے ہیں وہ قوم میں سب سے زیادہ شریر ہیں، میرے وصال کے بعد ان میں سے کوئی بھی ایسا نہیں جو میرے علم، دین اور منصب کا اہل ہو۔ مجھے خوف ہے کہ میرے وصال کے بعد وہ دین کو خراب کر دیں گے، کتاب کو بدل کر دنیا کی حقیر دولت جمع کرنے پر لگ جائیں گے، میری عمر بھر کی محنت رائگاں جائے گی۔

---

(۲) ☆ قاموس القرآن (او اصلاح الوجوه والنظائر فی القرآن الکریم) للمفسر الحسین بن محمد الدامغانی، مطبوعه بیروت، ص ۴۹۶

☆ مفردات فی غریب القرآن از علامه حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفهانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعه کراچی، ص ۵۳۳

☆ مفردات فی غریب القرآن از علامه حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفهانی مطبوعه کراچی، ج ۲، ص ۱۵۷

☆ الفروق اللغویة مولفه ابو هلال الحسن بن عبدالله بن سهل العسکری (م ۴۰۰ھ) مطبوعه کوئٹه، ص ۲۱۴، ۲۱۸

☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعه دار الاشاعت مقابل مولوی مسافرخانه کراچی، ص ۱۳۹۸

☆ تاج العروس از علامه سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعه مصر، ج ۱۰، ص ۳۹۸

(۳) ☆ احکام القرآن از علامه ابوبکر محمد بن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعه بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۲۵۱

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامه ابوعبدالله محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعه بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۷۵

☆ تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعه مصر، ج ۳، ص ۱۱۱

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج ۲۱، ص ۱۸۳

☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشهیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔ ۷۵۴ھ) مطبوعه بیروت، ج ۶، ص ۱۷۳

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت ۵۹۷ھ) مطبوعه پشاور، ج ۵، ص ۲۰۷

☆ تفسیر روح البیان از علامه اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعه مکتبه اسلامیه، کوئٹه، ج ۵، ص ۳۱۴

☆ حاشیة الجمل علی الجلالین للعلامة سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعه کراچی، ج ۵، ص ۵

☆ تفسیر مظهری از علامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی، ج ۷، ص ۳۰۰

(۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامه ابوعبدالله محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعه بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۷۶

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج ۲۱، ص ۱۸۳

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی مطبوعه پشاور، ج ۵، ص ۲۰۷

عَاقِرٌ: عَقَرَتْ (از باب نَصَرَ) عَقْرًا عُقْرًا عُقَارًا

عَقُرَتْ (از باب كَرُمَ) عُقْرًا عَقَارَةً عِقَارَةً کا معنی ہے: بانجھ ہونا، اس کی صفت عَاقِرٌ ہے۔

عَقَرَهُ (از باب ضَرَبَ) عَقْرًا کا معنی ہے: زخمی کرنا، ذبح کرنا، کونچیں کاٹ دینا، چلنے سے روک دینا، شکار کے پیچھے لگنا۔

عَقُرَ (از باب كَرُمَ) عُقْرًا کا معنی ہے، بے نتیجہ ہونا۔

عَقِرَ (از باب سَمِعَ) عَقْرًا کا معنی ہے: دہشت زدہ ہونا، حیران ہونا، کانپنا۔

عَاقِرٌ اگر عورت کی صفت ہو تو معنی ہے: بانجھ عورت، اور اگر مرد کی صفت ہو تو معنی ہے: بے اولاد (۵)

آیت کے اس حصہ کا مفہوم یہ ہے کہ اے رب کریم! میری اور میری بیوی کی عمر بڑھاپے کو پہنچ چکی ہے اور اس عمر میں عادۃً اولاد کا ہونا ممکن نہیں، لیکن اے کریم! اس حالت میں بھی تجھ سے ناامید نہیں ہوں، ماضی میں تیرے بے شمار اور لاتعداد احسانات مجھ پر ہو چکے ہیں، کبھی بھی میری دعا رد نہیں ہوئی اور اے کریم رب! اب بھی مجھے مایوس نہ فرما۔ (٦)

فَهَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا: تو مجھے اپنے پاس سے ایسا دے ڈال جو میرا کام اٹھائے۔

هَبْ، هِبَةٌ سے امر کا صیغہ ہے، ہبہ کا معنی ہے: نفع دینے والا عطیہ، اور جسے ہبہ کیا جائے اسے اس کا مالک بنا دیا جائے، نیز ہبہ بلاعوض ہوتا ہے، گویا ہبہ کرنے والے کی طرف سے سراسر کرم ہوتا ہے، وہ اس کا عوض

---

(۵) ☆ المنجد از لوئیس معلوف الیسوعی، مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۸۲۴، ۸۲۵

☆ مفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب با لراغب اصفہانی (۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۳۴۱

☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مولفہ علامہ احمد بن محمد علی المقری الفیومی (م ۷۷۰ھ)، ج ۲، ص ۳۳

☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۴۱۴

(٦) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۷۶

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۱، ص ۱۸۲

☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج ۲، ص ۱۹

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۲۲۹

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج ۵، ص ۳۱۴

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۵۰۵

نہیں چاہتا۔(۷)

مِنۡ لَّدُنۡكَ: اپنے پاس سے، اپنی قدرتِ کاملہ سے عطا فرما، میرا کوئی استحقاق نہیں، میری اور میری بیوی کی عمر بھی اولاد جننے کی، عادی طور پر قابل نہیں۔ اس حال میں جو عطا فرمائے گا وہ محض تیرا فضل و کرم ہوگا، اس میں کسی کوشش کو کوئی دخل نہیں۔(۸)

وَلِيًّا: وَلِیٌّ کے متعدد معانی ہیں: بیٹا، صاحب، قریبی، محافظ، رب تعالیٰ، مولیٰ، اللہ، موالی، عصبات، دینی بھائی، نگران، غلام آزاد کرنے والا، مناصحت (گہرا دوست) وغیرہ۔(۹)

نوٹ: ولی کا معنیٰ گزشتہ صفحات میں تفصیل کے ساتھ متعدد مرتبہ گزر چکا ہے۔

آیتِ مبارکہ کا مفہوم یہ ہے کہ اے رب! میرا بڑھاپا آن پہنچا ہے، میرے وارثوں میں کوئی بھی ایسا نہیں جو میرے علم، کتاب و نبوت کا وارث بن سکے، میرے سب نسبی و عصبی رشتہ دار شریر ہیں، وہ میری علمی و دینی وراثت کے اہل نہیں، اگر یہی صورتِ حال باقی رہی تو دین میں بگاڑ پیدا کریں گے، کتاب کو مالداروں اور دنیاداروں کے حسبِ منشا تبدیل کردیں گے۔ اسلئے اے میرے ربِّ کریم! تو مجھے ایسا بیٹا دے جو میری علمی

(۷) ☆ مفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل المقلب با لراغب اصفہانی(م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۵۳۳

☆ قاموس القرآن (او اصلاح الوجوہ و النظائر فی القرآن الکریم) للمفسر الحسین بن محمد الدامغانی مطبوعہ بیروت، ص ۴۹۹

☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مولفہ علامہ احمد بن محمد علی المقری الفیومی(م ۷۷۰ھ)، ج ۲، ص ۱۳۷

☆ الفروق اللغویۃ مولفہ ابو ہلال الحسن بن عبداللہ بن سہل العسکری (م ۴۰۰ھ) مطبوعہ کوئٹہ، ص ۱۹۰

☆ المنجد از لوئیس معلوف الیسوعی مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ج ۱۳۹۹

☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضیٰ حسینی زبیدی حنفی(م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۱، ص ۵۰۸

(۸) ☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت ۵۹۷ھ) مطبوعہ پشاور ج ۵، ص ۲۰۸

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج ۵، ص ۳۱۴

(۹) ☆ قاموس القرآن (او اصلاح الوجوہ و النظائر فی القرآن الکریم) للمفسر الحسین بن محمد الدامغانی مطبوعہ بیروت، ص ۳۹۶

☆ المنجد از لوئیس معلوف الیسوعی مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ص ۱۳۹۸

☆ مفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل المقلب با لراغب اصفہانی(م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۵۳۳

☆ الفروق اللغویۃ مولفہ ابو ہلال الحسن بن عبداللہ بن سہل العسکری (م ۴۰۰ھ) مطبوعہ کوئٹہ، ص ۸۱۳

☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مولفہ علامہ احمد بن محمد علی المقری الفیومی(م ۷۷۰ھ)، ج ۲، ص ۱۵۷

☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضیٰ حسینی زبیدی حنفی(م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۱۰، ص ۳۹۸

وراثت کا مستحق ہو، میرے جاری کردہ کام کو جاری رکھ سکے، تیرا دین اور کتاب محفوظ رہ سکے۔(۱۰)

یَرِثُنِیۡ وَیَرِثُ مِنۡ اٰلِ یَعۡقُوۡبَ: وہ میرا جانشین ہو اور اولادِ یعقوب کا وارث ہو۔

اس وراثت سے مراد علمی ودینی وراثت ہے، نہ کہ مال کی۔ اس کی کئی وجہیں ہیں:

اولًا: نبی جو مال چھوڑتا ہے وہ امت پر صدقہ ہوتا ہے، نبی کی آل کا ورثہ نہیں ہوتا۔

ثانیًا: حضرت زکریا علیہ السلام کا بیٹا تمام اولادِ یعقوب کے مال کا اکیلا کس طرح وارث ہو سکتا ہے، دوسری اولاد کو محروم کرنا شانِ نبوت کے خلاف ہے۔

ثالثًا: انبیائے کرام اور خصوصاً سید المرسلین نبی الانبیاء صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین کی خصوصیت ہے کہ ان کا ترکہ صدقہ ہے، جیسے ان کی خصوصیت ہے کہ وہ جتنی بیویوں سے چاہیں نکاح کریں، حالانکہ دوسرے مومنوں کیلئے شرطِ انصاف کے ساتھ چار عورتوں سے نکاح کرنا جائز ہے۔(۱۱)

---

(۱۰) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۱، ص ۱۸۳
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۲۲۹
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۲۲۹
☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج ۵، ص ۳۱۵
☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت ۵۹۷ھ) مطبوعہ پشاور، ج ۵، ص ۲۰۸
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۷۵
☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۱۷
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۲۵۰
☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج ۲، ص ۱۹
☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج ۳، ص ۷
☆ الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم، ایران، ج ۵، ص ۴۸۰
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۷، ص ۳۰۱
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۱۱۱
☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج ۵، ص ۵

(۱۱) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۷۹
☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج ۳، ص ۱۷
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۲۲۹
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۲۲۹
☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج ۲، ص ۱۹

وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِیًّا: اور اے میرے رب! اسے پسندیدہ کر۔

رَضِیًّا: بمعنی مَرْضِیًّا ہے: یعنی اس کے اخلاق اور افعال سب تجھے پسندیدہ ہوں، یا بمعنی رَاضِیًّا ہے، یعنی وہ تیری قدرت اور قضا پر راضی رہے۔ (۱۲)

پسِ منظر:

حضرت زکریا علیہ السلام کے ہاں ایک سو بیس برس تک کوئی اولاد نہ ہوئی، بڑھاپے میں عمر کا خاتمہ قریب دیکھا اور یہ بھی دیکھا کہ میرے چچازاد بیٹے سب شریر ہیں، آپ کو خوف لاحق ہوا کہ میرے وصال کے بعد میرے یہ شریر رشتہ دار دین میں بگاڑ پیدا کر دیں گے، کتاب اللہ میں تحریف کر دیں گے، میری اور آلِ یعقوب کی علمی وراثت ضائع ہو جائے گی، تب بڑھاپے میں رب تعالیٰ سے ایک بیٹے کی دعا مانگی جو آپ کا صحیح جانشین ہو، آلِ یعقوب کا علمی ورثہ سنبھال سکے اور وہ رب تعالیٰ کا پسندیدہ ہو، اس کے اخلاق اور اعمال رب تعالیٰ کو پسندیدہ ہوں اور وہ رب تعالیٰ کی قدرت اور قضا پر راضی رہے۔ آیت زیبِ عنوان میں یہی مضمون بیان ہوا ہے۔ (۱۳)

---

(۱۲)
- ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۷۹
- ☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۱۱۱
- ☆ زادالمسیرفی علم التفسیرللحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت ۵۹۷ھ) مطبوعہ پشاور، ج ۵، ص ۲۱۰
- ☆ تفسیرانوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی، ج ۲، ص ۱۹
- ☆ تفسیرکبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۱، ص ۱۸۴
- ☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج ۵، ص ۳۱۵
- ☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردوترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۷، ص ۳۰۱

(۱۳)
- ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۱۷
- ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۲۵۰
- ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۷۵
- ☆ تفسیرکبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۱، ص ۱۸۲
- ☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۱۱۱
- ☆ تفسیرانوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی، ج ۲، ص ۱۹
- ☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۲۲۹
- ☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج ۳، ص ۲۱
- ☆ زادالمسیرفی علم التفسیرللحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت ۵۹۷ھ) مطبوعہ پشاور، ج ۵، ص ۲۰۸
- ☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردوترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۷، ص ۳۰۰

2B

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ جوانی یا بڑھاپے میں اولاد کی اس لئے دعا مانگنا کہ وہ والدین کی خدمت کرے، دینِ قویم کی خدمت بجا لائے، جائز ہے۔ ایسی اولاد دین و آخرت میں نافع ہوتی ہے۔ البتہ اولاد کی دعا صرف اس لئے مانگنا کہ وہ اس کے مال کی وارث ہو تو یہ دعا بعض اوقات غیر نافع بلکہ بعض اوقات نقصان دہ ہوتی ہے۔ حضرت زکریا علیہ السلام نے اپنے وصال کے بعد دین کی استقامت اور علمی ورثہ کو محفوظ رکھنے کے لئے بیٹے کی دعا کی، جو اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائی اور انہیں حضرت یحییٰ علیہ السلام جیسا صالح نبی عطا فرمایا۔ سید عالم ﷺ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو کثرتِ اولاد اور کثرتِ مال کی دعا دی، نیز یہ بھی دعا دی کہ اللہ تعالیٰ اسے جو عطا فرمائے اس میں برکت دے۔

اَللّٰهُمَّ اَكْثِرْ مَالَهٗ وَوَلَدَهٗ وَبَارِكْ لَهٗ فِيْمَا اَعْطَيْتَهٗ. (۱۴)

اے اللہ! اس کے مال میں، اولاد میں اور جو شے اسے عطا کرے، برکت دے۔ (۱۵)

﴿۲﴾ ایسی دعا جس میں دین، علم، عمل، صلاح، تقویٰ، عدل اور انصاف کی بہتری ہو، مانگنا جائز بلکہ سنتِ انبیائے کرام علیہم السلام ہے۔ حضرت زکریا علیہ السلام نے دین اور علم کی صلاح و فلاح کی بہتری کے لئے بیٹے کے حصول کی دعا کی، جسے ربِّ کریم نے منظور فرمالیا۔ (۱۶)

---

(۱۴) ☆ رواہ مسلم عن ام سلیم، ج۲، ص۲۹۸
☆ رواہ ابن ماجہ فی کتاب الزھد
☆ رواہ احمد، ج۵، ص۷۷
☆ رواہ احمد، ج۶، ص۴۲۰

(۱۵) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص۱۲۵۱
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۱، ص۷۷
☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص۱۷۳

(۱۶) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص۲۱۷
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص۱۲۵۰
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۱، ص۷۵

﴿۳﴾ کسی میں جو برائی یا عیب ہو اس کا اللہ تعالیٰ سے ذکر کرنا یا لوگوں سے اس لئے اس کا ذکر کرنا کہ وہ اس کے عیب یا برائی سے بچ جائیں، جائز ہے، یہ غیبت نہیں۔ حضرت زکریا علیہ السلام نے اپنے چچازاد بیٹوں کی شرارتوں کا ذکر اللہ تعالیٰ سے کیا، اللہ تعالیٰ نے اس سے منع نہیں فرمایا۔ (۱۷)

﴿۴﴾ دعا میں وسیلہ پیش کرنا اجابت (قبولیت) کو قریب تر کر دیتا ہے۔ حضرت زکریا علیہ السلام نے بیٹے کی دعا مانگنے سے پہلے رب تعالیٰ سے عرض کیا کہ اے رب! آج تک میری تمام دعائیں تو نے اپنے فضل سے قبول کی ہیں، بیٹے کی دعا میں یہ وسیلہ تھا، رب تعالیٰ نے دعا قبول فرمالی۔ کہا جاتا ہے کہ ایک آدمی حاتم طائی کے پاس سوال لے کر آیا، حاتم نے پوچھا تو کون ہے؟ اس نے کہا، میں وہی ہوں جس کا سوال آپ نے پچھلے سال پورا فرمایا تھا، اس کا اتنا کہنا حاتم کے سامنے وسیلہ بن گیا اور اس نے درخواست قبول کر لی۔ حضور سید عالم ﷺ دعا میں وسیلہ پکڑتے تھے، آپ کا ارشاد ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسْاَلُکَ بِحَقِّ السَّائِلِیۡنَ عَلَیۡکَ، الحدیث. (۱۸)

(بقیہ ۱۶) ☆ زادالمسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت ۵۹۷ھ) مطبوعہ پشاور ج۵، ص ۲۰۸

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص ۱۱۱

☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج۲، ص ۱۹

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۲۲۹

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج ۳، ص ۲۱

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۷، ص ۳۰۰

(۱۷) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۲۵۰

☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ص ۲۱۷

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۷۵

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص ۱۱۱

☆ تفسیر کبیر از امام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۱، ص ۱۸۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۲۲۹

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۲۲۹

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۷، ص ۳۰۰

(۱۸) ☆ رواہ احمد عن ابی سعید الخدری، ج۳، ص ۲۱

☆ رواہ ابن ماجہ عن ابی سعید الخدری، ص ۵۷

اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرنے والوں کے وسیلہ سے سوال کرتا ہوں۔

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اپنی دعاؤں میں نبی اکرم ﷺ اور آپ کے قریبیوں کا وسیلہ لیتے تھے۔ حدیث شریف میں ہے:

اِنَّ عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کَانَ اِذَا قُحِطُوْا اِسْتَسْقٰی بِالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فَقَالَ: اَللّٰھُمَّ اِنَّا کُنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَیْکَ نَبِیِّنَا ﷺ فَتَسْقِیْنَا وَاِنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَیْکَ بِعَمِّ نَبِیِّنَا فَاسْقِنَا فَیُسْقَوْنَ.(۱۹)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب قحط پڑتا تو لوگ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے توسل سے بارش طلب کرتے تھے۔ لوگ کہتے: اے اللہ! ہم تیرے محبوب نبی ﷺ کے توسل سے بارش طلب کرتے ہیں، تو لوگوں کو بارش عطا ہو جاتی اور اے اللہ ہم تیرے محبوب نبی ﷺ کے محبوب چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے وسیلے سے بارش طلب کرتے ہیں، اس پر بھی لوگوں کو بارش عطا ہو جاتی۔

لہٰذا بندۂ مومن اپنی دعا میں مقربانِ بارگاہِ رب العزت کا وسیلہ پکڑے تو یہ جائز ہے، بلکہ اس کی دعا میں قبولیت قریب تر ہو جاتی ہے۔(۲۰)

﴿۵﴾ دعا رب تعالیٰ کے ہاں عاجزی وانکساری کا نام ہے۔ حضرت زکریا علیہ السلام نے اپنے بڑھاپے اور بیوی کے

---

(۱۹) ☆ راوہ البخاری عن انس بن مالک، ج ۱، ص ۱۳۷، ۵۲۶

(۲۰) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۲۵۰

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۷۵

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۱، ص ۱۸۲

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت ۵۹۷ھ) مطبوعہ پشاور ج ۵، ص ۲۰۷

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۱۱۱

☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔ ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵، ص ۱۷۳

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج ۳، ص ۶

☆ الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم، ایران، ج ۵، ص ۴۸۰

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج ۵، ص ۵

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج ۵، ص ۳۱۴

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۷، ص ۳۰۰

بانجھ ہونے کی عاجزی دعا میں پیش کی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول فرمالی۔ بندۂ مومن بھی اگر دعا میں اپنی انکساری، عجز، ذلت وشکست پیش کرے تو اس کی دعا جلد قبول ہوگی۔

چار چیز آوردہ آم شاہا کہ در گنج تو نیست
نیستی و حاجت و عجز و نیاز آوردہ ام (۲۱)

﴿۲﴾ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام جو مال ورثہ میں چھوڑتے ہیں وہ امت پر صدقہ ہے۔ ان کا ورثہ نبوت، علم، دین ہوتا ہے۔ حضرت زکریا علیہ السلام نے جس بیٹے کی دعا مانگی تھی وہ نبوت، علم اور دین کی حفاظت کے ورثہ کی تھی۔ حضرت یحییٰ بن زکریا علیہما السلام اپنے باپ اور بنی اسرائیل کے وارث بنے۔ اگر مال کا ورثہ مراد ہوتا تو بنی اسرائیل میں اور افراد بھی تھے، وہ وارث نہ بنے۔

اس سلسلہ میں بکثرت احادیثِ صحیحہ وارد ہیں۔ ارشادِ نبوی ہے:

لَانُوْرِثُ مَاتَرَكْنَاصَدَقَةٌ. (۲۲)

ہم ورثہ نہیں چھوڑتے ہم جو چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہے۔

علمائے امت انبیاء کے ترکہ کے وارث نہیں بلکہ وہ ان کے علم وحکمت کے وارث ہوتے ہیں۔ اس لئے حدیث میں ارشاد ہوا :

اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَةُالْاَنْبِيَآءِ تُحِبُّهُمْ اَهْلُ السَّمَآءِ وَتَسْتَغْفِرُلَهُمُ الْحِيْتَانُ فِى الْبَحْرِ اِذَا مَاتُوْا اِلٰى

(۲۱) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۷۶

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۱، ص ۱۸۳

☆ تفسیر انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج ۲، ص ۱۹

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۲۲۹

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج ۵، ص ۲۱۴

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ)مطبوعہ کراچی، ج ۵، ص ۵

(۲۲) ☆ رواہ ابوداؤد عن مالک بن انس بن الحدثان، ج ۲، ص ۵۶

☆ رواہ الترمذی عن مالک بن انس بن الحدثان، ج ۲، ص ۲۳۰

☆ رواہ البخاری عن مالک بن انس بن الحدثان، ج ۲، ص ۵۷۵

☆ رواہ احمد، ج ۱، ص ۴، ۶، ۹، ۱۰، ۲۰، ۴۷، ۴۸

☆ رواہ مالک فی الکلام.

يَوْمِ الْقِيَامَةِ.(۲۳)

علمائے دین انبیاء کے وارث ہیں،ان سے آسمان والے محبت کرتے ہیں اور جب تک زندہ رہیں سمندر کی مچھلیاں ان کی مغفرت طلب کرتی رہتی ہیں۔

حضرت داؤد علیہ السلام کی اولاد میں سے صرف حضرت سلیمان علیہ السلام دین وحکمت کے وارث بنے۔باقی بیٹے اس وراثت سے محروم رہے۔ارشادِ ربانی ہے:

وَوَرِثَ سُلَيْمَانُ دَاوُدَ .الاية (سورۃالنمل:آیت ۱۵)

اور سلیمان داؤد کا جانشین ہوا۔

یہ جانشینی اور وراثت علم وکمال کی تھی،ورنہ حضرت داؤد علیہ السلام کی دیگر اولاد بھی تھی۔

میراثِ انبیاء کی حدیث حضرت عمر،عثمان،عبدالرحمٰن بن زبیر،سعد،زبیر بن العوام اور حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہم سے مروی ہے۔

اس لئے خاتونِ جنت حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا باغ فدک کا مطالبہ کرنا اس حدیث سے ناواقفی کی بنا پر تھا،جب انہیں یہ حدیث پہنچی تو وہ خاموشی سے دستبردار ہوگئیں۔دیگر انبیاء اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خاصہ یہ ہے کہ وہ مال کا ترکہ وراثت میں نہیں چھوڑتے۔یہ امر اُن کے خصائص سے ہے۔باغ فدک امت پر صدقہ تھا،اسی پر اجماع امت وارد ہے۔(۲۴)

☆☆☆☆☆

(۲۳) ☆ رواہ ابن النجار عن انس/بحوالہ جامع صغیر،ج۲،ص۱۱۵

(۲۴) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص(م۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان،ج۳،ص۲۱۷

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۳،ص۱۲۵۰

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۱،ص۷۸

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر،ج۲۱،ص۱۸۴

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی،ج۳،ص۷

☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی،ج۲،ص۱۹

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور،ج۳،ص۲۲۹

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور،ج۳،ص۲۲۹

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر،ج۳،ص۱۱۱

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ)مطبوعہ کراچی،ج۵،ص۵

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی،ج۷،ص۳۰۰

باب (۲۷۵)

﴿بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

فَخَرَجَ عَلٰی قَوۡمِهٖ مِنَ الۡمِحۡرَابِ فَاَوۡحٰۤی اِلَيۡهِمۡ اَنۡ سَبِّحُوۡا بُكۡرَةً وَّعَشِيًّا۝ (سورۃ مریم: آیت ۱۱)

تو اپنی قوم پر مسجد سے باہر آیا، تو انہیں اشارہ سے کہا کہ صبح و شام تسبیح کرتے رہو۔

حل لغات:

مِنَ الۡمِحۡرَابِ: محراب کے متعدد معانی ہیں:

بالاخانہ، بلند جگہ، گھر کا ابتدائی حصہ، گھر کا عمدہ حصہ، گھر کا بلند حصہ، مسجد میں بلند جگہ، بزرگی والی جگہ، مجلس میں بزرگ جگہ، مسجد میں امام کا مقام، مسجد کے محراب کو محراب کہنے کی ایک وجہ یہ ہے کہ اس مقام پر امام دوسروں سے دور اور اکیلا ہوتا ہے۔

جب دو آدمیوں کے درمیان دوری ہو تو عربی محاورہ ہے:

فُلَانٌ حَرَبٌ لِفُلَانٍ (فلاں فلاں سے دور ہے اور ان میں بغض ہے)

مسجد کے محراب کو محراب کہنے کی دوسری وجہ یہ ہے کہ یہ کلمہ مُحَارَبَةٌ سے بنا ہے (بمعنی جنگ) اس جگہ کھڑا ہونے والا شیطان کے خلاف جنگ کرتا ہے، نیز اپنے دل کی یکسوئی کے ذریعے اپنے نفس کے خلاف جنگ کرتا ہے۔

مسجد کے محراب کو محراب کہنے کی ایک وجہ یہ ہے کہ اس جگہ پر امام غلطی اور لغزش سے امن میں ہوتا ہے۔ شیر کی

کچھار کو محراب کہتے ہیں۔اور وہاں (کچھار میں) داخل ہونے والا محفوظ نہیں رہتا۔محراب کو محراب بھی اسی لئے کہتے ہیں کہ اس میں داخل ہونے والا امام غلطی سے محفوظ نہیں رہتا۔

محراب کا اطلاق اس جگہ پر ہوتا ہے جو بادشاہ یا امیر یا حاکم کے لوگوں سے الگ بیٹھنے کی جگہ بنی ہوئی ہوتی ہے (آرام کرنے کی جگہ)۔(۱)

آیت زیب عنوان میں محراب سے مراد مسجد (عبادت گاہ) ہے۔(۲)

فَاَوْحٰۤى اِلَيْهِمْ: تو انہیں اشارہ سے کہا۔

وَحْیٌ: متعدد معنوں میں استعمال ہوتا ہے:

اشارہ،اشارۂ سریعہ (تیز اشارہ)، کتابت، مکتوب، کتاب، رسالت (پیغام بھیجنا)، الہام، خفی کلام جو دوسروں تک پہنچائے، خفی طور پر دل میں کسی معنی کا ڈالنا، آواز، کسی طرف بھیجنا، اللہ تعالیٰ کا اپنے انبیاء کی طرف پیغام بھیجنا، بعض کا بعض سے خفیہ کلام کرنا۔

وحی کی چند اقسام ہیں: قرآن مجید نے اس کی صراحت کر دی ہے۔ارشادِ ربانی ہے:

---

(۱) ☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی(م ۱۲۰۵ھ)مطبوعہ مصر، ج ۱، ص ۲۰۶،۲۰۷

☆ المنجد ازلوئیس معلوف ایسوعی،مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ص ۲۳۸

☆ مفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل المقلب با لراغب اصفھانی(۵۰۲ھ)مطبوعہ کراچی، ص ۱۱۲

☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مولفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی(م ۷۷۰ھ)، ج ۱، ص ۶۳

☆ قاموس القرآن (او اصلاح الوجوہ والنظائر فی القرآن الکریم)للمفسر الحسین بن محمد الدامغانی، مطبوعہ بیروت، ص ۱۲۲

(۲) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۷۱

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۸۱

☆ تفسیرانوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمربیضاوی شافعی، ج ۲، ص ۱۰

☆ تفسیر کبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر، ج ۲۱، ص ۱۹۰

☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی وعلامہ جلال الدین مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج ۳، ص ۲۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاھور، ج ۳، ص ۲۳۰

☆ تفسیرالبحرالمحیط، لمحمدبن یوسف الشھیربابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴۔۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج ۵، ص ۱۷۶

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج ۵، ص ۳۱۸

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی(م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۶، ص ۱۷

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ، سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ)مطبوعہ کراچی، ج ۵، ص ۸

☆ تفسیرمظھری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج ۷، ص ۳۰۵

وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْمِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ مَايَشَآءُ ط اِنَّهٗ عَلِيٌّ حَكِيْمٌ ○ (سورۃ الشوریٰ: آیت ۵۱)

اور کسی آدمی کو نہیں پہنچتا کہ اللہ اس سے کلام فرمائے مگر وحی کے طور پر یا یوں کہ وہ بشر پردۂ عظمت کے ادھر ہو یا کوئی فرشتہ بھیجے کہ وہ اس کے حکم سے وحی کرے جو وہ چاہے۔ بیشک وہ بلندی وحکمت والا ہے۔

یعنی الہام، رویاء (خواب)، کتاب اتار کر، قرآن اتار کر جسے جبرئیل آ کر پڑھ کر سنادے، ان سب کا مرجع اعلام (بتادینا) ہے۔

اشارۂ سریعہ، رمز یا تعریض کے طور پر کلام کرنا، کبھی صرف آواز ہوتی ہے اس میں حروف کی ترکیب نہیں ہوتی، یا بعض اعضا سے اشارہ کرنا (مثلاً ہاتھ، انگلی، آنکھ، ہونٹ وغیرہ)

کلمہ الٰہیہ جو انبیاء واولیاء کی طرف القا کیا جاتا ہے، یہ قسمِ وحی چند وجہ پر ہوتی ہے:

(۱) پیغام لانے والے کا مشاہدہ مخصوص صورت میں کرنا۔

(۲) بغیر مشاہدہ کسی صورت کے صرف کلام سننا

(۳) جی میں ڈال دینا

(۴) الہام

(۵) تسخیر

(۶) خواب (۳)

آیت زیبِ عنوان میں فَاَوْحٰی سے مراد "اشارہ کیا" ہے۔ (۴)

(۳) ☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۱۰، ص ۳۸۴

☆ مفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل المقلب با لراغب اصفہانی (۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۵۱۵

☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مولفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی (م ۷۷۰ھ)، ج ۲، ص ۱۴۶

☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۱۳۵۲

(۴) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۱۷

مسائل شرعیه:

﴿۱﴾ گونگے کا اشارہ بمنزلہ کلام کے ہے۔ حضرت زکریا علیہ السلام نے محراب سے باہر قوم کو نماز اور عبادت کا حکم اشارہ سے دیا۔ آپ کی عادت مبارکہ تھی کہ صبح و شام قوم کو نماز اور عبادت کا حکم دیتے تھے، مگر جن دنوں آپ روزہ سے تھے اور کلام نہ کر سکتے تھے ان دنوں آپ نے یہ فریضہ کلام کی بجائے اشارہ سے کیا۔ احادیثِ طیبہ میں اس کے شواہد موجود ہیں۔ ''سوداء اعجمیہ'' (سیاہ رنگ کی گونگی لونڈی کا اشارہ سے اسلام کا اظہار) آپ نے قبول فرمایا۔ حدیث شریف میں ہے:

اِنَّ رَجُلًا اَتَی النَّبِیَّ ﷺ بِجَارِیَةٍ سَوْدَآءَ اَعْجَمِیَّةٍ فَقَالَ: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ عَلَیَّ عِتْقُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ، فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَیْنَ اللّٰهُ؟ فَاَشَارَتْ اِلَی السَّمَآءِ بِاِصْبَعِهَا السَّبَّابَةِ، فَقَالَ لَهَا: مَنْ اَنَا؟ فَاَشَارَتْ بِاِصْبَعِهَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاِلَی السَّمَاءِ وَالَی السَّمَآءِ، اَیْ اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ: اَعْتِقْهَا. (۵)

(بقیہ ۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۸۲

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۱۱۳

☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج ۲، ص ۱۰

☆ تفسیر کبیر از امام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۱، ص ۱۹۰

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمحشری مطبوعہ کراچی، ج ۳، ص ۹

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ص ۱۹۰

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج ۳، ص ۲۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۲۳۰

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۲۳۰

☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔ ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵، ص ۱۷۶

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج ۵، ص ۳۱۸

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۶، ص ۷۱

(۵) ☆ رواہ احمد (واللفظ لہ)، ج ۲، ص ۲۹۱

☆ رواہ مسلم عن معٰویہ، ج ۱، ص ۲۰۳

☆ رواہ البیہقی عن عمر بن الحکم، ج ۷، ص ۶۳۶ (۱۵۲۶۶)

☆ رواہ النسائی عن معٰویۃ بن الحکم، ج ۱، ص ۱۷۹

☆ رواہ البخاری ومسلم ومالک

ایک صحابی حضور پُرنور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں ایک سیاہ رنگ کی گونگی لونڈی لے کر حاضر ہوا، اور عرض کی: یارسول اللہ! مجھ پر (کسی کفارہ کے طور پر) ایک مسلمان غلام آزاد کرنا لازم ہے (اور یہ لونڈی گونگی ہے، زبان سے کچھ اظہار نہیں کرسکتی) آپ نے اس لونڈی سے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کہاں ہے؟ تو اس نے اپنے ہاتھ کی شہادت انگلی سے آسمان کی طرف اشارہ کیا۔ پھر آپ نے اس سے فرمایا: میں کون ہوں؟ اس نے ہاتھ کی انگلی سے آپ کی طرف اور آسمان کی طرف اشارہ کیا: یعنی آپ اللہ کے رسول ہیں، (گویا اس نے شہادتین کی گواہی دی) آپ نے اس صحابی سے فرمایا: اسے (اپنے کفارہ میں) آزاد کردو۔

اس لونڈی نے اشارہ سے اسلام قبول کرنے کا اظہار کیا، جو اصل دین ہے، اس سے جان اور مال محفوظ ہوجاتا ہے، انسان جنت کا مستحق ہوجاتا ہے، دوزخ کی آگ سے نجات پاجاتا ہے۔ اس کے اسلام کا اسی طرح حکم دیا گیا جس طرح کلمہ اسلام بول کر اسلام قبول کرنے والے کا حکم ہے۔ گونگا اور وہ جس کو بیماری یا آفت سے زبان میں خلل آگیا ہو اس کا اشارہ بمنزلہ کلام کے ہے۔ اگر اس کے اشارہ کا مفہوم واضح ہو: مثلاً طلاق، نکاح، رجعت، ہبہ وغیرہ، البتہ اگر اشارہ سے مفہوم واضح نہ ہو تو اس پر حکم نافذ نہیں ہوگا۔ یہ مسئلہ قیاس سے ثابت نہیں بلکہ اس کا ثبوت استحسان سے ہے۔ (۶)

﴿۲﴾ گونگے کا اشارہ (خواہ ہاتھ سے ہو یا انگلی سے یا ہونٹ سے یا آنکھ سے) بمنزلہ کلام کے ہے، یہ عادتِ معروفہ ہے، بخلاف تندرست کے کہ ان کا اشارہ عادۃً بمنزلہ کلام کے نہیں سمجھا جاتا۔ (۷)

﴿۳﴾ اگر گونگے نے اپنے ہاتھ سے اپنی بیوی کی طلاق لکھی تو اس کی بیوی کو طلاق ہوجائے گی، بخلاف ناطق (تندرست بولنے والا) کے، کہ اس نے صرف اپنے ہاتھ سے طلاق لکھی تو طلاق نہ ہوگی، تندرست کے لئے طلاق (یا جو لفظ اس کے قائم مقام ہے) کا تلفظ لازمی ہے، ہاں اگر لکھ کر پڑھ دے تو طلاق ہوجائے گی۔

(۶) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۱۷

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۸۲

(۷) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۱۷

نکاح، طلاق، عِتاق، رجعت وغیرہ میں ناطق کے لئے کلام کرنا شرط ہے۔(۸)

﴿۴﴾ حضرت زکریا علیہ السلام کی عادت مبارکہ تھی کہ آپ صبح وشام قوم کے پاس آکر انہیں نماز کی تاکید فرماتے تھے، جن دنوں آپ کلام نہ کر رہے تھے ان دنوں بھی آپ قوم کے پاس آتے اور نماز پڑھنے کا حکم اشارہ سے فرماتے تھے، مبلغ کے لئے ایسا ہی کرنا ضروری ہے کہ وہ تکرار کے ساتھ احکامِ الٰہیہ کو بیان کرتا رہے۔(۹)

﴿۵﴾ مسجدوں کے موجودہ متعارف محراب حضور پُرنور شارع اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں نہ تھے، یہ بعد میں ایجاد ہوئے، اس زمانہ میں محراب شعارِ مسجد سے ہیں، گویا یہ بدعتِ حسنہ امت میں مقبول اور لازمی تصور ہوتی ہے، اسی طرح مسجد کا مینار، جمع قرآن مجید (موجودہ صورت میں)، جمع کتبِ احادیث، بنائے مدارس، ان میں متعدد علوم کی تدریس، قرآن مجید پر اعراب وغیرہ کثیر امور جو اسلام میں رائج، مقبول اور متعارف ہیں جو عہدِ نبوی علی صاحبہا علیہ الصلوٰۃ والسلام میں نہ تھے، یہ امور بدعتِ حسنہ ہیں، اور بدعتِ حسنہ اسلام کے احکام میں شمار ہوتے ہیں۔ حدیث شریف میں ہے:

مَنْ سَنَّ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّۃً حَسَنَۃً فَلَہٗ اَجْرُھَا وَاَجْرُمَنْ عَمِلَ بِھَامِنْ غَیْرِاَنْ یُّنْقَصَ مِنْ اُجُوْرِھِمْ شَیْئاً وَمَنْ سَنَّ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّۃً سَیِّئَۃً فَعَلَیْہِ وِزْرُھَاوَوِزْرُمَنْ عَمِلَ بِھَامِنْ غَیْرِاَنْ یُّنْقَصَ مِنْ اَوْزَارِھَاشَیْئاً. الحدیث.(۱۰)

جس نے اسلام میں اچھا طریقہ ایجاد کیا تو اسے اس کا اجر ملے گا اور اس کا اجر بھی (ملے گا) جو اس

---

(۸) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص۲۱۷

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۱، ص۸۳

(۹) ☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ۳، ص۱۹۰

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۱، ص۱۹۱

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت ۵۹۷ھ) مطبوعہ پشاور، ۵، ص۲۱۲

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۶، ص۷۱

(۱۰) ☆ رواہ النسائی عن جریر، ج۱، ص۳۵۵

☆ رواہ مسلم عن جریر، ج۱، ص۳۲۷

☆ رواہ احمد، ج۴، ص۲۵۷، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱

طریقہ پر عمل کرے گا۔ بغیر اس کے کہ ان کے اجروں سے کچھ کم ہو اور جس نے اسلام میں برا طریقہ ایجاد کیا تو اس کا گناہ اس پر ہوگا اور اس کا گناہ بھی (اسے ملے گا) جو اس برے طریقہ پر عمل کرے گا، بغیر اس کے کہ ان کے گناہوں سے کچھ کم ہو۔

لہٰذا وہ عمدہ امور جن کا رواج عہدِ نبوی یا عہدِ صحابہ و تابعین میں نہ تھا مگر اب امت ان پر عمل کرتی ہے انہیں نا جائز یا حرام کہنا مقاصدِ شرع سے جہالت یا عناد ہے۔

امام المحدثین علامہ عبدالرحمٰن جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے مسجد کے موجودہ متعارف محراب کے بدعت حسنہ ہونے پر ایک عمدہ رسالہ لکھا ہے:

"اعلام الاريب بحدوث بدعة المحاريب" (۱۱)

﴿۶﴾ امام اور مقتدی کا ایک مکان میں برابر سطح میں ہونا اقتداء کے لئے لازم ہے۔ اگر امام بلند مقام پر یا محراب کے اندر کھڑا ہو تو اس کی اقتدا جائز نہیں۔ البتہ اگر امام محراب کے باہر کھڑا ہو یا بالشت سے کم بلندی پر ہو تو ان صورتوں میں اقتدا جائز ہے۔ حدیث مرفوع میں ہے:

عَنْ هَمَّامٍ اَنَّ حُذَيْفَةَ اَمَّ النَّاسَ بِالْمَدَائِنِ عَلٰى دُكَّانٍ فَاَخَذَ اَبُوْسَعِيْدٍ بِقَمِيْصِهٖ فَجَبَذَهٗ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهٖ قَالَ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّهُمْ كَانُوْيُنْهَوْنَ عَنْ ذَالِكَ، قَالَ بَلٰى، قَدْ ذَكَرْتُ حِيْنَ مَدَدْتَنِيْ. (۱۲)

حضرت خذیفہ رضی اللہ عنہ نے مدائن میں ایک بلند مقام پر کھڑے ہو کر لوگوں کو امامت کرائی، حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے ان کی قمیض پکڑ کر انہیں (نیچے) کھینچا، جب نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا: کیا تمہیں معلوم نہیں کہ صحابہ کرام ایسا کرنے سے منع فرمایا کرتے ہیں، (یا ایسا کرنے سے منع فرما دیا گیا ہے) انہوں نے فرمایا: ہاں، یہ مجھے اسی وقت یاد آ گیا تھا جب آپ نے

---

(۱۱) ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۶، ص ۱۷

☆ حاشية الجمل على الجلالين للعلامة ،سليمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج ۵، ص ۶

(۱۲) ☆ رواه ابوداؤد عن همام، ج ۱، ص ۹۵

مجھے کھینچا تھا۔ ایک اور حدیث میں ہے:

عَنْ عَدِیِّ بْنِ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِیِّ حَدَّثَنِیْ رَجُلٌ اَنَّهٗ کَانَ مَعَ عَمَّارِ بْنِ یَاسِرٍ بِالْمَدَائِنِ فَاُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَتَقَدَّمَ عَمَّارٌ وَقَامَ عَلٰی دُکَّانٍ یُصَلِّیْ وَالنَّاسُ اَسْفَلَ مِنْهُ فَتَقَدَّمَ حُذَیْفَةُ فَاَخَذَ عَلٰی یَدَیْهِ فَاتَّبَعَهٗ عَمَّارٌ حَتّٰی اَنْزَلَهٗ حُذَیْفَةُ فَلَمَّا فَرَغَ عَمَّارٌ مِنْ صَلَاتِهٖ قَالَ لَهٗ حُذَیْفَةُ: اَلَمْ تَسْمَعْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: اِذَا اَمَّ الرَّجُلُ الْقَوْمَ فَلَا یَقُمْ فِیْ مَکَانٍ اَرْفَعَ مِنْ مَّکَانِهِمْ اَوْنَحْوُ ذٰلِکَ، فَقَالَ عَمَّارٌ: لِذٰلِکَ اتَّبَعْتُکَ حِیْنَ اَخَذْتَ عَلٰی یَدَیَّ.(۱۳)

حضرت عدی بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے ایک شخص نے حدیث بیان کی کہ وہ عمار بن ثابت رضی اللہ عنہ کے ہمراہ مدائن میں تھا (نماز کے وقت پر) جماعت کھڑی ہوئی، عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ آگے بڑھے اور اونچی جگہ پر کھڑے ہو کر نماز پڑھانے لگے، دیگر مقتدی نچلے مقام پر تھے، حضرت خذیفہ رضی اللہ عنہ آگے بڑھے، انہوں نے حضرت عمار کا ہاتھ پکڑا، حضرت خذیفہ رضی اللہ عنہ نے عمار کو نیچے اتار لیا، جب نماز سے فارغ ہوئے تو ان سے حضرت خذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے نہیں سنا کہ جب کوئی کسی قوم کی امامت کرے تو مقتدیوں سے بلند جگہ پر کھڑا نہ ہو، حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسی لئے تو میں نیچے اترا جب آپ نے میرا ہاتھ پکڑا تھا۔ (۱۴)

☆☆☆☆☆

(۱۳) ☆ رواہ ابو داؤد عن عدی بن ثابت، ج ۱، ص ۱۵

(۱۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۸۱

باب (۲۷۶)

﴿چُپ کا روزہ، چُپ کے دیگر چند احکام، دسترخوان کی ترتیب﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

فَكُلِىۡ وَاشۡرَبِىۡ وَقَرِّىۡ عَيۡنًا ۚ فَاِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ الۡبَشَرِ اَحَدًا ۙ فَقُوۡلِىۡۤ اِنِّىۡ نَذَرۡتُ لِلرَّحۡمٰنِ صَوۡمًا فَلَنۡ اُكَلِّمَ الۡيَوۡمَ اِنۡسِيًّا ۚ‏ (سورۃ مریم: آیت ۲۶)

تو کھا اور پی اور آنکھ ٹھنڈی رکھ، پھر اگر تو کسی آدمی کو دیکھے تو کہہ دینا میں نے آج رحمٰن کا روزہ مانا ہے تو آج ہرگز کسی آدمی سے بات نہ کروں گی۔

حلِ لغات:

وَقَرِّیۡ: قَرَّتۡ (از باب ضَرَبَ) یَقِرُّ اور (از باب سَمِعَ) یَقَرُّ قَرَّۃً وَقُرَّۃً وَقُرُوۡرَۃً کا معنی ہے: کسی کی آنکھ ٹھنڈی ہونا، مطلوبہ چیز کا حاصل ہونا۔ اس سے واحد مونث امر کا صیغہ ہے، قَرِّیۡ یعنی آنکھ ٹھنڈی رکھ۔ (۱)

آیت زیبِ عنوان کا مفہوم یہ ہے کہ اے مریم! کھجور کا تازہ پھل کھا، نہر کا شفاف پانی پی اور اپنے حسین بیٹے کو دیکھ کر اپنی آنکھ ٹھنڈی رکھ، ہر قسم کے خوف سے آزاد ہو جا، تو ہماری مقرب بندی ہے، ہم اپنے مقربین کو ہر خوف سے آزاد کر دیتے ہیں۔ (۲)

اِنِّیۡ نَذَرۡتُ لِلرَّحۡمٰنِ صَوۡمًا: میں نے آج رحمٰن کا روزہ مانا ہے۔ پہلی شریعتوں میں مجاہدہ کرنے والے، روزہ

---

(۱) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ص ۹۷۶

☆ مفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل المقلب با لراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ج ۳۹۸

☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مولفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی (م ۷۷۰ھ)، ج ۲، ص ۷۰

☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضیٰ حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۳۸۲

(۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۹۶

رکھنے والے، کھانے، پینے اور مباشرت کے علاوہ صبح سے شام تک کلام نہ کرتے تھے۔

حضرت مریم رضی اللہ عنہا نے ایسے ہی روزے کی نذر مانی تھی۔اس لئے آپ نے کسی کے سوال کا جواب نہ دیا۔

پس منظر:

کنواری پاک دامن حضرت مریم رضی اللہ عنہا کا واقعہ قرآن مجید میں متعدد مقامات پر بیان ہوا ہے۔ایک سورہ (جس کے ہم احکام پڑھ رہے ہیں) کا نام ہی مریم ہے۔اس کی آیت نمبر: ۱۶ سے ۳۵ تک میں حضرت مریم اور ان کے ستھرے بیٹے حضرت عیسیٰ علیہما الصلوٰۃ والسلام کا ذکر ہے۔

حضرت مریم اور حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما الصلوٰۃ والسلام کا جو واقعہ ان آیات میں بیان ہوا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے:

حضرت مریم رضی اللہ عنہا ایک مرتبہ غسل فرمانے کے لئے پردہ میں گئیں، پردہ کے تمام امور کو مکمل فرمالیا، اچانک اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو انسانی شکل میں وہاں حاضر ہونے کا حکم فرمایا، جبرئیل انسانی شکل میں وہاں موجود ہوئے، حضرت مریم رضی اللہ عنہا نے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کی کہ یہ اجنبی اس موقعہ پر کیسے آگیا ہے، جبرئیل نے (جو انسانی شکل میں متشکل تھے) فرمایا: میں تمہیں ایک ستھرا بیٹا عطا کرنے آیا ہوں، حضرت مریم رضی اللہ عنہا نے فرمایا، یہ کیسے ہوسکتا ہے؟ مجھے آج تک کسی انسان نے چھوا تک نہیں اور میں (نعوذ باللہ) بدکردار بھی نہیں، جبرئیل امین علیہ السلام نے فرمایا: ایسا ہی ہوگا، تیرے رب کا یہی فیصلہ ہے کہ تیرا بیٹا بغیر باپ کے پیدا ہو، اللہ تعالیٰ کا فیصلہ یہ ہے کہ ہم اسے لوگوں کے لئے اپنی نشانی اور رحمت بنادیں، یہ فیصلہ اٹل ہے۔حضرت مریم نے اسے اپنے پیٹ میں لیا، جب وضع حمل کا وقت آیا تو آپ شہر سے دور مشرقی سمت بیت اللحم میں چلی گئیں۔آپ پریشان ہوئیں کہ بن باپ بیٹے کی پیدائش پر لوگوں کو کس طرح مطمئن کرسکیں گی۔ہاتفِ غیبی سے آواز آئی کہ اے مریم! غم

(بقیہ ۲) ☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج ۲، ص ۲۱

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن صاوی مالکی (م ۱۳۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ، ج ۳، ص ۲۵

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۶، ص ۸۶

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۷، ص ۳۱۲

زدہ نہ ہو۔ ہم نے تیرے لئے تیرے نیچے نہر جاری کردی ہے۔ کھجور کے اس ٹنڈ کو اپنے ہاتھ سے حرکت دے، اس سے تازہ کھجوریں گریں گی، انہیں کھا اور ٹھنڈا میٹھا پانی پی، بیٹے کو دیکھ اور آنکھیں ٹھنڈی کر۔ جب لوگ تجھ سے بن باپ کے بیٹے حضرت عیسیٰ روح اللہ کلمۃ اللہ صلوات اللہ وسلامہ علیہ کے بارے میں سوال کریں تو تو اشارہ سے اتنا بتادے کہ میں نے روزہ رکھا ہے اور ساتھ ہی خاموشی کا روزہ بھی ہے، اس بچے سے پوچھ لو یہ سب کچھ قدرت کے عجائبات بتادے گا۔ لوگوں کے سوال اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے جوابات اگلی آیات میں بیان ہوئے ہیں۔ یہ ایمان افروز جوابات بار بار پڑھنے کے لائق ہیں۔

ہماری تلاوت کردہ آیت کا مفہوم اتنے سے واضح ہوگیا ہے۔

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ چپ کا روزہ یا چپ رہنے کی نذر پہلی امتوں میں رائج اور جائز تھیں۔ ہماری شریعت مطہرہ میں یہ منسوخ ہو چکا ہے۔ اب چپ کا روزہ رکھنا یا چپ رہنے کی منت ناجائز ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ إِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَائِمٍ فَسَأَلَ عَنْهُ فَقَالُوْا: أَبُوْ إِسْرَائِيْلَ، نَذَرَ أَنْ يَقُوْمَ لَا يَقْعُدَ وَلَا يَسْتَظِلَّ وَلَيَقْعُدَ وَلَا يَتَكَلَّمَ وَيَصُوْمَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ مُرْهُ فَلْيَتَكَلَّمْ وَلْيَسْتَظِلَّ وَلْيَقْعُدْ وَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ. (۳)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ خطبہ ارشاد فرمار ہے

(۳)
- ☆ رواہ البخاری عن ابن عباس (واللفظ لہ)، ص ۲، ص ۹۹۱
- ☆ رواہ ابوداؤد عن ابن عباس، ج ۲، ص ۱۱۱
- ☆ رواہ ابن ماجہ عن ابن عباس، ص ۱۵۵
- ☆ رواہ ابن حبان عن ابن عباس، ج ۱۰، ص ۲۳۰
- ☆ رواہ الطبرانی عن ابن عباس. حدیث: ۱۱۸۷۱
- ☆ رواہ البیہقی عن ابن عباس، ج ۱۰، ص ۷۵
- ☆ رواہ الدارقطنی عن ابن عباس، ج ۴، ص ۱۶۱، ۱۶۲

تھے، وہاں ایک آدمی کھڑا تھا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کے بارے میں دریافت فرمایا، صحابہ کرام نے عرض کی، یارسول اللہ! یہ ابواسرائیل ہے، اس نے نذر مانی ہے کہ کھڑا رہے گا، بیٹھے گا نہیں، نہ یہ سایہ میں بیٹھے گا، نہ یہ کلام کرے گا اور یہ روزہ رکھے گا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسے حکم دو کہ کلام کرے، سایہ میں بیٹھے اور بیٹھ جائے اور روزہ پورا کرے۔ (۴)

﴿۲﴾ ذکر واذکار اور اوراد واشغال میں مشغول ہو کر خاموش رہنا نرے خاموش رہنے سے مقبول ہے۔ (۵)

﴿۳﴾ جائز نذر کا پورا کرنا لازمی ہے۔ اگر کوئی پیدل حج یا عمرہ کی نیت کرے تو اس پر حج اور عمرہ کی تمام پابندیاں لازم ہوں گی، ایسے ہی احرام باندھنا بھی فرض ہوگا۔ (۶)

﴿۴﴾ احمق کے سوالات پر خاموش رہنا بہتر ہے۔ حضرت مریم رضی اللہ عنہا بے وقوفوں کے سوالات پر خاموش رہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے مقبول بندوں کی صفات گناتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے:

وَاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا ۝ (سورۃ الفرقان: آیت ۶۳)

............اور جب جاہل ان سے بات کرتے ہیں تو کہتے ہیں، بس سلام۔

بندۂ مومن کی شان کے خلاف ہے کہ وہ جاہل اور احمق سے بے فائدہ باتوں میں الجھے۔ (۷)

---

(۴) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م۳۷۰ھ)مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت،لبنان،ج۳،ص۲۱۷
☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمخشری مطبوعه کراچی،ج۳،ص۱۶
☆ تفسیرالبحرالمحیط ،لمحمدبن یوسف الشهیربابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴۔۷۵۴ھ)مطبوعه بیروت،ج۵،ص۱۸۵
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیرمدارک ازعلامه ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمودمطبوعه لاهور،ج۳،ص۲۳۳
☆ تفسیرروح البیان ازعلامه اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعه مکتبه اسلامیه ،کوئٹه،ج۵،ص۳۲۸
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان،ج۱۶،ص۸۶

(۵) ☆ تفسیرروح البیان ازعلامه اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعه مکتبه اسلامیه ،کوئٹه،ج۵،ص۳۲۸

(۶) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعه بیروت،لبنان،ج۱۱،ص۹۲

(۷) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعه بیروت،لبنان،ج۱۱،ص۹۲
☆ تفسیرانوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی،ج۲،ص۲۲
☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعه ادارۃ المطالع قاهره ازهر،ج۲۱،ص۲۰۷
☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمخشری مطبوعه کراچی،ج۳،ص۱۶
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن از علامه علی بن محمدخازن شافعی مطبوعه لاهور،ج۳،ص۲۳۳
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیرمدارک ازعلامه ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمودمطبوعه لاهور،ج۳،ص۲۳۳

﴿۵﴾ گونگے کا اشارہ جس سے بات پوری طرح مفہوم ہو جائے، قائم مقام کلام کے ہے۔ حضرت مریم رضی اللہ عنہا نے چپ کے روزہ کی حالت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف اشارہ کیا کہ جو کچھ پوچھنا چاہو اس سے پوچھو۔ اس لئے گونگے کا اشارہ سے نکاح قبول کرنا جائز ہے۔(۸)

﴿۶﴾ جب مجلس میں چند اشخاص موجود ہوں اور ان سے کوئی شے پوچھی جائے تو بہتر یہ ہے وہ شخص اپنے سے بہتر کو جواب کے لئے عرض کرنے۔ حضرت مریم رضی اللہ عنہا سے سوال ہوا، آپ نے اپنے نبی بیٹے کو جواب کے لئے منتخب کیا۔(۹)

﴿۷﴾ کھانے کا دستر خوان جب بچھایا جائے تو افضل یہ ہے کہ سب سے پہلے پانی رکھا جائے، پھر کھانا رکھا جائے، کھانے میں بھی پہلے سالن رکھا جائے، آخر میں روٹی رکھی جائے، کھانا روٹی سے شروع کیا جائے۔ (یا روٹی کی جگہ چاول وغیرہ ہوں تو وہ بھی کھانا میں شمار ہوتے ہیں) بعد میں پانی پیا جائے، سیدہ طیبہ طاہرہ حضرت مریم رضی اللہ عنہا کے واقعہ میں اللہ تعالیٰ جل وعلا نے سب سے پہلے پانی کی نہر بہادی، پھر کھجور کے پکے ہوئے تازہ پھل عطا فرمائے، لیکن کھانے کے بارے میں، آیت زیب عنوان میں، فرمایا: کھا اور پی اور آنکھ ٹھنڈی کر۔ ہمیں بھی یہ طریقہ اپنانے میں خیر و برکت حاصل ہو سکتی ہے۔(۱۰)

فائدۂ جلیلہ

﴿۱﴾ تر کھجور نفاس والی کے لئے سب سے مفید غذا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی محبوب بندی ولیہ کاملہ حضرت بتول مریم رضی اللہ عنہا

(بقیہ۷) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۵، ص۳۲۹

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۶، ص۸۷

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن صاوی مالکی (م۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ، ج۳، ص۲۶

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ، سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ)مطبوعہ کراچی، ج۵، ص۱۷

☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴۔۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵، ص۱۸۵

(۸) ☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج۳، ص۲۳۳

(۹) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص۲۳۳

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۱، ص۲۰۷

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ، سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ)مطبوعہ کراچی، ص۱۷۵

(۱۰) تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۶، ص۸۵

کو حضرت روح اللہ کلمۃ اللہ عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت کے وقت تازہ کھجور ہی بطورِ کرامت عطا فرمائی۔ اگر اس وقت کوئی اور غذا یا پھل اس سے زیادہ مفید ہوتا تو قادر کریم جل وعلا مہیا کرنے پر قادر ہے، وہ، وہ عطا فرما دیتا۔ (۱۱)

فائدۂ جلیلہ

﴿۲﴾ نومولود کی پہلی غذا کھجور کی تحنیک (گھٹی) ہے۔ حضور سیدِ عالم ﷺ انصار کے نومولودوں کو کھجور چبا کر، لعابِ دہن شامل کر کے گھٹی دیا کرتے تھے۔

اِبْنُ اُمِّ سُلَیْمٍ لَمَّا وَلَدَتْهُ وَبَعَثَتْ بِهٖ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَمَضَغَ لَهٗ تَمْرًا وَحَنَّکَهٗ وَکَانَ ﷺ یُحَنِّکُ اَوْلَادَ الْاَنْصَارِ۔ (۱۲)

حضرت ام سُلَیم رضی اللہ عنہا کے ہاں جب بچہ کی ولادت ہوئی اور وہ اسے اٹھا کر نبی اکرم نورِ مجسم ﷺ کی خدمت میں لے آئیں۔ حضور انور ﷺ نے ان کے لئے کھجور چبائی اور اس سے بچہ کو گھٹی دی۔

اور حضور پُر نور ﷺ کی عادت مبارکہ یہ تھی کہ آپ انصار کے نومولودوں کو گھٹی دیا کرتے تھے۔ اکثر و بیشتر آپ عجوہ کھجور کی گھٹی دیا کرتے۔ (۱۳)

☆☆☆☆☆

---

(۱۱) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۹۱

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج ۳، ص ۱۵

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۱۱۷

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج ۵، ص ۳۲۷

(۱۲) ☆ تاج العروس ازعلامہ سید مرتضیٰ حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۷، ص ۱۲۳

(۱۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۹۱

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج ۳، ص ۱۵

باب (۲۷۷)

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾

قَالَ اِنِّیْ عَبْدُاللّٰهِ ط اٰتٰنِیَ الْكِتٰبَ وَجَعَلَنِیْ نَبِیًّا o وَّجَعَلَنِیْ مُبٰرَكًا اَیْنَ مَا كُنْتُ ۔ وَاَوْصٰنِیْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَادُمْتُ حَیًّا o وَّبَرًّا بِوَالِدَتِیْ وَلَمْ یَجْعَلْنِیْ جَبَّارًا شَقِیًّا o وَالسَّلٰمُ عَلَیَّ یَوْمَ وُلِدْتُّ وَیَوْمَ اَمُوْتُ وَیَوْمَ اُبْعَثُ حَیًّا o (سورۃ مریم :آیات ۳۰تا۳۳)

بچہ نے فرمایا: میں ہوں اللہ کا بندہ، اس نے مجھے کتاب دی، اور مجھے غیب کی خبریں بتانے والا (نبی) کیا، اور اس نے مجھے مبارک کیا میں کہیں ہوں، اور مجھے نماز وزکوٰۃ کی تاکید فرمائی میں جب تک جیوں، اور اپنی ماں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والا، اور مجھے زبردست بدبخت نہ کیا، اور وہی سلامتی مجھ پر جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن مروں اور جس دن زندہ اٹھایا جاؤں۔

حل لغات:

اِنِّیْ عَبْدُاللّٰهِ: میں ہوں اللہ کا بندہ

پیدائش کے روز حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے پہلا کلام جو فرمایا وہ یہ تھا کہ میں اللہ کا بندہ ہوں۔ اس میں یہود و

نصاری کا رد ہے جو یہ کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا ہیں یا خدا کا بیٹا یا خدا ان میں حلول کئے ہوئے ہے۔ (العیاذ باللہ)۔ اللہ تعالیٰ کی عبودیت کا اقرار کرنے میں اس امر کا اعلان ہے کہ میری والدہ اس الزام سے بَری ہے جو ان کی نسبت کیا جاتا ہے۔ بطورِ معجزہ میرا کلام کرنا میری والدہ کی برأت کا اعلان ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنی والدہ کا دودھ پی رہے تھے۔ قوم کا بہتان سنتے ہی آپ نے دودھ پینا ترک کر دیا، بائیں پہلو پر لیٹے ہوئے دائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی سے ان کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ میں ہوں اللہ کا بندہ۔

یہ بھی مروی ہے کہ جب قوم نے حضرت مریم رضی اللہ عنہا پر بہتان باندھا، حضرت زکریا علیہ السلام وہاں آموجود ہوئے۔ (۱)

وَجَعَلَنِىْ نَبِيًّا: اور مجھے غیب کی خبریں بتانے والا (نبی) کیا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ولادت کے وقت اپنے نبی بنائے جانے کا اعلان کیا، یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا معجزہ ہے۔ (۲)

---

(۱) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۹۶
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۱۱۹
☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج ۲، ص ۲۲
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۲۳۴
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۲۳۴
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی وعلامہ جلال الدین مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج ۳، ص ۳۶
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۱، ص ۲۰۹
☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج ۳، ص ۱۹۴
☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج ۳، ص ۱۷
☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵، ص ۱۸۷
☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی مطبوعہ پشاور، ج ۵، ص ۲۲۸
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی (م۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج ۵، ص ۳۳۱
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۶، ص ۸۹
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۷، ص ۳۱۶
☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ، سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج ۵، ص ۱۹

(۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۹۶
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۱۱۹

وَجَعَلَنِیْ مُبٰرَكًا: اوراس نے مجھے مبارک کیا۔

بَرَکَ (از باب نَصَرَ) بُرُوْکًا وتَبْرَاکًا، اور بَرَکَ اوراِسْتَبْرَکَ کا معنی ہے، اونٹ کا سینہ کے بل بیٹھنا، کسی جگہ اقامت پذیر ہونا۔

بَارَکَ الرَّجُلُ : کسی کے حق میں برکت کی دعا کرنا۔

بَرَکَةٌ: کا معنی ہے: بڑھانا، زیادتی، نیک بختی، علوِ مرتبت، شرف، سعادت۔

اس کا استعمال لزوم وثبات کے معنوں میں ہونے لگا۔ کسی شے میں خیر الٰہی کا ثابت رہنا بَرَکتُ ہے۔

مبارک وہ ہے جس میں خیر الٰہی ثابت رہے۔

مبارک وہ ہے جس میں خیر الٰہی اس طرح آئے کہ محسوس نہ ہواور اس نوع سے آئے کہ گنی نہ جائے اوراس طور سے آئے کہ شمار نہ کی جاسکے۔

مبارک وہ ہے جس میں غیر محسوس زیادتی کا مشاہدہ کیا جائے۔

تَبَارَکَ اللّٰهُ، کا اطلاق اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے۔

دورد شریف ابراہیمی میں وارد ہے: وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ۔

اس کا معنی یہ ہے جو عزت وشرف، کرامت وعظمت تو نے انہیں عطا کی، اے اللہ اسے ہمیشہ قائم وثابت رکھ۔ (۳)

آیت زیب عنوان میں مبارک کا معنی ہے، دین میں برکات اور منافع والا، برکات ومنافع کا داعی، معلمِ

(بقیہ ۲) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج ۵، ص ۳۳۰

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۲۳۴

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۱، ص ۲۱۲

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج ۳، ص ۱۹۴

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج ۳، ص ۱۷

(۳) ☆ مفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب با لراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۴۴

☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ص ۱۰۶

☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مولفہ علامہ احمد بن محمد علی المقری الفیومی (م ۷۷۰ھ). ج ۱، ص ۴۴

☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۷، ص ۱۰۵

برکات، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے والا، گمراہوں کو رشد و ہدایت دینے والا، مظلوموں کی مدد کرنے والا، بے کسوں کا حامی، نفع رساں، ثباتِ خیر والا، عطا کی زیادتی والا، عظمت و بزرگی والا۔(۴)

وَاَوْصٰنِیْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَادُمْتُ حَيًّا: اور مجھے نماز اور زکوٰۃ کی تاکید فرمائی جب تک زندہ رہوں۔ زندگی بھر مکلّف ہونے کی صورت میں نماز ادا کرتا رہوں اور دوسروں کو حسبِ شرائط نماز اور زکوٰۃ ادا کرنے کی تاکید کرتا رہوں۔(۵)

وَبَرًّا بِوَالِدَتِیْ: اور اپنی ماں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والا۔

اس جملہ میں کثیر فوائد ہیں۔

اول: صرف والدہ کا ذکر ہوا جس کا معنی یہ ہے کہ آپ بن باپ پیدا ہوئے۔

دوم: والدہ کے ساتھ احسان و نیکی کا حکم اس امر کو ظاہر کرتا ہے کہ وہ والدہ قابلِ تعظیم ہے۔ اس پر باندھا ہوا بہتان کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔(۶)

---

(۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج ۱۱،ص ۹۶
☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعہ مصر،ج۳،ص ۱۲۰
☆ زادالمسیرفی علم التفسیرللحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی مطبوعہ پشاور،ج۵،ص ۲۲۹
☆ تفسیرالبغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان،ج۳،ص ۱۹۴
☆ تفسیرانوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی،ج۲،ص ۲۲
☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی وعلامہ جلال الدین مطبوعہ مکہ مکرمہ،ج ۳،ص ۳۶
☆ تفسیرکبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر،ج ۲۱،ص ۲۱۲
☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمخشری مطبوعہ کراچی،ج۳،ص ۱۷
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاہور،ج۳،ص ۲۳۴
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمودمطبوعہ لاہور،ج ۳،ص ۲۳۴
☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دہلی،ج۷،ص ۳۱۶

(۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج ۱۱،ص ۹۲
☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعہ مصر،ج۳،ص ۱۲۰
☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمخشری مطبوعہ کراچی،ج۳،ص ۱۷
☆ تفسیرالبغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان،ج۳،ص ۱۹۴
☆ تفسیرکبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر،ج ۲۱،ص ۲۱۴

(۶) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج ۱۱،ص ۹۶

وَلَمْ يَجْعَلْنِىْ جَبَّارًا شَقِيًّا: اور مجھے زبردست بدبخت نہ کیا۔

متکبر اور قتل وغارت کرنے والا جبار کہلاتا ہے، یا وہ جو اپنے اوپر کسی کا حق تسلیم نہ کرے۔

یاد رہے جب یہی کلمہ اللہ تعالیٰ کی صفت کے طور پر استعمال ہوگا اس کا معنی ہوگا، کمی پوری کرنے والا۔

شَقِيًّا: کا معنی ہے: ہر خیر سے محروم، نافرمان، اپنے رب کا نافرمان، رب کے حکم کا تارک۔ (۷)

وَالسَّلٰمُ عَلَیَّ: وہی سلامتی مجھ پر ہو۔ سلام سے مراد تحیت ورحمت ہے۔

بوقتِ ولادت شیطان کے کچوکے سے اور وصال کے وقت نزع کی تکالیف اور حشر میں بڑی گھبراہٹ سے سلامتی کی دعا کی، یہ دعا اللہ تعالیٰ نے قبول فرمالی۔ دعا کے بعض حصے کا اظہار ہو چکا ہے اور بعض کا ہونے والا ہے، وہ ہو کر رہے گا اس کی خطا ممکن نہیں۔ (۸)

(بقیہ ۶) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص ۱۲۰
☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۱۹۳
☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص ۱۷
☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج۲، ص ۲۲
☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج ۳، ص ۳۶
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۷، ص ۳۱۷

(۷) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۹۲
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص ۱۲۰
☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکہ مکرمہ ج۳، ص ۳۶
☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج۲، ص ۲۲
☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی مطبوعہ پشاور، ج۵، ص ۲۲۹
☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۵، ص ۲۳۱
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۶، ص ۸۹
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۷، ص ۳۱۷

(۸) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۹۸
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص ۱۲۰
☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج۲، ص ۲۲
☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج ۳، ص ۳۷

پس منظر:

حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام کے بن باپ پیدا ہونے پر قوم نے آپ کی والدہ ماجدہ طیبہ طاہرہ حضرت مریم رضی اللہ عنہا پر شدید و شنیع الزام لگایا، ہر قسم کی بیہودہ گفتگو آپ کے بارے میں کی، کہا اے مریم! تیرا باپ ایسا نہ تھا، تیری ماں ایسی نہ تھی، تیرا خاندان عبادت، ریاضت، شرافت اور کرامت میں بے مثال ہے، تو نے بن خاوند یہ بچہ کیسے جن لیا؟ اللہ تعالیٰ نے حضرت مریم رضی اللہ عنہا کو ارشاد فرمایا کہ قوم کے بیہودہ الزامات کا جواب خود نہ دو، بلکہ اپنے اس نومولود کی طرف اشارہ کردو، اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ کی قدرت سے یہ کلام کرے گا اور ایسی کلام کرے گا کہ معاندین و معترضین کے منہ قیامت تک کے لئے بند ہو جائیں گے۔ چنانچہ سیدہ حضرت مریم رضی اللہ عنہا نے اپنے نومولود کی طرف اشارہ فرمایا۔ آپ نے قوم سے ایسا خطاب فرمایا کہ قوم حیران و دنگ رہ گئی۔ آپ نے فرمایا: میں ہوں اللہ کا بندہ............"(۹)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ انسان کے لئے جائز ہے کہ بوقتِ حاجت اپنے صفاتِ خیر اور اوصافِ حمیدہ کو بیان کرلے، جب کہ

(بقیہ۸) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۲۳۴

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۲۳۴

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۱۹۵

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص ۱۸

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی مطبوعہ پشاور، ج۵، ص ۲۳۰

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۷، ص ۳۱۸

(۹) ☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۱۹۴

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص ۱۱۸

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۷، ص ۳۱۶

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر، ج ۲۱، ص ۲۰۹

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۵، ص ۳۳۱

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۶، ص ۸۹

دوسروں پر اپنی حیثیت واضح کرنا ضروری ہو۔ ہاں اگر تکبر اور فخر کے لئے اپنی حیثیات کا بیان کرے تو یہ ناجائز اور حرام ہوگا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی والدہ ماجدہ رضی اللہ عنہا کی برأت کی شدید ضرورت کے وقت اپنی آٹھ صفاتِ حمیدہ بیان فرمائیں۔ اگرچہ مدتِ رضاعت میں آپ کا کلام کرنا آپ کا معجزہ شمار ہوتا ہے مگر اس کلام میں آپ کی جن صفاتِ حمیدہ کا واضح ذکر ہے وہ یہ ہیں:

میں اللہ تعالیٰ کا بندہ ہوں۔ (مجھ جیسا بیٹا جس ماں کے پیٹ میں رہا وہ العیاذ باللہ کیسے بدکار ہو سکتی ہے، نیز آئندہ میرے بارے میں خدا کا بیٹا، یا خدا ہونے یا مجھ میں خدا کے حلول کا عقیدہ رکھنے والو! سن رکھو، میں اللہ کا بندہ ہوں)۔

دوم: اللہ تعالیٰ نے مجھے کتاب دی ہے، میں اپنی والدہ کے بطنِ اطہر میں کتاب کا درس لے چکا ہوں۔

سوم: اللہ تعالیٰ نے مجھے نبوت عطا فرمائی ہے۔

چہارم: میں جہاں بھی رہوں گا اللہ نے مجھے نفع رساں بنایا ہے۔

پنجم: اللہ تعالیٰ نے مجھے نماز اور زکوٰۃ کی تاکید فرمائی ہے۔

ششم: اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنی والدہ کے ساتھ نیک سلوک کرنے کا حکم دیا ہے، میں اپنی والدہ کا فرماں بردار ہوں۔ (مجھ جیسا عظیم اولوالعزم رسول جس والدہ کا فرمانبردار ہوگا وہ کیسی طہارت ونفاست والی ہوگی)

ہفتم: اللہ تعالیٰ نے مجھے زبردست، بدبخت نہیں بنایا۔

ہشتم: ولادت، وفات اور حشر کے روز اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھ پر رحمت وتحیت ہو۔ ان حالات میں اگر سلامتی رہی تو زندگی، قبر، حشر سب میں سلامتی ہوگی۔

حضرت یوسف علیہ السلام نے بوقتِ حاجت اپنی قوت حفاظت اور امانت کا ذکر فرمایا تھا، تاکہ بادشاہ اس آنے والے مشکل وقت میں آپ سے استفادہ کر سکے اور خلقِ خدا کو آپ کی صفات سے فائدہ پہنچ سکے۔ آپ نے فرمایا تھا:

قَالَ اجْعَلْنِیْ عَلٰی خَزَآئِنِ الْاَرْضِ ج اِنِّیْ حَفِیْظٌ عَلِیْمٌ ○ (سورۂ یوسف: آیت ۵۵)

یوسف نے کہا: مجھے زمین کے خزانوں پر کردے، بیشک میں حفاظت والا علم والا ہوں۔

خود سید عالم ﷺ نے قوم کے سامنے اپنی عظمت ونبوت، رسالت وشفاعت کا اعلان فرمایا تاکہ امت آپ کے سایہ عاطفت میں آجائے۔

اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَلَافَخْرَ وَبِیَدِیْ لِوَآءُ الْحَمْدِ وَلَافَخْرَ وَمَامِنْ نَبِیٍّ یَوْمَئِذٍ اٰدَمُ فَمَنْ سِوَاهُ اِلَّاتَحْتَ لِوَآئِیْ وَاَنَااَوَّلُ شَافِعٍ وَّاَوَّلُ مُشَفَّعٍ وَلَافَخْرَ۔ (۱۰)

قیامت کے روز میں اولادِ آدم کا سردار ہوں (میری سرداری کا کامل اظہار ہوگا) اور یہ میں فخر کے طور پر نہیں کہتا (بلکہ حقیقت یہی ہے۔) اس روز لواء الحمد (حمد کا جھنڈا) میرے دستِ مبارک میں ہو گا اور میں یہ فخریہ نہیں کہتا (بلکہ حقیقت یہی ہے) اس روز ہر نبی آدم سمیت میرے لواء الحمد تلے ہوں گے، اور سب سے پہلے شفاعت کرنے والا میں ہوں گا اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول ہوگی، اور یہ بات میں فخریہ نہیں کہتا (بلکہ حقیقت یہی ہے جس کا اظہار ہوگا)۔ (۱۱)

﴿۲﴾ سب سے افضل نام عبداللہ ہے، پھر عبدالرحمٰن، پھر عبدالرحیم، پھر عبدالکریم............، اسی طرح وہ نام بھی مبارک ہیں جو انبیائے کرام علیہم السلام کے ناموں پر ہوں گے، بالخصوص جو نام حضور پُر نور سید الانام نبی الانبیاء علیہم التحیہ والثناء کے نام پر ہوں، یعنی محمد، احمد، وغیرہ۔

مسلمانوں کے لئے اپنے بچوں کے نام ایسے مبارک ناموں میں سے رکھنے چاہیں۔ (۱۲)

﴿۳﴾ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام پر زکوٰۃ فرض نہیں رہی اور ان کا ترکہ کسی کی میراث نہیں ہوتا، بلکہ وہ امت پر صدقہ ہوتا ہے۔ (۱۳)

﴿۴﴾ گونگے پر حدِ قذف جاری نہیں ہوگی اور نہ اس کا لعان قبول ہوگا، قذف کے لئے صریح زنا کا الزام لازم ہے اور یہ صورت گونگے سے متصور نہیں، کیونکہ وہ وطی حلال اور وطی حرام میں فرق بیان نہیں کرسکتا۔

(۱۰) ☆ رواہ احمد والترمذی وابن ماجہ عن ابی سعید/بحوالہ جامع صغیر، ج ۱، ص ۱۸۵

(۱۱) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۱۸

(۱۲) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج ۵، ص ۳۳۰

(۱۳) ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۰ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۶، ص ۸۹

لعان چونکہ شہادات ہیں اور گونگے کی شہادت، جمہور علماء کے نزدیک مقبول نہیں۔ بخلاف نکاح، طلاق اور دیگر احکام میں کہ ان میں گونگے کا اشارہ مقبول ہے۔(۱۴)

﴿۵﴾ بندۂ مومن جب تک زندہ ہے اس سے عبادات اور تکالیف شرعیہ اٹھائی نہیں جاتیں، وہ عبادات اور احکامِ شرعیہ کا مکلف رہتا ہے، خواہ وہ ریاضت و عبادت سے کتنے اونچے ہی مقام پر کیوں نہ پہنچ چکا ہو۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے مَـا دُمْتُ حَيًّا کہہ کر اس کا اعلان فرما دیا ہے۔ سید الانام، فخرِ رسل، تاجدارِ انبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مرضِ وصال میں بھی نماز ادا فرمائی۔ ایک موقعہ پر جب کثرتِ قیام سے پاؤں مبارک متورم (سوج) ہو گئے، آپ سے عرض کیا گیا کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے بخش دیا ہے بلکہ آپ کی برکت سے آپ کے اگلوں پچھلوں کو بخش دیا گیا ہے، آپ اتنی مشقت کیوں اٹھاتے ہیں، تو آپ نے فرمایا:

اَفَلَا اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا.(۱۵)

کیا میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔

کسی مرتبہ پر پہنچنے کے باوجود کسی مسلمان سے عبادات ساقط یا معاف نہیں ہوتیں۔ معافی کا عقیدہ رکھنے والے اباحین کافر ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ ○ (سورۃ الحجر: آیت ۹۹)

اور مرتے دم تک اپنے رب کی عبادت میں رہو۔(۱۶)

---

(۱۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج ۱۱،ص ۹۷

(۱۵) ☆ روای البخاری عن مغیرۃ بن شعبۃ،ج ۱،ص ۱۵۲

☆ رواہ مسلم کتاب المنافقین.

☆ رواہ الترمذی عن مغیرۃ بن شعبۃ،ج ۱،ص ۸۰

☆ رواہ النسائی فی قیام اللیل

☆ رواہ احمد،ج ۴،ص ۲۵۱،۲۵۵

☆ ....،ج ۶،ص ۱۱۵

(۱۶) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج ۱۱،ص ۹۲

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر،ج ۳،ص ۱۲۰

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان،ج ۱۶،ص ۳۳۱

فائدہ:

(۱) حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بوقتِ ولادت (ایک دن کی عمر میں) کلام کیا، حضور پُر نور سید العالمین ﷺ نے بوقتِ ولادت سجدہ کیا، رب تعالیٰ کی ربوبیت اور اپنی رسالت کا اقرار کیا۔ (۱۷)

(۲) حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی نبوت کا اعلان مدتِ رضاعت میں کیا اور حضور پُر نور نبی الانبیاء ﷺ نے اعلان فرمایا:

كُنْتُ نَبِيًّا وَّآدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ. (۱۸)

میں اس وقت بھی نبی تھا جبکہ آدم کا وجود ابھی روح اور جسم کے درمیان تھا۔ (۱۹)

(۳) والدین کا نافرمان جبار اور شقی ہوتا ہے۔ (۲۰)

☆☆☆☆☆

---

(۱۷) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۵، ص ۳۳۰

(۱۸) ☆ رواہ ابن سعد و ابو نعیم فی الحلیۃ عن میسرۃ بن سعد عن ابی الجدعاء

☆ ورواہ الطبرانی عن ابن عباس

(۱۹) ☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۹۳

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۵، ص ۳۳۱

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۷، ص ۳۱۷

(۲۰) تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص ۱۲۰

باب (۲۷۸)

﴿آیتِ سجدہ پڑھنے اور سننے والے دونوں پر سجدۂ تلاوت واجب ہے﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ﴾

اُولٰٓئِکَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمَ اللّٰہُ عَلَیۡہِمۡ مِّنَ النَّبِیّٖنَ مِنۡ ذُرِّیَّۃِ اٰدَمَ وَمِمَّنۡ حَمَلۡنَا مَعَ نُوۡحٍ ۫ وَّمِنۡ ذُرِّیَّۃِ اِبۡرٰہِیۡمَ وَاِسۡرَآءِیۡلَ ۫ وَمِمَّنۡ ہَدَیۡنَا وَاجۡتَبَیۡنَا ؕ اِذَا تُتۡلٰی عَلَیۡہِمۡ اٰیٰتُ الرَّحۡمٰنِ خَرُّوۡا سُجَّدًا وَّبُکِیًّا ۝

(سورۃ مریم: آیت ۵۸)

یہ ہیں جن پر اللہ نے احسان کیا غیب کی خبریں بتانے والوں میں سے، آدم کی اولاد سے، اور ان میں جن کو ہم نے نوح کے ساتھ سوار کیا تھا، اور ابراہیم اور یعقوب کی اولاد سے، اور ان میں سے جنہیں ہم نے راہ دکھائی اور چن لیا۔ جب ان پر رحمٰن کی آیتیں پڑھی جائیں گر پڑے سجدہ کرتے ہوئے روتے۔

حل لغات:

مِنۡ ذُرِّیَّۃِ اٰدَمَ: آدم کی اولاد سے۔ اس سے مراد حضرت ادریس علیہ السلام ہیں۔ (۱)

(۱) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۱۱۱

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۱۲۶

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی، مطبوعہ پشاور، ج ۵، ص ۲۴۴

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۷، ص ۳۳۳

وَمِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوحٍ: اوران میں سے جن کو ہم نے نوح کے ساتھ کشتی پر سوار کیا۔ اس سے مراد حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں۔ (۲)

وَمِنْ ذُرِّيَّةِ اِبْرٰهِيمَ وَاِسْرَآءِيلَ: اسرائیل حضرت یعقوب علیہ السلام کا لقب ہے۔ آیت سے مراد حضرت اسمٰعیل، حضرت اسحٰق، حضرت یعقوب علیہم السلام ہیں، اور حضرت یعقوب کی اولاد سے حضرت موسیٰ، حضرت ہارون، حضرت زکریا، حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام ہیں۔ (۳)

اٰيٰتُ الرَّحْمٰنِ: رحمٰن کی آیتیں۔ کتب ساویہ یا قرآن مجید کی آیات مراد ہیں۔ (۴)

خَرُّوْا: خَرَّ (از باب ضَرَبَ اور باب نَصَرَ) خرًّا و خُرُوْرًا کا معنی ہے: بلندی سے پستی کی طرف گرنا، اللہ کے لئے سجدہ کرتے ہوئے گر پڑنا، ایسا گرنا جس سے آواز پیدا ہو۔ (۵)

آیت سے مراد یہ ہے کہ تسبیح پڑھتے ہوئے سجدہ میں گر پڑتے ہیں۔

سُجَّدًا: سُجَّدٌ جمع ہے سَاجِدٌ کی۔ یہ خَرُّوْا سے حال ہے۔

بُكِيًّا: بُكِيٌّ جمع ہے بَاكٍ کی، یہ بھی حال واقع ہوا ہے۔

بَكٰى يَبْكِيْ (از باب ضَرَبَ) بُكًا وَبُكَاءً کا معنی ہے رونا بُكًا (بُكِيٌّ) مقصور، ایسا رونا جس میں حزن اور غم زیادہ ہو، آنسو کم ہوں۔

---

(۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۱۱۱

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۱۲۶

(۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۱۱۱

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۱۲۷

(۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۱۱۱

(۵) ☆ المنجد ازلوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ص ۳۱۰

☆ قاموس القرآن (اواصلاح الوجوہ والنظائر فی القرآن الکریم) للمفسر الحسین بن محمد الدامغانی، مطبوعہ بیروت، ص ۱۵۴

☆ مفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل الملقب با لراغب اصفہانی (۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۱۴۴

☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مولفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی (م ۷۷۰ھ)، ج ۱، ص ۸۱

☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۱۷۲

بُکَاءً (ممدودہ) ایسا رونا جس میں آنسو سے آواز غالب ہو۔(۶)

آیتِ مبارکہ کا مفہوم یہ ہے کہ انبیاءِ کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام (جن کا ذکر گزشتہ آیات اور اس آیت میں ہے) وہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر اپنا خصوصی انعام فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہدایت دینے والا، بلکہ سراپا ہدایت بنایا ہے اور انہیں اپنی رضا کے لئے چن لیا ہے۔ باوجود اس کے کہ ان کو شرافتِ نسب، کمالاتِ ذاتیہ، علوِ مرتبت اور اپنا خصوصی قرب عطا فرمایا ہے مگر پھر بھی یہ خشیتِ الٰہی، اس کی وعیدوں سے اللہ کے حضور سجدے میں گر جاتے اور روتے ہیں، (اور اے مسلمانو! تم بھی ان کی طرح آیات وعید اور ترہیب پڑھ کر، سن کر سجدے میں گر جایا کرو۔)(۷)

مسائل شرعیہ

﴿۱﴾ آیاتِ قرآن مجید کو پڑھنے، سننے سے دلوں میں عجیب تاثیر پیدا ہوتی ہے۔ بندۂ مومن جب بھی قرآن مجید پڑھے یا سنے، آیات میں غور کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے وعدوں پر خوشی کا اظہار کرے اور اس کی وعیدوں، عذابوں کو سن کر، پڑھ کر خوفِ الٰہی میں غرق ہو جائے۔(۸)

﴿۲﴾ آیاتِ سجدہ پڑھنے اور سننے والے دونوں پر سجدۂ تلاوت واجب ہو جاتا ہے، اس سجدہ کا ادا کرنا (فوری ہو یا تاخیر سے) واجب ہے۔

حدیث شریف موقوف (جو حکماً) مرفوع ہے، میں ہے:

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اِنَّمَا السَّجْدَةُ عَلٰی مَنْ سَمِعَهَا.(۹)

---

(۶) ☆ مفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل المقلب با لراغب اصفہانی(م۵۰۲ھ)مطبوعہ کراچی، ص۵۸

☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مولفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری، الفیومی(م۷۷۰ھ)، ج ۱، ص ۳۱

☆ المنجد ازلوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ص ۱۲۳

☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی(م۱۲۰۵ھ)مطبوعہ مصر، ج ۱۰، ص ۴۲

(۷) ☆ تفسیرالبغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۲۰۱

☆ زادالمسیرفی علم التفسیرللحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت۵۹۷ھ)مطبوعہ پشاور، ج۵، ص۲۴۵

☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۷، ص۳۳۵

(۸) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۱۱۱

(۹) ☆ رواہ ابن ابی شیبہ فی مصنفہ، ج ۱، ص۳۵۷

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، جو بندۂ مومن آیتِ سجدہ کو سنے اس پر سجدۂ تلاوت کرنا واجب ہے۔

ایک اور روایت یوں ہے:

عَنْ اِبْرٰهِيْمَ وَنَافِعٍ وَّسَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالُوْا: مَنْ سَمِعَ السَّجْدَةَ فَعَلَيْهِ اَنْ يَّسْجُدَ. (۱۰)

حضرت ابراہیم نخعی، حضرت نافع، حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں: جس بندۂ مومن نے آیتِ سجدہ سنی، اس پر سجدۂ تلاوت کرنا واجب ہے۔

ایک اور حدیث شریف میں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کا عمل یوں وارد ہے:

عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عُمَرَبْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَرَأَ سَجْدَةً وَّهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَنَزَلَ فَسَجَدَ وَسَجَدَ النَّاسُ مَعَهُ. الحديث. (۱۱)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے روز آیتِ سجدہ منبر پر تلاوت فرمائی، آپ منبر سے نیچے اترے، آپ نے سجدۂ تلاوت کیا، حاضرین نے بھی آپ کے ساتھ سجدۂ تلاوت کیا۔ (۱۲)

﴿۳﴾ سجدۂ تلاوت ادا کرتے وقت نیت کرنا واجب ہے۔ (۱۳)

﴿۴﴾ نماز میں اللہ تعالیٰ جل وعلا کے خوف سے رونا نماز کو فاسد نہیں کرتا، جب کہ رونے میں حروف پیدا نہ ہوں، حدیث شریف میں ہے:

اُتْلُوا الْقُرْاٰنَ وَابْكُوْا فَاِنْ لَّمْ تَبْكُوْا فَتَبَاكَوْا. (۱۴)

---

(۱۰) ☆ رواہ ابن ابی شیبہ فی مصنفہ، ج ۱، ص ۳۵۶

(۱۱) ☆ رواہ مالک فی الموطا، ص ۷۱

(۱۲) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۱۸

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۱۱۱

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۱۲۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۲۳۹

(۱۳) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۱۸

(۱۴) ☆ رواہ ابن ماجہ فی الاقامۃ والزہد/بحوالہ المعجم المفہرس لالفاظ الحدیث

قرآن مجید پڑھو اور روؤ اور اگر رونا نہ آئے تو رونے والوں کی صورت بنالو۔ (۱۵)

نوٹ

سجدۂ تلاوت کے تفصیلی احکام سورہ الاعراف آیت: ۲۰۶ کے احکام کے ضمن میں گزر چکے ہیں، وہاں ملاحظہ فرمالیں۔

☆☆☆☆☆

(۱۵) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۲۱۸

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج ۳، ص ۲۷

☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج ۲، ص ۲۵

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۳، ص ۴۲

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج ۵، ص ۳۴۳

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۰ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۶، ص ۱۰۸

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۷، ص ۳۳۵

باب (۲۷۹)

﴿نمازوں کا ضائع کرنا اور دیگر خواہشات کا انجام﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

فَخَلَفَ مِنۡۢ بَعۡدِهِمۡ خَلۡفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوۡفَ يَلۡقَوۡنَ غَيًّا ○

(سورۃ مریم: آیت ۵۹)

اور ان کے بعد ان کی جگہ وہ ناخلف آئے جنہوں نے نمازیں گنوائیں اور اپنی خواہشوں کے پیچھے ہوئے تو وہ عنقریب دوزخ میں غَیّ کا جنگل پائیں گے۔

حل لغات:

خَلۡف: جانشین

خَلۡفٌ (سکونِ لام کے ساتھ) کے معنوں میں شر کا پہلو ہوتا ہے اور خَلَفٌ (لام کے فتحہ کے ساتھ) کے معنوں میں خیر کا پہلو نمایاں ہوتا ہے۔(۱)

(۱) ☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی(م ۱۲۰۵ھ)مطبوعہ مصر ج۶، ص ۹۵
☆ الفروق اللغویۃ مؤلفہ ابو ہلال الحسن بن عبداللہ بن سہل العسکری (م ۴۰۰ھ) مطبوعہ کوئٹہ، ص ۲۴۹
☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص ۲۸
☆ تفسیر کبیر از امام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۱، ص ۲۳۵
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۳، ص ۴۲
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۵، ص ۳۴۴
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی(م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۶، ص ۱۰۹
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی، ج۷، ص ۳۳۵
☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ)مطبوعہ کراچی، ج ۳، ص ۳۴
☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی(م ۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۲۰۱

اَضَاعُوا الصَّلٰوۃَ: ضَاعَ (از باب ضَرَبَ) ضَیْعًا و ضِیْعًا و ضَیْعَۃً و ضِیَاعًا کا معنی ہے: ہلاک ہونا، تلف ہونا، بے کار ہونا، مہمل ہونا۔

باب افعال سے یہ متعدی بن جائے گا۔ یعنی ہلاک کرنا، تلف کرنا، بے کار کرنا، مہمل بنا دینا۔ (۲)

عرفِ شرع میں نماز کے ضائع کرنے کا مفہوم بڑا وسیع ہے: نماز کا انکار کرنا۔ نماز کو اپنے وقتِ مقررہ سے مُؤخر کر دینا۔ نماز کے حقوق و ارکان پورے طور پر ادا نہ کرنا، نماز ادا کرنے کے بعد غیبت، جھوٹ، چغلی وغیرہ سے اس کا ثواب ضائع کر دینا۔ (۳)

وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ:

شَهَا (از باب نَصَرَ) اور شَهِیَ (از باب سَمِعَ) شَهْوَۃً کا معنی ہے۔ کسی شے کو بہت پسند کرنا، بہت چاہنا، کسی شے کا انتہائی اشتیاق ہونا۔

اس کی جمع شَهَوَاتٌ ہے۔

---

(۲) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۴۷۲

☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۵، ص ۴۳۷

☆ مفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل المقلب با لراغب اصفہانی (۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۳۰۰

☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مولفہ علامہ احمد بن محمد علی الفیومی، ج ۲، ص ۷

(۳) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۱۸

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۱۲۲

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۱۲۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۲۳۰

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج ۳، ص ۲۰۱

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج ۳، ص ۲۸

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۱، ص ۲۳۵

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبد الرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت ۵۹۷ھ) مطبوعہ پشاور ج ۵، ص ۲۴۵

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج ۵، ص ۳۴۳

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۶، ص ۱۰۹

☆ الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم، ایران، ج ۵، ص ۵۲۶

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۷، ص ۳۳۵

دنیا میں شہوۃ کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) شہوتِ صادقہ (۲) شہوتِ کاذبہ

(۱) شہوتِ صادقہ یہ ہے کہ بدنِ انسانی اس کے بغیر خلل میں پڑ جائے۔ مثلاً کھانے کی بھوک، پانی کی پیاس وغیرہ۔

(۲) شہوتِ کاذبہ یہ ہے کہ اس کے بغیر بدنِ انسانی میں خلل واقع نہ ہو۔ مثلاً بدکاری کا شوق

آیت زیبِ عنوان میں شہوات سے مراد شہوات کاذبہ ہیں۔ (۴)

غَیًّا: دوزخ کی گرم ترین وادی، یہ وادی جہنم کے نچلے طبقے میں ہوگی۔ جہنم کی آگ اگر ٹھنڈی پڑنے لگے تو یہ وادی اس کو دوبارہ گرم کر دے گی۔

کافر اور نافرمان اس وادی میں گرائے جائیں گے۔ (۵)

---

(۴) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۶۲۱

☆ الفروق اللغویۃ مولفہ ابو ہلال الحسن بن عبداللہ بن سہل العسکری (م ۴۰۰ھ) مطبوعہ کوئٹہ، ص ۱۲۹

☆ مفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب با لراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۲۷۰

☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی مولفہ علامہ احمد بن محمد علی المقری الفیومی (م ۷۷۰ھ)، ج ۱، ص ۱۵۷

☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۱۰، ص ۲۰۵

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۱۱۵

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۱۲۸

☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج ۲، ص ۲۵

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۱، ص ۲۳۵

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج ۵، ص ۳۴۴

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۶، ص ۱۰۹

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت ۵۹۷ھ) مطبوعہ پشاور ج ۵، ص ۲۴۵

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۷، ص ۳۳۵

(۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۱۱۶

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۱۲۸

☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج ۲، ص ۲۵

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۲۴۰

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۲۴۰

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج ۳، ص ۴۲

آیتِ مبارکہ کا مفہوم یہ ہے کہ انبیائے کرام علیہم السلام کے بعد ان کی امتوں سے ناخلف ان کے جانشین ہوئے۔ انہوں نے اپنے انبیائے کرام کا راستہ چھوڑ دیا۔ نمازوں کو ضائع کرنے لگے اور بری خواہشات میں منہمک ہوگئے۔ اسی طرح امتِ مرحومہ میں قربِ قیامت وہ لوگ کثرت سے ہوں گے جو نمازوں کو ضائع کر دیں گے اور بری خواہشات میں مشغول ہوجائیں گے۔ ان سب کا ٹھکانہ دوزخ کا سب سے گرم ترین اور گہرا ترین جنگل (وادی) ہوگا۔ ان برے اعمال سے بندۂ مومن کو بچنا فرض ہے۔ (٦)

مسائل شرعیہ:

﴿١﴾ سلف صالحین کے طریقہ کو چھوڑنا اور نیا طریقہ نکالنا منع ہے۔ ناخلف اولاد ہمیشہ اپنے بزرگوں کے فیوضات سے محروم رہتی ہے۔

حدیث شریف میں ہے۔

اَلْبَرَکَۃُ مَعَ اَکَابِرِکُمْ (٧)

برکت تمہارے بڑوں کے ساتھ رہنے میں ہے۔

لہٰذا بندۂ مومن کے لئے لازم ہے کہ وہ اپنے سلف صالحین کے عقائد اور اعمال کے مطابق زندگی بسر کرے۔

بقیہ(٥) ☆ زادالمسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی مطبوعہ پشاور، ج٥، ص٢٣٦

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م٥١٦ھ) مطبوعہ ملتان، ج٣، ص٢٠١

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ سلیمان الجمل (م١٢٠٤ھ) مطبوعہ کراچی، ج٥، ص٣٤

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م١٢٧٥ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج١٦، ص١٠٩

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م١٢٢٥ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج٧، ص٣٣٥

(٦) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م٦٦٨ھ) مطبوعہ بیروت لبنان، ج١١، ص١١٢

☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج٢، ص٢٥

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج٣، ص٢٢٩

☆ زادالمسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت٥٩٧ھ) مطبوعہ پشاور ج٥، ص٢٤٥

☆ تفسیر کبیر از امام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م٦٠٦ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج٢١، ص٢٣٥

☆ الدرالمنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م٩١١ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمٰی قم، ایران، ج٥، ص٥٢٦

(٧) ☆ راوہ ابن حبان وابونعیم فی الحلیۃ والحاکم والبیہقی عن ابن عباس / بحوالہ جامع صغیر، ج١، ص٢١٩

بری خواہشات میں غرق ہوکر اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالے۔(۸)

﴿۲﴾ نمازِ پنجگانہ ہر مسلمان عاقل بالغ (مرد و عورت) پر فرض ہے۔اس کا ادا کرنا فرض ہے اور اس کا سرے سے انکار کرنا کفر ہے۔آیتِ مبارکہ کی ایک تفسیر کے مطابق یہی معنی ہیں۔(۹)

﴿۳﴾ نمازوں کا اپنے اوقاتِ مقررہ پر ادا کرنا فرض ہے۔قرآن مجید میں ہے۔

............اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا۝ (سورۃالنسا: آیت ۱۰۳)

بیشک نماز مسلمانوں پر وقت بندھا ہوا فرض ہے۔لہٰذا فرض نمازوں کو اپنے مقررہ اوقات سے مؤخر کرنا حرام ہے۔ایسا کرنا نماز کا ضائع کرنا ہے۔(۱۰)

---

(۸) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج ۱۱،ص ۱۲

☆ تفسیرانوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی،ج۲،ص ۲۵

☆ لباب التاویل فی معالی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاہور ،ج۳،ص ۲۲۹

☆ زادالمسیرفی علم التفسیرللحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت۵۹۷ھ)مطبوعہ پشاورج۵،ص۲۴۵

☆ تفسیر کبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر.ج ۲۱،ص۲۳۵

☆ تفسیرالدرالمنثورازحافظ جلا ل الدین سیوطی(م۹۱۱ھ)مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم ،ایران،ج۵،ص ۵۲۶

☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی وعلامہ جلال الدین مطبوعہ مکہ مکرمہ،ج ۲،ص ۴۲

(۹) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان،ج۳،ص۲۱۸

☆ الجامع احکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج ۱۱،ص ۱۱۲

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعہ مصر،ج۳،ص۱۲۷

(۱۰) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان،ج. ۳،ص۲۱۸

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج ۱۱،ص ۱۱۲

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعہ مصر،ج۳،ص۱۲۷

☆ تفسیرانوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی،ج۲،ص ۲۵

☆ لباب التاویل فی معالی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاہور،ج۳،ص ۲۴۰

☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمخشری مطبوعہ کراچی،ج۳،ص۲۸

☆ تفسیرالبغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان ج۳،ص ۲۰۱

☆ تفسیر کبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر،ج ۲۱،ص۲۳۵

☆ زادالمسیرفی علم التفسیرللحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت۵۹۷ھ)مطبوعہ پشاورج۵،ص۲۴۵

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ ،کوئٹہ،ج۵،ص ۳۴۴

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان،ج۱۶،ص۱۰۹

☆ الدرالمنثورازحافظ جلا ل الدین سیوطی(م۹۱۱ھ)مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم ،ایران،ج۵،ص ۵۲۶

☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی، ج۷،ص ۳۳۵

﴿۴﴾ نماز میں تعدیلِ ارکان واجب ہے۔(تعدیل یہ ہے کہ قیام، رکوع، سجدہ، قومہ، جلسہ وغیرہ ارکان کو اس طرح ادا کرنا کہ یہ رکن دوسرے رکن سے ممتاز ہو جائے اور اعضا میں حرکت نہ رہے)۔ اگر کوئی آدمی رکوع، سجدہ وغیرہ میں تعدیلِ ارکان نہیں کرتا تو ایسی نماز کا اعادہ واجب ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

اِنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ يُصَلِّيْ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ فِيْ نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَجَآءَ فَسَلَّمَ فَقَالَ لَهٗ اِرْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ فَصَلّٰى ثُمَّ سَلَّمَ فَقَالَ وَعَلَيْكَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ فَاَعْلِمْنِيْ قَالَ اِذَاقُمْتَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاَسْبِغِ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ وَاقْرَاْ بِمَاتَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًاثُمَّ ارْفَعْ رَاْسَكَ حَتّٰى تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَسْتَوِيَ وَتَطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ اسْجُدْحَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَسْتَوِيَ قَائِمًا ثُمَّ افْعَلْ ذٰلِكَ فِيْ صَلٰوتِكَ كُلِّهَا.(۱۱)

ایک آدمی مسجد (نبوی شریف) میں حاضر ہوا اور نماز پڑھنے لگا حضور پُر نور رسول اللہ ﷺ مسجد کے ایک گوشہ میں تشریف فرما تھے۔ وہ آدمی (نماز پڑھ کر حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس) حاضر ہوا۔ اس نے سلام پیش کیا۔ آپ نے اسے فرمایا: واپس جا، نماز پڑھ، کیونکہ تو نے (حقیقی طور پر) نماز ادا نہیں کی۔ وہ شخص واپس ہوا، اس نے دوبارہ نماز پڑھی پھر وہ (بارگاہِ رسالت میں) حاضر ہوا اور سلام پیش کیا۔ آپ نے اسے فرمایا۔ واپس چلا جا، نماز پڑھ، کیونکہ (ابھی تک حقیقی طور پر) تو نے نماز نہیں پڑھی۔ تیسری مرتبہ اس نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! مجھے نماز پڑھنا سکھائیے۔ آپ نے فرمایا: جب تو نماز کا ارادہ کرے تو اچھی طرح سے کامل وضو کر۔ پھر قبلہ رخ کھڑا ہو، تکبیر (تحریمہ) کہہ اور جتنا تو آسانی سے قرآن مجید پڑھ سکتا ہے، پڑھ، پھر رکوع کر، یہاں تک کہ تیرا رکوع پوری طرح ہو جائے۔

(۱۱) ☆ راوہ البخاری عن ابی ہریرۃ ، ج۲، ص۹۸۶ (واللفظ للبخاری)
☆ رواہ الترمذی عن رفاعۃ بن رافع، ج۱، ص۶۳
☆ رواہ النسائی عن ابی ہریرۃ ، ج۱، ص۱۳۱
☆ راوہ ابن ماجہ فی الاقامۃ

پھر اپنا سر (رکوع سے) اٹھا یہاں تک کہ تو سیدھا کھڑا ہو جائے (تیرے اعضا میں حرکت نہ رہے اور تعدیلِ ارکان مکمل ہو جائے) پھر سجدہ کر، یہاں تک کہ سجدہ میں تیرے اعضا مکمل ساکن ہو جائیں۔ پھر سجدہ سے سر اٹھا اور سیدھا ہو کر بیٹھ جا (کہ تیرے اعضا میں حرکت نہ رہے) پھر دوسرا سجدہ کر، یہاں تک تیرے اعضا میں اعتدال آجائے۔ پھر (دوسری رکعت کے لئے) سیدھا کھڑا ہو۔ پھر اپنی تمام نماز میں ایسا ہی (تعدیل ارکان) کر۔ (۱۲)

الارشاد: نمازوں کے بعد حضور پُرنور سید عالم ﷺ کی بارگاہ میں (درود اور) سلام پیش کرنا سنتِ صحابہ ہے اور یہ عمل خود سرکار سرِ ہر کار مدنی تاجدار محبوب رب کردگار ﷺ کے زمانہ اقدس میں جاری تھا۔ درج بالا حدیث اس کا واضح ثبوت ہے۔

﴿۵﴾ فرض نمازوں کو مکمل طور پر ادا کرنے کے علاوہ نوافل بھی کثرت سے ادا کرے۔ (یاد رہے سنت نماز بھی اصطلاحِ شرع میں نفل کہلاتی ہے)۔ قیامت کے روز فرض نمازوں میں اگر کوئی خامی رہ گئی تو نوافل سے پورا کر دیا جائے گا۔ حدیث شریف میں ہے۔

اَوَّلُ مَا یُحَاسَبُ النَّاسُ بِهٖ یَوْمَ الْقِیَامَةِ مِنْ اَعْمَالِهِمُ الصَّلٰوةُ ،یَقُوْلُ رَبُّنَا عَزَّوَجَلَّ لِلْمَلٰٓئِکَةِ وَهُوَ اَعْلَمُ اُنْظُرُوْا فِیْ صَلٰوةِ عَبْدِیْ اَتَمَّهَا اَمْ نَقَصَهَا فَاِنْ کَانَتْ تَامَّةً کُتِبَتْ لَهٗ تَامَّةً ،وَ اِنْ کَانَ انْتَقَصَ مِنْهَا شَیْئًا قَالَ: اُنْظُرُوْا هَلْ لِعَبْدِیْ مِنْ تَطَوُّعٍ، فَاِنْ کَانَ لَهٗ تَطَوُّعٌ قَالَ اَتِمُّوْا لِعَبْدِیْ فَرِیْضَتَهٗ مِنْ تَطَوُّعِهٖ ثُمَّ تُؤْخَذُ الْاَعْمَالُ عَلٰی ذٰلِکُمْ. (۱۳)

قیامت کے روز اعمال میں سے سب سے پہلے نماز کا حساب لیا جائے گا۔ رب قدوس عزوجل

---

(۱۲) ☆ الجامع احکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۱۱۳

(۱۳) ☆ راوہ احمد، ج ۲، ص ۴۲۵

☆ راوہ احمد، ج ۴، ص ۶۵، ۱۰۲

☆ ....، ج ۵، ص ۷۲، ۲۷۷

☆ راوہ ابو داؤد فی کتاب الصلاة عن ابی ہریرة

☆ رواہ النسائی عن ابی ہریرة

☆ رواہ الحاکم عن ابی ہریرة/ بحوالہ کنز العمال، ج ۷، ص ۱۸۸۷۸

فرشتوں سے فرمائے گا حالانکہ سب کچھ اس کے علم میں ہے۔ میرے بندے کی نماز دیکھو۔ کیا یہ پوری ہے یا نامکمل۔ اگر پوری ہوئی تو پوری لکھ دی جائے گی؛ اور اگر اس میں کچھ کمی ہے تو وہ فرمائے گا۔ میرے بندے کے نوافل دیکھو۔ اگر نوافل ہوں تو میرے بندے کے فرائض میں کمی نوافل سے پوری کر دو۔ پھر اسی انداز میں دیگر اعمال کا حساب ہوگا۔ (۱۴)

﴿۶﴾ بندۂ مومن کے لئے لازم ہے کہ وہ اپنے فرائض اور نوافل احسن طریقہ سے ادا کرتا رہے یہاں تک کہ اس کے نوافل فرائض کی تکمیل سے زائد ہو جائیں۔ تا کہ وہ کثرت نوافل کی برکت سے اللہ تعالیٰ جل شانہٗ کے قرب کا مستحق ٹھہرے۔ حدیث شریف میں ہے۔

مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ اٰذَنْتُهٗ بِالْحَرْبِ وَمَا تَقَرَّبَ اِلَیَّ عَبْدِیْ بِشَیْءٍ اَحَبَّ اِلَیَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَیْهِ وَلَا یَزَالُ عَبْدِیْ یَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰی اُحِبَّهٗ فَکُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِیْ یَسْمَعُ بِهٖ وَ بَصَرَهُ الَّذِیْ یُبْصِرُ بِهٖ وَیَدَهُ الَّتِیْ یَبْطِشُ بِهَا وَ رِجْلَهُ الَّتِیْ یَمْشِیْ بِهَا وَ اِنْ سَاَلَنِیْ لَاُعْطِیَنَّهٗ وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِیْ لَاُعِیْذَنَّهٗ وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَیْءٍ اَنَا فَاعِلُهٗ تَرَدُّدِیْ عَنْ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ یَکْرَهُ الْمَوْتَ وَ اَنَا اَکْرَهُ مَسَاءَتَهٗ.(۱۵)

جو میرے دوست کے ساتھ عداوت کرے میں نے اسے جنگ کا اعلان کر دیا ہے اور میرا بندہ جن چیزوں سے میری قربت چاہتا ہے ان میں سب سے زیادہ فرائض مجھے محبوب ہیں اور نوافل کے ذریعے بندہ میرے قریب ہوتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس کو محبوب بنا لیتا ہوں اور میں اس کا کان ہو جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کا ہاتھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کا پاؤں ہو جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے۔ اگر وہ مجھ سے مانگے تو میں اسے ضرور دیتا ہوں اور اگر وہ مجھ سے پناہ مانگے تو میں اسے ضرور پناہ دوں گا اور میں کسی چیز میں تردد نہیں کرتا جس کو میں کرنا چاہتا ہوں جتنا تردد کرتا ہوں مومن کی جان کے بارے میں۔ وہ موت کو ناپسند کرتا ہے اور میں اس کے برائی میں پڑنے کو ناپسند کرتا ہوں۔

(۱۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۱۱۳

(۱۵) ☆ راوہ البخاری عن ابی ہریرہ، ج ۲، ص ۹۶۳

فائدہ جلیلہ:

اس حدیث کے اور بہت سے طریقے بھی ہیں جن سے یہ مروی ہے ان سب کا مجموعہ دلالت کرتا ہے کہ اس حدیث کی اصل ہے۔

اول: حضرت عائشہ سے مروی ہے جس کی تخریج امام احمد نے کتاب الزہد میں، ابن ابی الدنیا، ابونعیم نے حلیہ میں اور بیہقی نے زہد میں بطریق عبدالواحد بن میمون عن عروہ کی ہے۔ طبرانی نے بطریق یعقوب، مجاہد عن عروہ بھی تخریج کی ہے۔

ثانی: حضرت ابوامامہ سے مروی ہے۔ جسے طبرانی اور بیہقی نے زہد میں روایت کیا ہے۔ نیز حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے بھی مروی ہے۔ جسے اسمٰعیلی نے مسند علی میں روایت کیا۔

ثالث: حضرت ابن عباس سے مروی ہے۔ اس کی تخریج طبرانی نے کی ہے۔

رابع: حضرت انس سے مروی ہے جسے حضرت حذیفہ نے مختصراً روایت کیا ہے۔ اس کی تخریج طبرانی نے کی ہے۔

سادس: حضرت معاذ بن جبل سے مروی ہے جس کی تخریج ابن ماجہ اور ابونعیم نے حلیہ میں کی ہے۔

سابع: حضرت وہب بن منبہ سے مقطوعاً مروی ہے جسے امام احمد نے زہد میں اور ابونعیم نے حلیہ میں تخریج کی ہے۔

ان میں بعض احادیث مختصر ہیں اور بعض طویل۔ (۱۶)

﴿۷﴾ نماز کے وقت میں تاخیر اگر نیند یا بیماری کے سبب ہو جائے تو گناہ نہیں۔ گناہ اس صورت میں ہے جب قصداً بغیر عذر کے تاخیر کرے۔ حدیث شریف میں ہے۔

لَیْسَ فِی النَّوْمِ تَفْرِیْطٌ اِنَّمَا التَّفْرِیْطُ فِی الْیَقْظَۃِ اَنْ تُؤَخِّرَ صَلَاۃً حَتّٰی یَدْخُلَ وَقْتُ اُخْرٰی. (۱۷)

---

(۱۵) ☆ راوہ احمد، ج ۶، ص ۲۰۶

(۱۶) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۱۱۵

☆ صحیح ابن حبان عن ابی ہریرۃ، ص ۳۴۷

(۱۷) ☆ راوہ ابوداؤد عن ابی قتادۃ، ج ۱، ص ۷۰

☆ رواہ الترمذی عن ابی قتادۃ، ج ۱، ص ۴۵

☆ راوہ النسائی عن ابی قتادۃ، ج ۱، ص ۱۰۰

☆ رواہ ابن ماجہ عن ابی قتادۃ، ص ۵۱

نیند کی وجہ سے نماز موخر ہونے میں کوتاہی نہیں۔ کوتاہی تو بیداری کی حالت میں ہے جب نماز کو مؤخر کردے یہاں تک کہ دوسری نماز کا وقت آجائے۔ (۱۸)

﴿۸﴾ گناہ، بُری خواہشات کی پیروی اور معاصی میں انہماک دوزخ میں داخلہ کا باعث بنتا ہے اور گناہوں سے بچنے میں جنت کی راہ کھلتی ہے۔ لہٰذا بندہ مومن کو گناہوں سے بچنے اور نیکیوں کی طرف رغبت رکھنا لازم ہے۔

حدیث شریف میں ہے۔

حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ وَحُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ. (۱۹)

جنت کو ناگواریوں نے گھیر رکھا ہے اور دوزخ کے گرد شہوات کا احاطہ ہے۔ (۲۰)

﴿۹﴾ دوزخ کی وادی میں چند بدبخت داخل ہوں گے۔

(ا) زنا پر اصرار کرنے والا

(ب) شراب پر مداومت کرنے والا (شراب کا عادی)

(ج) سود خوار

(د) والدین کا نافرمان

---

(۱۸) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۱۸

(۱۹) ☆ رواہ الائمۃ احمد و مسلم والترمذی عن انس

☆ رواہ مسلم عن ابی ہریرۃ

☆ رواہ احمد فی الزہد عن ابن مسعود / بحوالہ جامع صغیر، ج ۱، ص ۲۵۴

(۲۰) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۱۱۵

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۱۲۸

☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج ۲، ص ۲۵

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۱، ص ۲۳۵

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن مطبوعہ پشاور، ج ۵، ص ۲۴۵

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج ۵، ص ۳۴۳

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۶، ص ۱۰۹

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۷، ص ۳۳۵

(ہ) جھوٹی گواہی دینے والا

(و) عورت اپنے خاوند کے علاوہ کسی اور کا بچہ جننے والی۔

ان لوگوں کے لئے ہلاکت اور خسارہ ہے۔ لہٰذا بندۂ مومن کو ان گناہوں سے ہمیشہ کنارہ کش رہنا چاہئے۔(۲۱)

﴿۱۰﴾ تین شخص قرآن مجید پڑھتے ہیں۔ تینوں کا حکم علیحدہ علیحدہ ہے۔

اول: مومن دوم: منافق سوم: فاجر

اول: مومن قرآن مجید ثواب کی نیت سے پڑھتا ہے۔ اس کے احکام پر عمل میں کوشش کرتا ہے۔ یہ شخص اجر پاتا ہے۔

دوم: منافق درحقیقت قرآن مجید کا منکر ہے۔ لوگوں کو دھوکا دینے کو قرآن مجید پڑھتا ہے۔ ایسے شخص پر اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید اور تمام مخلوقات کی لعنت ہے۔

سوم: فاجر: قرآن مجید اس نیت سے پڑھتا ہے کہ اس کے ذریعے فانی دنیا کا مال اکٹھا کرے۔ ایسا شخص اپنی ناجائز خواہشات کے مطابق قرآن مجید کی تاویل کرتا ہے یا قرآن مجید اس نیت سے پڑھتا ہے کہ اس سے دنیا کا مال حاصل کرے۔ یہ شخص سراسر خسارے میں ہے۔ دین اور دنیا میں بھلائی نہ پائے گا۔ یاد رہے قرآن مجید کی تعلیم پر مامور معلم حضرات قرآن مجید یا دیگر تعلیمات اسلامیہ کا معاوضہ یا مشاہرہ نہیں لیتے۔ بلکہ وہ اس

---

(۲۱) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج ۱۱،ص ۱۱۶

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعہ مصر،ج ۳،ص ۱۲۸

☆ تفسیرانوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمربیضاوی شافعی،ج ۲،ص ۲۵

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاہور،ج ۳،ص ۲۴۰

☆ المدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمودمطبوعہ لاہور،ج ۳،ص ۲۴۰

☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی وعلامہ جلال الدین مطبوعہ مکہ مکرمہ،ج ۳،ص ۳۲

☆ زادالمسیرفی علم التفسیرللحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت ۵۹۷ھ)مطبوعہ پشاور ج ۵،ص ۲۴۶

☆ تفسیرکبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر.ج ۲۱،ص ۲۳۵

☆ تفسیرالبغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م ۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان،ج ۳،ص ۲۰۱

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی(م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان،ج ۱۶،ص ۱۰۹

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ)مطبوعہ کراچی،ج ۳،ص ۳۲

☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دہلی،ج ۷،ص ۳۳۵

وقت کا معاوضہ اور مشاہرہ لیتے ہیں جو وہ اس کام میں صرف کرتے ہیں۔ جمہور علمائے اسلام نے ضرورت کے تحت اس کی اجازت دے دی ہے۔ (۲۲)

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى نَبِيِّهٖ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارَکَ وَسَلَّمْ

۱۶ ربیع الثانی ۱۴۲۶ھ/ ۲۵ مئی ۲۰۰۵ء کو سورۃ مریم کے احکام کا استخراج مکمل ہوا۔

☆☆☆☆☆

(۲۲) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۱۲۸

☆ الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللّٰہ العظمیٰ قم، ایران۔ ج ۵، ص ۵۲۷

باب (۲۸۰)

مقدس مقامات کی حرمت اور تعظیم

سورۃ طٰہٰ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِنِّیْٓ اَنَا رَبُّکَ فَاخْلَعْ نَعْلَيْکَ ۚ اِنَّکَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًی ۝

(سورۃ طٰہٰ: آیت ۱۲)

بے شک میں تیرا رب ہوں تو تُو اپنے جوتے اتار ڈال، بیشک تو پاک جنگل طوٰی میں ہے۔

حل لغات

فَاخْلَعْ: خَلَعَ (از باب فَتَحَ) خَلْعًا کا معنی ہے: اتارنا۔

عضو کو اپنی جگہ سے ہٹا دینا، قائد کو معزول کر دینا، جانور کو بندش سے آزاد کر دینا، حیا کو خیر باد کہہ دینا اور اپنی خواہش کا بندہ بننا، کسی کو خلعت بخشنا، درخت کا اپنے پرانے پتے جھاڑ کر نئے پتے نکالنا۔

اور اسی باب سے اس کا مصدر خَلَعًا اور خُلْعًا ہو تو اس کا معنی ہے: بیٹے کو عاق کر دینا، مال کے عوض طلاق دینا۔ (۱)

(۱) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۳۴۳

☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی مطبوعہ کراچی، ص ۱۵۵

☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مولفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی (م ۷۷۰ھ)، ج ۱، ص ۸۷

☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۵، ص ۳۳۱

اس مقام پر اس کا معنی ہے: اتار دیجئے۔

نَعْلَيْكَ: ہر وہ شے جو چلنے میں پاؤں کو زمین کی ایذا سے بچاتی ہے نَعْل کہلاتی ہے، بمعنی جوتا۔

نعلین تثنیہ ہے، نون اضافت کی وجہ سے گر گیا ہے۔(۲)

اَلْمُقَدَّسِ: قَدُسَ (از باب کَرُمَ) قَدْسًا و قُدُسًا کا معنی ہے: پاک ہونا، بابرکت ہونا۔

قَدَّسَ اللّٰهُ فُلَانًا: اللہ تعالیٰ کا کسی کو پاکیزہ کرنا یا بابرکت بنا دینا۔

اس سے صفت مفعولی مُقَدَّسٌ ہے، بابرکت، پاکیزہ۔

قَدَّسَ الرَّجُلُ اللّٰهَ: کا معنی ہے: اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی بیان کرنا، اللہ کے مقدس ہونے کا اقرار کرنا، اللہ تعالیٰ کا صفاتِ ذمیمہ سے پاک ہونا۔(۳)

وادی مقدس سے مراد بابرکت جنگل اور پاکیزہ وادی ہے۔

طُوًى: جبلِ طور میں ایک مستدیر (گول) اور گہری وادی کا نام ہے۔(۴)

آیتِ مبارکہ کا مفہوم واضح کرنے کے لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ واقعہ کا پس منظر بیان کر دیا جائے تا کہ مفہوم جاننے میں آسانی ہو۔ مختصر پس منظر یہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنے خسر کی آٹھ دس برس خدمت کے بعد ان کی اجازت سے اپنی زوجہ بی بی صفورا کو لے کر مدین سے مصر کی طرف اپنی والدہ ماجدہ سے ملنے چلے، شام کے بادشاہوں کے مظالم سے بچتے ہوئے سڑک چھوڑ دی، جنگل کا راستہ اختیار کیا، حضرت صفورا

---

(۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۱۵۷

(۳) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۹۷۰

☆ مفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل المقلب با لراغب اصفہانی (۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۳۹۶

☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقری الفیومی (م ۷۷۰ھ) ج ۲، ص ۶۸

☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۴، ص ۳۱۳

(۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۱۵۷

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ج ۲، ص ۳۱

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج ۳، ص ۵۰

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۷، ص ۳۷۴

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۶، ص ۱۷۰

☆ الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم، ایران، ج ۵، ص ۵۵۹

حاملہ تھیں، رات دیر سے کوہِ طور کے قریب پہنچے کہ انہیں دردِ زہ شروع ہو گیا، رات اندھیری تھی، سخت سردی پڑ رہی تھی، آگ اور دائی کی ضرورت پیش آئی، حضرت موسیٰ علیہ السلام دور سے روشنی ملاحظہ فرما کر سمجھے کہ وہاں آگ ہے، وہاں عناب یا بنفشہ کا سبز درخت دیکھا جو اوپر سے نیچے تک روشن تھا، مگر نہ تو آگ سے اس کی سبزی میں فرق آیا اور نہ درخت کے سبز پانی سے آگ بجھی، حضرت موسیٰ علیہ السلام اسے آگ سمجھ کر آگے بڑھے تاکہ آگ حاصل کر سکیں، مگر آپ جب اس آگ کے قریب پہنچے تو درخت سے آواز آئی کہ اے موسیٰ! میں تیرا رب ہوں، تو آپ پاک اور بابرکت وادی میں ہیں اس لئے اپنے جوتے اتار دیجئے (اس سے اگلے کلمات سورہ طٰہٰ میں بطورِ وحی موجود ہیں)

جس درخت سے یہ آواز آ رہی تھی اور وہاں آگ کا شائبہ ہوا وہ درخت ''اللہ'' نہ تھا، بلکہ اللہ کے کلام کا مظہر تھا، جیسے ریڈیو، ٹیلی ویژن، ٹیلی فون وغیرہ سے آواز آتی ہے کہ یہ لاہور ہے، میں محمود بول رہا ہوں وغیرہ مثلاً، تو وہ ریڈیو، ٹیلی ویژن اور ٹیلی فون کے سیٹ نہ تو لاہور ہیں اور نہ وہ محمود ہیں، بلکہ یہ ان کے مظہر ہیں۔ (۵)

توجیہات

آیتِ مبارکہ کی مزید تفسیر اور احکام کی تخریج کے لئے یہ جاننا ضروری ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وادی طُویٰ میں جوتے اتارنے کا حکم کیوں دیا گیا۔ جلیل القدر مفسرین کی تفاسیر کا خلاصہ یہ ہے:

(۵)
- ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۱۵۷
- ☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۱۴۳
- ☆ تفسیرانوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمربیضاوی شافعی، ج ۲، ص ۳۱
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۲۵۰
- ☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمودمطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۲۵۰
- ☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی وعلامہ جلال الدین مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج ۳، ص ۵۰
- ☆ زادالمسیرفی علم التفسیرللحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علیؒ ابن الجوزی (ت۵۹۷ھ)مطبوعہ پشاور ج ۵، ص ۲۷۲
- ☆ تفسیرکبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۲، ص ۱۴
- ☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمرؒبن محمدالزمخشری مطبوعہ کراچی، ج ۳، ص ۵۶
- ☆ تفسیرالبحرالمحیط، لمحمدبن یوسف الشھیربابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴۔۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج ۵، ص ۲۲۹
- ☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج ۷، ص ۳۷۴

﴿۱﴾ وادی مقدس سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاؤں مبارک کو برکت حاصل ہو جائے۔

﴿۲﴾ مناجاتِ ربِّ جلیل عزوجل کے وقت خشوع وخضوع کے لئے جوتا اتارنا ہی مناسب تھا۔

﴿۳﴾ وادی طوٰی چونکہ مقدس تھی، اس کی تقدیس کے پیشِ نظر جوتے اتارنا ہی قرینِ قیاس ہے، جیسے حرمین شریفین میں داخلہ کے وقت اور مساجد ومزارات کے احاطہ کے اندر داخلہ کے وقت جوتے بطورِ تعظیم اتار دیئے جاتے ہیں۔

﴿۴﴾ عرف جاری یہ ہے کہ شاہوں کی بارگاہوں میں ننگے پاؤں ہی جاتے ہیں، اس لئے بارگاہِ رب الارباب، سب سے بڑے شہنشاہ کے حضور حاضری کے لئے جوتے اتارنا ہی موزوں تھا۔

﴿۵﴾ ایک تعبیر کی رو سے بیوی اور بچے کو نعلین کہا جاتا ہے، حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حکم ہوا کہ میری بارگاہ میں بیوی بچے کے خیال سے آزاد ہو کر حاضر ہو۔

﴿۶﴾ ربِّ جلیل، قدیر وکریم جل جلالہ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے نور اور ہدایت کی بساط بچھائی تھی، ایسی نورانی اور مقدس بساط پر ننگے پاؤں چلنا ہی ادب کا تقاضا ہے۔

﴿۷﴾ عارف باللہ حضرات کے نزدیک مشاہدۂ الٰہی کے وقت دنیا وآخرت کو بھول جانا ہی ادب ہے اور ایک تعبیر کی رو سے دنیا وآخرت نعلین ہیں۔(۶)

---

(۶) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۲۱۹

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۱۲۵۶

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۱۵۷

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص ۵۷

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبو عہ مصر، ج۳، ص ۱۴۳

☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج۲، ص ۳۱

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت ۵۹۷ھ) مطبوعہ پشاور ج۵، ص ۲۷۳

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر ج ۲۲، ص ۱۷

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۲۱۳

☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۲۳۰

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۲۵۰

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۲۵۰

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج، ص ۵۰

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۵، ص ۳۷۰

مسائل شرعیہ

(۱) مقاماتِ طیبہ اورآثارِ مقدسہ سے برکت حاصل کرناسنتِ انبیائے کرام علیہم السلام ہے،حضرت موسیٰ علیہ السلام کووادی مقدس طویٰ میں جوتامبارک اتارکرآنے کاحکم دیاگیاہے تاکہ وادی مقدس کی خاک سے پائے موسیٰ علیہ السلام برکت حاصل کرسکیں،قرآن مجیدنے وادی مقدس کااحترام سکھایاہے۔(۷)

(۲) مناجاتِ ربِّ جلیل جل وعلاکے وقت خشوع وخضوع جلداجابتِ دعامیں موثر ہے۔خشوع وخضوع میں جسم، جسم کی ہیئت،لباس وغیرہ کے اندازکوبڑادخل ہے۔جوتااتارنابھی خشوع وخضوع کی علامت ہے۔(۸)

(بقیہ۶)
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان،ج۱۶،ص۱۶۹
☆ الدرالمنثورازحافظ جلال الدین سیوطی(م۹۱۱ھ)مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم ،ایران،ج۵،ص۵۵۹
☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۷،ص۳۴۷
☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ ،سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ)مطبوعہ کراچی،ج۵،ص۵۷

(۷)
☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان،ج۳،ص۲۱۹
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۳،ص۱۲۵۶
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۱،ص۱۵۷
☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعہ مصر،ج۳،ص۱۴۳
☆ تفسیرانوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی،ج۲،ص۳۱
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاہور،ج۳،ص۳۵۰
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود مطبوعہ لاہور،ج۳،ص۲۵۰
☆ زادالمسیرفی علم التفسیرللحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت۵۹۷ھ)مطبوعہ پشاورج۵،ص۲۷۳
☆ تفسیرکبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۲،ص۱۷
☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جاراللہ محمودبن عمربن محمدالزمخشری مطبوعہ کراچی،ج۳،ص۵۷
☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ ،کوئٹہ،ج۵،ص۳۷۰
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان،ج۱۶،ص۱۶۹
☆ تفسیرالبحرالمحیط ،لمحمدبن یوسف الشہیربابی حیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴۔۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت،ج۵،ص۲۳۰

(۸)
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۳،ص۱۲۵۷
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۱،ص۱۵۷
☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعہ مصر،ج۳،ص۱۴۳
☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ ،کوئٹہ،ج۵،ص۳۷۰
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان،ج۱۶،ص۱۶۹
☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ ،سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ)مطبوعہ کراچی،ج۵،ص۵۸
☆ الدرالمنثورازحافظ جلال الدین سیوطی(م۹۱۱ھ)مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم ،ایران،ح۵،ص۵۵۹

﴿۳﴾ اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرتِ کاملہ سے بعض مقامات کو بعض سے افضل بنایا ہے، بعض انسان اور بعض حیوانات بعض سے افضل ہیں۔ اس لئے افضل مقامات، اوقات، انسانوں، حیوانوں وغیرہ سے ادب واحترام کا سلوک کرنا ہی دانش مندی ہے، ہر ایک سے یکساں سلوک اس افضلیت کا انکار کرنا ہے۔ نفسِ نبوت میں اگرچہ تمام انبیائے کرام برابر ہیں مگر درجات میں رب نے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے۔ اسی طرح بعض انسان دوسروں سے افضل ہیں۔ ذرا ارشادِ ربانی ملاحظہ ہو:

............نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ؕ وَفَوْقَ كُلِّ ذِىْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ (سورۃ یوسف، آیت ۷۶)

ہم جسے چاہیں درجوں میں بلند کریں اور ہر علم والے سے اوپر ایک علم والا ہے۔

وادی طوٰی کو رب نے پاکیزہ اور بابرکت بنایا ہے۔ صفا و مروہ رب کی نشانیوں سے ہیں، اس لئے ان کا ادب واحترام لازم ہے۔

مسجدِ حرام، مطاف، مسجدِ نبوی، مسجدِ اقصیٰ اور دیگر تمام مساجد شریفہ میں جوتا پہن کر داخل ہونا ناجائز ہے، جس طرح وادی طوٰی میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جوتا اتارنے کا حکم دیا گیا ہے۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ مدینہ طیبہ کے ادب کی خاطر سواری پر سوار نہ ہوتے تھے۔ (۹)

---

(۹)
☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۱۹
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۲۵۷
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۱۵۷
☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج ۳، ص ۵۷
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۲۵۰
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۲۵۰
☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شافعی، ج ۲، ص ۳۱
☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج، ص ۵۰
☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج ۳، ص ۲۱۳
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۲، ص ۱۷
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۱۴۳
☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت ۵۹۷ھ) مطبوعہ پشاور ج ۵، ص ۲۷۳

﴿۴﴾ دینی یا دنیوی معظم لوگوں کے ہاں عزت واحترام ملحوظ رکھ کر جانا چاہئے، ان کے ہاں آنا جانا عام لوگوں کے آنے جانے کی طرح نہ ہو، عمدہ لباس، عمدہ ہیئت سے اور اگر ہو سکے تو ان کے بچھے ہوئے فرش پر جوتا اتار کر جائے، عرفِ عام یہی ہے اور عرف کی خلاف ورزی شریعتِ مطہرہ بھی پسند نہیں کرتی۔(۱۰)

﴿۵﴾ پاکیزہ اور بابرکت مقامات میں سے قبرستان بھی ہے، اگر وہاں کانٹے، کنکر وغیرہ سے پاؤں کو ایذا پہنچنے کا اندیشہ نہ ہو تو وہاں بھی جوتا اتار کر جائے۔ حدیث شریف میں ہے کہ آپ نے ایک آدمی کو قبرستان میں جوتا پہنے دیکھا تو فرمایا:

اِذَا کُنْتَ فِیْ مِثْلِ هٰذَا الْمَکَانِ فَاخْلَعْ نَعْلَیْکَ. (۱۱)

جب تو اس جیسے مقدس مقام پر ہو تو اپنے دونوں جوتے اتار دے۔

ایک اور روایت میں ہے کہ آپ نے جوتے پہنے ایک آدمی کو قبرستان میں ملاحظہ کیا تو فرمایا:

یَاصَاحِبَ السِّبْتِیَّتَیْنِ وَیْحَکَ، اَلْقِ سِبْتِیَّتَیْکَ فَنَظَرَ الرَّجُلُ فَلَمَّا عَرَفَ رَسُوْلَ اللّٰهِ خَلَعَهُمَا فَرَمَابِهِمَا. (۱۲)

---

(۱۰) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۱۲۵۷

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۱۵۷

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص ۱۴۳

☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔ ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۲۳۰

☆ تفسیر کبیر از امام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۲، ص ۱۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۲۵۰

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۲۵۰

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۷ ص ۳۷۴

☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شافعی ج۲ ص ۳۱

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۳، ص ۵۰

(۱۱) ☆ راوہ ابوداؤد، ج ۱، ص ۱۱۳

☆ راوہ النسائی، ج ۱، ص ۱۰۷

☆ راوہ احمد، ج۵، ص ۸۳، ۸۴، ۲۲۴

☆ راوہ ابن حبان، ص ۳۱۷۰

☆ راوہ ابن ماجہ، ص ۴۶

☆ راوہ الحاکم، ج ۱، ص ۷۳

(۱۲) ☆ رواہ ابوداؤد عن بشیر، ج ۲، ص ۱۰۴

اے جوتے پہنے والے! تجھ پر افسوس ہے، اپنے دونوں جوتے اتار دے، اس نے مڑ کر دیکھا تو اس نے پہچان لیا کہ فرمان والا سید دو عالم ﷺ ہے، اس نے دونوں جوتے اتار دیئے اور ان کو دور پھینک دیا۔ (۱۳)

﴿۶﴾ نجاست سے ملوث جوتے پہن کر نماز ادا کرنا حرام ہے۔ ایسے ہی ایسے جوتے پہن کر نماز پڑھنا جن میں سجدہ کی حالت میں انگلیوں کے پیٹ زمین پر نہ لگیں، نا جائز ہے۔ پاکیزہ جوتا پہن کر نماز ادا کرنا سنت کے خلاف اور نماز کے احترام کے منافی ہے۔ حدیث شریف میں ہے:

اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ صَلّٰی یَوْمَ الْفَتْحِ فَوَضَعَ نَعْلَیْهِ عَنْ یَسَارِهٖ۔ (۱۴)

فتح مکہ کے روز نبی اکرم ﷺ نے نماز ادا فرمائی تو آپ نے اپنے نعلین مبارک اتار کر بائیں طرف رکھ لئے۔ (۱۵)

﴿۷﴾ نماز میں جوتے اتار کر ایسی جگہ رکھے کہ دوسرے نمازیوں کے لئے باعثِ ایذا نہ ہو۔ مسجدوں میں اکثر جوتے رکھنے کے مقامات بنے ہوتے ہیں۔ اگر پاس رکھنا منظور ہو تو دونوں پاؤں کے درمیان رکھے، تاکہ دائیں بائیں والے نمازی کو ایذا نہ ہو۔ حدیث شریف میں ہے:

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ فَلَا یَضَعْ نَعْلَیْهِ عَنْ یَمِیْنِهٖ وَلَا عَنْ یَسَارِهٖ فَتَکُوْنُ عَنْ یَمِیْنِ غَیْرِهٖ اِلَّا اَنْ لَّا تَکُوْنَ عَنْ یَسَارِهٖ اَحَدٌ وَلْیَضَعْهُمَا بَیْنَ رِجْلَیْهِ۔ (۱۶)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اپنی جوتیاں اپنے دائیں نہ رکھے، اور نہ بائیں طرف رکھے، اگر ایسا کرے گا تو دوسرے نمازی کے دائیں وہ ہوں گی، (البتہ اگر بائیں طرف

---

(۱۳) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۲۵۶

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۱۵۷

(۱۴) ☆ راوہ النسائی عن عبداللہ بن السائب، ج ۱، ص ۱۲۵

☆ راوہ ابن حبان، ص ۲۱۸۹

☆ رواہ احمد، ۳، ص ۲۰، ۹۲، ۴۱۱

☆ ....، ج ۵، ص ۸۴

☆ ....، ج ۶، ص ۲۲۲

(۱۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۱۵۸

کوئی نمازی نہ ہو تو بائیں طرف رکھنے میں کوئی حرج نہیں) نمازی کو چاہئے کہ انہیں اپنے دونوں پاؤں کے درمیان رکھے۔(۱۷)

﴿۸﴾ سوائے خنزیر اور انسان کی کھال کے ہر جانور کی کھال دباغت سے پاک ہو جاتی ہے۔اس دباغت شدہ کھال سے نفع لینا، خریدنا اور فروخت کرنا جائز ہے۔

حدیث شریف میں ہے:

اَیُّمَا اِھَابٍ دُبِغَ فَقَدْ طَھُرَ.(۱۸)

ہر چمڑا جو رنگا جائے وہ پاک ہو جاتا ہے۔

خنزیر چونکہ نجس العین ہے، اس کا ہر جزو ناپاک ہے اور آدمی کی عظمت وحرمت کا پاس کرتے ہوئے اس کی کھال کو مستثنیٰ کیا گیا ہے۔صحیح تحقیق یہ ہے کہ سیدنا حضرت موسیٰ علیہ السلام کا جوتا گائے کے رنگے ہوئے چمڑے کا تھا۔(۱۹)

﴿۹﴾ وادی طویٰ سے اللہ تعالیٰ نے کافروں کو نکال دیا تھا اور وہاں صرف مومن آباد تھے، اس وجہ سے اللہ تعالیٰ نے صالح مومنوں کی برکت کی وجہ سے اس کو وادیِ مقدس فرمایا۔لہٰذا جس جس بستی، علاقہ، شہر یا وادی میں صالحین کا قیام ہوا سے مقدس یا شریف کہہ سکتے ہیں، جیسے مکہ مقدسہ، مدینہ منورہ، بغداد شریف، اجمیر شریف، بریلی شریف وغیرہ۔(۲۰)

فائدہ جلیلہ:

﴿۱﴾ سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام نے وادی مقدس طویٰ میں درخت سے آنے والی آواز کو کلامِ الٰہی یقین

(۱۶ بقیہ) ☆ راوہ ابوداؤد عن ابی ھریرہ، ج ۱، ص ۱۰۳

☆ ابن ابی شیبہ، ج ۲، ص ۴۱۸

☆ ابن حبان، ص ۲۱۷۲، ۲۱۷۳

(۱۷) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱، ص ۱۵۸

(۱۸) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۵۷ !

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۲، ص ۱۸

☆ زادالمسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمن بن علی ابن الجوزی (ت ۵۹۷ھ) مطبوعہ پشاور ج ۵، ص ۲۷۳

☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔ ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵، ص ۲۳۱

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج ۵، ص ۳۷۰

فرمایا، یہ یقین "علمِ ضروری" سے آیا تھا۔(۲۱)

فائدہ جلیلہ

﴿۲﴾ آگ تین قسم کی ہے۔

اول: جس میں گرمی ہو مگر روشنی نہ ہو، یہ دوزخ کی آگ ہے۔

دوم: جس میں گرمی اور روشنی ہو، یہ دنیا کی آگ ہے۔

سوم: جس میں نور ہو، گرمی نہ ہو، وادی طوائی میں درخت سے نکلنے والی آگ۔(۲۲)

فائدہ عظیمہ:

﴿۳﴾ قلب کا عروج اپنی اصل یعنی بالائے عرش تک کوشش اور ریاضت سے ممکن ہو بھی تو پچاس ہزار برس کی ریاضت کے بعد وہاں تک رسائی ہوگی۔(اتنی لمبی عمر کس کی؟) کیونکہ زمین سے عرش تک پچاس ہزار برس کی مسافت ہے(یہ پچاس ہزار کی مسافت بھی مبہم ہے دنیا کے سال یا نوری سال، پیدل مسافت، یا سواری پر مسافت؟) اس کو بطورِ کنایہ.........

"فِی یَوْمٍ کَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَةٍ" (سورۃ المعارج آیت ۴)

......میں بیان کیا گیا ہے، لیکن شیخ کامل کی توجہ سے یہ عروج بطریق اِجتبا (انتخاب، چن لینا) حاصل ہو جاتا ہے۔ عارف رومی نے کیا خوب فرمایا ہے:

---

(۲۰) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت لبنان، ج ۱۱، ص ۵۷
☆ تفسیرانوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی، ج ۲، ص ۳۱
☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی وعلامہ جلال الدین مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج ۳، ص ۵۰
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی(م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۶، ص ۱۷۰
☆ الدرالمنثورازحافظ جلال الدین سیوطی(م ۹۱۱ھ)مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم، ایران، ج ۵، ص ۵۵۹
☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(اردوترجمہ)مطبوعہ دہلی، ج ۷، ص ۳۷۴

(۲۱) ☆ تفسیرکبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۲، ص ۱۶
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی(م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۶، ص ۱۲۸

(۲۲) ☆ تفسیرکبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۲، ص ۱۵

سیرِ زاہد ہر شبے یک روزہ راہ
سیرِ عارف ہر دمے تا تخت شاہ (۲۳)

فائدہ عائدہ:

﴿۴﴾ مدین سے مصر تک واپسی کے سفر کیلئے سیدنا حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوات والتسلیمات نے حضرت شعیب علیہ السلام سے اجازت طلب کی تا کہ مصر میں اپنی والدہ (اور بہن) کی زیارت کر سکیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت شعیب علیہ السلام کی خدمتِ اقدس میں دس برس رہ کر جو مقاماتِ علیا طے فرمائے اس کی حقیقت تو ان کا رب ہی بہتر جانتا ہے اور انہیں نبوت ہونے کا فیصلہ بھی ہو چکا تھا، تاہم والدہ کی زیارت جیسے عظیم کام کیلئے اتنا طویل اور دشوار سفر طے فرمایا۔ خود سیدِ عالم نورِ مجسم ﷺ نے اپنی والدہ ماجدہ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کی قبرِ انور کی زیارت کے لئے سفر کی اجازت اللہ تعالیٰ سے طلب فرمائی اور زیارت کے لئے والدہ کی قبرِ انور کی طرف سفر اختیار فرمایا۔ انبیائے کرام علیہم السلام باوجود افضل مخلوق ہونے کے اپنی اپنی والدہ کی قبروں کے لئے اجازت لے کر جاتے ہیں۔ اس سے والدین کے احترام کا اندازہ بخوبی ہو سکتا ہے۔ (۲۴)

☆☆☆☆☆

---

(۲۳) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۷، ص ۳۷۴

(۲۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۱۵۶

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص ۵۵

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبد الرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت ۵۹۷ھ) مطبوعہ پشاور ج۵، ص ۲۷۲

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۲۱۲

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۲، ص: ۱۵

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۲۴۹

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۲۴۹

☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حیّان الاندلسی الغرناطی (۶۵۴۔ ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۲۲۹

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۵، ص ۳۶۹

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۶، ص ۱۶۵

☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج۲، ص ۳۱

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج، ص ۵۰

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج۵، ص ۵۶

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۷، ص ۳۷۱

باب (۲۸۱)

﴿قضا نمازوں کے مسائل﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

اِنَّنِیۡۤ اَنَا اللّٰہُ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّاۤ اَنَا فَاعۡبُدۡنِیۡ ۙ وَ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکۡرِیۡ ○

(سورۃ طٰہٰ: آیت ۱۴)

بے شک میں ہی ہوں اللہ کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو میری بندگی کر، اور میری یاد کے لئے نماز قائم رکھ۔

حل لغات:

لَاۤ اِلٰہَ اِلَّاۤ اَنَا: میرے سوا کوئی معبود نہیں۔

اِلٰہ ایسی ذات جو عبادت کی مستحق ہو، یعنی معبودِ حقیقی۔ مشرکین نے اپنے زعمِ باطل میں پتھر کی مورتیوں، آگ، سورج، چاند وغیرہ کو الٰــہ کہا ہے جو سراسر باطل ہے۔ عبادت کے لائق صرف اور صرف ایک ذات ہے۔ کلمہ ''اللّٰہ'' سے اس کو تعبیر کیا جاتا ہے۔ وہی ایک ذات واجب الوجود ہے۔ (۱)

الانتباہ

اللہ تعالیٰ جل مجدہ الکریم جمیع صفاتِ کمالیہ کا جامع ہے۔ اس کی ہر صفت کو بیان کرنے کے لئے الگ الگ اسم

---

(۱) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۷۷

☆ مفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب با لراغب اصفہانی (۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۲۱

☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی مولفہ علامہ احمد بن محمد علی المقری الفیومی (م ۷۷۰ھ)، ج ۱، ص ۱۲

☆ الفروق اللغویۃ مولفہ ابو ہلال الحسن بن عبداللہ بن سہل العسکری (م ۴۰۰ھ) مطبوعہ کوئٹہ، ص ۲۱۰

☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۹، ص ۳۷۴

ہے، اس کی صفتِ تخلیق کو کلمہ خالق سے بیان کیا جاتا ہے، اس کی صفتِ علم کو کلمہ علیم سے بیان کیا جاتا ہے۔ اس کی معاف کرنے والی صفت کو عفو سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ علی ھذا القیاس اس کی دیگر صفات کو الگ الگ اسموں سے بیان کیا جاتا ہے۔ خالق، علیم، عفو، کریم وغیرہ سب اسی ایک ذات کو بیان کرتے ہیں مگر ان کلمات کے معانی الگ الگ ہیں۔ خالق کا ترجمہ علم والا، عفو کا ترجمہ رزق دینے والا وغیرہ کرنا شریعت اور لغت کے اعتبار سے جائز نہیں۔ اسی طرح ''اِلٰـہٗ'' کا ترجمہ داتا، مددگار، رب وغیرہ کرنا شریعت اور لغت کے اعتبار سے جائز نہیں۔ کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنَا کا صحیح مفہوم یہ ہے: میرے سوا کوئی معبود نہیں۔

فَاعْبُدْنِیْ: تو میری بندگی کر۔

ہر وہ امر، جس کا بندۂ مومن مکلف ہے عبادت میں شامل ہے۔ قرآن مجید میں ''عبادۃ'' دیگر موقعوں پر بمعنی توحید ہے۔ آیت کا معنی یہ ہوگا، تو میری توحید کا اعلان کر۔ ارشادِ ربانی.........

وَمَاخَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ ٥ (سورۃ الذٰریات: آیت ۵۶)

اور میں نے جن اور آدمی اتنے ہی لئے بنائے کہ وہ میری بندگی کریں۔

.........میں عبادت سے مراد توحید بیان کرنا ہے۔ (۲)

وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ: اور میری یاد کے لئے نماز قائم رکھ۔ لِذِکْرِیْ متعدد معنوں کا احتمال رکھتا ہے۔

(ا) نماز قائم رکھ۔ کیونکہ نماز سے مجھے محبت ہے۔ نماز کو محبت سے تعبیر کیا گیا ہے۔

(ب) نماز قائم رکھ۔ کیونکہ اس میں میرا ذکر ہے۔

(ج) نماز قائم رکھ۔ کیونکہ آسمانی کتابوں میں اس کا ذکر ہے۔

(د) نماز قائم رکھ۔ تا کہ میں بھی تیری مدح وثنا کروں۔

(ہ) نماز قائم رکھ۔ کیونکہ اس میں صرف میرا ہی ذکر ہے۔

(ر) نماز قائم رکھ۔ تا کہ تو مجھے یاد رکھے اور بھول نہ جائے۔

(۲) ☆ الفسیر البحر المحیط لمحمد بن یوسف الشھیر بابی حیان الاندلسی الغرناطی (۶۵۴-۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۲۳۱

(ح) میری یاد کے وقت نماز قائم رکھ۔اس سے مراد نماز کے اوقاتِ متعینہ ہیں۔

(ط) اگر تو بھول جائے تو میری یاد آنے پر نماز قائم کر۔

لِذِکْرِیْ سے مذکورہ بالا معانی مراد لینا جائز ہے۔(۳)

پس منظر:

مقدس وادی طوٰی میں حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ربِ جلیل جل وعلانے جو کلام بغیر واسطہ جبرئیل امین علیہ السلام فرمایا، یہ آیت بھی اسی کلام کا حصہ ہے۔اس آیت کے سیاق اور سباق میں متعدد آیات اس وحی کا حصہ ہیں۔ربِ قدیر عزشانہ سے بغیر واسطہ کلام سننے کی وجہ سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کلیم اللہ کہا جاتا ہے۔سابقہ انبیاء میں بے واسطہ کے کلام سننے کا شرف کسی اور کو حاصل نہیں ہوا۔ہمارے آقاء مولیٰ امام الانبیاء علیہ التحیہ والثناء کو بے واسطہ کسی فرشتہ شبِ معراج رب تعالیٰ سے ہم کلام ہونے کا شرف حاصل ہوا۔

---

(۳) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص(م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت،لبنان،ج۳،ص ۲۲۰

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۳،ص ۱۲۵۷

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج ۱۱،ص ۱۶۱

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری(م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ،پشاور،ص ۵۱۷

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی مطبوعہ مصر،ج۳،ص ۱۴۳

☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی،ج۲،ص ۳۱

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاہور ج۳،ص ۲۵۰

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود مطبوعہ لاہور،ج ۳،ص ۲۵۰

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعود الفراء البغوی(م ۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان،ج۳،ص ۲۱۳

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمخشری مطبوعہ کراچی،ج۳،ص ۵۷

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر،ج ۲۲،ص ۱۹

☆ تفسیر البحر المحیط ،لمحمدبن یوسف الشہیر بابی حیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴۔۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت،ج۵،ص ۲۳۱

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ ،کوئٹہ،ج۵،ص ۳۷۱

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی(م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان،ج ۱۶،ص ۱۷۱

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی،ج۷،ص ۳۷۶

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ)مطبوعہ کراچی،ج۵،ص ۵۹

مسائل شرعیہ

﴿۱﴾ اسلام کے بنیادی فرائض میں اللہ تعالیٰ کے وحدہٗ لاشریک لہٗ ہونے کا اقرار اور تصدیق اولین فرض ہے۔اللہ تعالیٰ جس طرح اپنی ذات میں یکتا ہے اسی طرح اپنی صفات، اسماء اور افعال میں بھی وحدہٗ لاشریک لہٗ ہے۔ عقیدۂ توحید پر ایمان لائے بغیر کوئی شخص مسلمان نہیں بن سکتا اور نہ وہ نجات پائے گا۔(۴)

﴿۲﴾ عبادت سوائے اللہ تعالیٰ جل مجدہٗ کے کسی اور کے لئے جائز نہیں۔مخلوق میں کسی کی عبادت شرک ہے جو حرام ہے۔مشرک بخشا نہ جائے گا خواہ کسی مرتبہ کا ہو۔(۵)

فائدہ جلیلہ

یاد رہے کہ عبادت اللہ تعالیٰ جل مجدہ الکریم کے حضور انتہائی عاجزی اور انکساری پیش کرنا ہے۔جبکہ تعظیم عبادت سے الگ امر ہے۔مخلوقات میں سے جو شے یا ذات عظمت والی ہو اس کی تعظیم بجالانا عبادت میں شمار نہیں ہوتا۔ بلکہ حکمِ الٰہی بجالانا ہے۔انبیاء و رُسُل، ملائکہ، حرمین شریفین، بیت اللہ، مسجدِ نبوی شریف، منیٰ،

(۴)
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج ۱۱،ص ۱۶۱
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعہ مصر،ج۳،ص ۱۴۴
☆ تفسیر کبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر،ج ۲۲،ص ۱۹
☆ لباب التاویل فی معالی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاہور ج۳،ص ۲۵۰
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمودمطبوعہ لاہور،ج ۳،ص ۲۵۰
☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ،ج۵،ص ۳۷۱
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری(م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی،پشاور،ص ۵۱۷

(۵)
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج ۱۱،ص ۱۶۱
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری(م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی،پشاور،ص ۵۱۷
☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ،ج۳،ص ۵۱
☆ تفسیرانوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی،ج۲،ص ۳۱
☆ لباب التاویل فی معالی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاہور ج۳،ص ۲۵۰
☆ تفسیر کبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر،ج ۲۲،ص ۱۹
☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی،ج۷،ص ۳۷۵

مزدلفہ، عرفات، صفا، مروہ، تمام مساجد، قرآن مجید، کتب حدیث، کتب تفسیر، کتب فقہ، کتب اسلامی علوم، والدین، اساتذہ، علمائے دین، اپنے سے بڑی عمر والے، مقاماتِ مقدسہ، مزاراتِ اولیاء، مبارک دن، مبارک راتیں، مبارک ساعتیں وغیرہ سب کی تعظیم حکمِ الٰہی میں شامل اور قربِ ذاتِ باری کا وسیلہ ہیں۔ ارشادِ ربانی...........

ذٰلِکَ وَمَنْ یُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَی الْقُلُوْبِ ۝ (سورۃ الحج: آیت ۳۲)

بات یہ ہے اور جو اللہ کی نشانیوں کی تعظیم کرے تو یہ دلوں کی پرہیزگاری سے ہے۔

...........اس پر ناطق دلیل ہے۔

﴿۳﴾ اسلامی فرائض میں سب سے اہم فریضہ نماز کا ادا کرنا ہے۔ قرآن مجید نے نماز کی اہمیت و فرضیت کو کئی سو مرتبہ ذکر فرمایا ہے۔ آیت زیبِ عنوان انہی آیات میں سے ایک ہے۔ کثیر احادیثِ طیبہ اور آثارِ کریمہ میں نماز کی فرضیت کا بیان ہے۔ نماز کی اہمیت و فرضیت پر امت کا اجماع ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

اَنَّهٗ ذَکَرَ الصَّلٰوةَ یَوْمًا فَقَالَ: مَنْ حَافَظَ عَلَیْهَا کَانَتْ لَهٗ نُوْرًا وَّبُرْهَانًا وَّنَجَاةً مِّنَ النَّارِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَمَنْ لَّمْ یُحَافِظْ عَلَیْهَا لَمْ تَکُنْ لَّهٗ نُوْرًا وَّلَا نَجَاةً وَّلَا بُرْهَانًا وَکَانَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ مَعَ قَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَاُبَیِّ بْنِ خَلَفٍ (۶)

رسول اللہ ﷺ نے ایک روز نماز کا ذکر کیا اور فرمایا: جو اس (نماز) کی پابندی کرے گا قیامت کے روز اس کے لئے نماز نور، برہان اور نجات کا باعث ہوگی۔ اور جو اس کی پابندی نہیں کرے گا اس کے لئے روزِ قیامت نماز نہ نور ہوگی اور نہ نجات کا ذریعہ؛ اور وہ قیامت کے روز قارون، فرعون، ہامان اور ابی ابن خلف کے ساتھ ہوگا۔

ایک اور حدیث میں نماز کی فرضیت یوں بیان ہوئی۔

اَلصَّلٰوةُ عِمَادُ الدِّیْنِ (وفی روایۃ عمود)(۷)

(۶) ☆ رواہ دارمی عن عبداللہ بن عمرو، ج۲، ص ۳۹۰

☆ رواہ احمد، ج۲، ص۱۲۶

(۷) ☆ رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن عمر/بحوالہ جامع صغیر، ج۲، ص ۸۳

نماز دین کا ستون ہے۔(جس نے نماز کو قائم رکھا اس نے دین کو قائم رکھا اور جس نے نماز کو قائم نہ رکھا اس نے دین کی عمارت کو گرادیا)(۸)

﴿۴﴾ نمازِ پنجگانہ کو ان کے مقررہ اوقات میں ادا کرنا فرض ہے۔ارشادِ ربانی ہے۔

اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا (سورۃ النسآء: آیت ۱۰۳)

بیشک نماز مسلمانوں پر وقت باندھا ہوا فرض ہے۔(۹)

﴿۵﴾ نماز (اور دیگر فرائضِ اسلام) اگر متعینہ وقت پر ادا ہوں تو اصطلاحِ شرع میں اس عمل کا نام ''ادا'' ہے اور اگر وقت پر ادا نہ ہوسکیں، ان کے متعینہ وقت کے بعد ادا ہوں تو اسے ''قضا'' کہتے ہیں۔بعض اوقات ادا کو قضا سے اور قضا کو ادا سے بھی تعبیر کر لیتے ہیں۔مثلاً ارشادِ ربانی ہے۔

فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا. (سورۃ الجمعۃ: آیت ۱۰)

پھر جب نماز (ادا) ہو چکے تو زمین میں پھیل جاؤ۔

نمازِ جمعہ ظہر کے وقت ہی ادا ہوتی ہے، اگر وقت گزر جائے تو اس کی قضا نہیں، بلکہ ظہر کی نماز قضا کرنی ہوگی۔ نمازِ جمعہ کی ادائیگی کو ربِّ کریم نے قضا فرمایا ہے۔

مناسکِ حج اپنے متعینہ اوقات پر ہی ادا ہوں گے، مگر مناسکِ حج پوری طرح ادا کرنے کو رب تعالیٰ وتقدس نے قضا فرمایا ہے۔ارشادِ ربانی ہے۔

فَاِذَا قَضَيْتُمْ مَّنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ. آلایہ (سورۃ البقرۃ: آیت ۲۰۰)

پھر جب اپنے حج کے کام پورے کر چکو تو اللہ کا ذکر کرو۔(۱۰)

---

(۸) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۱۲۱

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۱۴۴

☆ تفسیر کبیر از امام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۲، ص ۱۹

(۹) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۱۲۱

(۱۰) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۲۰

﴿۶﴾ نماز (اور دیگر فرائض) اگر وقت پر ادا نہ ہو سکیں تو ان کا کرنا فرض ہے، وہ فرائض معاف نہیں ہو جاتے۔(۱۱)

﴿۷﴾ اگر کسی عذر یا غفلت کی بنا پر نماز قضا ہو جائے اور وہ متعینہ وقت کے بعد ادا کر لی جائے تو قضا کی وجہ سے اس پر کفارہ نہیں۔ وقت پر نماز ادا نہ کرنے کا گناہ اس کے ذمہ باقی رہتا ہے۔ یہ گناہ توبہ سے یا محض فضلِ ربِّ کریم جل وعلا سے معاف ہو جاتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

مَنْ نَسِیَ صَلَاۃً فَلْیُصَلِّ اِذَا ذَکَرَ لَا کَفَّارَۃَ لَھَا اِلَّا ذٰلِکَ۔(۱۲)

﴿۸﴾ نماز قضا کرنے والوں پر انہی نمازوں کی ادا فرض ہے، قضا نمازیں کثیر ہوں یا قلیل۔ فرض نمازوں کی قضا فرض

(بقیہ ۱۰)
- ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۲۵۷
- ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۱۶۱
- ☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۱۷
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۲، ص ۲۰

(۱۱)
- ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۲۰
- ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۲۵۷
- ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۱۶۱
- ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۱۴۴
- ☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۱۷

(۱۲)
- ☆ رواہ البخاری عن انس بن مالک، ج ۱، ص ۸۴
- ☆ رواہ مسلم عن انس بن مالک، ج ۱، ص ۲۱۴، ج ۳۱۵
- ☆ رواہ ابوداؤد عن انس، ج ۱، ص ۷۰
- ☆ رواہ الترمذی عن انس، ج ۱، ص ۴۵
- ☆ رواہ النسائی عن انس، ج ۱، ص ۱۰۰
- ☆ رواہ ابن ماجہ عن انس، ص ۵۰
- ☆ رواہ الدارمی عن انس بن مالک، ج ۱، ص ۳۰۵
- ☆ رواہ مالک فی کتاب الصلاۃ
- ☆ رواہ احمد، ج ۳، ص ۱۰۰، ۲۱۳، ۲۶۹، ۲۶۷، ۲۸۲
- ☆ ....، ج ۵، ص ۲۲
- ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۲۰
- ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۲۵۷
- ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۱۴۴
- ☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۱۷

ہے۔واجب نمازوں کی قضا واجب ہے اور نفل نمازوں کی قضا مستحب ہے۔(۱۳)

﴿۹﴾ ایک شخص کی نماز قضا ہوگئی اور دوسری نماز کا وقت تنگ ہو گیا کہ صرف ایک ہی نماز پڑھ سکتا ہے تو وہ پہلے وقتی نماز ادا کرے۔(۱۴)

﴿۱۰﴾ وہ شخص جس کی پانچ نمازوں سے کم نمازیں قضا ہوئیں، وہ صاحبِ ترتیب ہے۔اس کیلئے قضا نمازوں اور وقتی نمازوں کے درمیان ترتیب لازم ہے۔مثلاً ایک شخص کی دو، تین نمازیں قضا ہوئیں، وہ وقتی نماز سے پہلے قضا شدہ نمازیں ادا کرے تاکہ نمازوں کی ترتیب باقی رہے۔اگر اسے وقتی نماز کے دوران یاد آیا تو اسے مکمل کر کے قضا پڑھے، پھر وقتی نماز ادا کرے۔اسی طرح اگر کوئی امام کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہے، دوران میں قضا نمازیں یاد آئیں، اب وہ امام کے ساتھ نماز مکمل کرے، پھر قضا پڑھے، پھر وقتی نماز کا اعادہ کرے۔

حدیث شریف میں ہے۔

اِذَانَسِیَ اَحَدُکُمْ صَلَاۃً فَلَمْ یَذْکُرْھَا اِلَّا وَھُوَمَعَ الْاِمَامِ فَلْیُصَلِّ مَعَ الْاِمَامِ فَاِذَا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِہٖ فَلْیُصَلِّ الصَّلَاۃَ الَّتِیْ نَسِیَ ثُمَّ لِیُعِدْ صَلَاۃَ الَّتِیْ صَلّٰی مَعَ الْاِمَامِ. (۱۵)

جب تم میں سے کوئی قضا شدہ نماز کو بھول گیا، اسے تب یاد آیا جب وہ امام کے ساتھ نماز پڑھ رہا ہو۔تو اسے امام کے ساتھ نماز پوری کرنی چاہئے۔جب اس سے فارغ ہو تو قضا شدہ نماز پڑھے پھر اس نماز کا اعادہ کرے جو اس نے امام کے ساتھ پڑھی۔

غزوہ خندق میں حضور نبی اکرم ﷺ کی چار نمازیں قضا ہوئیں آپ نے ان کو ترتیب سے ادا فرمایا۔

حدیث شریف میں ہے:

اِنَّ الْمُشْرِکِیْنَ شَغَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ عَنْ اَرْبَعِ صَلَوَاتٍ یَوْمَ الْخَنْدَقِ حَتّٰی ذَھَبَ مِنَ اللَّیْلِ مَاشَاءَ اللّٰہُ فَاَمَرَ بِلَالًا فَاَذَّنَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّی الظُّھْرَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّی الْعَصْرَ ثُمَّ اَقَامَ

(۱۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۱۶۱

(۱۴) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۲۰

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۱۶۳

(۱۵) ☆ رواہ الدارقطنی، ج ۱، ص ۴۲۱

فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الْعِشَاءِ (١٦)

مشرکینِ مکہ نے غزوۂ خندق کے روز حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی چار نمازیں قضا کردیں۔(حضور ﷺ جہاد میں مصروف رہے)۔رات کا کچھ حصہ گزر گیا۔حضور نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اذان کا حکم فرمایا۔انہوں نے اذان کہی، پھر اقامت کہی تو آپ نے (صحابہ کرام کے ہمراہ) ظہر کی نماز ادا کی۔پھر حضرت بلال نے اقامت کہی، حضور نے عصر کی نماز ادا کی، پھر اقامت ہوئی، پھر مغرب کی نماز ادا کی۔پھر اقامت کہی تو آپ نے عشاء کی نماز ادا کی۔(١٧)

﴿١١﴾ جب کسی کی کوئی نماز قضا ہو جائے (یعنی وقت پر نہ پڑھ سکا) تو ممکنہ قبیل (جتنی جلدی ہو سکے) اسے ادا کرے۔ اگلے دن اس نماز کے وقت کا انتظار نہ کرے۔کیونکہ قضا نماز کا وقت وہی ہے جب اسے یاد آجائے یا پڑھنے کی سہولت میسر ہو۔قضا نماز کا دوبارا ادا کرنا جائز نہیں۔(قضا نماز جب بھی ادا کرے۔اگلے روز قضا نماز کے وقت میں اس کا اعادہ جائز نہیں)۔(١٨)

☆☆☆☆☆

(١٦) ☆ رواہ الترمذی، ج ١، ص ٣۵

☆ رواہ احمد، ج ١، ص ٢٧۵

(١٧) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ٣٧٠ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ٣، ص ٢٢٠

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ٦٦٨ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ١١، ص ١٦٤

(١٨) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ٣٧٠ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ٣، ص ٢٢٠

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ٦٦٨ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ١١، ص ١٦٥

باب (۲۸۲)

﴿سوال کے جواب کو کسی مصلحت کے تحت طول دینا جائز ہے﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

وَمَاتِلۡکَ بِیَمِیۡنِکَ یٰمُوۡسٰی ○ قَالَ ہِیَ عَصَایَ ج اَتَوَکَّؤُا عَلَیۡہَا وَاَہُشُّ بِہَا عَلٰی غَنَمِیۡ وَلِیَ فِیۡہَا مَاٰرِبُ اُخۡرٰی ○ (سورۃ طٰہٰ: آیات ۱۷، ۱۸)

اور یہ تیرے داہنے ہاتھ میں کیا ہے اے موسیٰ! عرض کی: یہ میرا عصا ہے، میں اس پر تکیہ لگاتا ہوں اور اس سے اپنی بکریوں پر پتے جھاڑتا ہوں، اور میرے اس میں اور کام ہیں۔

حل لغات:

اَتَوَکَّؤُا: اِتِّکَاءٌ کا معنی ہے: سہارا لینا، تکیہ لگانا، ٹیک لگانا۔

باب تَفَعُّلٌ سے واحد متکلم مضارع معروف کا صیغہ ہے، معنی ہے: میں تکیہ لگاتا ہوں۔(۱)

اَہُشُّ: ہَشٌ (از باب ضَرَبَ اور نَصَرَ) ہَشًّا کا معنی ہے: لاٹھی سے درخت کے پتے جھاڑنا۔(۲)

(۱) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ص ۱۳۹۱
☆ مفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل المقلب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۵۳۲
☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مولفہ علامہ احمد بن محمد علی المقری الفیومی (م ۷۷۰ھ)، ج ۲، ص ۱۵۶
☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضیٰ حسینی (زبیدی حنفی) (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۱، ص ۱۳۶

(۲) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ص ۱۴۲۳
☆ مفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل المقلب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۵۴۳
☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مولفہ علامہ احمد بن محمد علی المقری الفیومی (م ۷۷۰ھ)، ج ۲، ص ۱۴۰
☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضیٰ حسینی (زبیدی حنفی) (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۴، ص ۳۶۷

مَاٰرِبُ: جمع ہے، اس کا واحد ہے، مَاٰرِبَۃٌ، مَاْرَبَۃٌ اور مَاْرُبَۃٌ (را کی تینوں حرکات کے ساتھ) بمعنی حاجت، ضرورت، شدید ضرورت۔ (۳)

پس منظر:

سیدنا حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کو وادئ مقدس طوی میں رب کریم جل مجدہ نے شرفِ ہم کلامی بخشا اور بلاواسطہ کلام فرمایا، نبوت و رسالت سے سرفراز فرمایا اور فرعون اور فرعونیوں کی طرف دعوتِ حق پر مامور فرمایا۔ آنے والے حالات کے تقاضا کے مطابق معجزات عطا فرمائے۔ ان میں آپ کے داہنے ہاتھ کے عصا کو بھی معجزہ بنایا۔ قوم کے سامنے یہ عصا اژدھا بن جائے۔ چونکہ وہ ایک غیر معمولی منظر ہوگا۔ ممکن ہے اس سے حضرت موسیٰ علیہ السلام خوف زدہ نہ ہو جائیں، اس سے پہلے اللہ تعالیٰ نے اس عصا میں مضمر معجزہ دکھانا چاہا، سو اللہ تعالیٰ عزشانہٗ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا: اے موسیٰ تیرے دہنے ہاتھ میں کیا ہے؟ یہ خطابِ دل نواز سن کر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب سے ہم کلام ہونے کا شرف پایا اور عرض کی۔ ''یہ میرا عصا ہے۔'' اگرچہ سوال کا جواب اتنا ہی تھا۔ مگر ہم کلامی کا شرف پاکر تقاضائے عشق کے تحت کلام کو طول دیا اور عرض کی: میں اس پر تکیہ لگاتا ہوں، اپنی بکریوں کے لئے درختوں کے پتے جھاڑتا ہوں، اس کے بعد معاً خیال گزرا طویل کلام تقاضائے ادب کے خلاف ہے۔ اس لئے کلام کو مختصر کرتے ہوئے عرض کی: اور میرے اس میں اور کام ہیں۔

ان دو آیات میں تقاضائے عشق اور تقاضائے ادب کا حسین امتزاج ہے۔

---

(۳) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۲۶

☆ مفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب با لراغب اصفہانی (۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۱۵

☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مولفہ علامہ احمد بن محمد علی المقری الفیومی (م ۷۷۰ھ)، ج ۱، ص ۷

☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۱، ص ۱۳۵

مسائل شرعیہ

﴿۱﴾ ہر نیک کام داہنے ہاتھ سے کرنا چاہئے، کسی سے لین دین داہنے ہاتھ سے کرنا چاہئے، ہر کام کی ابتداء داہنے سے کرنا سنت ہے اور اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب ﷺ کو محبوب ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنا عصا اپنے داہنے ہاتھ میں رکھتے تھے۔ ہادیٔ عالم سید الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عمل مبارک یہ ہے:

كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ مَا اسْتَطَاعَ فِي طُهُوْرِهٖ وَتَنَعُّلِهٖ وَتَرَجُّلِهٖ (۴)

نبی پاک صاحبِ لولاک ﷺ ہر ممکن داہنے ہاتھ سے کام کو پسند فرماتے، طہارت کرنے، نعلین پہننے اور چلنے میں۔ (۵)

﴿۲﴾ ہاتھ میں عصا لینا سنتِ انبیاء ہے، مومن کی علامت ہے، صلحاء کے لئے زینت ہے، دشمنوں کے خلاف ہتھیار ہے، کمزوروں کا سہارا ہے، منافقین پر غم طاری رکھتا ہے، بندگی میں معاون ہے، نماز کے لئے سُترہ ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عصا کا ذکر قرآن مجید نے متعدد آیات میں فرمایا ہے۔ حضور سید الانبیاء علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کے دستِ مبارک میں عصا ہوتا۔ حدیث شریف میں ہے:

طَافَ النَّبِيُّ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوِدَاعِ عَلٰى بَعِيْرِهٖ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ (۶)

نبی اکرم ﷺ نے حجۃ الوداع میں اونٹنی پر طواف کیا اور رکنِ اسود (حجرِ اسود) کا استلام ایسے عصا سے کیا

---

(۴) ☆ رواہ البخاری عن عائشۃ، ج۲، ص ۸۱۰

☆ رواہ ابوداؤد عن عائشۃ، ج۲، ص ۲۱۷

☆ و رواہ مسلم والترمذی والنسائی وابن ماجہ واحمد/بحوالہ جامع صغیر، ج۲، ص ۱۹۵

(۵) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۲، ص ۲۴

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۵، ص ۳۷۲

(۶) ☆ رواہ البخاری عن ابن عباس، ج۱، ص ۲۱۸

☆ رواہ مسلم عن ابن عباس، ج۱، ص ۴۱۳

☆ رواہ ابوداؤد عن ابن عباس، ج۱، ص ۲۶۶

☆ رواہ النسائی عن عائشۃ، ج۲، ص ۳۶

☆ رواہ احمد، ج۱، ص ۲۱۴، ۲۳۷، ۲۴۸، ۳۰۴

☆ ....، ج۳، ص ۴۱۲

☆ ....، ج۵، ص ۴۵۴

جس کے سرے میں خم تھا۔

صحابہ کرام علیہم الرضوان بھی عموماً اپنے ہاتھوں میں عصا رکھتے تھے، حدیث شریف میں ہے:

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ اُسَیْدَبْنَ حُضَیْرٍ وَّعُبَّادَبْنَ بَشِیْرٍ کَانَاعِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فِیْ لَیْلَۃٍ ظَلْمَآءَ قَالَ فَلَمَّاخَرَجَامِنْ عِنْدِہٖ اَضَاءَ تْ عَصَااَحَدِھِمَافَکَانَایَمْشِیَانِ ضَوْءِ ھِمَافَلَمَّاتَفَرَّقَااَضَاءَ تْ عَصَا ھٰذَاوَعَصَاھٰذَا (۷)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت اسید بن حضیر اور عباد بن بشیر رضی اللہ عنہم اندھیری رات میں رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے، جب یہ دونوں وہاں سے اپنے گھروں کو چلے تو ایک عصا (مانند مشعل کے) روشن ہوگیا، یہ دونوں اس کی روشنی میں چلتے رہے، جب یہ اپنے اپنے راستوں پر جدا ہوئے تو دونوں کے عصا روشن ہوگئے۔

﴿۳﴾ مخاطب سے کسی شے کے بارے میں سوال کرنے میں بہت سی حکمتیں مضمر ہوتی ہیں، مثلاً:

اول: سامع پر اس شے کی عظمت ظاہر کرنا مقصود ہوتا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ان کے عصا اور اس کے معجزہ کی حقیقت کو اجاگر کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے سوال فرمایا۔

دوم: اس شے کے متعلق سوال، تاکہ واضح ہوجائے کہ یہ وہی ہے جو بظاہر نظر آرہی ہے، اس شے کا اگر کوئی کمال واضح ہوجائے تو اجنبیت محسوس نہ ہو۔

سوم: اس شے کے منافع بتانے کے لئے سوال کیا جاتا ہے تاکہ بندہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا رہے۔

اس لئے ہر سوال کو لاعلمی پر محمول کرنا خود جہالت ہے۔ بندۂ مومن کے لئے لازم ہے سوال کرنے والے کی غرض و غائت کو ملحوظ رکھے۔ (۸)

---

(۷) ☆ رواہ احمد عن انس، ج۳، ص ۱۹۰، ۱۹۱

(۸) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۲۲۲

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۱۲۵۹

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱، ص ۱۲۹

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص ۱۴۵

﴿۴﴾ سوال کے جواب کو طول دینا جائز ہے، جبکہ طول دینے میں صحیح غرض ہو، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے رب کریم جل جلالہ کے سوال کے جواب کو طول دیا، تاکہ ہم کلامی کا شرف اور روحانی لذت حاصل رہے۔

بعض اوقات طویل جواب سے بعض مسائل بتانا مقصود ہوتا ہے۔ حضور شارع اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سمندر کے پانی کی طہارت کے بارے میں سوال ہوا، آپ نے اس کی طہارت کے علاوہ اس کی مچھلیوں کی حِلّت بھی ارشاد فرمادی۔ حدیث شریف میں ہے۔

هُوَ الطُّهُوْرُ مَآءُهُ اَلْحِلُّ مَيْتَتُهُ (۹)

اس (سمندر) کا پانی پاک ہے اور اس کا مردہ (مچھلی) حلال ہے۔ (۱۰)

☆☆☆☆☆

(بقیہ۸) ☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شافعی، ج۲، ص۳۲

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۲، ص۲۵

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی مطبوعہ ملتان، ج۳، ص۲۱۴

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ، سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج۵، ص۶۱

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۷، ص۳۸۰

(۹) ☆ رواہ ابو داؤد عن ابی ہریرۃ، ج۱، ص۱۳

☆ رواہ الترمذی عن ابی ہریرۃ، ج۱، ص۲۹

☆ رواہ احمد، ج۲، ص۲۲۷

(۱۰) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص۱۲۵۹

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۱، ص۱۷۰

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۲، ص۲۶

☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص۲۳۳

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۷، ص۳۸۰

باب (۲۸۳)

﴿نمازِ پنجگانہ کی فرضیت اور ان کے اوقات﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

فَاصۡبِرۡ عَلٰی مَا یَقُوۡلُوۡنَ وَسَبِّحۡ بِحَمۡدِ رَبِّکَ قَبۡلَ طُلُوۡعِ الشَّمۡسِ وَ قَبۡلَ غُرُوۡبِہَا ۚ وَمِنۡ اٰنَآیِٔ الَّیۡلِ فَسَبِّحۡ وَاَطۡرَافَ النَّہَارِ لَعَلَّکَ تَرۡضٰی ۝ (سورۃ طٰہٰ: آیت ۱۳۰)

تو ان کی باتوں پر صبر کرو، اور اپنے رب کو سراہتے ہوئے اس کی پاکی بولو سورج چمکنے سے پہلے اور اس کے ڈوبنے سے پہلے، اور رات کی گھڑیوں میں اس کی پاکی بولو، اور دن کے کناروں پر۔ اس امید پر کہ تم راضی ہو۔

حل لغات:

فَاصۡبِرۡ عَلٰی مَا یَقُوۡلُوۡنَ: تو ان کی باتوں پر صبر کرو۔ مشرکین، حضور سید الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شانِ رفیع میں بے ہودہ بکواس کرتے تھے۔ کبھی کہتے کہ آپ جادوگر ہیں، کبھی کہتے آپ شاعر ہیں۔ کبھی کہتے کہ آپ مجنوں ہیں، کبھی دوسرے رخ سے آپ کی تکذیب کرتے کہ آپ نے جس عذاب کا وعدہ ہمیں دیا ہے وہ پورا نہیں ہوا۔ اس تمام صورتِ حال میں اللہ تعالیٰ آپ کو صبر کا حکم دیتا ہے۔ اور فرماتا ہے کہ ان کے عذاب کا وقت مقرر ہے، وہ اپنے مقررہ وقت پر آ کر رہے گا۔ آپ اطمینان سے رہیے۔ (۱)

(۱) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۲۳۱

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۱۷۰

☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج ۲، ص ۴۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۲۶۹

وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ: اور اپنے رب کو سراہتے ہوئے اس کی پاکی بولو۔ آیتِ مبارکہ میں تسبیح سے مراد نماز ہے۔ نماز میں تسبیح، تحمید وغیرہ ہوتے ہیں۔ جزو سے کل مراد لینا عام شائع اور متعارف ہے۔ یعنی اپنے رب کی حمد کرتے، اسے سراہتے، اس کے لئے نماز ادا کرو۔ (۲)

قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ: سورج چمکنے سے پہلے۔ یہ صبح کی نماز کا وقت ہے۔ (۳)

(بقیہ ۱) ☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیرمدارک ازعلامه ابوالبرکات عبدالله بن احمدبن محمودمطبوعه لاهور، ج۳، ص۲۶۹

☆ تفسیرجلالین ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی وعلامه جلال الدین محلی مطبوعه مکه مکرمه، ج ۳، ص ۲۹

☆ تفسیر کبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج ۲۲، ص ۱۳۳

☆ تفسیرروح البیان ازعلامه اسمٰعیل حقی (م۱۱۳۷ھ) مطبوعه مکتبه اسلامیه، کوئٹه، ج۵، ص ۴۴۴

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج۱۶، ص ۲۸۱

☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار الله محمودبن عمربن محمدالزمخشری مطبوعه کراچی، ج۳، ص۹۶

☆ تفسیرالبغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی (م۵۱۶ھ) مطبوعه ملتان، ج۳، ص ۲۳۶

☆ حاشیة الجمل علی الجلالین للعلامة، سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ) مطبوعه کراچی، ج۵، ص ۱۱۲

☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ) مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی، پشاور، ص۵۱۷

(۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعه بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۲۳۱

☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعه بیروت، لبنان، ج۳، ص ۱۲۶۲

☆ تفسیر کبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج ۲۲، ص ۱۳۳

☆ تفسیرالقرآن المعروف به تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعه مصر، ج۳، ص ۱۷۰

☆ زادالمسیرفی علم التفسیرللحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی مطبوعه پشاور، ج۵، ص ۳۳۳

☆ تفسیرانوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبدالله بن عمربیضاوی شیرازی شافعی، ج۲، ص ۴۴

☆ تفسیرجلالین ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی وعلامه جلال الدین مطبوعه مکه مکرمه، ج ۳، ص ۲۹

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن از علامه علی بن محمدخازن شافعی مطبوعه لاهور، ج۳، ص ۲۶۹

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیرمدارک ازعلامه ابوالبرکات عبدالله بن احمدبن محمودمطبوعه لاهور، ج ۳، ص ۲۶۹

☆ تفسیرروح البیان ازعلامه اسمٰعیل حقی (م۱۱۳۷ھ) مطبوعه مکتبه اسلامیه، کوئٹه، ج۵، ص ۴۴۴

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج۱۶، ص ۲۸۱

☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ) مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی، پشاور، ص۵۱۷

☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار الله محمودبن عمربن محمدالزمخشری مطبوعه کراچی، ج۳، ص۹۶

☆ تفسیرالبغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی (م۵۱۶ھ) مطبوعه ملتان، ص ۲۳۶

☆ حاشیة الجمل علی الجلالین للعلامة، سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ) مطبوعه کراچی، ج۵، ص ۱۱۲

(۳) ☆ تفسیرمظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی، ج۷، ص ۴۴۸

☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعه بیروت، لبنان، ج۳، ص ۱۲۶۲

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعه بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۲۳۱

☆ زادالمسیرفی علم التفسیرللحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی مطبوعه پشاور، ج۵، ص ۳۳۳

وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا: اوراس (سورج) کے ڈوبنے سے پہلے۔اس سے مراد نمازِ عصر ہے۔(۴)

وَمِنْ اٰنَآئِ الَّیْلِ فَسَبِّحْ: اوررات کی گھڑیوں میں اس کی پاکی بولو۔

اٰنَآئِ جمع ہے اس کا واحد ہے: اِنْیٌ ،اِنْوٌ،اِنًا،اَنَاءَ ،اَنَاہُ ،اَنٍ ۔اس کا معنی ساعات ،رات کی گھڑیوں میں نمازِ مغرب اور نمازِ عشاء ادا کی جاتی ہے۔(۵)

(بقیہ ۳)
- ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳،ص ۱۷۰
- ☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج۲،ص ۴۳
- ☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج ۳،ص ۲۹
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۲،ص ۱۳۳
- ☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳،ص ۹۶
- ☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ۳،ص ۲۳۶
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳،ص ۲۶۹
- ☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج ۳،ص ۲۶۹
- ☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج۵،ص ۱۱۲
- ☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ،پشاور، ص ۵۱۷
- ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۷،ص ۴۴۸

(۴)
- ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت،لبنان، ج۳،ص ۱۲۶۲
- ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت،لبنان، ج ۱۱،ص ۲۳۱
- ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳،ص ۱۷۰
- ☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج۲،ص ۴۳
- ☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج ۳،ص ۲۹
- ☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳،ص ۹۶
- ☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج۳،ص ۲۳۶
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۲،ص ۱۳۳
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ ،کوئٹہ، ج۵،ص ۴۴۳
- ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۰ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۶،ص ۲۸۱
- ☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ،پشاور، ص ۵۱۷
- ☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج۵،ص ۱۱۲
- ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۷،ص ۴۴۸

(۵)
- ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت،لبنان، ج۳،ص ۱۲۶۲
- ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت،لبنان، ج ۱۱،ص ۲۳۱
- ☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی مطبوعہ پشاور، ج۵،ص ۳۳۴

وَاَطْرَافَ النَّهَارِ: اور دن کے کناروں پر۔

دن کے دو حصے ہیں۔ زوال سے پہلے، زوال کے بعد۔ نمازِ ظہر زوال کے آخری کنارے اور بعد زوال کے ابتدائی کنارے میں ادا کی جاتی ہے۔ اس لئے نمازِ ظہر کو دن کے کناروں پر فرمایا گیا ہے۔ (۶)

(بقیہ ۵)
☆ تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی مطبوعه مصر، ج۳، ص۱۷۰
☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبدالله بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج۲، ص۴۴
☆ تفسیر جلالین ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی وعلامه جلال الدین محلی مطبوعه مکه مکرمه، ج۳، ص۶۹
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج۲۲، ص۱۳۳
☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار الله محمودبن عمربن محمد الزمخشری مطبوعه کراچی، ج۳، ص۹۷
☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م۵۱۶ھ) مطبوعه ملتان، ج۳، ص۲۳۶
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن از علامه علی بن محمد خازن شافعی مطبوعه لاهور، ج۳، ص۲۶۹
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیر مدارک ازعلامه ابوالبرکات عبدالله بن احمدبن محمود مطبوعه لاهور، ج۳، ص۲۶۹
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج۱۶، ص۲۸۲
☆ تفسیر روح البیان ازعلامه اسمٰعیل حقی (م۱۱۳۷ھ) مطبوعه مکتبه اسلامیه، کوئٹه، ج۵، ص۴۴۵
☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ) مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی، پشاور، ص۵۱۸
☆ تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی، ج۷، ص۴۴۹
☆ حاشیة الجمل علی الجلالین للعلامة، سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ) مطبوعه کراچی، ج۵، ص۱۱۲

(۶)
☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعه بیروت، لبنان، ج۳، ص۱۲۶۲
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمد مالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعه بیروت، لبنان، ج۱۱، ص۲۳۱
☆ تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی مطبوعه مصر، ج۳، ص۱۷۰
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج۲۲، ص۱۳۴
☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبدالله بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج۲، ص۴۴
☆ تفسیر جلالین ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی وعلامه جلال الدین محلی مطبوعه مکه مکرمه، ج۳، ص۶۹
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن از علامه علی بن محمد خازن شافعی مطبوعه لاهور، ج۳، ص۲۶۹
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیر مدارک ازعلامه ابوالبرکات عبدالله بن احمدبن محمود مطبوعه لاهور، ج۳، ص۲۶۹
☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ) مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی، پشاور، ص۵۱۸
☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار الله محمودبن عمربن محمد الزمخشری مطبوعه کراچی، ج۳، ص۹۷
☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م۵۱۶ھ) مطبوعه ملتان، ج۳، ص۲۳۶
☆ حاشیة الجمل علی الجلالین للعلامة، سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ) مطبوعه کراچی، ج۵، ص۱۱۲
☆ تفسیر روح البیان ازعلامه اسمٰعیل حقی (م۱۱۳۷ھ) مطبوعه مکتبه اسلامیه، کوئٹه، ج۵، ص۴۴۵
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ص۲۸۲
☆ تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی، ج۷، ص۴۴۹

آیتِ مبارکہ کا مفہوم و مراد یہ ہے کہ اے محبوب! آپ مشرکین کی ایذا رسانیوں پر صبر فرمایئے۔ ہم عنقریب ان کی بداعمالیوں کی بنا پر ان کو سخت عذاب دیں گے۔ آپ اپنے رب تعالیٰ جل وعلا کی تعریف کرتے ہوئے طلوعِ فجر سے پہلے (نمازِ فجر) غروبِ آفتاب سے پہلے (نمازِ عصر)، رات کی گھڑیوں میں (نمازِ مغرب اور نمازِ عشاء) اور دن کے دونوں کناروں پر (نمازِ ظہر) ادا فرماتے رہیے۔ اس امید پر کہ آپ راضی ہوں اور ہم آپ کو راضی کریں گے۔ ہم آپ کو اتنا دیں گے کہ آپ راضی ہو جائیں گے۔

مسائل شرعیہ

﴿۱﴾ بندۂ مومن پر، دن اور رات میں، پانچ نمازیں فرض ہیں، بشرطیکہ وہ عاقل بالغ ہو، پانچ نمازیں یہ ہیں: نمازِ فجر، نمازِ ظہر، نمازِ عصر، نمازِ مغرب اور نمازِ عشاء۔

ان پانچ نمازوں کی فرضیت قرآن مجید کی متعدد آیات، احادیثِ صحیحہ کثیرہ (درجہ تواتر کو پہنچی ہوئی) نبی اکرم ﷺ کے ارشادات اور اقوال، صحابہ کرام اور امتِ مرحومہ کے اجماع اور تعامل سے ثابت ہے۔ ان پانچوں میں کسی ایک کا انکار بھی کفر ہے۔ ادا نہ کرنے والا گناہِ کبیرہ کا مرتکب ہے۔ (۷)

(۷) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۱۲۶۲
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۲۳۱
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص ۱۷۰
☆ تفسیر کبیر از امام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۲، ص ۱۳۳
☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص ۹۶
☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۲۳۶
☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج ۲، ص ۴۴
☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج ۳، ص ۲۹
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۲۶۹
☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۲۶۹
☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۱۷
☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۵، ص ۴۴۴
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۶، ص ۲۸۱
☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج۵، ص ۱۱۲
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۷، ص ۳۴۸
☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی مطبوعہ پشاور، ج۵، ص ۳۳۳

﴿۲﴾ نمازِ پنجگانہ کے اوقات قرآن مجید نے اجمال سے بیان فرمائے ہیں۔اس اجمال کی تفصیل حضور شارع اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے اقوال وارشادات سے مقرر فرمادی ہے۔ان اوقاتِ متعینہ میں نماز ادا کرنا فرض ہے۔متعینہ اوقات کے اندر اگر (بدقسمتی سے) نماز ادا نہ ہوسکی تو اس کی ادائیگی معاف نہ ہوگی۔اس کی ادائیگی ہرممکن جلدی میں کی جائے۔قرآن مجید میں ہے۔

اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتۡ عَلَی الۡمُؤۡمِنِیۡنَ کِتٰبًا مَّوۡقُوۡتًا. آلایہ(سورۃالنساء: آیت ۱۰۳)

بے شک نماز مسلمانوں پر وقت باندھا ہوا فرض ہے۔

نوٹ

پنجگانہ نماز کے اوقات کی مزید تفصیل سورۃ النسآء، آیت:۱۰۳ اور سورۃ ہود، آیت نمبر:۱۱۴ کے احکام میں گزر چکی ہے۔وہاں ملاحظہ فرمائیں۔(۸)

﴿۳﴾ نماز فرض ہو یا نفل ہر دکھ، پریشانی اور غم کا مجرب اور موثر علاج ہے۔ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

---

(۸)
- ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۳،ص ۱۲۶۲
- ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج ۱۱،ص ۲۳۱
- ☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعہ مصر،ج۳،ص ۱۷۰
- ☆ تفسیرالبغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م ۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان،ج۳،ص ۲۳۶
- ☆ زادالمسیرفی علم التفسیرللحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی مطبوعہ پشاور،ج۵،ص ۳۳۳
- ☆ تفسیرکبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر،ج ۲۲،ص ۱۳۳
- ☆ تفسیرانوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی،ج ۲،ص ۴۴
- ☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکہ مکرمہ،ج ۳،ص ۶۹
- ☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری(م۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ،پشاور،ص ۵۱۷
- ☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمخشری مطبوعہ کراچی،ج۳،ص ۹۶
- ☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ ، کوئٹہ،ج۵،ص ۴۴۴
- ☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان،ج ۱۶،ص ۲۸۱
- ☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی،ج۷،ص ۴۴۸
- ☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ ،سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ)مطبوعہ کراچی،ج۵،ص ۱۱۲
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاھور،ج۳،ص ۲۶۹
- ☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود مطبوعہ لاھور،ج۳،ص ۲۶۹

وَاسۡتَعِيۡنُوۡا بِالصَّبۡرِ وَالصَّلٰوةِ ؕ وَاِنَّهَا لَكَبِيۡرَةٌ اِلَّا عَلَى الۡخٰشِعِيۡنَ ۝ (سورۃ البقرۃ: آیت ۴۵)

اور صبر اور نماز سے مدد چاہو اور بیشک نماز ضرور بھاری ہے مگر ان پر نہیں جو دل سے میری طرف جھکتے ہیں۔

اس لئے بندۂ مومن کو چاہئے کہ جب اسے کوئی پریشانی لاحق ہو وہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے حضور جھک جائے اور نماز میں کوشش کرے۔(۹)

فائدہ عظیمہ

محبوبِ رب العالمین سیدِ عالم نبی اکرم رسولِ محتشم ﷺ کی نماز اوروں کی نماز سے مختلف تھی۔ آپ اس لئے نماز ادا فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ جل وعلا آپ کو راضی کر دے اور امتی اس لئے نماز ادا کرتا ہے تاکہ وہ اپنے رب کو راضی کرے۔ آیت زیبِ عنوان کا آخری حصہ اس پر دلالت کرتا ہے۔ علاوہ ازیں دیگر آیاتِ مبارکہ میں اس کی صراحت ہے۔ ایک ارشادِ ربانی ہے۔

وَلَسَوۡفَ يُعۡطِيۡكَ رَبُّكَ فَتَرۡضٰى ۝ (سورۃ الضحیٰ: آیت ۵)

اور بیشک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے(۱۰)

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوۡلِهِ الۡكَرِيۡمِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحۡبِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ.

۱۳ر جمادی الاولیٰ ۱۴۲۶ھ/ ۲۱ر جون ۲۰۰۵ء کو سورۃ طٰہٰ کے احکام کی ترتیب پایۂ تکمیل کو پہنچی۔ اللہ تعالیٰ کی اس توفیق پر اس کے حضور شکر ادا کرتا ہوں۔ نیز دعا کرتا ہوں کہ قرآن مجید کے بقیہ احکام کی ترتیب وتالیف کے لئے بھی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الکریم علیہ التحیۃ والتسلیم۔

☆☆☆☆☆

(۹) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۵، ص ۴۳۵

(۱۰) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۴، ص ۱۹۶۳

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۲۳۲

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی مطبوعہ پشاور، ج۵، ص ۳۳۴

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲، ص ۲۹

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۱۷۰

باب (۲۸۴)

سورۃ الانبیاء

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

وَدَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ اِذْ يَحْكُمٰنِ فِى الْحَرْثِ اِذْ نَفَشَتْ فِيْهِ غَنَمُ الْقَوْمِ وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ شٰهِدِيْنَ ○ فَفَهَّمْنٰهَا سُلَيْمٰنَ ج وَكُلًّا اٰتَيْنَا حُكْمًا وَّعِلْمًا وَّسَخَّرْنَا مَعَ دَاوٗدَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ وَالطَّيْرَ ط وَكُنَّا فٰعِلِيْنَ ○

(سورۃ الانبیا. آیات ۷۸. ۷۹)

اور داود اور سلیمان کو یاد کرو جب کھیتی کا ایک جھگڑا چکاتے تھے۔ جب رات کو اس میں کچھ لوگوں کی بکریاں چھوٹیں اور ہم ان کے حکم کے وقت حاضر تھے۔ ہم نے وہ معاملہ سلیمان کو سمجھا دیا اور ان دونوں کو حکومت اور علم عطا کیا اور داود کے ساتھ پہاڑ مسخر بنا دیئے کہ تسبیح کرتے اور پرندے، اور یہ ہمارے کام تھے۔

حل لغات:

اِذْ يَحْكُمَانِ فِى الْحَرْثِ: جب کھیتی کا ایک جھگڑا چکاتے تھے۔ حَرْث سے مراد کھیتی یا باغ ہے، حضرت داؤد علیہ السلام کی قوم میں سے بعض کی بکریاں دوسرے کے کھیت یا باغ میں رات کو چر کر خراب کر گئیں۔ کھیت کا مالک اور بکریوں کا مالک حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس اپنا مقدمہ لے گئے۔ یاد رہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام نبوت کے ساتھ سلطنت اور مملکت بھی رکھتے تھے۔ یہ پہلے رسول ہیں جو نبوت و رسالت کے ساتھ مملکت کے بھی مالک تھے۔(۱)

نَفَشَتْ: (از باب ضَرَبَ و نَصَرَ و سَمِعَ) نَفَشًا کا معنی ہے: اونٹ یا بکریوں کا رات کو بغیر چرواہے کے (اس کے علم کے بغیر) چرنا۔ اگر بکریاں دن کو بغیر چرواہے کے چریں تو اسے عربی میں هَمَلَتْ کہتے ہیں۔ نَفَش کا لغوی معنی ہے: پھیل جانا، دھنی ہوئی روئی کو بھی اسی لئے مَنْفُوْش کہا جاتا ہے۔(۲)

---

(۱) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۱۴۸

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۱۲۶۶

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۲۷۳

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۲۵۳

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص ۱۲۹

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص ۱۸۲

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر. ج ۲۲، ص ۱۹۵

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت ۵۹۷ھ) مطبوعہ پشاور ج۵، ص ۳۷۱

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۲۱

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۸، ص ۶۱

(۲) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ص ۱۳۰۳

☆ مفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۵۰۲

☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مولفہ علامہ احمد بن محمد علی المقری الفیومی (م ۷۷۰ھ)، ج۲، ص ۱۲۹

☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج۴، ص ۳۵۸

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۱۲۶۶

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۵۰۴

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص ۱۸۶

فَفَهَّمْنٰهَا سُلَيْمٰنَ: ہم نے وہ معاملہ سلیمان کو سمجھا دیا۔

حضرت داؤد علیہ السلام نے جو فیصلہ فرمایا تھا وہ بکریوں کے مالک کیلئے دشوار تھا۔ فیصلہ سننے کے بعد جب بکریوں کا مالک اور کھیت کا مالک حضرت سلیمان کے پاس سے گزرے تو آپ نے فرمایا کہ اگر مجھے فیصلہ کرنا ہوتا تو میں ایسا فیصلہ کرتا جو بکریوں کے مالک اور کھیت کے مالک دونوں کے لئے نفع بخش اور آسان ہوتا۔ حضرت داؤد علیہ السلام کو جب اس کی خبر ہوئی تو آپ نے بلا کر پوچھا کہ آپ کون سا فیصلہ کرنا چاہتے ہو۔ تو اللہ تعالیٰ کا بتایا ہوا آسان فیصلہ آپ نے پیش کر دیا۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے اپنا فیصلہ منسوخ کر کے وہ فیصلہ نافذ فرما دیا جو حضرت سلیمان علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے سمجھا دیا تھا۔ (۳)

پس منظر

حضرت ابن عباس، قتادہ اور زہری رضی اللہ عنہم نے بیان کیا کہ دو آدمی حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس آئے۔ ایک کھیت کا مالک تھا اور دوسرا بکریوں کا۔ کھیت والے نے کہا: اس کی بکریاں رات کو چھوٹ

(بقیہ ۲)
☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف به بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شافعی، ج ۲، ص ۵۲
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر. ج ۲۲، ص ۱۹۵
☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبد الرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت ۵۹۷ھ) مطبوعہ پشاور ج ۵، ص ۳۷۱
☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج ۳، ص ۱۲۹
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۲۸۴
☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن صاوی مالکی (م ۱۳۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ، ج ۳، ص ۸۴
☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج ۵، ص ۵۰۴
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان. ج ۱۷، ص ۷۴
☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۲۱
☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج ۵، ص ۱۴۸

(۳)
☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج ۳، ص ۱۲۹
☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج ۳، ص ۲۵۳
☆ تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۱۸۶
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی. ج ۸، ص ۲۱

کر میرے کھیت میں پڑ گئیں اور سارا کھیت چر گئیں، کچھ باقی نہ بچا۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے فیصلہ کیا کہ کھیت کے عوض وہ بکریاں کھیت والے کو دے دی جائیں۔ حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس سے دونوں حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس آئے۔ (اس وقت حضرت سلیمان علیہ السلام کی عمر گیارہ برس تھی) حضرت سلیمان علیہ السلام نے پوچھا کہ تم دونوں کے مقدمے کا کیا فیصلہ ہوا۔ جو فیصلہ حضرت داؤد علیہ السلام نے کیا تھا وہ دونوں نے بیان کر دیا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا: اگر تمہارا مقدمہ میرے سپرد ہوتا تو میرا فیصلہ کچھ اور ہی ہوتا۔ میرا فیصلہ دونوں کے لئے فائدہ بخش ہوتا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کے اس قول کی اطلاع حضرت داؤد علیہ السلام کو بھی ہوگئی۔ آپ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو بلوا کر فرمایا: حق پدری کا واسطہ مجھے بتاؤ کیا فیصلہ ہے، جو فریقین کے لئے سودمند ہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے کہا: بکریاں کھیت والے کو دے دیجئے اور کھیت بکریوں کے مالک کے سپرد کر دیجئے۔ کھیت والا بکریوں کے دودھ، اُون اور نسل سے اتنی مدت تک فائدہ اندوز ہوتا رہے جتنی مدت تک کھیت بکریوں والے کے سپردگی میں رہے۔ بکریوں کا مالک کھیت کو درست کر کے اس میں بیج بکھیر دے اور جب کھیتی تیار ہو کر اصلی حالت پر آجائے تو تیار کھیت، کھیت والے کو دے دے اور اپنی بکریاں واپس لے لے۔

حضرت داؤد علیہ السلام نے فرمایا: صحیح فیصلہ یہی ہے جو تم نے کہا، پھر آپ نے یہ فیصلہ جاری کر دیا۔ (۴)

---

(۴) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۲۲

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۲۶۶

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۲۷۳

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۱۸۶

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج ۳، ص ۲۵۳

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمخشری مطبوعہ کراچی، ج ۳، ص ۱۲۹

☆ تفسیر کبیر از امام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۲، ص ۱۹۵

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۲۸۴

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۲۸۴

☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شافعی، ج ۲، ص ۵۲

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۳، ص ۸۴

مسائل شرعیہ

﴿۱﴾ ہر مسلمان کی جان، عزت اور مال اللہ تعالیٰ نے دوسرے پر حرام کردی ہے۔ سوائے شرعی احکام کے دوسرے کو ان سے تعرض کرنا حرام ہے۔ مال سے مراد نقدی، سونا، چاندی، مویشی، سواری، کھیت، باغ اور ذخیرہ وغیرہ ہے۔ حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہما الصلوٰۃ والسلام کے بکریوں اور کھیت والے کے فیصلے کا مرکزی نقطہ یہی ہے۔ نیز حدیث شریف میں ہے۔

فَاِنَّ دِمَآءَ کُمْ وَاَمْوَالَکُمْ وَاَعْرَاضَکُمْ بَیْنَکُمْ حَرَامٌ کَحُرْمَةِ یَوْمِکُمْ هٰذَا فِیْ شَهْرِکُمْ هٰذَا فِیْ بَلَدِکُمْ هٰذَا.(۵)

(بقیہ ۴) ☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری(م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۲۱

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۵، ص ۵۰۵

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی(م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۷، ص ۷۴

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ)مطبوعہ کراچی، ج۵، ص ۱۴۸

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۶۱

(۵) ☆ راوہ البخاری (واللفظ لہ)عن ابی بکرۃ، ج۱، ص ۱۶، ۳۱

☆ رواہ البخاری عن ابی عباس، ج۱، ص ۲۳۴

☆ رواہ البخاری عن ابن عمر، ج۲، ص ۶۳۲، ۸۹۳

☆ رواہ البخاری عن ابی بکرہ، ج۲، ص ۸۳۳

☆ رواہ البخاری عن ابن عمر، ج۲، ص ۱۰۰۳

☆ رواہ البخاری عن ابی بکرۃ، ج۲، ص ۱۰۴۸

☆ رواہ البخاری عن ابی ابکرۃ، ج۲، ص ۱۱۰۹

☆ رواہ مسلم عن ابی بکرۃ، ج ۲، ص ۶۰

☆ راوہ الترمذی عن سلیمان بن عمرو عن ابیہ، ج۲، ص ۲۸، ۱۵۷

☆ رواہ النسائی فی القضاۃ

☆ رواہ ابن ماجہ عن ابی سعید، ج ۲۹۰

☆ رواہ الدارمی عن ابی بکرۃ، ج۲، ص ۹۳

☆ رواہ احمد، ج۱، ص ۲۳

☆ ....، ج۲، ص ۲۱۲، ۲۷۱، ۲۸۵

☆ ....، ج۴، ص ۷۱، ۲۰۶، ۲۲۷

☆ ....، ج۵، ص ۲۰، ۲۷، ۲۹، ۳۰، ۳۹، ۶۸، ۴۱۱، ۴۱۲

بیشک تمہاری جانیں، تمہارے مال اور تمہاری عزتیں آپس میں ایک دوسرے پر حرام ہیں۔ جس طرح آج کے دن (یومِ حج) کی حرمت، آج کے مہینے کی حرمت (ذوالحجہ) اور اس شہر (مکہ معظمہ) کی حرمت ہے۔ جو شخص کسی کی جان یا شے کو جان بوجھ کر ہلاک کردے۔ یا اس کا نقصان کردے تو اس پر اس شے کی قیمت یا اس کی مثل دینا لازم ہے۔ (٦)

﴿۲﴾ فیصلہ کرنے کے بعد اگر حاکم کی رائے بدل جائے تو حکم جاری اور نافذ کرنے سے پہلے وہ سابقہ فیصلہ تبدیل اور منسوخ کرسکتا ہے۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے بکریوں اور کھیت کے مالکوں کے بارے میں اپنے پہلے فیصلے کو تبدیل کردیا۔ آیات زیب عنوان میں یہ امر واضح ہے۔ (٧)

﴿۳﴾ اگر کسی کا جانور دوسرے کے کھیت یا باغ میں چھوٹ کر اسے خراب کردے تو اس کی دو صورتیں ہیں۔

(ا) جانور کے مالک نے جانور کو از خود کھیت یا باغ میں چھوڑا یا اس کے علم یا حکم سے دوسرے کے کھیت میں گیا۔ تو اس صورت میں جانور کے مالک پر خراب شدہ کھیت یا باغ کا تاوان لازم ہوگا کہ دوسرے کا کھیت یا باغ اس کی رضا سے خراب ہوا۔

(ب) اگر جانور دوسرے کے کھیت یا باغ میں مالک کے علم کے بغیر گیا اور اس نے کوئی نقصان کردیا تو اس صورت میں جانور کے مالک پر کوئی تاوان نہ ہوگا۔

کھیت رات کو خراب ہوا یا دن کو۔ دونوں صورتوں میں یہی حکم ہے۔

حدیث شریف میں ہے:

اَلْعَجْمَاءُ جَرْحُهَا (وَفِیْ رِوَایَۃٍ عَقْلُهَا) جُبَارٌ وَالْمَعْدَنُ جُبَارٌ وَالْبِیْرُ جُبَارٌ وَفِی الرِّکَازِ

---

(٦) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۲۳

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۲۶۸

(٧) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۲۶۷

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۲۷۳

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۸، ص ۶۱

اَلْخُمُسُ.(۸)

(بے زبان) جانور کا نقصان کیا ہوا رائگان ہے اس کا کوئی بدلہ نہیں۔ کسی کی کان میں ہونے والا نقصان رائگان ہے۔ کسی کے کنوئیں میں گر کر ہونے والا دوسرے کا نقصان رائگان ہے اور دریافت ہونے والے دفینہ میں پانچواں حصہ بطورِ زکوٰۃ ہے۔(۹)

---

(۸) ☆ رواہ البخاری عن ابی هریرة، ج ۱، ص ۲۰۳، ۳۱۷

☆ ....، ج ۲، ص ۱۰۲۱

☆ رواہ مسلم عن ابی هریرة، ج ۲، ص ۷۳

☆ رواہ ابوداؤد عن ابی هریرة، ج ۲، ص ۲۸۳

☆ رواہ الترمذی عن ابی هریرة، ج ۱، ص ۱۱۰

☆ رواہ النسائی عن ابی هریرة، ج ۱، ص ۳۴۵

☆ رواہ ابن ماجه عن ابی هریرة، ص ۱۹۶

☆ رواہ الدارمی عن ابی هریرة، ج ۱، ص ۴۸۳

☆ رواہ مالک فی العقول

☆ رواہ احمد، ج ۲، ص ۲۲۸............

(۹) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۲۳

☆ احکام القرآن از علامه ابوبکر محمد بن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی مطبوعه بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۲۶۶

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامه ابوعبدالله محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعه بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۲۷۳

☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف به بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبدالله بن عمر بیضاوی شافعی، ج ۲، ص ۵۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن از علامه علی بن محمد خازن شافعی مطبوعه لاهور، ج ۳، ص ۲۸۴

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیر مدارک از علامه ابوالبرکات عبدالله بن احمد بن محمود مطبوعه لاهور، ج ۳، ص ۲۸۴

☆ تفسیر صاوی از علامه احمد بن صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه، ج ۳، ص ۸۴

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج ۲۲، ص ۱۹۹

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار الله محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعه کراچی، ج ۳، ص ۱۲۹

☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشهیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴. ۷۵۴ھ) مطبوعه بیروت، ج ۶، ص ۳۳۱

☆ التفسیرات الاحمدیه از علامه احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی، پشاور، ص ۵۲۲

☆ تفسیر مظهری از علامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی، ج ۸، ص ۶۲

☆ تفسیر روح المعانی از علامه ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج ۱۷، ص ۷۵

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی مطبوعه پشاور، ج ۵، ص ۳۷۲

☆ حاشیة الجمل علی الجلالین للعلامة سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعه کراچی، ج ۵، ص ۱۴۹

☆ عمدة القاری شرح صحیح بخاری از شیخ الاسلام بدر الدین ابی محمد محمود بن العینی مطبوعه مکتبه کوئٹه، ج ۲۴، ص ۷۱

☆ مرقاة المفاتیح شرح مشکوة المصابیح از محدث شهیر علی بن سلطان محمد القاری مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج ۷، ص ۸۹

﴿۴﴾ اگر کسی نے کوئی جانور مسلمانوں کے راستہ میں چھوڑ دیا اور جانور نے کسی کو دکھ پہنچایا تو تاوان چھوڑنے والے پر عائد ہوگا۔ کیونکہ جب تک وہ جانور اس راستہ پر چلتا رہے گا اس کی رفتار کی نسبت چھوڑنے والے کی طرف ہی رہے گی۔ ہاں اگر جانور کسی اور طرف مڑ گیا، دائیں بائیں ہوگیا، یا ٹھہر گیا اور اس کے بعد کسی کو دکھ پہنچایا تو جانور کے مالک کی طرف یہ فعل منسوب نہ ہوگا۔(۱۰)

﴿۵﴾ اگر گھوڑے والا گھوڑے پر سوار ہو، یا لگام پکڑے لئے جارہا ہو، یا پیچھے سے ہنکار رہا ہو اور گھوڑا کسی کے لات مار دے یا روند ڈالے، یا سر مارے، یا کاٹ لے، یا اندھا دھند چل پڑے، یا کسی سے ٹکرا جائے، یا کھڑا کھڑا کسی کو ٹکر مار دے اور وہ جگہ گھوڑے والے کی مِلک ہو، یا ٹھیکے وغیرہ کے ذریعے اس کے قبضہ میں ہو تو سوائے اول الذکر صورت کے باقی کسی صورت میں گھوڑے والے پر تاوان عائد نہ ہوگا۔ صرف پہلی صورت میں ضمان گھوڑے والے کو دینا ہوگا۔ کیونکہ سوار ہونے کی حالت میں اس کا بوجھ گھوڑے کی پشت پر ہوتا ہے۔ ایسی حالت میں گھوڑا اگر کسی کو روند ڈالے گا تو گویا سوار بھی گھوڑے کے ساتھ روندنے میں شریک سمجھا جائے گا۔ پس اس حالت میں سوار کو مرتکب اتلاف سمجھا جائے گا۔ باقی صورتوں میں نقصان رسانی اور ایذادہی کا سبب آخرین کہہ سکتے ہیں اور مسبب پر تاوان اس وقت عائد ہوگا جب اس کی طرف سے بالارادہ فعل کا ظہور ہو کہ وہ خود چاہتا ہو کہ گھوڑے سے کسی کو ضرر پہنچے اور مذکورہ بالا صورتوں میں بالارادہ ایذا رسانی کا سبب پیدا کرنا ثابت نہیں۔ لیکن اگر وہ جگہ گھوڑے کے مالک کی نہ ہو، یا اس کے قبضہ میں نہ ہو بلکہ اس کو وہاں چلنے کی اجازت ہو، کھڑا رہنے کی اجازت نہ ہو۔ جیسے شاہراہ عام یا چلنے اور ٹھہرنے دونوں کی اجازت ہو، جیسے کوئی جنگل یا مویشیوں کی منڈی، جہاں سے گزرنا اور ٹھہرنا دونوں کی اجازت ہو، اس حالت میں مذکورہ بالا تمام صورتوں میں تاوان عائد ہوگا، خواہ سوار ہو، یا لگام پکڑے جارہا ہو، یا پیچھے سے ہنکار رہا ہو۔ لیکن ان حالات میں بھی اگر گھوڑا کسی کو لات مار دے، یا دم مار کر کچھ ضرر پہنچائے تو گھوڑے والے پر کوئی تاوان نہیں۔ کیونکہ عام راستہ میں سلامتی کے ساتھ، دوسرے کو ضرر پہنچائے بغیر گزرنا ہر مسلمان کا حق ہے۔(۱۱)

---

(۱۰) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۶۲

(۱۱) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۲۲۳

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۲۷۸

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۱۱، ص ۶۴

﴿٦﴾ شاہراہِ عام سب کا مشترکہ راستہ ہے۔ راستہ سے فائدہ اٹھانا بھی ہر ایک کا حق ہے۔ لیکن یہ اباحت اس شرط کے ساتھ مقید ہے کہ دوسرے کو ضرر نہ پہنچے۔ مگر اسی حد تک سلامتی ضروری ہے جس حد تک گزرنے والے کے حدود واختیار میں ہو۔ سوار کے لئے یہ تو ممکن ہے کہ کسی کو گھوڑے کے قدموں سے نہ روند ڈالے۔ کسی کو روندنا حقِ سیر کا تقاضا نہیں۔ ہاں چلنے میں دُم یالات سے لوگوں کو محفوظ رکھنا سوار کے اختیار سے باہر ہے۔ پس اگر چلنے میں گھوڑا سرِ راہ کسی کو لات ماردے، یا دم سے کچھ ضرر پہنچائے تو سوار کو شریکِ جرم قرار نہیں دیا جاسکتا۔ صرف اس وقت سوار پر تاوان ہوگا جب وہ مسلمانوں کے راستے میں گھوڑا کھڑا کردے اور اس حالت میں گھوڑا کسی کو لات یا دم ماردے۔ (۱۲)

﴿٧﴾ جب حاکم اجتہاد کرنے کے بعد کوئی فیصلہ کرے اور فیصلہ میں حق کو پہنچ جائے تو اس کے لئے دہرا اجر ہوگا اور اگر اجتہاد میں فیصلہ میں اس سے غلطی ہوجائے تب بھی اس کے لئے اکہرا ثواب ہے۔ اجتہاد (اپنے شرائط کے تحت) بجائے خود عبادت ہے۔ طلبِ حق کی کوشش موجب اجر ہے۔ اجتہاد کے بعد غلطی قابلِ تسامُح ہے اور صحتِ نتیجہ کی صورت میں دو اجر ہوں گے۔ ایک طلبِ حق کی کوشش کا اور دوسرا حق پر پہنچ جانے کا۔ حدیث شریف میں ہے۔

اِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ اَصَابَ فَلَهُ اَجْرَانِ وَ اِنْ حَكَمَ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ اَخْطَأَ فَلَهُ اَجْرٌ. (۱۳)

جب حاکم فیصلہ کرنے میں اجتہاد کرے پھر درست فیصلہ پر پہنچ جائے تو اس کے لئے دو اجر ہیں۔ اور اگر فیصلہ میں اجتہاد کرے پھر اس سے خطا ہوجائے تو اس کے لئے ایک اجر ہے۔ (۱۴)

---

(۱۲) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۸، ص ۶۴

(۱۳) ☆ رواہ البخاری عن عمرو بن العاص، ج۲، ص ۱۰۹۱

☆ رواہ مسلم عن عمرو بن العاص، ج۲، ص ۷۶

☆ رواہ ابوداود عن عمرو بن العاص، ج۲، ص ۱۴۷

☆ رواہ الترمذی عن ابی ہریرہ، ج۱، ص ۱۹۳

(۱۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۱، ص ۲۷۱

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۲۵۴

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص ۱۵۶

﴿۸﴾ اجتہاد وہ کرے جو اجتہاد کے اصول وضوابط، کتاب وسنت، قیاس اور پہلے مجتہدین کے اقوال کا عالم ہو۔ ورنہ خطا کار ہوگا۔(۱۵)

﴿۹﴾ جو شخص کتاب اللہ اور سنت رسول ﷺ کے معانی اور ان سے احکام کے استنباط اور استخراج کا طریقہ نہ جانتا ہو اس کے لئے ائمہ اربعہ میں سے کسی ایک کی تقلید لازم ہے۔(۱۶)

﴿۱۰﴾ جو ایک امام کا مقلد ہو اسے تمام مسائل میں اس امام کی تقلید ہی لازم ہے۔ ایسا جائز نہیں کہ بعض مسائل میں ایک امام کی تقلید کرے اور بعض میں دوسرے امام کی۔ ایسا کرنے والا تو امام کا مقلد نہیں بلکہ اپنے نفس کی اتباع کرنے والا ہے۔(۱۷)

﴿۱۱﴾ کسی مجتہد کے لئے دوسرے مجتہد کی تقلید جائز نہیں۔(۱۸)

﴿۱۲﴾ حق اہل سنت وجماعت کے ساتھ مختص ہے، باقی فرقے سب باطل ہیں۔ مثلاً معتزلہ، خوارج، روافض اور ان کی شاخیں، سب اہلِ ہوا اور بدعتی ہیں۔(۱۹)

فائدہ(۱)

اللہ تعالیٰ نے حضرت داوٗد علیہ السلام کیلئے کتاب اللہ کی تلاوت بہت آسان فرمادی۔ گھوڑوں پر زینیں کسنے کا حکم دے کر کتاب کی تلاوت شروع کردیتے اور زینیں کسنے نہ پاتی تھیں کہ وہ پڑھ کر فارغ ہوجاتے تھے۔(۲۰)

(بقیہ۱۴) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۲۸۴

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۲۸۴

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ ، کوئٹہ، ج۵، ص ۵۰۵

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۲۶

(۱۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۲۷۲

(۱۶) ☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری(م۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ،پشاور، ص ۵۲۲

(۱۷) ☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری(م۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ،پشاور، ص ۵۲۲

(۱۸) ☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری(م۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ،پشاور، ص ۵۲۳

(۱۹) ☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری(م۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ،پشاور، ص ۵۲۷

(۲۰) ☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۲۱

فائدہ(۲)

حضرت داؤد علیہ السلام صرف اپنے ہاتھ کی کمائی کھاتے تھے۔(۲۱)

فائدہ(۳)

حضرت سلیمان علیہ السلام کا فیصلہ صلح کے طور پر تھا اور حضرت داؤد علیہ السلام کا فیصلہ (اپنی شریعت کے مطابق) حکم کے طور پر تھا۔ صلح حکم سے بہتر ہے۔(۲۲)

فائدہ(٤)

ہمارے نبی پاک ﷺ کی شریعت میں حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہما السلام دونوں کا فیصلہ منسوخ ہے۔(۲۳)

فائدہ(۵)

مذاہب اربعہ (حنفی، مالکی، شافعی اور حنبلی) کا حصر اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہے۔ جمہور امت کا اسی پر اجماع ہے اور یہ عنداللہ قبولیت کی علامت ہے۔(۲۴)

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَعُلَمَاءِ اُمَّتِہٖ وَصُلَحَاءِ مِلَّتِہٖ اَجْمَعِیْنَ.

آج ۳/جمادی الثانیہ ۱۴۲۶ھ/ ۱۱/جولائی ۲۰۰۵ء کو سورۃ الانبیاء میں بیان شدہ احکام کی ترتیب سے فراغت پائی۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید کے باقی احکام کی ترتیب و تالیف کی توفیق ارزانی فرمائے۔

☆☆☆☆☆

(۲۱) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۸، ص ۶۱

(۲۲) ☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۲۱

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۸، ص ۶۵

(۲۳) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۲۲۳

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۲۵۳

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۲، ص ۱۵۶

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص ۱۲۹

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۲۲

باب (۲۸۵)

﴿انسانی تخلیق کے قدرتی مراحل، مصنوعی عملِ تولید، کلوننگ، ٹیسٹ ٹیوب بے بی﴾

سورۃ الحج

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

یٰۤاَیُّھَا النَّاسُ اِنۡ کُنۡتُمۡ فِیۡ رَیۡبٍ مِّنَ الۡبَعۡثِ فَاِنَّا خَلَقۡنٰکُمۡ مِّنۡ تُرَابٍ ثُمَّ مِنۡ نُّطۡفَۃٍ ثُمَّ مِنۡ عَلَقَۃٍ ثُمَّ مِنۡ مُّضۡغَۃٍ مُّخَلَّقَۃٍ وَّ غَیۡرِ مُخَلَّقَۃٍ لِّنُبَیِّنَ لَکُمۡ ؕ وَ نُقِرُّ فِی الۡاَرۡحَامِ مَا نَشَآءُ اِلٰۤی اَجَلٍ مُّسَمًّی ثُمَّ نُخۡرِجُکُمۡ طِفۡلًا ثُمَّ لِتَبۡلُغُوۡۤا اَشُدَّکُمۡ ۚ وَ مِنۡکُمۡ مَّنۡ یُّتَوَفّٰی وَ مِنۡکُمۡ مَّنۡ یُّرَدُّ اِلٰۤی اَرۡذَلِ الۡعُمُرِ لِکَیۡلَا یَعۡلَمَ مِنۡۢ بَعۡدِ عِلۡمٍ شَیۡئًا ؕ وَ تَرَی الۡاَرۡضَ ھَامِدَۃً فَاِذَاۤ اَنۡزَلۡنَا عَلَیۡھَا الۡمَآءَ اھۡتَزَّتۡ وَ رَبَتۡ وَ اَنۡۢبَتَتۡ مِنۡ کُلِّ زَوۡجٍۭ بَھِیۡجٍ ○ (سورۃ الحج آیت ۵)

اے لوگو اگر تمہیں قیامت کے دن جینے میں کچھ شک ہو تو یہ غور کرو کہ ہم نے تمہیں پیدا کیا مٹی سے، پھر پانی کی بوند سے، پھر خون کی پھٹک سے، پھر گوشت کی بوٹی سے، نقشہ بنی اور بے بنی تا کہ تمہارے لئے اپنی نشانیاں ظاہر فرمائیں، اور ہم ٹھہرائے رکھتے ہیں ماؤں کے پیٹ میں جسے چاہیں

ایک مقرر میعاد تک، پھر تمہیں نکالتے ہیں بچہ، پھر اس لئے کہ تم اپنی جوانی کو پہنچو، اور تم میں کوئی پہلے ہی مر جاتا ہے اور کوئی سب میں نکمی عمر تک ڈالا جاتا ہے کہ جاننے کے بعد کچھ نہ جانے، اور تو زمین کو دیکھے مرجھائی ہوئی پھر جب ہم نے اس پر پانی اتارا، تروتازہ ہوئی اور ابھر آئی اور ہر رونق دار جوڑا اگالائی۔

حل لغات:

اَلْبَعْثُ: بَعْثٌ اور بَعَثٌ (فاکلمہ کے سکون اور فتحہ کے ساتھ) دونوں طرح استعمال ہوتا ہے۔ اس کا معنی ہے: اٹھانا، ابھارنا، تنہا بھیجنا، کسی کے ساتھ بھیجنا، برانگیختہ کرنا۔

بَعْث کی دو قسمیں ہیں۔

﴿۱﴾ بشری: اونٹ کا اٹھانا، انسان کا بھیجنا۔

﴿۲﴾ الٰہی: اس کی پھر دو قسمیں ہیں۔

اوّل: عدم سے اعیان، اجناس اور انواع کو وجود میں لانا۔

بَعْث کی یہ نوعیت ذاتِ باری تعالیٰ عز اسمہٗ کے ساتھ خاص ہے، کوئی دوسرا اس میں اس کا شریک نہیں۔

دوم: مردہ زندہ کرنا۔

یہ معنی اگرچہ اللہ تعالیٰ جل شانہٗ کی صفات میں سے ہے۔ مگر اسی نے یہ معنی (صفت) اپنے بعض مقرب بندوں کو عطا فرمایا ہے۔ مثلاً حضرت عیسیٰ علیہ السلام خود فرماتے ہیں۔

وَاُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَ الْاَبْرَصَ وَاُحْيِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ الآية (سورۃ آل عمران آیت ۴۹)

اور میں شفا دیتا ہوں مادرزاد اندھے اور سفید داغ والے کو اور میں مردے جلاتا ہوں۔

لغتِ عرب میں بَعْث دو معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔

﴿۱﴾ بھیجنا: یہ ارشادِ ربانی اسی معنی میں ہے:

ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْ ، بَعْدِهِمْ مُوْسٰی وَ هٰرُوْنَ اِلٰی فِرْعَوْنَ وَ مَلَائِهٖ الآیۃ (سورۃ یونس آیت ۷۵)

پھران کے بعد ہم نے موسیٰ اور ہارون کو فرعون اور اس کے درباریوں کی طرف بھیجا۔

یہ ارشادِ ربانی بھی اسی معنی میں ہے:

ھُوَالَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا الآیۃ (سورۃ الجمعۃ آیت ۲)

وہی ہے جس نے اَن پڑھوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا۔

﴿۲﴾ ابھارنا، اٹھانا۔ ہر وہ شے جو تصرف سے روک دے، اس کا زائل کرنا بھی مجازاً بَعْث کہلاتا ہے۔ اور بمعنی لشکر بھی استعمال ہوتا ہے کہ وہ بھی بھیجا جاتا ہے۔ قرآنِ مجید میں یہ کلمہ چند معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ دل میں ڈالنا، دنیا میں زندہ کرنا، نیند سے بیدار ہونا، مسلط کرنا، بھیجنا، مقرر کرنا، بیان کرنا، قبروں سے اٹھانا۔

بَعْث اور اِرْسَال میں فرق یہ ہے کہ بَعْث اپنے مقصد کے لئے کسی کو بھیجنا اور اِرْسَال دوسرے کے فائدہ کے لئے بھیجنا ہے۔

آیت زیبِ عنوان میں بَعْث سے مراد ہے موت کے بعد دوبارہ زندہ ہو کر اٹھنا، حشر، قیامت، قیامِ ارواح مع اجساد۔(۱)

---

(۱) ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی مطبوعہ کراچی، ص ۵۲

☆ قاموس القرآن (اوصلاح الوجوہ النظائر فی القرآن الکریم) للمفسر الحسین بن محمد الدامغانی. مطبوعہ بیروت، ص ۷۳

☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مولفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی (م ۷۷۰ھ)، ج ۱، ص ۲۸

☆ المنجد ازلوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ص ۱۱۷

☆ الفروق اللغویۃ مولفہ ابو ھلال الحسن بن عبداللہ بن سہل العسکری (م ۴۰۰ھ) مطبوعہ کوئٹہ، ص ۲۹۹

☆ تاج العروس ازعلامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۱، ص ۲۰۳

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۹

☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج ۲، ص ۶۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۲۹۹

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمحشری مطبوعہ کراچی، ج ۳، ص ۱۳۵

☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی مطبوعہ پشاور، ج ۵، ص ۴۰۱

☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴. ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵، ص ۳۵۲

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۸، ص ۱۱۱

فَاِنَّا خَلَقۡنٰکُمۡ مِّنۡ تُرَابٍ: ہم نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا۔ یعنی ہم نے تمہاری اصل تمہارے باپ آدم کو مٹی سے پیدا کیا۔ یا ہم نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا، بایں طور کہ مٹی سے نباتات پیدا کی، نباتات سے غذا بنائی، غذا سے منی بنائی اور منی سے تمہیں پیدا کیا۔ (۲)

نُطۡفَةٍ: لغوی معنی ہے: صاف پانی، تھوڑا ہو یا بہت، سمندر، ڈول یا مشکیزہ وغیرہ میں بچا ہوا پانی، لُوٴلُوٴ، مرد یا عورت کی منی۔ (۳)

آیتِ زیب عنوان میں اس سے مراد پانی کا قطرہ (منی) ہے۔ (۴)

عَلَقَةٍ: اس کا معنی ہے: خون کی پھٹک، ہاتھ سے چمٹنے والی مٹی۔ لٹکائی ہوئی چیز، درخت کا وہ حصہ جہاں جانور پہنچ سکیں،

(۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۹

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعود الفراء البغوی(م ۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان، ۳، ص ۲۷۵

☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج ۲، ص ۵۷

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج ۳، ص ۹۳

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی(م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۷، ص ۱۱۶

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمخشری مطبوعہ کراچی، ج ۳، ص ۱۴۵

☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمدبن یوسف الشہیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴۔۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج ۵، ص ۳۵۱

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۲۹۹

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج ۶، ص ۵

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج ۸، ص ۱۱۱

(۳) ☆ المنجد ازلوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ص ۲۹۱

☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفہانی مطبوعہ کراچی، ص ۴۹۶

☆ الفروق اللغویۃ مولفہ ابو ھلال الحسن بن عبداللہ بن سہل العسکری (م ۴۰۰ھ) مطبوعہ کوئٹہ، ص ۳۴۸

☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مولفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی(م ۷۷۰ھ)، ج ۲، ص ۱۲۶

☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی(م ۱۲۰۵ھ)مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۳۵۷

(۴) ☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج ۲، ص ۵۷

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج ۳، ص ۹۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۲۹۹

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمخشری مطبوعہ کراچی، ج ۳، ص ۱۴۵

☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمدبن یوسف الشہیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴۔۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج ۵، ص ۳۵۱

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۳، ص ۸

جونک، چمٹ جانا۔(۵)

آیت زیبِ عنوان میں اس سے مراد خون کا لوتھڑا ہے۔شدید سرخ خون۔(۶)

مُضْغَة: کچے گوشت کا وہ چھوٹا ٹکڑا جو چبایا جاسکے۔غذا کا وہ ٹکڑا جو منہ میں بچا رہے۔جنین کی وہ حالت، جو خون کے بعد گوشت کے لوتھڑے کی شکل بنتی ہے۔(۷)

آیتِ زیب عنوان میں آخری معنی مراد ہے۔(۸)

---

(۵) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ص ۸۳۵
☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی مطبوعہ کراچی، ص ۲۴۳
☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مولفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی (م ۷۷۰ھ)، ج ۲، ص ۳۶
☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۷، ص ۱۹

(۶) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۱۰
☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ۳، ص ۲۷۵
☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج ۳، ص ۱۴۵
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۳، ص ۸
☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج ۲، ص ۵۷
☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج ۳، ص ۹۳
☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج ۶، ص ۱۵
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۷، ص ۱۱۶
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۲۹۹
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۲۹۹
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۸، ص ۱۱۱

(۷) ☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی مطبوعہ کراچی، ص ۴۶۹
☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ص ۱۲۱۳
☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مولفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی (م ۷۷۰ھ)، ج ۲، ص ۳۶
☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۶، ص ۳۰

(۸) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۱۰
☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ۳، ص ۲۷۵
☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج ۲، ص ۵۷
☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج ۳، ص ۹۳
☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبد الرحمن بن علی ابن الجوزی (ت ۵۹۷ھ) مطبوعہ پشاور، ۵، ص ۴۰۶
☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج ۳، ص ۳۵۱

مُخَلَّقَةٍ وَّغَيْرِ مُخَلَّقَةٍ: نقشہ بنی اور بے بنی۔

ماں کے رحم (بچہ دانی) میں گوشت کی بوٹی اس وقت مخلقہ ہوگی جب اس میں انسانی اعضاء پیدا ہوں گے۔ سر، ہاتھ، سینہ، پیٹ، ران، پاؤں اور دیگر اعضاء بن چکے ہوں گے اور اگر گوشت کی اس بوٹی میں اعضاء نہ بنے ہوں تو وہ غیر مخلقہ ہے۔ کچا حمل۔(۹)

لِنُبَيِّنَ لَكُمْ: تاکہ تمہارے لئے اپنی نشانیاں ظاہر فرمادیں۔ تمہاری پیدائش کے اطوار واحوال کو پھیر کر ہم اپنی کمالِ قدرت کو بیان فرمادیں۔

یاد رہے مٹی سے انسان بننے تک سات تغیرات رونما ہوتے ہیں۔ مٹی، منی، علقہ (خون کی پھٹک)، مضغہ (گوشت کا لوتھڑا)، بچہ، بالغ، بڑھاپے سے وفات یا بڑھاپے کی نکمی عمر۔ انسانی پیدائش کے بتدریج تغیرات،

(بقیہ۸) ☆ تفسیر البحر المحیط ،لمحمدبن یوسف الشھیربابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴۔۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵،ص ۳۵۲

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ ،کوئٹہ، ج۶،ص۶

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۷،ص۱۱۶

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ ،سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ)مطبوعہ کراچی، ج ۵،ص ۱۷۴

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج۳،ص ۱۲۷۱

☆ تفسیر مظھری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۸،ص ۱۱۱

(۹) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج۱۲،ص۱۰

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج۳،ص ۱۲۷۱

☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م۳۷۰ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج۳،ص۲۲۵،۲۲۸

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان،۳،ص۲۷۵

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعہ مصر، ج۳،ص۲۰۶

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر، ج۲۳،ص۸

☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی، ج۲،ص۵۷

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی وعلامہ جلال الدین مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج ۳،ص ۹۴

☆ زادالمسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت۵۹۷ھ)مطبوعہ پشاور،۵،ص ۳۰۶

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاھور، ج۳،ص ۲۹۹

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود مطبوعہ لاھور، ج ۳،ص۲۹۹

☆ تفسیر مظھری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۸،ص ۱۱۱

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ ،سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ)مطبوعہ کراچی، ج ۵،ص ۱۷۵

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمحشری مطبوعہ کراچی، ج۳،ص۱۴۶

☆ تفسیر البحر المحیط ،لمحمدبن یوسف الشھیربابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴۔۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵،ص ۳۵۲

آفاق کے حقائق ودقائق جنہیں عبارات بیان کرنے سے قاصر ہیں، ہماری قدرتِ کاملہ پر واضح نشانیاں ہیں۔

اس سے یہ معلوم کرنا کتنا آسان ہے کہ جو ان اشیاء کے ابتداء پیدا کرنے پر قادر ہے وہ ان کے اعادہ پر بھی قادر ہے۔(۱۰)

اَرْذَلِ الْعُمُرِ: نکمی عمر، مراد بڑھاپا۔

بڑھاپے میں بالعموم قوت، عقل، فہم میں ضعف آجاتا ہے، ضعفِ فکر سے احوال میں تناقض آجاتا ہے۔اس لئے اسے نکمی عمر کہا گیا ہے۔(۱۱)

وَنُقِرُّ فِی الْاَرْحَامِ مَا نَشَآءُ اِلٰٓی اَجَلٍ مُّسَمًّی: اور ہم ٹھہرائے رکھتے ہیں ماؤں کے پیٹ میں جسے چاہیں ایک مقررہ میعاد تک ۔مرد اور عورت کے اختلاط سے مرد کا نطفہ عورت کے رحم میں داخل ہونے، اس کا خون بننے، پھر گوشت کا لوتھڑا بننے، پھر اس میں انسانی اعضاء کے بننے، پھر اس میں روح ڈالنے اور پھر بچہ کی پیدائش کے فطری اور قدرتی عمل کا ایک وقت متعین ہے۔ بلکہ ایک حالت سے دوسری میں منتقل ہونے کا وقت بھی مقرر ہے۔

مقررہ میعاد تک بچہ کا ماں کے پیٹ میں ٹھہرائے رکھنے کو اللہ تعالیٰ نے اپنی منشاء سے متعلق فرمادیا ہے۔

---

(۱۰) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج۱۲،ص۱۴
☆ تفسیرانوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی، ج۲،ص۵۷
☆ زادالمسیرفی علم التفسیرللحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت۵۹۷ھ)مطبوعہ پشاور،۵،ص۴۰۷
☆ تفسیر کبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۳،ص۸
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳،ص۲۰۰
☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۶،ص۷
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۷،ص۱۱۷
☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۸،ص۱۱۲

(۱۱) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج۱۲،ص۱۵
☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعہ مصر، ج۳،ص۲۰۷
☆ تفسیرانوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی، ج۲،ص۸۵
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳،ص۲۰۰
☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی وعلامہ جلال الدین مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج۳،ص۹۴
☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳،ص۱۴۶
☆ تفسیرالبحرالمحیط ،لمحمدبن یوسف الشہیربابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴-۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵،ص۳۵۳
☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۸،ص۱۱۳

وَ تَرَى الْاَرْضَ هَامِدَةً: اور تو زمین کو دیکھے مرجھائی ہوئی۔

هَمَدَ (از باب نَصَرَ) هَمْدًا، هُمُوْدًا کا معنی ہے بجھنا، کپڑے کا لپٹے لپٹے تہوں پر سے پھٹ جانا، آگ کا بجھنا، ٹھنڈا ہونا، مرنا، آوازوں کا بند ہونا۔ هَمَدَتِ الْاَرْضُ کا معنی ہے زمین کا بنجر ہونا، بے آب و گیاہ ہونا۔

خُمُوْد اور هُمُوْد میں فرق ہے۔ خُمُوْد آگ کے انگاروں کا بجھنا، جبکہ ابھی اس میں حرارت باقی رہے اور هُمُوْد آگ کا پوری طرح ٹھنڈا ہو جانا۔

هَبَاء آگ کا راکھ بن جانا۔ (۱۲)

آیتِ مبارکہ میں هَامِدَةً سے مراد وہ زمین ہے جس میں نہ حیات ہو، نہ نباتات ہوں، نہ سبزہ ہو، نہ بارش کی امید ہو۔ (۱۳)

فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَآءَ: پھر جب ہم نے اس پر پانی اتارا، بارش برسی۔

پانی اترنے سے مراد بارش کے علاوہ دیگر ذرائع سے پانی حاصل ہونا بھی ہے۔ مثلاً دریا، نہر، کنواں، نل، چشمہ وغیرہ۔

اِهْتَزَّتْ: تروتازہ ہوئی۔

اِهْتِزَاز سے مراد شدتِ حرکت، زمین کی سبزی کا حرکت کرنا تاکہ دیکھنے والے کو خوش کر دے۔ نباتات کا زمین

---

(۱۲) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ص ۱۴۳۶
☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی مطبوعہ کراچی، ص ۵۴۵
☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مولفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی (م ۷۷۰ھ)، ج ۲، ص ۱۴۱
☆ الفروق اللغویۃ مولفہ ابو ہلال الحسن بن عبد اللہ بن سہل العسکری (م ۴۰۰ھ) مطبوعہ کوئٹہ، ص ۳۳۶
☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۵۴۶

(۱۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۱۶
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۲۰۸
☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج ۲، ص ۵۸
☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبد الرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت ۵۹۷ھ) مطبوعہ پشاور، ۵، ص ۴۰۷
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۵، ص ۴۰۸
☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبد اللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۲۰۰
☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج ۳، ص ۹۴
☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج ۳، ص ۱۴۶
☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔ ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵، ص ۳۵۳
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۸، ص ۱۱۴

سے اُگنا۔(۱۴)

وَرَبَتْ:اورابھرآئی۔

رَبَـا یَـرْبُـوْرِبَـاءً وَرَبُـواً کا معنی ہے مال کا زیادہ ہونا، بڑھنا، بلند ہونا، نشوونما پانا، دشمن یا خوف کے باعث گھوڑے کا سانس پھول جانا، پھٹ پڑنا۔(۱۵)

آیت زیب عنوان میں اس سے مراد بلند ہونا اور ابھرنا ہے۔(۱۶)

اَنْبَتَتْ:اگلائی۔

---

(۱۴) ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامه حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفهانی مطبوعه کراچی ،ص ۵۴۲
☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی ،مولفۃ علامه احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی(م ۷۷۰ھ)، ج ۲،ص ۱۳۹
☆ تاج العروس ازعلامه سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی(م ۱۲۰۵ھ)مطبوعه مصر، ج ۴،ص ۹۲
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعه بیروت،لبنان، ج ۱۲،ص ۱۶
☆ تفسیرالقرآن المعروف به تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعه مصر، ج ۳،ص ۲۰۸
☆ تفسیرانوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبدالله بن عمربیضاوی شیرازی شافعی، ج ۲،ص ۵۸
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن از علامه علی بن محمدخازن شافعی مطبوعه لاهور، ج ۳،ص ۲۰۰
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیرمدارک ازعلامه ابوالبرکات عبدالله بن احمدبن محمود مطبوعه لاهور، ج ۳،ص ۲۰۰
☆ تفسیرجلالین ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی وعلامه جلال الدین محلی مطبوعه مکه مکرمه، ج ۳،ص ۹۴
☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار الله محمودبن عمربن محمدالزمخشری مطبوعه کراچی، ج ۳،ص ۱۴۶
☆ تفسیرروح البیان ازعلامه اسمعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعه مکتبه اسلامیه ،کوئٹه، ج ۶،ص ۷
☆ تفسیر کبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج ۲۳،ص ۹

(۱۵) ☆ المنجد ازلوئیس معلوف ایسوعی،مطبوعه دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانه کراچی،ص ۳۳۰
☆ قاموس القرآن (اوصلاح الوجوه النظائرفی القرآن الکریم)للمفسر الحسین بن محمدالدامغانی.مطبوعه بیروت،ص ۱۹۰
☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامه حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفهانی مطبوعه کراچی ،ص ۱۸۶
☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی ،مولفه علامه احمدبن محمدعلی المقبر فیومی(م ۷۷۰ھ)، ج ۱،ص ۱۰۵
☆ تاج العروس ازعلامه سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی(م ۱۲۰۵ھ)مطبوعه مصر، ج ۱۰،ص ۱۱۲

(۱۶) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعه بیروت،لبنان، ج ۱۲،ص ۱۶
☆ تفسیرالقرآن المعروف به تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعه مصر، ج ۳،ص ۲۰۸
☆ تفسیرانوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبدالله بن عمربیضاوی شیرازی شافعی، ج ۲،ص ۵۸
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن از علامه علی بن محمدخازن شافعی مطبوعه لاهور، ج ۳،ص ۲۰۰
☆ تفسیرالبغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م ۵۱۶ھ)مطبوعه ملتان، ۳،ص ۲۷۶
☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار الله محمودبن عمربن محمدالزمخشری مطبوعه کراچی، ج ۳،ص ۱۴۶
☆ تفسیرالبحرالمحیط ،لمحمدبن یوسف الشهیربابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴۔۷۵۴ھ)مطبوعه بیروت، ج ۵،ص ۳۵۳
☆ تفسیرمظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمه)مطبوعه دهلی، ج ۸،ص ۱۱۴

سبزہ کے اگانے کی زمین کی طرف اگانے کی نسبت مجازی ہے، اگانے والا حقیقی طور پر اللہ تعالیٰ ہے۔(۱۷)

زَوْجٍ: جوڑا، خاوند، بیوی، ساتھی۔(۱۸)

جانداروں میں نر اور مادہ کی طرح نباتات میں بھی نر اور مادہ ہے۔قرآنِ مجید کی اس حقیقت کو جدید علمِ نباتات کے ماہرین نے تسلیم کیا ہے۔

بَهِيجٍ: خوش نما، خوبصورت، رونق دار

بَهُجَ (از باب کَرُمَ) بَهَاجَةً وَ بَهْجَاناً کا معنی ہے خوبصورت ہونا۔اس باب سے صفت مذکر بَهِيجٌ اور صفت مؤنث مِبْهَاجٌ ہے۔بَهِجَ (از باب سَمِعَ) بَهْجاً بِهٖ بمعنی خوش و مسرور ہونا۔صفت بِهِيجٌ اور بَهِيجٌ ہے۔ بَهَجَ (از باب فَتَحَ) بَهجاً اور اَبْهَجَ (از باب افعال) کا معنی ہے خوش کرنا، مسرور کرنا۔(۱۹)

---

(۱۷) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۲۰۰

(۱۸) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۵۲۲

☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی مطبوعہ کراچی، ص ۲۱۵

☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مولفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی (م ۷۷۰ھ)، ج ۱، ص ۱۲۵

☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۵۴

(۱۹) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۱۳۱

☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی مطبوعہ کراچی، ص ۶۳

☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مولفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی (م ۷۷۰ھ)، ج ۱، ص ۳۳

☆ الفروق اللغویۃ مولفہ ابو ہلال الحسن بن عبداللہ بن سہل العسکری (م ۴۰۰ھ) مطبوعہ کوئٹہ. ۲۹۲

☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۱۰

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۱.۶

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۲۰۸

☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج ۲، ص ۵۸

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۲۰۰

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۲۰۰

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۳، ص ۹

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج ۳، ص ۹۴

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ۳، ص ۲۷۵

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج ۳، ص ۱۴۶

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج ۶، ص ۸

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۷، ص ۱۱۷

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۸، ص ۱۱۴

شانِ نزول :

یہ آیتِ مبارکہ قیامت کا انکار کرنے والوں کی تردید میں نازل ہوئی اور اس آیت میں حشر ونشر کو دو دلیلوں سے ثابت کیا گیا ہے۔ ایک دلیل انفسی اور دوسری آفاقی۔ یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ ایک دلیل نظری ہے اور دوسری مشاہداتی۔

پہلی دلیل میں مر کر دوبارہ زندہ ہو کر اٹھنے کے ثبوت میں خود انسان کے تخلیقی مراحل کا ذکر ہے۔ مٹی سے نباتات پیدا ہوئے، نباتات سے غذا بنی، غذا سے انسان کا نطفہ تیار ہوا، نطفہ ماں کے رحم میں جا کر خون کی پھٹک بنا، خون کی وہ پھٹک وہیں گوشت کا لوتھڑا بنا، گوشت کے اس لوتھڑے میں انسانی اعضاء بنے، اس میں جان ڈالی گئی اور پھر بچہ پیدا ہوا، بچہ جوان ہوا، اس کو بچپن میں یا جوانی میں یا بڑھاپے تک پہنچ کر موت آئی۔

ذرا غور تو کرو کہ جو ذاتِ کریم وجلیل شانہٗ مٹی سے انسان بنا لیتی ہے، وہ قبر میں پڑے ہوئے انسان کو دوبارہ زندہ کرنے پر بھی قدرت رکھتی ہے۔ مردہ ہو کر دوبارہ جی اٹھنے کا انکار کرنے والو! ذرا اپنی ہی ذات میں غور کر لو، تمہیں اپنے انکار یا شک کا جواب مل جائے گا۔

اثباتِ حشر میں دوسری دلیل کا خلاصہ یوں ہے کہ تم ذرا خشک، بنجر، بے آب وگیاہ زمین کو دیکھو کہ وہاں سبزہ کا نام ونشان تک نظر نہیں آتا۔ جب اس زمین کو پانی ملتا ہے تو اس میں سبزہ اُگ آتا ہے، کونپلیں پھوٹ آتی ہیں، کھیتی جوان ہو کر لہلہاتی ہے، اس پُر رونق اور خوشنما کھیتی کو دیکھنے والا مسرت اور خوشی محسوس کرتا ہے۔ اس سبزہ میں جانداروں کی طرح نر اور مادہ اجزا پیدا کئے۔ ہر کھیتی، سبزہ، پودا اور درخت کا خوشنما جوڑا پیدا کیا۔ کھیتی کو لہلہاتے دیکھنے والے! ذرا غور کر، جس ذاتِ اقدس واعلیٰ نے خشک زمین سے سبزہ اگایا وہ قبروں سے مردوں کو اٹھانے پر اور زندہ کرنے پر قادر ہے۔ (۲۰)

---

(۲۰) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲، ص۹

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص۲۰۶

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۳، ص۷

☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمدبن یوسف الشہیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص۳۵۱

☆ زادالمسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت۵۹۷ھ) مطبوعہ پشاور، ۵، ص۴۰۶

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج۳، ص۹۳

☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج۲، ص۵۶

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ مرنے کے بعد دوبارہ جی کر اٹھنے، دنیوی زندگی کے تمام اعمال کا حساب دینے اور جزا وسزا پر ایمان لانا فرض ہے۔ قیامت، حشر ونشر، جنت ودوزخ برحق ہیں، ان کا انکار ایمانیات کا انکار اور کفرِ صریح ہے۔ (۲۱)

﴿۲﴾ ماں کے رحم میں جنین میں روح ایک سو بیس روز (چار ماہ) کے بعد پڑتی ہے۔ احادیثِ طیبہ سے ایسا ہی ثابت ہے۔ احکام کا دارومدار اسی پر ہے۔ حمل کا نفقہ ماں کے لئے اسی سے ثابت ہے۔ ایک صحیح حدیث شریف میں ہے۔

اِذَا اَحَدُکُم یُجمَعُ خَلقُهٗ فِی بَطنِ اُمِّهٖ اَربَعِینَ یَوماً ثُمَّ یَکُونُ فِی ذٰلِکَ عَلَقَةً مِثلَ ذَالِکَ ثُمَّ یَکُونُ مُضغَةً مِثلَ ذَالِکَ ثُمَّ یُرسَلُ المَلَکُ فَیُنفَخُ فِیهِ الرُّوحُ وَیُؤمَرُ بِاَربَعِ کَلِمَاتٍ: یُکتَبُ رِزقُهٗ وَاَجَلُهٗ وَعَمَلُهٗ وَ شَقِیٌّ اَو سَعِیدٌ... الحدیث (۲۲)

(بقیہ ۲۰) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن از علامه علی بن محمدخازن شافعی مطبوعه لاهور، ج۳،ص۲۹۹
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیرمدارک ازعلامه ابوالبرکات عبدالله بن احمدبن محمود مطبوعه لاهور، ج۳،ص۲۹۹
☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار الله محمودبن عمربن محمدالزمخشری مطبوعه کراچی، ج۳،ص۱۴۵
☆ حاشیة الجمل علی الجلالین للعلامة ،سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ)مطبوعه کراچی: ج۵،ص۱۷۴
☆ تفسیرروح البیان ازعلامه اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعه مکتبه اسلامیه ،کوئٹه، ج۶،ص۵
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج۱۷،ص۱۱۶
☆ تفسیرمظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردوترجمه)مطبوعه دهلی، ج۸،ص۱۱۱

(۲۱) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعه بیروت،لبنان، ج۱۲،ص۹
☆ تفسیرالقرآن المعروف به تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعه مصر، ج۳،ص۲۰۶
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن از علامه علی بن محمدخازن شافعی مطبوعه لاهور، ج۳،ص۲۹۹
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیرمدارک ازعلامه ابوالبرکات عبدالله بن احمدبن محمود مطبوعه لاهور، ج۳،ص۲۹۹
☆ تفسیرجلالین ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی وعلامه جلال الدین محلی مطبوعه مکه مکرمه، ج۳،ص۹۳
☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج۲۳،ص۷
☆ تفسیرروح البیان ازعلامه اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعه مکتبه اسلامیه ،کوئٹه، ج۶،ص۵
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج۱۷،ص۱۱۵
☆ تفسیرمظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردوترجمه)مطبوعه دهلی، ج۸،ص۱۱۱

(۲۲) ☆ رواه البخاری عن ابن مسعود، ج۱،ص۴۶۹،۴۵۶
☆ ....۲،ج۹۷۲،۱۱۱۰
☆ رواه مسلم عن عبدالله بن مسعود، ج۲،ص۳۳۲
☆ رواه الترمذی عن عبدالله بن مسعود، ج۲،۴۵
☆ رواه ابوداؤد عن عبدالله بن مسعود فی کتاب السنن
☆ رواه ابن ماجه عن عبدالله بن مسعود فی مقدمه

جب تم میں سے کسی کی پیدائش (کے اسباب کو) ماں کے پیٹ میں چالیس دن میں جمع کیا جاتا ہے، پھر اسی رحم میں خون کا لوتھڑا اتنے ہی دن رہتا ہے، پھر اسی رحم میں گوشت کی بوٹی اتنے ہی دن رہتی ہے، پھر اس کی طرف ایک فرشتہ کو بھیجا جاتا ہے، پھر وہ اس میں روح پھونکتا ہے، (3x40=120) اور اسے چار کلمات لکھنے کا حکم دیتا ہے۔ اس کا رزق، اس کی عمر، اس کا عمل اور بد بخت یا نیک بخت ہونا لکھا جاتا ہے۔ (۲۳)

﴿۳﴾ ماں کے رحم میں گوشت کے لوتھڑے کو انسان نہیں کہہ سکتے، جس طرح انسان کے ابتدائی مراحل مٹی، منی، خون کی پھٹک کو انسان نہیں کہہ سکتے۔ جنین اس وقت انسان کہلائے گا جب اس میں اعضاء پیدا ہوں گے اور اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی قدرتِ کاملہ سے احسنِ تقویم واکملِ تعدیل ہوگا۔ خون کی پھٹک جب انسان شمار نہیں ہوتی وہ حمل بھی شمار نہیں ہوتا، اس کے ساقط ہونے سے عدت ختم نہیں ہوگی، عدت تو وضعِ حمل سے ساقط ہوتی ہے، جب وہ انسان نہیں تو حمل بھی شمار نہیں ہوگا۔ (۲۴)

﴿۴﴾ میراث کی علت محض بچہ ہونا نہیں۔ کیونکہ مردہ بچہ بھی بچہ ہے، اس کے باوجود وہ وارث نہیں۔ اس مردہ بچہ کے ساتھ عدت ختم ہوجاتی ہے، بشرطیکہ اس کے اعضاء بنے ہوں۔ (۲۵)

﴿۵﴾ بچہ زانی کی طرف منسوب نہ ہوگا اور نہ اس کی میراث پائے گا۔ حدیث شریف میں ہے:

اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ (۲۶)

---

(۲۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۱۰

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۲۰۶

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۲۹۹

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۳، ص ۸

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۸، ص ۱۱۲

(۲۴) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۲۵، ۲۲۶

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۲۷۲

(۲۵) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۲۷

(۲۶) ☆ رواہ الائمہ البخاری ومسلم وابوداؤد والنسائی وابن ماجہ عن عائشہ۔

☆ ورواہ احمد والبخاری ومسلم والترمذی والنسائی وابن ماجہ عن ابی ہریرہ

☆ ورواہ ابوداؤد عن عثمان

بچہ اس عورت کا ہے جس نے جنا اور زانی کو سنگسار کیا جائے۔

بچہ کا نسب اس سے ثابت نہ ہوگا، لہٰذا وہ اس کا وارث بھی نہ ہوگا۔(۲۷)

﴿۶﴾ جب مطلقہ یا بیوہ ماں کے پیٹ میں دو بچے ہوں تو ایک کی پیدائش سے عدت ختم نہ ہوگی۔ عدت اس وقت ختم ہوگی جب دوسرا بچہ پیدا ہو کر رحم خالی ہو جائے گا۔(۲۸)

﴿۷﴾ افعال میں مجاز کی طرف نسبت کرنا عرفِ شرع میں جاری اور جائز ہے۔ افعال کا خالق و مالک اگرچہ اللہ تعالیٰ وحدہٗ لاشریک ہے مگر اسبابِ عادیہ کی طرف افعال کی نسبت کر دی جاتی ہے۔ اس سے انکار گمراہی یا مقاصدِ شرع سے جہالت ہے۔ شرعِ مطہر اس کے جواز پر ناطق ہے۔ قرآن مجید اور احادیثِ طیبہ میں اس کی کثیر مثالیں موجود ہیں۔ ماں کے پیٹ میں بچے کی صورت اللہ تعالیٰ بناتا ہے۔ ارشادِ ربانی یوں ہے:

هُوَ الَّذِیْ یُصَوِّرُكُمْ فِی الْاَرْحَامِ كَیْفَ یَشَآءُ ؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ○ (سورۃ آل عمران آیت ۶)

وہی ہے کہ تمہاری تصویر بناتا ہے ماں کے پیٹ میں، جیسی چاہے۔ اس کے سوا کسی کی عبادت نہیں، عزت والا عظمت والا ہے۔

مگر حدیث شریف میں (جو ابھی گزری) انسان کی ماں کے پیٹ میں صورت گری کی نسبت فرشتہ کی طرف کی گئی ہے۔ ایک حدیث شریف میں اس سے بھی واضح ارشاد ہے:

اِذَا مَرَّ بِالنُّطْفَةِ ثِنْتَانِ وَاَرْبَعُوْنَ لَيْلَةً بَعَثَ اللّٰهُ اِلَيْهَا مَلَكًا فَصَوَّرَهَا وَخَلَقَ سَمْعَهَا وَبَصَرَهَا وَجِلْدَهَا وَلَحْمَهَا وَعِظَامَهَا ثُمَّ يَقُوْلُ : اَیْ رَبِّ، اَذَكَرٌ اَمْ اُنْثٰی، فَيَقْضِیْ رَبُّكَ مَاشَآءَ وَيَكْتُبُ الْمَلَكُ، فَيَقُوْلُ: يَارَبِّ اَجَلُهٗ، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ مَاشَآءَ وَيَكْتُبُ الْمَلَكُ، ثُمَّ يَقُوْلُ: يَارَبِّ رِزْقُهٗ، فَيَقْضِیْ رَبُّكَ مَا شَآءَ وَيَكْتُبُ الْمَلَكُ... الحديث (۲۹)

(بقیہ ۲۶) ☆ ورواہ النسائی عن ابن مسعود وعن ابن الزبیر

☆ ورواہ ابن ماجہ عن عمرو بن ابی امامہ/بحوالہ جامع صغیر، ج ۲، ص ۳۵۲

(۲۷) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۲۷

(۲۸) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۲۷

(۲۹) ☆ رواہ مسلم عن اسید الغفاری، ج ۲، ص ۳۳۳

ماں کے پیٹ میں نطفہ پر بیالیس راتیں جب گزر جائیں تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف ایک فرشتہ بھیجتا ہے، وہ اس کی صورت بناتا ہے، وہ اس کے کان، آنکھیں، چمڑا، گوشت، ہڈیاں بناتا ہے، پھر وہ عرض کرتا ہے، اے میرے رب! کیا یہ مذکر ہے یا مؤنث؟ تو تیرا رب جو چاہے فیصلہ فرماتا ہے، فرشتہ وہ لکھ لیتا ہے، پھر فرشتہ عرض کرتا ہے، اے میرے رب! اس کی عمر کتنی ہے؟ تو اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے فیصلہ فرماتا ہے، فرشتہ وہ لکھ لیتا ہے، پھر فرشتہ عرض کرتا ہے، اے میرے رب! اس کا رزق کتنا ہے؟ تیرا رب جو چاہتا ہے فیصلہ ارشاد فرماتا ہے، فرشتہ اس کے مطابق لکھ لیتا ہے۔

آیت زیبِ عنوان میں مجاز کی طرف نسبت کرنے کی ایک اور مثال موجود ہے۔ وہ یوں کہ سبزہ اور کھیتی اگانے والا اللہ تعالیٰ ہے، حقیقی طور پر وہی اس کا فاعل ہے، مگر آیت کے آخری حصہ میں فرمایا گیا کہ ''زمین سبزہ اگالائی'' اس لئے اسبابِ عادیہ یا مقرب بندگانِ خدا کی طرف کسی شے کے عطا کرنے کی نسبت کرنا جائز ہے۔ ہماری روزمرہ زندگی کے کثیر مسائل کا حل اسی قاعدہ پر مبنی ہے۔ (۳۰)

﴿۸﴾ نومولود کے پیدا ہوتے وقت، اس میں زندگی کے آثار پائے جائیں تو مر جانے کے بعد اس کی نمازِ جنازہ پڑھی جائے گی۔ کیونکہ وہ انسان اور مسلمان کا بچہ ہونے کے باعث مسلمان ہے، مسلمان میت پر نمازِ جنازہ پڑھی جائے گی، اس کا نام رکھا جائے گا، اسے غسل دیا جائے گا، اسے کفن پہنایا جائے گا اور قبرستان میں اس کی قبر بنائی جائے گی۔ اگر اس کا کوئی ورثہ ہو تو شرعی طور پر وہ تقسیم ہوگا۔ وہ خود کسی کا وارث بن سکتا ہے۔

حدیث شریف میں ہے۔ اِذَااسۡتَهَلَّ الۡمَوۡلُوۡدُ وُرِّثَ (۳۱)

---

(۳۰) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲، ص۱۱
☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م۳۷۰ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص۲۲۸
☆ تفسیر کبیر از امام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۳، ص۹
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص۲۰۰

(۳۱) ☆ راوہ ابوداؤد عن ابی ہریرۃ، ج۲، ص۴۹
☆ رواہ الترمذی عن ابی ہریرۃ، ج۱، ص۱۵۵
☆ رواہ ابن ماجہ ابی ہریرۃ، ص۱۰۹
☆ رواہ ابن حبان عن ابی ہریرۃ، ج۱۳، ۳۹۲ (حدیث نمبر: ۶۰۳۲)
☆ رواہ الدارمی عن ابن عباس و جابر، ج۲، ص۳۸۵

(پیدائش کے وقت) اگر بچہ آواز سے روئے تو وہ وارث بنایا جائے گا۔ (۳۲)

﴿۹﴾ عورت کو پیٹ پر مارنے سے اگر جنین (پیٹ کا بچہ) گر جائے اور اس وقت اس میں نوع حیات موجود ہو تو اس کی دیت پورے انسان کی دیت ہے۔ (۳۳)

﴿۱۰﴾ احکامِ شرعیہ کا مکلف بالغ ہوتا ہے، بلوغت سے پہلے بچہ احکامِ شرعیہ کا مکلف نہیں۔ (۳۴)

﴿۱۱﴾ بوڑھے آدمی کی قوت، عقل وفہم میں ضعف آجاتا ہے، ضعفِ فکر کے باعث اس کے احوال میں تناقض پیدا ہوجاتا ہے، اس کے افعال میں خلل واقع ہوجاتا ہے، اس لئے نبی اکرم ﷺ نے اس عمر کی خرابی کے باعث ایک دعا تعلیم فرمائی۔ امت کے افراد کو اس دعا کو حرزِ جان بنالینا چاہیے۔ دعا یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُبِکَ اَنْ اُرَدَّ اِلٰی اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ. (۳۵)

اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں بخل سے اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں بزدلی سے اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں نکمی عمر تک پہنچ جانے سے اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں دنیا کی آزمائش اور عذابِ قبر سے۔ (۳۶)

---

(۳۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج ۱۲، ص ۱۳

(۳۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج ۱۲، ص ۱۴

(۳۴) ☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمخشری مطبوعہ کراچی، ج ۳، ص ۱۴۶

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی(م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۷، ص ۱۱۷

(۳۵) ☆ رواہ البخاری عن سعدبن ابی وقاص، ج ۱، ص ۳۹۶

☆ رواہ مسلم نحوہ عن انس، ج ۱، ص ۳۴۷

☆ رواہ النسائی عن سعدبن ابی وقاص، ج ۲، ص ۳۱۳

☆ رواہ ابن ابی شیبہ، ج ۷، ص ۱۸

☆ رواہ ابن حبان، ج ۳، ص ۲۸۴ (حدیث نمبر: ۱۰۰۴)

☆ رواہ احمد، ج ۱، ص ۵۴، ۱۸۲، ۱۸۶

(۳۶) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج ۱۲، ص ۱۵

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۲۰۷

☆ تفسیرانوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی، ج ۲، ص ۵۸

☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج ۳، ص ۹۴

☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دہلی، ج ۸، ص ۱۱۳

﴿۱۲﴾ بڑھاپا اگرچہ ضعفِ قویٰ کا باعث ہے، اس حالت میں بندۂ مومن پوری قوت سے عبادت نہیں کر سکتا، تاہم یہ حالت بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ہے، جوانی میں وہ نیک عمل کرتا رہا، اس کی جزا اللہ تعالیٰ جل وعلا لکھتا رہا، اب بڑھاپے میں اگرچہ وہ نیک عمل اس پابندی اور قوت سے نہیں کر پاتا، تاہم اللہ تعالیٰ اس کا اجر اس کے لئے لکھ دیتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

مَا مِنْ مُعَمَّرٍ يُعَمَّرُ فِي الْإِسْلَامِ أَرْبَعِيْنَ سَنَةً إِلَّا صَرَّفَ اللّٰهُ عَنْهُ ثَلَاثَةَ أَنْوَاعٍ مِنَ الْبَلَاءِ اَلْجُنُوْنُ وَالْجُذَامُ وَالْبَرَصُ فَإِذَا بَلَغَ خَمْسِيْنَ سَنَةً لَيَّنَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْحِسَابَ فَإِذَا بَلَغَ سِتِّيْنَ رَزَقَهُ اللّٰهُ الْإِنَابَةَ إِلَيْهِ بِمَا يُحِبُّ فَإِذَا بَلَغَ سَبْعِيْنَ سَنَةً أَحَبَّهُ اللّٰهُ وَأَحَبَّهُ أَهْلُ السَّمَاءِ فَإِذَا بَلَغَ الثَّمَانِيْنَ قَبِلَ اللّٰهُ حَسَنَاتِهِ وَتَجَاوَزَ عَنْ سَيِّاٰتِهِ فَإِذَا بَلَغَ تِسْعِيْنَ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ وَسُمِّيَ أَسِيْرُ اللّٰهِ فِي أَرْضِهِ وَشَفَعَ لِأَهْلِ بَيْتِهِ. (۳۷)

بوڑھا، جس کا بڑھاپا اسلام میں گزرا، جب چالیس برس کا ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس سے تین مصیبتوں کو دور فرما دیتا ہے۔ (وہ تین یہ ہیں) دیوانگی، جذام، برص۔ جب وہ بوڑھا پچاس برس کا ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کا حساب آسان فرما دیتا ہے۔ جب وہ ساٹھ برس کا ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اسے اس طرف متوجہ کر دیتا ہے جو اسے پسند ہو اور جب وہ ستر برس کا ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اسے دوست رکھتا ہے اور آسمان والے بھی اسے دوست رکھتے ہیں۔ اور جب وہ اسی برس کا ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کی نیکیوں کو قبول فرماتا ہے اور اس کے گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے۔ اور جب وہ نوے برس کا ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے اگلے پچھلے سب گناہ معاف فرما دیتا ہے۔ اور اس کا نام رکھا جاتا ہے ''اس کی زمین میں رحمتِ خداوندی کا قیدی'' اور اس کے گھر والوں کے حق میں اس کی شفاعت قبول کر لی جاتی ہے۔ (۳۸)

(۳۷) ☆ رواہ احمد عن انس بن مالک، ج۳، ص۲۱۸
☆ ورواہ ابویعلی الموصلی والبراز مثلہ
☆ ورواہ ابن کثیر فی تفسیرہ، ج۳، ص۲۰۷

(۳۸) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص۲۰۷

﴿۱۳﴾ جو شخص قرآن مجید کی تلاوت کرتا ہے بڑھاپے میں اس کی عقل زائل نہیں ہوتی۔ یہی وجہ ہے کہ علماء کا علم اور عقل، عمر بڑھنے کے ساتھ ساتھ بڑھتی رہتی ہے۔ اس لئے بندۂ مومن کے لئے قرآن مجید کی تلاوت کو معمول بنا لینا لازم ہے۔ (۳۹)

﴿۱۴﴾ عورتوں کے حمل کی مدت بالعموم نو ماہ ہے۔ مگر اس سے کم یا زیادہ بھی ہو سکتی ہے۔ کم از کم مدتِ حمل چھ ماہ ہے اور زیادہ سے زیادہ دو سال۔ پس اگر کوئی عورت خلوتِ صحیحہ کے بعد چھ ماہ میں بچہ پیدا کرے تو اس بچہ کا نسب خاوند سے صحیح ہے۔ اسی طرح خلوتِ صحیحہ کے بعد دو سال کے اندر پیدا کرے تو بچہ کا نسب باپ سے صحیح ہے۔

قرآن مجید میں ہے۔

وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا ۝ (سورۃ الاحقاف آیت ۱۰)

اور اسے اٹھائے پھرنا اور اس کا دودھ چھڑانا تیس مہینہ میں ہے۔

یعنی حمل اور رضاعت کی مجموعی مدت تیس ماہ (اڑھائی برس) ہے اور مدتِ رضاعت دو سال ہے۔ قرآن مجید میں ہے۔

وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ ۚ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ وَّفِصٰلُهٗ فِيْ عَامَيْنِ اَنِ اشْكُرْ لِيْ وَلِوَالِدَيْكَ اِلَيَّ الْمَصِيْرُ ۝ (سورۃ لقمان آیت ۱۴)

اور ہم نے آدمی کو اس کے ماں باپ کے بارے میں تاکید فرمائی اس کی ماں نے اسے پیٹ میں رکھا کمزوری پر کمزوری جھیلتی ہوئی۔ اور اس کا دودھ چھڑانا دو برس میں ہے۔ اور یہ کہ حق مان میرا اور اپنے ماں باپ کا۔ آخر مجھی تک آنا ہے۔

دونوں آیاتِ کریمہ کو ملا کر پڑھنے سے حمل کی کم از کم مدت چھ ماہ ثابت ہوئی۔

زیادہ سے زیادہ مدتِ حمل حدیثِ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ثابت ہوتی ہے۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

---

(۳۹) ☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن صاوی مالکی (م ۱۳۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ، ج ۳، ص ۹۴
☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی: ج ۵، ص ۱۷۶
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۸، ص ۱۱۳

مَا تَزِیْدُ الْمَرْاَةُ فِی الْحَمْلِ عَلٰی سَنَتَیْنِ قَدْرَ مَا یَتَحَوَّلُ ظِلُّ عُوْدِ الْمِغْزَلِ. (۴۰)

عورت کے حمل کی مدت دو برس سے تکلے کی لکڑی کے سایہ کی مقدار کے برابر بھی زائد نہیں ہوتی۔

اثرِ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا مرفوع حدیث کے حکم میں ہے کہ ایسے معاملات عقل سے نہیں بتائے جاسکتے۔ ضرور انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے سنا ہوگا۔ (۴۱)

﴿۱۵﴾ تمام موجودات، تمام کائنات اور تمام ممکنات علمِ الٰہی میں تفصیل سے موجود ہیں۔ ہر وہ شے جو گزر چکی یا گزر رہی ہے یا آنے والی ہے، خواہ اربوں سال بعد ہوگی، اسے وہ تفصیل سے جانتا ہے۔ ماں کے رحم کا حال بھی اسے معلوم ہے۔

حقیقی اور ذاتی طور پر وہی اس کا علم رکھتا ہے، بلکہ سب کچھ اسی کے حکم سے ہوتا ہے۔ آیت مبارکہ زیب عنوان کے جملہ:

"وَ نُقِرُّ فِی الْاَرْحَامِ مَا نَشَآءُ اِلٰٓی اَجَلٍ مُّسَمًّی" میں اس کا واضح ثبوت ہے۔ نیز آیتِ کریمہ......

اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَ یُنَزِّلُ الْغَیْثَ ۚ وَ یَعْلَمُ مَا فِی الْاَرْحَامِ ؕ وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا ؕ وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌۢ بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ۠ (سورۃ لقمان آیت ۳۴)

بیشک اللہ کے پاس ہے قیامت کا علم اور اتارتا ہے مینہ اور جانتا ہے جو کچھ ماں کے پیٹ میں ہے۔ اور کوئی جان نہیں جانتی کل کیا کمائے گی۔ اور کوئی جان نہیں جانتی کہ کس زمین میں مرے گی۔ بیشک اللہ جاننے والا بتانے والا ہے۔

......میں اسی حقیقت کا اظہار ہے۔ مگر اسی اللہ عالم الغیب والشہادۃ نے ان چیزوں میں سے بعض کا بعض علم

(۴۰) ☆ رواہ الدارقطنی عن عائشہ، ج۳، ص ۳۲۲
☆ ومثلہ فی البیھقی

(۴۱) ☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمحشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص ۱۴۵
☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج۲، ص۵۷
☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۷، ص۵
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۷، ص۱۱۷
☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ، ج۳، ص ۹۴

اپنے مقرب بندوں اور فرشتوں کو دیا ہے۔ گزشتہ سطور میں احادیث گزر چکی ہیں کہ رحم پر مقرر فرشتہ جنین کے بعض حالات لکھ دیتا ہے۔ اس کا نر یا مادہ ہونا، شقی یا سعید ہونا، اس کا رزق، اس کی عمر، اس کی وفات یا قبر کی زمین وغیرہ سب لکھ دیتا ہے۔ ظاہر ہے اسے ان اشیاء اور امور کی خبر عطا کی جاتی ہے۔ نیز اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب بندوں کو غیب پر اطلاع بخشی ہے۔

ارشادِ خداوندی ہے:

عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖۤ اَحَدًا ۝ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ....... (سورۃ الجن آیت ۲۷)

غیب کا جاننے والا تو اپنے غیب پر مسلط نہیں کرتا سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔

اس لئے بندۂ مومن کو اللہ کے محبوب بندوں کے بعض علومِ غیبیہ عطائیہ کا انکار کرنا جائز نہیں۔ (۴۲)

نوٹ: گزشتہ چند دہائیوں سے میڈیکل سائنس کی مادر پدر ترقی نے حمل، عملِ تولید اور ہم شکل انسان بنانے جیسے نئے مسائل کو جنم دیا ہے۔ ظاہر ہے ان مسائل کا ذکر اسلاف کی کتابوں میں نہیں۔ تاہم ادلۂ شرعیہ سے ان جدید مسائل کا حل تلاش کیا جا سکتا ہے۔

ان شاء اللہ ہم آئندہ سطور میں ان نو پید مسائل کا شرعی حکم معلوم کرنے کی حقیر سعی کر رہے ہیں۔ وَمَا تَوْفِيْقِيْۤ اِلَّا بِاللّٰهِ۔

﴿۱۶﴾ معقولات و منقولات جملہ علوم کی دو قسمیں ہیں۔

(ا) نافع علم (ب) غیر نافع اور نقصان دہ علم

اول: نافع علم وہ ہے جو صحیح عقائد اور انسانی زندگی سے متعلق صحیح راہنمائی کرے۔

دوم: غیر نافع اور نقصان دہ علم وہ ہے جو باطل عقائد اور انسانی زندگی سے متعلق امور کی غلط سمت میں رہنمائی کرے، علم کی اس تقسیم کی تائید قرآن مجید اور احادیثِ طیبہ سے ہوتی ہے۔ ہاروت و ماروت کے واقعہ میں جادو کی تعلیم کو رب نے نقصان دہ اور غیر نافع علم فرمایا ہے۔ ارشادِ ربانی ہے:

وَيَتَعَلَّمُوْنَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ الآية (سورۃ البقرۃ آیت ۱۰۲)

(۴۲) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۲۸

اور وہ سیکھتے ہیں جو انہیں نقصان دے گا، نفع نہ دے گا۔

حضور سید الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے علمِ غیر نافع سے پناہ مانگی ہے۔ دعا کے کلمات یوں ہیں:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُبِکَ مِنَ الۡاَرۡبَعِ :مِنۡ عِلۡمٍ لَایَنۡفَعُ وَ مِنۡ قَلۡبٍ لَا یَخۡشَعُ وَ مِنۡ نَفۡسٍ لَا تَشۡبَعُ وَ مِنۡ دُعَآءٍ لَا یُسۡمَعُ (۴۳)

اے اللہ! میں تجھ سے چار چیزوں سے پناہ مانگتا ہوں، غیر نافع علم سے، ایسے دل سے جس میں خوفِ خدا نہ ہو ایسی جان سے جو سیر نہ ہو، ایسی دعا سے جو قبول نہ ہو۔

کلوننگ ٹیسٹ ٹیوب سے بے بی وغیرہ سے متعلق علوم غیر نافع بلکہ شرعی، اخلاقی، معاشرتی لحاظ سے قطعاً نقصان دہ ہیں (تفصیل آئندہ سطور میں ملاحظہ ہو) لہٰذا ان مذکورہ میڈیکل سائنسی علوم اور تجربات سے اجتناب لازم ہے۔

﴿۱۷﴾ اسلام میں تخلیق اور تولید کا غیر متبدل اصول اور تصور ہے، اس اصول اور تصور کو سمجھنے کے لئے آیت زیبِ عنوان کو ایک بار پھر پڑھیئے۔ دوسرے مقام پر ارشادِ خداوندی یوں ہے:

وَلَقَدۡ خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ مِنۡ سُلٰلَۃٍ مِّنۡ طِیۡنٍ ۝ ثُمَّ جَعَلۡنٰہُ نُطۡفَۃً فِیۡ قَرَارٍ مَّکِیۡنٍ ۝ ثُمَّ خَلَقۡنَا النُّطۡفَۃَ عَلَقَۃً فَخَلَقۡنَا الۡعَلَقَۃَ مُضۡغَۃً فَخَلَقۡنَا الۡمُضۡغَۃَ عِظٰمًا فَکَسَوۡنَا الۡعِظٰمَ لَحۡمًا ثُمَّ اَنۡشَاۡنٰہُ خَلۡقًا اٰخَرَ ؕ فَتَبٰرَکَ اللّٰہُ اَحۡسَنُ الۡخٰلِقِیۡنَ ۝ (سورۃ المومنون آیات ۱۲ تا ۱۴)

اور بے شک ہم نے آدمی کو چنی ہوئی مٹی سے بنایا۔ پھر اسے پانی کی بوند کیا ایک مضبوط ٹھہراؤ میں، پھر ہم نے اس پانی کی بوند کو خون کی پھٹک کیا، پھر خون کی پھٹک کو گوشت کی بوٹی، پھر گوشت کی

---

(۴۳) ☆ رراہ ابو داؤد عن ابی ھریرۃ، ج ۱، ص ۲۲۳
☆ رواہ الترمذی مثلہ عن عبداللہ بن عمرو، ج ۲، ص ۲۰۸
☆ رواہ النسائی عن انس، ج ۲، ص ۳۱۵
☆ رواہ ابن ماجہ عن ابی ھریرہ، ص ۲۸۱
☆ رواہ احمد، ج ۲، ص ۱۶۸، ۱۹۸، ۲۴۰، ۲۶۵، ۲۵۱
☆ .... ج ۳، ص ۱۹۲، ۲۵۵، ۲۸۲
☆ ... ج ۳، ص ۲۷۱، ۲۸۱

بوٹی کو ہڈیاں، پھران ہڈیوں پر گوشت پہنایا۔ پھر اسے اور صورت میں اٹھان دی۔تو بڑی برکت والا ہے اللہ سب سے بہتر بنانے والا ہے۔

اس مفہوم کی دیگر قرآنی آیاتِ بینات میں انسان کی تخلیق کا مرکز مٹی بتایا گیا ہے۔ جبکہ میڈیکل سائنس میں انسانی تخلیق کا مرکز خلیہ بتایا گیا ہے۔ اس خلیہ (سیل) میں ایک خاص قسم کا مادہ ہے جسے پروٹو پلازم کہا جاتا ہے۔ سائنس اپنی تمام تر ترقی کے باوجود اس پروٹو پلازم کو مصنوعی طور پر بنانے پر قادر نہیں۔ گویا سائنس اپنی تمام تر حشر سامانیوں کے باوجود اس ذات کی محتاج ہے جس نے سیل میں مادۂ حیات پیدا کیا ہے۔

جنسی عمل کے بغیر کسی جاندار کے صرف ایک خلیے سے اس طرح عمل کرنا کہ وہ نشوونما پا کر اس جاندار کی ہو بہو نقل بن جائے کلوننگ کہلاتا ہے۔

کلوننگ ایک مصنوعی طریقہ تولید ہے، جس کے تحت حاصل ہونے والا یا پیدا ہونے والا بچہ اس کے باپ کی ہو بہو نقل ہوگا۔

کلوننگ کے دعویٰ کی موجودگی میں یہ کہنا بجا ہوگا کہ انسان اپنے باپ کی ہو بہو ہزاروں انسان پیدا کر سکے گا۔ یہ کتنا مضحکہ خیز، غیر اخلاقی، غیر قانونی اور غیر شرعی علم ہے۔ اس لئے علمائے اسلام کے علاوہ دیگر مذاہب کے دانشوروں نے بھی اس کی مخالفت کی ہے۔ مسلمان ڈاکٹروں پر لازم ہے کہ وہ اس غیر نافع بلکہ مضر علم سے قطعی طور پر مجتنب رہیں۔

﴿۱۸﴾ حیا ایمان کا حصہ ہے۔ بلکہ حیا اور ایمان دونوں لازم وملزوم ہیں، ستر وحجاب بھی حیا کا لازمہ ہیں۔ ستر وحیا اور حجاب کے بارے میں قرآن مجید اور احادیثِ صحیحہ کی واضح ہدایات موجود ہیں۔ حیا اور حجاب کے بارے میں ارشادِ خداوندی کتنا واضح ہے:

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ۚ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ۗ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ○ وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ

اَوْ اٰبَآئِهِنَّ اَوْ اٰبَاءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآئِهِنَّ اَوْ اَبْنَاءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِیْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِیْ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ نِسَآئِهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِیْنَ غَیْرِ اُولِی الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِیْنَ لَمْ یَظْهَرُوْا عَلٰی عَوْرٰتِ النِّسَآءِ وَلَا یَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِیُعْلَمَ مَا یُخْفِیْنَ مِنْ زِیْنَتِهِنَّ وَتُوْبُوْا اِلَی اللّٰهِ جَمِیْعًا اَیُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ (سورۃ النور آیات ۳۰، ۳۱)

مسلمان مردوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔ یہ ان کے لئے بہت ستھرا ہے۔ بے شک اللہ کو ان کے کاموں کی خبر ہے۔ اور مسلمان عورتوں کو حکم دو اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی پارسائی کی حفاظت کریں اور اپنا بناؤ نہ کریں مگر جتنا خود ہی ظاہر ہے۔ اور دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالے رہیں اور اپنا سنگار ظاہر نہ کریں مگر اپنے شوہروں پر یا اپنے باپ یا شوہروں کے باپ یا اپنے بیٹے یا شوہروں کے بیٹے یا اپنے بھائی یا اپنے بھتیجے یا اپنے بھانجے یا اپنے دین کی عورتیں یا اپنی کنیزیں جو اپنے ہاتھ کی ملک ہوں یا نوکر بشرطیکہ شہوت والے مرد نہ ہوں یا وہ بچے جنہیں عورتوں کی شرم کی چیزوں کی خبر نہیں اور زمین پر پاؤں زور سے نہ رکھیں کہ جانا جائے ان کا چھپا ہوا سنگار اور اللہ کی طرف توبہ کرو اے مسلمانو! سب کے سب، اس امید پر کہ تم فلاح پاؤ۔

انسانی عفت، عزت، وقار اور خودداری کی ضمانت اسلام فراہم کرتا ہے، ستر وحجاب کے باقاعدہ اسلامی نظام پر عمل اسلامی معاشرے پر فرض اور خلاف ورزی کی شدید مذمت کرتا ہے۔

اسلام غیر ضروری طور پر لباس سے آزاد ہونا تو درکنار، معاشرے کے مردوں اور عورتوں کو نظریں بھی جھکا کر چلنے کی تلقین کرتا ہے۔

حیا کے بارے میں ارشادِ نبوی ہے:

اَلْحَیَآءُ مِنَ الْاِیْمَانِ (۴۴)

حیا ایمان کا حصہ ہے۔

ایک اور حدیث میں ہے:

(۴۴) ☆ رواہ مسلم والترمذی عن ابی عمر /بحوالہ جامع صغیر، ج ۱، ص ۲۶۱

اَلْحَیَآءُ وَالْاِیْمَانُ مَقْرُوْنَانِ لَا یَفْتَرِقَانِ اِلَّا جَمِیْعًا(۴۵)

حیااور ایمان دونوں جڑواں ہیں۔دونوں اکٹھے جدا ہوتے ہیں۔

اسلام بے حیائی فحاشی اور عیاشی کی قطعاً اجازت نہیں دیتا۔ارشادِ نبوی ملاحظہ ہو:

لَعَنَ اللّٰہُ الْوَاشِمَاتِ وَ الْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالنَّامِصَاتِ وَ الْمُتَنَمِّصَاتِ وَ الْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُتَغَیِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰہِ(۴۶)

لعنت فرمائی اللہ نے بالوں کو گوندنے والیوں، گدوانے والیوں، بالوں کو نوچنے والیوں، نچوانے والیوں، حُسن کے لئے دانتوں کو کشادہ کرنے والیوں اور اللہ کی تخلیق (خلقت) میں تبدیلی کرنے والیوں پر۔

فطری عملِ تولید میں مرد اور عورت کے مخصوص ملاپ کی گنجائش ہے، اس عمل میں کسی تیسرے فریق کی بلاواسطہ یا بالواسطہ مداخلت کی اسلام گنجائش نہیں دیتا۔ جبکہ ٹیسٹ ٹیوب بے بی کے عمل میں حیا اور عفت باقی نہیں رہتی ہے۔ خورد بینوں کے ذریعے عورت کے رحم کا معائنہ عریانی و فحاشی ہے۔ نیز اس عملِ تولید میں تیسرے کی مداخلت موجود ہے۔ اس لئے علماء نے ٹیسٹ ٹیوب بے بی کے عملِ تولید کو غیر شرعی قرار دیا ہے۔

هٰذَا مَا عِنْدِیْ وَالْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰہِ الْاَعْلٰی

☆☆☆☆☆

(۴۵) ☆ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابی موسٰی /بحوالہ جامع صغیر، ج ۱، ص ۲۶۱

(۴۶) ☆ رواہ الائمہ احمد والبخاری ومسلم وابو داؤد والترمذی والنسائی وابن ماجہ عن ابن مسعودؓ /بحوالہ جامع صغیر، ج ۲، ص ۲۰۹

باب(۲۸۶)

﴿مکہ مکرمہ کی زمین اور مکانات کی خرید وفروخت اور کرایہ لینا﴾

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِيْ جَعَلْنٰهُ لِلنَّاسِ سَوَآءَ ۨ الْعَاكِفُ فِيْهِ وَالْبَادِ ۭ وَمَنْ يُّرِدْ فِيْهِ بِاِلْحَادٍۢ بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ٥ (سورۃالحج: آیت ۲۵)

بے شک جنہوں نے کفر کیا اور روکتے ہیں اللہ کی راہ اور اس ادب والی مسجد سے، جسے ہم نے سب لوگوں کیلئے مقرر کیا، اس میں ایک سا حق وہاں کے رہنے والے اور پردیسی کا، اور جو اس میں کسی زیادتی کا ارادہ کرے ہم اسے دردناک عذاب چکھائیں گے۔

حل لغات:

كَفَرُوْا: نبی اکرم نورِ مجسم ﷺ جو کچھ بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے لائے اس سب کا ماننا ایمان کہلاتا ہے اور اس تمام یا اس میں سے بعض کا انکار کفر کہلاتا ہے۔

یعنی وہ لوگ جنہوں نے نبی اکرم ﷺ کے لائے ہوئے دین کا انکار کر دیا۔(۱)

(۱) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۳، ص ۲۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۳۰۴

وَيَصُدُّوْنَ: صَدَّ (از باب نَصَرَ) صَدًّا عَنْ كَذَا۔ کا معنی ہے: ہٹانا، منع کرنا، روکنا، قصد سے روک دینا۔ (۲)

آیتِ مبارکہ میں مضارع سے مراد استمرار ہے۔ یعنی وہ اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکتے رہتے ہیں۔ (۳)

وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ: اور ادب والی مسجد سے روکتے ہیں۔

آیت زیبِ عنوان میں مسجدِ حرام سے مراد پورا حرم شریف ہے۔ قرآن مجید میں کثیر مقامات پر مسجدِ حرام سے پورا حرم مراد لیا گیا ہے۔ چنانچہ ارشادِ خداوندی میں ایسا ہی ہے۔

يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيْهِ ط قُلْ قِتَالٌ فِيْهِ كَبِيْرٌ ط وَصَدٌّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ كُفْرٌ بِهٖ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَاِخْرَاجُ اَهْلِهٖ مِنْهُ اَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ ط الآیه. (سورۃ البقرۃ: آیت ۲۱۷)

تم سے پوچھتے ہیں ماہِ حرام میں لڑنے کا حکم، تم فرماؤ اس میں لڑنا بڑا گناہ ہے اور اللہ کی راہ سے روکنا اور اس پر ایمان نہ لانا اور مسجدِ حرام سے روکنا اور اس کے بسنے والوں کو نکال دینا اللہ کے نزدیک یہ گناہ اس سے بھی بڑے ہیں۔

نیز اس آیت میں بھی مسجدِ حرام سے مراد حرم ہے۔

كَيْفَ يَكُوْنُ لِلْمُشْرِكِيْنَ عَهْدٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ رَسُوْلِهٖۤ اِلَّا الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ . الآیه

(سورۃ التوبۃ: آیت ۷)

مشرکوں کے لئے اللہ اور اس کے رسول کے پاس کوئی عہد کیوں کر ہوگا مگر وہ جن سے تمہارا معاہدہ مسجدِ حرام کے پاس ہوا۔

---

(۲) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ج ۲۷۸

☆ قاموس القرآن (او صلاح الوجوہ النظائر فی القرآن الکریم) للمفسر الحسین بن محمد الدامغانی، مطبوعہ بیروت، ص ۲۷۵

☆ مفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب با لراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۲۷۶

☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مولفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی (م ۷۷۰ھ)، ج ا، ص ۱۶۱

☆ الفروق اللغویۃ مولفہ ابو ہلال الحسن بن عبداللہ بن سہل العسکری (م ۴۰۰ھ) مطبوعہ کوئٹہ، ص ۱۳۰

☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۳۹۳

(۳) ☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۶، ص ۳۶۲

☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج ۲، ص ۲۰

اس آیت میں مسجدِ حرام سے مراد حدیبیہ ہے جو حرم ہے۔(۴)

اَلْعَاكِفُ: عَكَفَ (از باب نَصَرَ اور ضَرَبَ) عَكْفًا ۔عَكَفَ عَلَى الْاَمْرِ کا معنی ہے: ہمیشہ لازم رہنا۔اسی سے معتکف بنا ہے۔۔عَاكِفٌ کا معنی ہے: مقیم، تعظیم کی خاطر کسی کی طرف متوجہ رہنے والا۔(۵)

آیت میں اس سے مراد حدودِ حرام کے رہنے والے ہیں۔(۶)

اَلْبَادِ: بَدَا (از باب نَصَرَ) بَدَاوَةً وبِدَاوَةً وبَدْوًا وبَدَاةً وتَبَدِّىْ کا معنی ہے: صحرا کی طرف جانا، بادیہ میں اقامت

---

(۴) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص(م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت،لبنان، ج۳،ص ۲۲۸
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج۳،ص ۱۲۷۴
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج۱۲،ص ۳۲
☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳،ص ۱۵۲
☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی(م ۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان، ج۳،ص ۲۸۲
☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج۲،ص ۶۰
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳،ص ۳۰۴
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج۳،ص ۳۰۴
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی، ج۸،ص ۱۳۰
☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۶،ص ۲۱
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی(م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۷،ص ۱۳۸
☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت ۵۹۷ھ)مطبوعہ پشاور ج۵،ص ۴۱۹
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۳،ص ۲۴
☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری(م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور،ص ۵۲۸

(۵) ☆ المنجد از لوئیس معلوف یسوعی مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی،ص ۸۳۰
☆ مفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب با لراغب اصفہانی(۵۰۲ھ)مطبوعہ کراچی،،ص ۳۴۳
☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی مولفہ علامہ احمد بن محمد علی المقری الفیومی(م ۷۷۰ھ)، ج۲،ص ۳۵
☆ الفروق اللغویۃ مولفہ ابو ہلال الحسن بن عبداللہ بن سہل العسکری (م ۴۰۰ھ) مطبوعہ کوئٹہ،ص ۳۴۳
☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی(م ۱۲۰۵ھ)مطبوعہ مصر، ج۶،ص ۲۰۳

(۶) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج۳،ص ۱۲۷۴
☆ تفسیر البحر المحیط ،لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴۔۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۶،ص ۳۶۳
☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت ۵۹۷ھ)مطبوعہ پشاور ج۵،ص ۴۱۹
☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۶،ص ۲۲
☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ)مطبوعہ کراچی:، ج۵،ص ۱۷۹

کرنا۔اسی سے صفت بَدْوِیٌّ ہے۔

اَلْبَاد:صحرانشین،خانہ بدوش،شہریت کے برعکس۔(۷)

اَلْبَادِ سے مراد حدودِ حرم سے باہر کا رہنے والا،آفاقی۔

آیتِ مبارکہ سے مراد یہ ہے کہ مکہ والوں اور پردیسیوں،ہر ایک کو وہاں رہنے کا یکساں حق ہے۔(۸)

وَمَنْ یُّرِدْ فِیْہِ:اَرَادَ یُرِیْدُ اِرَادَۃً کا معنی ہے:قصد کرنا،ارادہ کرنا۔یُرِیْدُ،مَنْ شرطیہ کی وجہ سے مجزوم ہے۔

بِاِلْحَاد:اِلْحَاد کا معنی ہے:کسی جانب مائل ہونا،حق سے باطل کی طرف مائل ہونا،بغلی قبر کھودنا،دین سے پھرنا،دین میں طعن کرنا،جھگڑا کرنا،احکامِ خداوندی کو ترک کرنا،ظلم کی طرف مائل ہونا،ذات وصفاتِ باری تعالیٰ میں شک کرنا،حرم شریف کی بے حرمتی کرنا،بدنام کرنا،عیب لگانا۔

اسمائے باری تعالیٰ میں الحاد دو نوعیت کا ہے۔

اول: اللہ تعالیٰ جل مجدہ الکریم کو ایسے اوصاف سے متصف کرنا جو اس کی شانِ رفیع کے لائق نہ ہو۔مثلاً قدرتِ الٰہی کو بیان کرتے ہوئے یہ کہنا کہ وہ جھوٹ بول سکتا ہے۔(نَعُوْذُبِاللّٰہِ)

دوم: اس کی صفاتِ حمیدہ کی وہ تاویل کرنا جو اس کی شانِ ارفع کے لائق نہ ہو۔مثلاً علم کی تاویل یوں کرنا کہ وہ وقوع

---

(۷) ☆ المنجد ازلوئیس معلوف الیسوعی مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی،ص۹۸

☆ مفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب با لراغب اصفھانی(م۵۰۲ھ)مطبوعہ کراچی،ص۴۰

☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی ،مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقری الفیومی(م۷۷۰ھ)،ج۱،ص۲۱

☆ الفروق اللغویۃ مؤلفہ ابو ھلال الحسن بن عبداللہ بن سھل العسکری (م۴۰۰ھ) مطبوعہ کوئٹہ،ص۳۲۱

☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی(م۱۲۰۵ھ)مطبوعہ مصر ،ج۱۰،ص۳۲

(۸) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان،ج۳،ص۲۲۸

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۳،ص۱۲۷۴

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۲،ص۳۲

☆ تفسیرالبحر المحیط ،لمحمدبن یوسف الشھیربابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴۔۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت،ج۶،ص۳۶۳

☆ زادالمسیرفی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت۵۹۷ھ)مطبوعہ پشاور،۵،ص۴۱۹

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ ،کوئٹہ ،ج۶،ص۲۲

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ)مطبوعہ کراچی،ج۵،ص۱۸۹

افعال سے پہلے انہیں نہیں جانتا۔(نَعُوْذُبِاللّٰهِ)

اسمائے الٰہیہ میں الحاد کی دونوں نوعتیں کفر اور بے دینی ہیں۔(۹)

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ جو اس (حرم) میں کسی زیادتی کا ارادہ کرے ہم اسے دردناک عذاب چکھائیں گے۔

شانِ نزول

شانِ نزول کے بارے میں دو روایات مروی ہیں۔

(۱) ابوسفیان بن حرب اور ان کے دیگر مشرکین ساتھیوں نے حضور سید الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے صحابہ کرام کو عمرہ کرنے سے روکا۔حدیبیہ کے مقام میں معاہدہ ہوا کہ مسلمان اگلے برس عمرہ کریں۔بیت اللہ سے روکنے پر یہ آیت نازل ہوئی۔(۱۰)

(۲) حضور سید عالم ﷺ نے عبداللہ بن خطل اور ایک انصاری کو کسی کام پر روانہ کیا۔دونوں کے درمیان نسب پر مفاخرت ہوئی۔عبداللہ بن خطل نے انصاری کو غصہ میں آکر قتل کر دیا اور خود مرتد ہو کر (العیاذ باللہ) مکہ مکرمہ روانہ ہو گیا۔اس پر آیتِ مبارکہ نازل ہوئی۔

یاد رہے عبداللہ بن خطل وہی بدبخت ہے جسے فتح مکہ کے موقع پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے عام

---

(۹) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۱۱۴۴
☆ مفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب با لراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۴۴۸
☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی مولفہ علامہ احمد بن محمد علی المقری الفیومی (م ۷۷۰ھ)، ج ۲، ص ۹۶
☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۴۹۳

(۱۰) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۲۷۴
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۳۱
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۲۱۳
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۳، ص ۲۳
☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۶، ص ۳۶۲
☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج ۶، ص ۲۱
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۷، ص ۱۳۸
☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۲۸

معافی کے اعلان کے موقعہ پر بھی معافی نہ مل سکی اور اسے بیت اللہ کے پردوں میں چھپے ہوئے قتل کردیا گیا۔(۱۱)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ مکہ مکرمہ (زادھا اللہ شرفاً و تعظیماً) حرمِ مکی اور مسجدِ بیت الحرام میں تمام مسلمانوں کے حقوق یکساں ہیں۔ کسی مسلمان کو ان میں داخل ہونے اور عبادت سے روکنا جائز نہیں۔ آیتِ مبارکہ زیبِ عنوان کے شانِ نزول سے یہ مسئلہ واضح ہے۔(۱۲)

﴿۲﴾ حدودِ حرم کی زمین بیچنا اور زائرین سے اس کا کرایہ لینا مکروہ و ممنوع ہے۔ کیوں کہ یہ زمین وقف ہے، اس کا کوئی مالک نہیں۔ سب مسلمانوں کے لئے اس سے نفع لینا برابر ہے۔ البتہ اس پر گھر بنانا اور عمارت بیچنا یا عمارت کا کرایہ لینا اور گھریلو اشیاء، بستر، فرنیچر، برتن وغیرہ کے استعمال کا کرایہ لینا جائز ہے۔ اس طرح چاردیواری میں ٹھہرانے، زائرین اور ان کے مال، سامان وغیرہ کی حفاظت کا کرایہ لینا جائز ہے۔ آیتِ مبارکہ میں سَوَآءَ نِ الْعَاكِفُ فِيْهِ وَالْبَادِ میں اسی مسئلہ کا بیان ہے۔ حدیث شریف میں ہے:

تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ وَمَاتُدْعٰى رِبَاعُ مَكَّةَ اِلَّا السَّوَائِبَ مَنِ احْتَاجَ سَكَنَ وَمَنِ اسْتَغْنٰى اَسْكَنَ(۱۳)

---

(۱۱) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص۲۱۵
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۳، ص۲۵
☆ لتفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص۵۲۸

(۱۲) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص۲۲۸
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص۱۲۷۴
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲، ص۳۱
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص۲۱۳
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۳، ص۲۳
☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۶، ص۳۶۲
☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۶، ص۲۱
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۷، ص۱۳۸
☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص۵۲۸

(۱۳) ☆ رواہ ابن ماجہ عن علقمہ بن نضلہ، ص۲۳۱
☆ رواہ ابن ابی شیبہ فی مصنفہ (نحوہ)، ج۴، ص۴۱۹

شارع اسلام رسولِ اکرم ﷺ امیر المومنین حضرت ابوبکر اور امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے وصال تک مکہ معظمہ کی زمین چھوڑی ہوئی (آزاد، شاملات) کہلاتی تھی۔ جو چاہتا اس میں سکونت اختیار کرتا اور جسے ضرورت نہ ہوتی وہ دوسرے کو اس میں ٹھہرا دیتا۔

امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے حکم سے نافع بن عبداللہ الحارث رضی اللہ عنہ نے صفوان بن امیہ سے ایک مکان چار ہزار درہم میں ان کے لئے خریدا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے جیل خانہ بنا دیا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا مکہ معظمہ کا مکان خریدنا بھی مکاناتِ مکہ معظمہ کی خرید و فروخت کے جواز پر دلالت کرتا ہے۔ (۱۴)

﴿۳﴾ مکہ معظمہ اور دنیا کے دیگر مقامات میں ایک فرق یہ بھی ہے کہ دیگر مقامات پر گناہ کے ارادہ پر گرفت نہیں۔ جب تک گناہ کا ارتکاب نہ ہو گناہ لکھا نہیں جاتا۔ مگر مکہ مکرمہ میں ارادۂ گناہ پر بھی گرفت ہے۔ یہاں ارادۂ گناہ پر عذاب بھی ہے۔ (۱۵)

---

(۱۴) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۲۲۹

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۳۳

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص ۲۱۴

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۳۰۵

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص ۱۵۲

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۷، ص ۱۳۹

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۸، ص ۱۳۵

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۲۸

☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج۲، ص ۶۰

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۳، ص ۹۹

(۱۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۳۴

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص ۱۵۲

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۲۸۳

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۳، ص ۲۵

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۲۹

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۷، ص ۱۳۹

﴿۴﴾ مکہ مکرمہ میں نیکی کا ثواب کئی گنا ہے۔اسی طرح وہاں کا گناہ بھی دیگر جگہوں کے گناہ سے کئی گنا بڑا ہے۔زمان ومکان کی عظمت کے پیشِ نظر یہاں گناہ اور اجر بڑھ جاتا ہے۔(۱۶)

﴿۵﴾ حدودِ حرم میں آفاقی کا بغیر احرام کے داخل ہونا وہاں کا شکار کرنا، درخت کاٹنا، سب ناجائز ہیں۔(۱۷)

﴿۶﴾ حدودِ حرم میں کافروں کو داخل ہونے سے روکا جائے۔کیونکہ ان کا وہاں داخلہ حرم کے آداب کے خلاف ہے۔(۱۸)

﴿۷﴾ حرم کی تعظیم اور اس کی حرمت مکی اور آفاقی سب برابر پر فرض ہے۔اس کی تعظیم نہ کرنے والے پر اللہ تعالیٰ، رسول اللہ اور تمام انبیائے کرام صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین کی لعنت ہے۔حدیث شریف میں ہے۔

سِتَّةٌ لَعَنْتُهُمْ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ وَكُلُّ نَبِيٍّ مُجَابٌ اَلزَّائِدُ فِي كِتَابِ اللّٰهِ وَالْمُكَذِّبُ بِقَدْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْمُتَسَلِّطُ بِالْجَبَرُوْتِ فَيُعِزُّ بِذٰلِكَ مَنْ اَذَلَّ اللّٰهُ وَيُذِلُّ مَنْ اَعَزَّ اللّٰهُ وَالْمُسْتَحِلُّ لِحَرَمِ اللّٰهِ وَالْمُسْتَحِلُّ مِنْ عِتْرَتِيْ مَاحَرَّمَ اللّٰهُ وَالتَّارِكُ لِسُنَّتِيْ (۱۹)

چھ طرح کے لوگ ہیں جن پر میں نے بھی لعنت کی اور اللہ نے بھی اور ہر مقبول الدعا نبی نے بھی:

☆ اللہ کی کتاب میں اپنی طرف سے اضافہ کرنے والا۔

☆ تقدیر الٰہی کا انکار کرنے والا

---

(۱۶) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص(م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان،ج۳،ص ۲۳۰

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۳،ص ۱۲۷۷

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ ،کوئٹہ،ج۶،ص ۲۲

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی،ج۸،ص ۱۳۷

(۱۷) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج ۱۲،ص ۳۴

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی(م ۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان،۳،ص ۲۸۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور،ج۳،ص ۳۰۵

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ ،کوئٹہ،ج۶،ص ۲۲

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی،ج ۸،ص ۱۳۷

(۱۸) ☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی،ج۸، ص ۱۳۱

(۱۹) ☆ رواہ الترمذی والحاکم عن عائشۃ والحاکم عن ابن عمر /بحوالہ جامع صغیر،ج۲،ص ۵۲

☆ زبردستی حاکم بن جانے والا کہ جس کو اللہ نے ذلیل کیا اس کو عزت دے دے اور جس کو اللہ نے عزت دی ہے اس کو ذلیل کر دے۔

☆ اللہ کے حرم کو حلال بنانے والا۔

☆ میری عترت (اولاد و نسل کے قتل و غارت اور تذلیل) کو جو اللہ نے حرام کر دیا اس کو حلال قرار دینے والا۔

☆ میرے طریقے کو ترک کرنے والا۔

لہٰذا بندۂ مومن پر فرض ہے کہ وہ حرم محترم کے آداب کو ہمیشہ بجالاتا رہے۔(۲۰)

﴿۸﴾ مسجدِ حرام، مسجدِ نبوی اور مسجدِ اقصیٰ میں اگر نماز پڑھنے کی نذر مانے تو اس کا پورا کرنا لازم ہے۔ بخلاف دیگر مساجد کے کہ ان میں سے کسی ایک کی نماز دوسری مسجد کی نماز کی طرح ہے۔

☆☆☆☆☆

(۲۰) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۱۳۶

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۶، ص ۲۲

باب ۲۸۷

بیت اللہ کی تعظیم اور تعمیرِ مساجد

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَاِذْ بَوَّاْنَا لِاِبْرٰهِیْمَ مَكَانَ الْبَیْتِ اَنْ لَّا تُشْرِكْ بِیْ شَیْـًٔا وَّ طَهِّرْ بَیْتِیَ لِلطَّآىٕفِیْنَ وَ الْقَآىٕمِیْنَ وَ الرُّكَّعِ السُّجُوْدِ۝ (سورۃالحج آیت:۲۶)

اور جب ہم نے ابراہیم کو اس گھر کا ٹھکانہ ٹھیک بتادیا اور حکم دیا کہ میرا کوئی شریک نہ کر اور میرا گھر ستھرا رکھ طواف والوں اور اعتکاف والوں اور رکوع اور سجدے والوں کے لئے۔

حل لغات:

بَوَّاْنَا: ہم نے ٹھیک ٹھکانہ بتادیا، جگہ متعین کردی۔

بَوَّاَ الْمَكَانَ: کسی جگہ اترنا، ٹھہرنا۔

بَوَّاَهٗ وَبَوَّاَ لَهٗ مَنْزِلاً: اس نے اس کے رہنے کے لئے مکان تیار کیا۔

انہی معنوں میں قرآن مجید کی دوسری آیت ہے۔

وَلَقَدْ بَوَّاْنَا بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ مُبَوَّاَ صِدْقٍ. آلایہ. (سورۃ یونس: آیت ۹۳)

اور بے شک ہم نے بنی اسرائیل کو عزت کی جگہ دی۔(۱)

(۱) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ص ۱۳۴

☆ قاموس القرآن (اوصلاح الوجوہ النظائر فی القرآن الکریم) للمفسر الحسین بن محمد الدامغانی. مطبوعہ بیروت، ج ۸۰

☆ مفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب با لراغب اصفہانی (۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۶۵

☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۱، ص ۴۷

آیت زیبِ عنوان میں اس سے مراد یہ ہے کہ ہم نے ابراہیم (علیہ السلام) کو بیت اللہ کے اساسی قواعد (پرانی بنیادیں) ٹھیک طرح سے بتادیں۔(۲)

مَکَانَ: جس جگہ کوئی شے قائم اور موجود ہو وہ جگہ اس شے کا مکان ہوتی ہے۔(۳)

اَلْبَیْتِ: آیتِ مبارکہ میں اس سے مراد بیت اللہ (خانہ کعبہ) ہے۔

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے جس جگہ بیت اللہ تعمیر فرمایا تھا اس جگہ کے نشانات ہم نے ابراہیم علیہ السلام پر واضح فرمادیئے۔ان اساسی قواعد کی جگہ ان پر متعین کردی۔

بَیْتِیَ: میرا گھر۔مراد بیت اللہ شریف ہے۔

اللہ تعالیٰ جل شانہٗ کی طرف بیت (کعبہ) کی نسبت تشریفی ہے۔اس کی عظمت کیلئے اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف نسبت فرمائی ہے۔(۴)

وَالرُّکَّعِ السُّجُوْدِ: رُکَّعٌ جمع ہے رَاکِعٌ کی اور سُجُوْد جمع ہے سَاجِدٌ کی۔

---

(۲) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۳،ص۱۲۷۸

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۲،ص۳۶

☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمخشری مطبوعہ کراچی،ج۳،ص۱۵۲

☆ تفسیرالبغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان،ج۳،ص۲۸۳

☆ تفسیرانوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی،ج۲،ص۶۰

☆ تفسیرالبحرالمحیط ،لمحمدبن یوسف الشہیربابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴۔۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت،ج۶،ص۳۶۳

☆ تفسیرکبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر،ج۲۳،ص۲۶

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاہور،ج۳،ص۳۰۵

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمودمطبوعہ لاہور،ج۳،ص۳۰۵

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ ،کوئٹہ،ج۶،ص۲۳

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسیؒ حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان،ج۱۷،ص۱۴۱

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری(م۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ،پشاور،ص۵۲۹

☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دہلی،ج۸،ص۱۳۷

(۳) ☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان،ج۱۷،ص۱۴۱

(۴) ☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ ،کوئٹہ:،ج۶،ص۲۳

☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دہلی،ج۸،ص۱۳۸

رکوع اور سجدہ نماز کے ارکان سے ہیں۔ جس طرح قیام وقعود ارکانِ نماز سے ہیں۔ (۵)

پس منظر:

ابوالبشر حضرت آدم علیہ السلام کی تعمیر کردہ بیت اللہ کی عمارت طوفانِ نوح میں آسمانوں پر اٹھالی گئی تھی۔ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام اور ان کی والدہ ماجدہ حضرت سارہ رضی اللہ عنہا کو جب وادی غیر ذی زرع (مکہ معظمہ کی جگہ) میں آباد کیا گیا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حکم ہوا کہ بیت اللہ کو ازسرِ نو تعمیر فرمائیں۔ چونکہ تعمیرِ آدم علیہ السلام کے بیت اللہ کو آسمانوں پر اٹھالیا گیا تھا، اس لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر بیت اللہ کی بنیادیں پوشیدہ تھیں۔ بیت اللہ کی پرانی بنیادیں اللہ تعالیٰ نے یوں واضح فرمائیں کہ آسمان پر بادل کا ایک ٹکڑا اتنی جگہ پر سایہ فگن ہوا جتنی جگہ بیت اللہ تھا۔ اور ایک ہوا چلی جس سے پرانی بنیادوں کے نشانات حضرت ابراہیم علیہ السلام پر واضح ہو گئے۔ ان خطوط اساسی پر حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اپنے بیٹے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے ساتھ مل کر بیت اللہ کو ازسرِ نو تعمیر فرمایا۔ زادھا اللہ شرفاً وتعظیماً۔ (٦)

---

(۵)
- ☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود مطبوعہ لاہور، ج۳، ص۳۰۵
- ☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۸، ص۲۴

(٦)
- ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۴، ص۱۲۷۸
- ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲، ص۳٦
- ☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص۱۵۲
- ☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی(م۵۱٦ھ)مطبوعہ ملتان، ص۳، ص۲۸۳
- ☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج۲، ص۲۰
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص۳۰۵
- ☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود مطبوعہ لاہور، ج۳، ص۳۰۵
- ☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی وعلامہ جلال الدین مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج۳، ص۹۹
- ☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م٦۰٦ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر۔ ج۲۳، ص۲٦
- ☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج٦، ص۲۳
- ☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۷، ص۱۴۱
- ☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری(م۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص۵۳۰
- ☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ)مطبوعہ کراچی، ج۵، ص۱۹۰
- ☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی، ج۸، ص۱۳۷

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ بوسیدہ مسجد کو از سرِ نو تعمیر کرنا اور ضرورت کے مقام پر نئی مسجد تعمیر کرنا، مسجدوں کو آباد کرنا سنتِ حضرت ابراہیم خلیل اللہ صلوات اللہ وسلامہ علیہ اور کارِ خیر ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے بیت اللہ شریف کو از سرِ نو تعمیر کیا۔ نبی اکرم سید عالم ﷺ نے قبلِ بعثت تعمیرِ بیت اللہ میں حصہ لیا۔ نیز آپ نے مسجدِ قبا اور مسجدِ نبوی تعمیر فرمائی۔ صحابہ کرام نے اپنے مفتوحہ علاقوں میں مساجد تعمیر فرمائیں۔ ائمہ دین اور صلحائے امت نے جہاں جہاں ضرورت دیکھی مسجدیں تعمیر فرمائیں۔ پوری دنیا میں مسجدوں کی بہار اس مسئلہ پر دلیلِ ناطق ہے۔

﴿۲﴾ شرک گناہِ کبیرہ ہے۔ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اس سے ہمیشہ محفوظ رہے۔ بلکہ شرک کے علاوہ دیگر کبیرہ اور صغیرہ گناہوں سے بھی ہمیشہ معصوم رہے۔ عصمتِ انبیاء کا عقیدہ امت کا اجماعی عقیدہ ہے۔ بندۂ مومن کو اسی کی پیروی لازم ہے۔(۷)

﴿۳﴾ بیت اللہ زادھا اللہ شرفاً وتعظیماً اور دیگر تمام مساجد کو کفر، بدعت اور تمام حسی ومعنوی نجاستوں سے پاک رکھنا فرض ہے۔ مسجدوں کو آباد رکھنا اور ان کی زیب وزینت، ان کی صفائی اور خوبصورتی میں کوشش کرنا اعلیٰ درجہ کی نیکی اور سنتِ ابراہیمی ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَ لَمْ یَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰۤى اُولٰٓئِكَ اَنْ یَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِیْنَ۝ (سورۃ التوبۃ: آیت ۱۸)

اللہ کی مسجدیں وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان لاتے اور نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے، تو قریب ہے کہ یہ لوگ ہدایت والوں میں ہوں۔

یاد رہے کہ مسجدوں کی تعمیر سے مراد عام ہے۔ نئے سرے سے مسجد بنانا، مسجد کی مرمت کرنا، مسجد کو نماز، ذکر، اذکار، تلاوت، نعت، وعظ سے آباد رکھنا، مسجد میں صفائی کرنا، زیب وزینت کرنا، بتی دیا، روشنی کا انتظام کرنا،

(۷) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۳۶

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۳، ص ۲۷

بجلی کے بلب، ٹیوب، پنکھے، نمازیوں کو گرمی سردی سے بچاؤ کا انتظام کرنا، خطیب کے لئے منبر بنوانا، فرش، صف، دری، قالین، بچھانا، اذان اور وعظ کے لئے لاؤڈ سپیکر مہیا کرنا، چراغاں کرنا، نماز باجماعت قائم کرنا، اس کیلئے امام، مؤذن مقرر کرنا، مسجد کے سامان کی حفاظت کے لئے محافظ مقرر کرنا، ان کو مشاہرہ دینا وغیرہ امور مسجد کی تعمیر میں شامل و داخل ہیں۔(۸)

﴿۴﴾ طواف بیت اللہ شریف کے ساتھ خاص ہے۔ دنیا کی کسی مسجد یا مزار کا طواف کرنا جائز نہیں۔(۹)

﴿۵﴾ نماز اکثر احوال میں مسجدوں میں ادا کرنا چاہئے مگر بعض حالات میں مسجد کے علاوہ بھی نماز ادا کرنا جائز ہے۔ مثلاً بیماری یا عذر کی حالت میں، سفر یا جنگ وغیرہ حالتوں میں جہاں بھی پاک جگہ نماز ادا کرے گا نماز جائز ہے۔(۱۰)

﴿۶﴾ نماز میں بیت اللہ کی طرف منہ کرنا نماز کی صحت کے لئے شرط ہے۔ مگر چند صورتوں میں نماز میں قبلہ کی طرف منہ نہ کرنا بھی جائز ہے۔ مثلاً سمتِ قبلہ میں اشتباہ ہو جائے، جنگ کی حالت میں، نفل نماز سواری پر ادا کرتے ہوئے، وغیرہ۔(۱۱)

﴿۷﴾ قیام، رکوع، سجدہ، قعدہ نماز کے اجزا ہیں۔ ہر جزو مستقل رکن ہے۔ اس لئے نماز میں ان کا پاک جگہ اور پاک

---

(۸) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۱۴۷۸

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۳۶

☆ تفسیر انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی، ج۲، ص ۱۰

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمحشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص ۱۵۳

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۳، ص ۲۷

☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمدبن یوسف الشہیربابی حیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔ ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۶، ص ۳۶۴

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۳۰۵

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۶، ص ۲۴

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۷، ص ۱۴۳

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ، سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج۵، ص ۱۹۰

(۹) ☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص ۲۱۶

(۱۰) ☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص ۲۱۶

(۱۱) ☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص ۲۱۶

بدن کے ساتھ ادا کرنا لازم ہے۔(۱۲)

فائدہ جلیلہ:

کعبہ اگرچہ ایک جسمانی چیز ہے لیکن اس کی حقیقت ایسی شے کے مشابہ ہے جو بے کیف ہو۔ کیونکہ کعبہ کی دیواریں چھت، بنیادیں انتہائی گہرائی تک اور انتہائی چوٹی تک آسمان میں کوئی اور قبلہ نہیں۔ اگر اس کی مٹی، پتھر، چھت اور دیواریں ہٹا کر کہیں اور لے جائیں تب بھی وہی جگہ قبلہ رہے گا جواب ہے اور جہاں دیواروں اور پتھروں کی منتقل کر کے پہنچا دیا جائے وہ جگہ قبلہ نہیں بن جائے گی۔
حقیقت میں قبلہ (کعبہ) ایک بے کیف اور بے جسم چیز ہے جہاں انوار الٰہیہ کا نزول ہوتا ہے اور تجلیات کا پرتو پڑتا ہے۔(۱۳)

☆☆☆☆☆

(۱۲) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۳، ص ۲۷

☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج ۲، ص ۲۰

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۷، ص ۱۴۳

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۸، ص ۱۳۸

(۱۳) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۸، ص ۱۳۸

باب(۲۸۸)

﴿پیدل ہوکر حج کرنا﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

وَاَذِّنۡ فِی النَّاسِ بِالۡحَجِّ یَاۡتُوۡکَ رِجَالًا وَّعَلٰی کُلِّ ضَامِرٍ یَّاۡتِیۡنَ مِنۡ کُلِّ فَجٍّ عَمِیۡقٍ ۝

(سورۃ الحج: آیت۲۷)

اورلوگوں میں حج کی عام ندا کردے وہ تیرے پاس حاضر ہوں گے پیادہ اور ہر دبلی اونٹنی پر کہ ہر دور کی راہ سے آتی ہیں۔

حل لغات:

اَذِّنۡ: اذانٌ سے امر کا صیغہ ہے، معنی ہے: ندا کردے، اعلان کردے۔(۱)

نوٹ: مزید تفصیل مع حوالہ جات سورۃ التوبۃ، آیت:۳ میں گزرچکی ہے۔

---

(۱) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج۳،ص۱۲۷۸

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج۱۲،ص۳۷

☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمربن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳،ص۱۵۳

☆ تفسیرالبغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعود الفراء البغوی(م۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان، ۳،ص۲۸۳

☆ تفسیرالبحرالمحیط۶،ص۳۶۴،تفسیر کبیرازامام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی مطبوعہ قاہرہ ازہر، ج۲۳، ص۲۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳،ص۳۰۵

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۶،ص۴۳

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۷،ص۱۴۳

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری(م۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ،پشاور،ص۵۳۰

☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی، ج۸،ص۱۳۸

رِجَالًا: رَجِلَ (از باب سَمِعَ) رَجَلٌ کا معنی ہے: پیدل چلنا، رِجَالًا جمع ہے رَاجِلٌ کی، بمعنی پیادہ۔(۲)

ضَامِرٍ: ضَمَرَ (از باب نَصَرَ واز باب کَرُمَ) ضُمُوْرًا کا معنی ہے: لاغر، نحیف اور کم گوشت والا ہونا، ضَامِر اسم فاعل ہے بمعنی لاغر، نحیف۔(۳)

فَجّ: درۃ، دو پہاڑوں کے درمیان کشادہ راستہ، وسیع اور واضح راستہ۔(۴)

عَمِیْقٍ: عَمُقَ (از باب کَرُمَ) اور عَمِقَ (از باب سَمِعَ) عُمْقًا کا معنی ہے: دور ہونا، کشادہ اور لمبا ہونا، اس سے عَمِیْقٌ صفت ہے۔ بمعنی: کشادہ اور دور، گہرائی کے اعتبار سے دور ہونا۔(۵)

آیتِ مبارکہ کا مفہوم یہ ہے کہ اے میرے خلیل ابراہیم! بیت اللہ تعمیر ہو چکا۔ اب تمام جہانوں کے لوگوں میں اعلان فرمادو کہ وہ اس گھر کا حج کریں۔ لوگ تیری آواز سن کر اطاعتِ الٰہی کے جذبہ سے سرشار ہو کر تیرے پاس آئیں گے۔ ان میں بعض پیدل ہوں گے، بعض دور دراز علاقوں سے سواری پر سفر کر کے آئیں گے۔(۶)

---

(۲) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ص ۲۳۷
☆ مفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل المقلب با لراغب اصفہانی(م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۱۹۰
☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مولفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی(م ۷۷۰ھ)، ج ۱، ص ۱۰۷
☆ قاموس القرآن (اوصلاح الوجوہ النظائر فی القرآن الکریم) للمفسر الحسین بن محمد الدامغانی۔ مطبوعہ بیروت، ص ۱۹۵
☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی(م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۷، ص ۳۳۵

(۳) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ص ۴۲۹
☆ مفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل المقلب بالراغب اصفہانی(م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۲۹۹
☆ مفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل المقلب بالراغب اصفہانی(م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ج ۲، ص ۲
☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی(م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۲۵۲

(۴) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ص ۹۰۳
☆ مفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل المقلب بالراغب اصفہانی(م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۳۷۳
☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مولفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی(م ۷۷۰ھ)، ج ۲، ص ۵۳
☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی(م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۸۲

(۵) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ص ۸۴۲
☆ مفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل المقلب با لراغب اصفہانی(م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۳۴۸
☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مولفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی(م ۷۷۰ھ)، ج ۲، ص ۳۸
☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی(م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۷، ص ۲۴

(۶) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۲۷۸

پس منظر

جب ابراہیم علیہ السلام نے بیت اللہ (زادھا اللہ شرفاً وتعظیماً) کی تعمیر سے فراغت پائی تو اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی طرف سے حکم ہوا کہ اے ابراہیم جبل ابوقبیس پر چڑھ کر تمام جہان کے لوگوں کو اعلان کر دو کہ اس گھر کا حج کرنا تمہارے لئے فرض ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے عرض کیا کہ اے میرے مولا! میری آواز تمام جہاں والوں تک کیسے پہنچے گی؟ ارشادِ ربانی ہوا، اعلان کرنا تمہارا کام ہے، تیرے اعلان کی آواز تمام جہان والوں تک پہنچانا میرے ذمہ کرم پر ہے۔ لوگ حج کے جذبہ شوق سے بیت اللہ کا طواف کرنے کے لئے پیادہ بھی آئیں گے اور سوار ہو کر بھی آئیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ خلیل اللہ علیہ السلام کی آواز تمام جہان والوں تک پہنچی حتیٰ کہ جو ابھی باپ کی پشت میں اور ماں کے پیٹ میں تھے۔ سب نے دعوتِ ابراہیم کو سنا، جن خوش بخت حضرات نے جتنی مرتبہ لبیک کہی اتنی ہی مرتبہ وہ حج کریں گے۔ ابراہیم علیہ السلام کی ندا کے جواب میں خوش نصیبوں نے کہا:

لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ

حاضر ہیں اے اللہ! ہم حاضر ہیں۔ (۷)

(بقیہ ۲)
- ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲، ص۳۷
- ☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۳، ص۲۷
- ☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص۱۵۳
- ☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان، ج۳، ص۲۸۳
- ☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمدبن یوسف الشہیربابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴۔۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۶، ص۳۶۴
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص۳۰۵
- ☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۳، ص۳۴
- ☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۷، ص۱۴۳
- ☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری(م۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص۵۳۰
- ☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۸، ص۱۳۸

(۷)
- ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص۱۲۷۹
- ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲، ص۳۷
- ☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی وعلامہ جلال الدین مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج۳، ص۹۹
- ☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص۱۵۲

مسائل شرعیہ

﴿۱﴾ حج اسلام کے فرائض میں سے ایک اہم فرض ہے۔ یہ فرض ملتِ ابراہیم میں بھی جاری رہا۔ انبیائے کرام علیہم السلام بھی کرتے رہے۔ حضور سیدِ عالم شارعِ اسلام نے حجۃ الوداع کے موقعہ اس کی فرضیت کا تجدیدی اعلان فرمادیا۔ امتِ مرحومہ کے جن افراد پر فرضیتِ حج کے شرائط پورے ہوتے ہیں انہیں دیر کئے بغیر فریضہ حج ادا کرلینا چاہئے۔

آیت زیبِ عنوان کے علاوہ قرآن مجید کی متعدد دیگر آیات اور کثیر احادیثِ طیبہ اس کی فرضیت پر دلالت کرتی ہیں۔

ایک حدیث شریف میں ہے:

خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ النَّاسَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰہَ قَدْ فَرَضَ عَلَیْکُمُ الْحَجَّ فَقَالَ رَجُلٌ فِیْ کُلِّ عَامٍ فَسَکَتَ عَنْہُ حَتّٰی اَعَادَہٗ ثَلٰثًا فَقَالَ لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ. (الحدیث)(۸)

رسول اکرم ﷺ نے (حجۃ الوداع کے موقعہ پر) خطبہ ارشاد فرمایا۔ آپ نے فرمایا، بیشک اللہ تعالیٰ نے تم پر حج فرض فرمایا ہے، ایک شخص نے عرض کی، کیا ہر سال؟ آپ خاموش رہے۔ اس نے تین مرتبہ سوال دہرایا۔ پھر آپ نے فرمایا: اگر میں ہاں کہہ دوں تو ہر سال فرض ہوجائے؟(۹)

(بقیہ ۷) ☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی(م۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان، ج۳،ص ۲۸۲

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر. ج۲۳،ص۲۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاھور، ج۳،ص ۳۰۵

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللّٰہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاھور، ج۳،ص ۳۰۵

☆ تفسیر البحر المحیط ،لمحمد بن یوسف الشھیر بابی حیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴. ۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۶،ص ۳۶۴

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ ،کوئٹہ، ج۱۷،ص ۱۴۳

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۷،ص ۱۴۳

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری(م۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ،پشاور،ص ۵۳۰

☆ تفسیر مظھری ازعلامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۸،ص ۱۳۸

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ)مطبوعہ کراچی، ج۵،ص ۱۹۰

(۸) ☆ رواہ النسائی عن ابی ھریرۃ، ج۱،ص ۱

☆ رواہ احمد، ج۲،ص ۵۰۸

﴿۲﴾ حج کے فرض ہونے کی جو شرطیں ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ اپنے مقام سے لے کر بیت اللہ شریف تک جانے کے لئے اس کے پاس سواری کا انتظام ہو۔(۱۰)

﴿۳﴾ جو شخص پیدل چل سکتا ہو اس کے لئے پیدل چل کر حج کرنا افضل ہے۔ کیونکہ آیت زیب عنوان میں پیدل چل کر آنے کا ذکر پہلے ہے۔ پھر پیدل چل کر حج کرنے میں جسمانی مشقت بھی زیادہ ہے۔ نیز پیدل چلنے میں خشوع و خضوع کا عملی مظاہرہ بھی ہوتا ہے۔(۱۱)

﴿۴﴾ اگر کوئی شخص پیدل چل کر حج کرنے کی نذر مانے تو اس پر پیدل حج کرنا لازم ہے۔ اگر پیدل نہ چل سکے تو اس

---

(۹) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص۱۲۷۸
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲، ص۳۷
☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص۱۵۳
☆ تفسیرالبحرالمحیط، لمحمدبن یوسف الشهیربابی حیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۶، ص۳۶۴
☆ تفسیرالبغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی (م۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ۳، ص۲۸۳
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاهور، ج۳، ص۳۰۵
☆ تفسیرکبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاهرہ ازهر، ج۲۳، ص۲۷
☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی (م۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۶، ص۲۴
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۷، ص۱۴۳
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص۵۳۰
☆ تفسیرمظهری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردوترجمہ) مطبوعہ دهلی، ج۸، ص۱۳۸

(۱۰) ☆ تفسیرمظهری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردوترجمہ) مطبوعہ دهلی، ج۸، ص۱۴۰
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص۱۲۷۹
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص۵۳۱

(۱۱) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص۱۲۸۰
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲، ص۳۹
☆ تفسیرکبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاهرہ ازهر، ج۲۳، ص۲۸
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود مطبوعہ لاهور، ج۳، ص۳۰۵
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۷، ص۱۴۴
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص۵۳۱
☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج۵، ص۱۹۱
☆ تفسیرمظهری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردوترجمہ) مطبوعہ دهلی، ج۸، ص۱۳۹
☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن صاوی مالکی (م۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ، ج۳، ص۱۰۰

پر ایک قربانی واجب ہے۔(۱۲)

﴿۵﴾ پیدل حج میں ہر قدم کے بدلے سات سو حرم کی نیکیاں اور سواری پر ہر قدم کے بدلے سات نیکیاں ہیں۔(۱۳)

﴿۶﴾ حج کی فرضیت کے باب میں صرف راستوں کا ذکر ہے پیدل اور سوار ہو کر۔ ظاہر ہے کہ یہ دونوں اسلوب خشکی کا تقاضا کرتے ہیں۔ سمندری سفر اور فضائی سفر کا ذکر نہیں۔ اس کے باوجود ان دونوں ذریعوں سے حج کے لئے سفر کرنا بھی جائز ہے۔ کسی شے کا ذکر نہ ہونے سے اس شے کی نفی نہیں ہوتی۔ عدمِ ذکر، ذکرِ عدم کو لازم نہیں۔ یہ اصول یاد رہے، بہت سے مقامات پر کام آتا ہے۔(۱۴)

فائدہ:

ہجرت سے پہلے اور بعثت کے بعد حضور سید عالم ﷺ نے دو حج کئے ہیں۔ ایک حج ہجرت کے بعد کیا ہے، جسے حجۃ الوداع کہتے ہیں۔(۱۵)

فائدہ:

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی حج کی ندا اعلانِ خداوندی تھا۔ اللہ تعالیٰ کے محبوبوں کے افعال اللہ تعالیٰ اپنی طرف منسوب فرماتا ہے۔ حج کی فرضیت کا اعلان سن کر خوش نصیبوں نے عرض کیا: حاضر ہیں ہم اے اللہ حاضر ہیں۔

فائدہ:

بیت اللہ کے حج کو آنے والا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس حاضر ہوتا ہے۔ آیتِ کریمہ میں یَاْتُوْکَ میں یہی اشارہ ہے۔(۱۶)

☆☆☆☆☆

---

(۱۲) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۱۳۹

(۱۳) ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۷، ص ۱۴۴

(۱۴) ☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔ ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۶، ص ۳۶۴

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۷، ص ۱۴۴

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج ۵، ص ۱۹۱

(۱۵) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۲۸۰

(۱۶) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۳۸

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۳، ص ۳۸

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۳۵

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج ۶، ص ۲۵

باب (۲۸۹)

﴿حج میں تجارت کرنا اور قربانی (ہدی اور اضحیہ) کے چند احکام﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ﴾

لِيَشۡهَدُوۡا مَنَافِعَ لَهُمۡ وَيَذۡكُرُوا اسۡمَ اللّٰهِ فِىۡۤ اَيَّامٍ مَّعۡلُوۡمٰتٍ عَلٰى مَا رَزَقَهُمۡ مِّنۡۢ بَهِيۡمَةِ الۡاَنۡعَامِ ۚ فَكُلُوۡا مِنۡهَا وَاَطۡعِمُوا الۡبَآئِسَ الۡفَقِيۡرَ ۝ (سورۃ الحج: آیت ۲۸)

تاکہ وہ اپنا فائدہ پائیں اور اللہ کا نام لیں جانے ہوئے دنوں میں اس پر کہ انہیں روزی دی بے زبان چوپائے، تو ان میں سے خود کھاؤ اور مصیبت زدہ محتاج کو کھلاؤ۔

حل لغات:

لِيَشۡهَدُوۡا: شَہِدَ (از باب سَمِعَ) شُہُوۡدًا کا معنی ہے: مجلس میں حاضر ہونا، معائنہ کرنا، اطلاع پانا۔

شَہِدَ (از باب سَمِعَ) اور شَہُدَ (از باب کَرُمَ) شَہَادَۃً کا معنی ہے: گواہی دینا

شُہُوۡدًا اور شَہَادَۃً دونوں مصدروں سے صفت شَاہِدٌ ہے، مگر معنوں میں امتیاز یوں ہے کہ اگر مصدر شُہُوۡدًا ہو تو اس کا معنی "حاضر" ہوتا ہے اور مصدر شَہَادَۃً ہو تو اس کا معنی "گواہ" ہے۔

قرآن مجید میں شَہِدَ اور اس کے مشتقات متعدد معنوں میں استعمال ہوئے ہیں: انبیاء، محافظ فرشتے، امتِ

مرحومہ، اللہ کی راہ میں قتل ہونے والا، مخلوق پر حق کی گواہی دینا، حاضر، شریک وغیرہ۔

نوٹ: مزید تفصیل گزشتہ آیات میں گزر چکی ہے۔(۱)

آیتِ مبارکہ زیبِ عنوان میں اس سے مراد حاضر ہونا، آ موجود ہونا ہے، (تاکہ منافع پالیں)(۲)

مَنَافِعَ لَهُمْ: آیت زیبِ عنوان میں منافع سے مراد ہے: دنیا اور آخرت کے وہ امور جن سے اللہ تعالیٰ راضی ہے، مناسکِ حج، مغفرت، عفو، تجارت وغیرہ۔ یعنی حاجی جب بیت اللہ میں حج کیلئے حاضر ہو تو دینی منافع مثلاً منیٰ، عرفات، مزدلفہ، مشعر الحرام میں حاضری کے انوار و مغفرت اور دنیوی منافع مثلاً خرید و فروخت حاصل کرتا ہے، اصل غرض تو دینی منافع ہیں، دنیوی منافع تبعاً اور ضمناً حاصل ہو جاتے ہیں۔(۳)

وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ: اور اللہ کا نام لیں۔ اس ذکر سے مراد ذبح یا نحر کرتے وقت اللہ تعالیٰ کا نام لینا ہے۔

---

(۱) ☆ المنجد ازلوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ص ۰ ۲ ۶

☆ قاموس القرآن (او اصلاح الوجوہ والنظائر فی القرآن الکریم) للمفسر الحسین بن محمد الدامغانی، مطبوعہ بیروت، ص ۹ ۱ ۲

☆ مفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل المقلب با لراغب اصفهانی (۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۷ ۲ ۶

☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مولفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی (م ۷۷۰ھ)، ج ۱، ص ۵۶ ۱

☆ الفروق اللغویۃ مولفہ ابو ھلال الحسن بن عبداللہ بن سہل العسکری (م ۴۰۰ھ) مطبوعہ کوئٹہ، ج ۵۴، ص ۱ ۱

☆ تاج العروس ازعلامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۱ ۹ ۳

(۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱ ۲، ص ۰ ۴

☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج ۲، ص ۱ ۲

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج ۳، ص ۰ ۰ ۱

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج ۳، ص ۳ ۸ ۲

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج ۶، ص ۶ ۲

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۷، ص ۵ ۳

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج ۵، ص ۱ ۹ ۱

☆ تفسیر مظھری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۹، ص ۰ ۴ ۱

(۳) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۵ ۳ ۲

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱ ۸ ۲ ۱

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱ ۲، ص ۰ ۴

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۱ ۶ ۲

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازھر، ج ۲۳، ص ۸ ۲

☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشھیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔ ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۶، ص ۴ ۶ ۳

قربانی سے غرض اللہ تعالیٰ کا تقرب حاصل کرنا ہے، اس لئے قربانی کا جانور ذبح کرتے وقت صرف اللہ تعالیٰ ہی کا نام لینا فرض ہے۔(۴)

بَهِيمَةِ الْاَنْعَامِ: بے زبان چوپائے۔

بَهِيمَةَ: ہر وہ جس میں قوتِ گویائی نہ ہو۔ خشکی اور تری کا ہر چوپایہ علاوہ درندوں اور پرندوں کے۔(۵)

بقیہ(۳) ☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی(م ۵۱۶ھ)مطبوعه ملتان، ج۳،ص ۲۸۴

☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج۲،ص ۶۱

☆ تفسیر جلالین معه تفسیر صاوی ازعلامه صاوی، ج۲،ص ۱۰۰

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعه کراچی، ج۳،ص ۱۵۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن از علامه علی بن محمد خازن شافعی مطبوعه لاهور، ص ۳۰۶

☆ تفسیر مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیر مدارک ازعلامه ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعه لاهور، ج۳، ص ۳۰۶

☆ تفسیر روح البیان ازعلامه اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعه مکتبه اسلامیه ،کوئٹه، ج۶،ص ۲۶

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامه ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی(م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج۱۷،ص ۱۴۵

☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمد جیون جونپوری(م ۱۱۳۵ھ)مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی ، پشاور، ص ۵۳۱

☆ تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمه)مطبوعه دهلی، ج۸،ص ۱۴۰

☆ حاشیة الجمل علی الجلالین للعلامة سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ)مطبوعه کراچی، ج۵،ص ۱۹۱

(۴) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص(م ۳۷۰ھ)مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت،لبنان، ج۳،ص ۲۳۵

☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ)مطبوعه بیروت،لبنان، ج۳،ص ۱۲۸۲

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعه بیروت،لبنان، ج۱۲،ص ۴۰

☆ تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعه مصر، ج۳،ص ۲۱۷

☆ تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعه مصر، ج۳،ص ۲۱۷

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج۲۳،ص ۲۸

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعه کراچی، ج۳،ص ۱۵۳

☆ تفسیر البحر المحیط ،لمحمد بن یوسف الشهیر بابی حیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴. ۷۵۴ھ)مطبوعه بیروت، ج۶،ص ۳۶۳

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیر مدارک ازعلامه ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعه لاهور، ج ۳،ص ۳۰۶

☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج۲،ص ۶۱

☆ تفسیر جلالین ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی وعلامه جلال الدین محلی مطبوعه مکه مکرمه، ج۳،ص ۱۰۰

☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمد جیون جونپوری(م ۱۱۳۵ھ)مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی ، پشاور، ص ۵۳۱

☆ تفسیر روح البیان ازعلامه اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعه مکتبه اسلامیه ،کوئٹه، ج۶،ص ۲۶

☆ تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمه)مطبوعه دهلی، ج۸،ص ۱۴۰

(۵) ☆ المنجد ازلوئیس معلوف ایسوعی،مطبوعه دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانه کراچی، ص ۱۳۳

☆ مفردات فی غریب القرآن ازعلامه حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفهانی(م ۵۰۲ھ)مطبوعه کراچی، ص ۴۲

☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی ،مولفه علامه احمد بن محمد علی المقبری الفیومی(م ۷۷۰ھ)، ج۱،ص ۳۴

اَلْاَنْعَام: جمع ہے اس کا واحد نَعَمٌ ہے، اس کا معنی ہے اونٹ، مویشی۔(۶)

بَهِيمَةِ الْاَنْعَامِ سے مراد اونٹ، گائے اور بکری ہیں۔ گائے میں بھینس اور بکری میں بھیڑ اور مینڈھا شامل ہیں۔(۷)

اَلْبَآءِسَ الْفَقِيرَ: بَئِسَ (از باب سَمِعَ) بُـؤْسًا و بِئْسًا و بُؤْسًا و بُؤْسٰى کا معنی ہے: بہت حاجت مند ہونا، مفلس ہونا۔

اس سے صفت بَاءِسٌ ہے، اس کی جمع بُؤْسٌ ہے۔(۸)

آیتِ مبارکہ میں اس سے مراد سخت محتاجی ہے اور بَـاءِسٌ سے مراد وہ کہ جس پر کوئی آفت نازل ہوئی اگرچہ فقیر نہ ہو، مثلاً مرض، حاجتِ نازلہ وغیرہ۔(۹)

---

(۶) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ص ۱۲۹۲

☆ مفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل المقلب با لراغب اصفہانی (۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۴۹۹

☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مولفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی (م ۷۷۰ھ) ج ۲، ص ۱۲۷

(۷) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۴۳

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۲۱۷

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۳، ص ۲۹

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج ۳، ص ۱۵۴

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج ۳، ص ۲۸۴

☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔ ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۶، ص ۳۶۵

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج ۳، ص ۱۰۰

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۳۰۶

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۳۰۶

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج ۶، ص ۲۶

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۷، ص ۱۴۵

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۳۱

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ، سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج ۵، ص ۱۹۱

(۸) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ص ۸۹

☆ مفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل المقلب با لراغب اصفہانی (۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۲۶

☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مولفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی (م ۷۷۰ھ) ج ۱، ص ۳۴

☆ الفروق اللغویۃ مولفہ ابو ہلال الحسن بن عبداللہ بن سہل العسکری (م ۴۰۰ھ) مطبوعہ کوئٹہ، ص ۲۷۳

☆ قاموس القرآن (او اصلاح الوجوہ والنظائر فی القرآن الکریم) للمفسر الحسین بن محمد الدامغانی، مطبوعہ بیروت، ص ۲۴

☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۴، ص ۱۰۴

(۹) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۲۸۲

شانِ نزول

﴿۱﴾ مشرکین ذبیحہ پر بتوں کا نام لیتے تھے،ان کی تردید میں آیتِ مبارکہ کا پہلا جملہ نازل ہوا۔(۱۰)

﴿۲﴾ زمانہ جاہلیت میں عرب قربانی کا گوشت نہیں کھاتے تھے،آیت کا دوسرا حصہ ان کی تردید میں نازل ہوا کہ یہ گوشت تمہارے لئے حلال ہے،تم خود کھاؤ بلکہ فقرا،دوستوں اور رشتہ داروں کو بھی کھلاؤ۔(۱۱)

مسائلِ شرعیہ

﴿۱﴾ ارکانِ اسلام میں سے حج ایک اہم رکن ہے۔حج ہی وہ رکن ہے جس میں بدنی اور مالی عبادت یک جا جمع ہوتی

(بقیہ۹) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۲،ص۴۸
☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعہ مصر،ج۳،ص۲۱۷
☆ تفسیرانوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی،ج۲،ص۶۱
☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمحشری مطبوعہ کراچی،ج۳،ص۱۴۶
☆ تفسیرالبغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی مطبوعہ ملتان،،ج۳،ص۲۸۴
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاهور،ج۳،ص۳۰۶
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمودمطبوعہ لاهور،ج۳،ص۳۰۶
☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ،کوئٹہ،ج۶،ص۲۶
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان،ج۷،ص۱۴۶
☆ تفسیرمظهری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دهلی،ج۸،ص۱۴۴

(۱۰) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۲،ص۴۱

(۱۱) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان،ج۳،ص۲۳۵
☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمحشری مطبوعہ کراچی،ج۳،ص۱۵۴
☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعہ مصر،ج۳،ص۲۱۷
☆ تفسیر کبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارة المطالع قاهرہ ازهر،ج۲۳،ص۲۸
☆ تفسیرانوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی،ج۲،ص۶۱
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری(م۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی،پشاور،ص۵۳۲
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاهور،ج۳،ص۳۰۶
☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن صاوی مالکی (م۱۳۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ،مکہ مکرمہ،ج۳،ص۱۰۰
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان،ج۱۷،ص۱۴۶
☆ تفسیرمظهری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دهلی،ج۸،ص۲۶

ہیں۔نماز، روزہ صرف بدنی عبادتیں ہیں اورزکوٰۃ صرف مالی عبادت ہے۔جوفائدے حاجی پاتا ہے وہ کوئی اور نہیں پاسکتا۔بیت اللہ کا طواف، اس کے انوار وتجلیات، صفاومروہ کی سعی، منیٰ، مزدلفہ اور عرفات کا قیام اور وقوف کے علاوہ ان مقدس مقامات کے انوار کے مشاہدہ سے بہرہ ور ہوتا ہے۔قربان گاہ میں قربانی کرکے ایثار کا جذبہ بیدار کرتا ہے۔حجاج کرام کے جم غفیر میں ہزارہا اولیاء واصفیاء وعلماء اور صالحین کی معیت اور زیارت سے مشرف ہوتا ہے۔بے شمار دینی دنیوی برکات سے سرفراز ہوتا ہے۔اسی لئے رب کریم جل وعلا کے حکم سے اس کے خلیل کریم حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیت اللہ کے حج کی طرف دنیا کے مسلمانوں کو دعوت دی۔علاوہ ازیں حجِ مبرور کرنے والا سابقہ گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے گویا آج ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا کہ اس کا نامہ اعمال گناہوں کی آلودگی سے پاک ہے۔حضور سید عالم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

مَنْ حَجَّ لِلّٰهِ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ (۱۲)

جس نے اللہ کی رضا کے لئے حج کیا پھر اس میں کوئی فحش کلمہ زبان سے نہ نکالا اور نہ گناہ کیا وہ حج کے بعد ایسا لوٹے گا کہ گویا اس کی ماں نے اسے آج جنم دیا ہے۔

اس لئے بندۂ مومن جس کے پاس فریضہ حج کے شرائط جمع ہو چکے ہیں وہ حج کرنے میں دیر نہ کرے۔ممکن ہے تاخیر میں وہ نقصان اٹھائے۔(۱۳)

﴿۲﴾ حج کی تین قسمیں ہیں۔

اول: حج مفرد　　　دوم: حج تمتع　　　سوم: حج قران

حجِ مفرد یہ ہے کہ صرف حج کا احرام باندھ کر ارکانِ حج ادا کرے۔

حجِ تمتع یہ ہے کہ ایامِ حج میں پہلے عمرہ کا احرام باندھ کر عمرہ ادا کرے اور احرام کھول دے اور پھر حج کا احرام باندھ کر حج کے ارکان ادا کرے۔

حجِ قران یہ ہے کہ ایامِ حج میں عمرہ اور حج کا ایک ہی احرام باندھے۔پہلے عمرہ ادا کرے اور پھر عمرہ کا احرام

---

(۱۲) ☆ راوہ البخاری عن ابی ہریرۃ، ج ۱، ص ۲۰۶

(۱۳) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۹، ص ۱۲۰

کھولے بغیر حج کے ارکان ادا کرے۔ درمیان میں عمرہ کا احرام نہ کھولے۔ حج قِران سب سے افضل حج ہے۔ نبی اکرم رسول معظم ﷺ نے حجۃ الوداع والا حج، حجِ قِران ہی ادا فرمایا تھا۔ (۱۴)

﴿۳﴾ ارکانِ حج کی ادائیگی میں حاجی کا مقصود اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا ہوتا ہے مگر اس عرصہ میں وہ ضمناً خرید و فروخت کرسکتا ہے۔ اسے تجارت کی رخصت ہے، یہ تجارت تو اتفاقیہ حاصل ہوگئی، ایسا نہ ہو کہ سفرِ حج کو مقصودِ تجارت بنالے۔ آیتِ کریمہ زیبِ عنوان میں کلمہ ''مَنَافِعَ لَهُمْ'' اسی طرف اشارہ ہے۔ نیز حج میں ضمناً تجارت کے جواز پر ارشادِ ربانی گزر چکا ہے:

لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ ۔ (سورۃ البقرۃ: آیت ۱۹۸)

تم پر کچھ گناہ نہیں کہ (حج میں) اپنے رب کا فضل تلاش کرو۔ (۱۵)

نوٹ: حج کے دوران تجارت کے تفصیلی احکام سورہ البقرۃ، آیت: ۱۹۸ میں گزر چکے ہیں۔ وہاں ملاحظہ فرمالیں۔

---

(۱۴) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ج۳، ص ۲۳۵

(۱۵) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۲۳۳

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۱۲۸۱

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۴۰

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۲۸۴

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص ۱۵۳

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص ۲۱۶

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج۳، ص ۱۰۰

☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج۲، ص ۲۱

☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔ ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۶، ص ۳۶۴

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۳۰۶

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۳۰۶

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ کوئٹہ، ج۶، ص ۲۶

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۷، ص ۱۴۵

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۳۱

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ۸، ص ۱۴۰

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ۵، ص ۱۹۱

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر ۲۳، ص ۲۸

﴿۴﴾ حلال جانور کو اللہ تعالیٰ کے نام پر اسی کے حکم سے ذبح کرنا قربانی کہلاتا ہے۔ بنیادی طور پر اس کی دو قسمیں ہیں۔

اول: صاحبِ نصاب مقیم مسلمان پر عید الاضحیٰ کے ایام میں جانور ذبح کرنا واجب ہے، عربی زبان میں اسے اضحیہ کہتے ہیں۔

دوم: حجِ قِران یا حجِ تمتّع میں عمرہ اور حج کے جمع ہونے کے شکرانہ میں حاجی پر منیٰ میں قربانی کرنا واجب ہے، عربی میں اسے ہدی کہتے ہیں۔

اس کے علاوہ بھی چند موقعوں پر قربانی کرنا واجب ہے۔ مثلاً ''دمِ جنایت'' یعنی ارکانِ حج یا عمرہ میں کوئی واجب ترک ہوگیا تو اس کے بدلے جانور ذبح کرنا واجب ہے۔ گویا یہ قربانی نماز کے سجدہ سہو کی مانند ہے، جس طرح سجدہ سہو سے نماز کا قصور معاف ہو جاتا ہے، یہی کیفیت دمِ جنایت کی ہے۔

علاوہ ازیں ایک اور قربانی واجب ہے جس کا نام ''دم الاحصار'' ہے۔ حج یا عمرہ کا احرام باندھنے والا اگر حرم پاک تک نہ پہنچ سکے، کوئی دشمن اسے روک دے یا بیماری یا کوئی عذر لاحق ہو جائے تو احرام کھول کر قربانی کرے۔ اسی طرح اگر کوئی قربانی کرنے کی نذر مانے تو یہ بھی واجب ہے۔

جس مسلمان پر قربانی واجب نہیں مگر وہ اپنی خوشی سے رب تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے جانور ذبح کرتا ہے، یہ اس کی نفلی قربانی ہوگی، اسے بھی اللہ تعالیٰ قبول کرتا ہے۔(۱۶)

﴿۵﴾ نفل قربانی، صاحبِ استطاعت مقیم مسلمان ہونے والے کی قربانی، تمتع اور قران حج کی قربانیوں کا گوشت ہر مسلمان (خواہ امیر ہو یا غریب) خود کھا سکتا ہے اور دوسروں کو کھلا سکتا ہے۔ حجۃ الوداع میں حضور سید عالم ﷺ

(۱۶) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۲۵

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۴۵

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۳۰۶

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۳۰۶

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج ۳، ص ۲۸۴

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن صاوی مالکی (م ۱۳۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۱۳، ص ۱۰۰

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج ۸، ص ۲۷

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۸، ص ۱۴۳

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج ۵، ص ۱۹۲

نے اپنی قربانیوں کا گوشت تناول فرمایا، اوران کا شوربا پیا۔ حدیث شریف میں ہے:

(طویل حدیث کا ایک حصہ یہ ہے)...................ثُمَّ اَمَرَمِنْ كُلِّ بُدْنَةٍ بِبُضْعَةٍ فَجُعِلَتْ فِيْ قِدْرٍ فَطُبِخَتْ فَاَكَلاَ مِنْ لَحْمِهَا وَشَرِبَامِنْ مَرَقِهَا..........الحديث (۱۷)

حضور سید عالم ﷺ کا نے حکم فرمایا کہ ہر ذبیحہ سے گوشت کا ایک حصہ لیا جائے، پھر اسے ایک ہانڈی میں پکایا گیا، پھر دونوں (سید عالم ﷺ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ) نے اس کا گوشت کھایا اور شوربا پیا۔

﴿۶﴾ کفارہ میں دی گئی قربانی اور دم الاحصار کی قربانی کا گوشت صرف فقیر ہی کھا سکتے ہیں۔ قربانی کرنے والا یا امیر یہ گوشت نہیں کھا سکتا۔ اولاد، اہل وعیال، غلام وغیرہ کو بھی نہیں کھلا سکتا۔ (۱۸)

﴿۷﴾ جانور کو ذبح کرتے وقت اللہ تعالیٰ کے نام پر ذبح کرے۔ مستحب یہ ہے کہ یوں کہے: بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اللہ تعالیٰ کے نام کے علاوہ کسی اور کے نام پر ذبح کرنا حرام ہے۔ البتہ ذبح سے پہلے جانور کا کسی اور کے نام منسوب ہونا ذبیحہ کو حرام نہیں کرتا۔ مثلاً میری قربانی کا جانور، میرے بچے کا عقیقہ، فلاں بزرگ کی نذر وغیرہ۔ (۱۹)

---

(۱۷) ☆ رواہ مسلم عن

☆ رواہ ابو داؤد عن جعفر بن محمد عن ابیہ، ج ۱، ص ۲۷۱

☆ رواہ الترمذی عن جابر بن عبداللہ، ج ۱، ص ۱۳۱

☆ رواہ ابن ماجہ عن جابر بن عبداللہ، ص ۲۲۸

☆ رواہ ابن حبان عن جابر، ج ۹، ص ۳۲۹

(۱۸) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۳۵، ۲۳۷

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۴۳

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ۳، ص ۲۸۴

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج ۵، ص ۱۹۲

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج ۸، ص ۲۷

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ۸، ص ۱۴۲

(۱۹) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۳۵

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۲۸۲

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۴۰

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۲۱۷

☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شافعی، ج ۲، ص ۱۱

﴿۸﴾ بوقتِ ذبح جانور کو قبلہ رخ لٹایا جائے، یہی سنت ہے۔ (۲۰)

﴿۹﴾ عیدالاضحیٰ میں قربانی کا وقت نمازِ عید سے فراغت پر ہے۔ امام کے نماز پڑھانے سے قبل قربانی کرنا قربانی کے وجوب کو ساقط نہیں کرتا، وہ تو محض گوشت ہے۔ حدیث شریف میں ہے:

اِنَّ اَوَّلَ مَانَبْدَاُ بِهٖ فِیْ یَوْمِنَاھٰذَااَنْ نُّصَلِّیَ ثُمَّ نَرْجِعُ فَنَنْحَرُ، مَنْ فَعَلَهٗ فَقَدْ اَصَابَ سُنَّتَنَا وَمَنْ ذَبَحَ قَبْلُ فَاِنَّمَا هُوَ لَحْمٌ قَدَّمَهٗ لِاَهْلِهٖ لَیْسَ مِنَ النُّسُکِ فِیْ شَیْءٍ.........وَمَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَقَدْ تَمَّ نُسُکُهٗ وَاَصَابَ سُنَّةَ الْمُسْلِمِیْنَ (۲۱)

سب سے پہلا کام جو آج (عیدالاضحیٰ کے روز) ہم کریں گے وہ یہ کہ ہم نمازِ عید ادا کریں گے، پھر لوٹ کر قربانی کریں گے، سو جس نے ایسا کیا اس نے ہماری سنت پالی اور جس نے نماز سے پہلے قربانی کرلی تو وہ صرف گوشت ہے جو اس نے اپنے اہل کے لئے کیا ہے، قربانی سے اس کا تعلق نہیں.........(پھر فرمایا) اور جس نے نمازِ عید کے بعد جانور ذبح کیا، اس نے اپنی قربانی پوری کرلی اور مسلمانوں کے طریقہ پر چلا۔ (۲۲)

﴿۱۰﴾ دیہات اور جہاں نمازِ عیدِ اضحیٰ پڑھنا واجب نہیں، وہاں قربانی کا وقت طلوعِ فجر کے بعد شروع ہوجاتا ہے۔ کیونکہ

بقیہ(۱۹) ☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی(م۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج۳، ص۱۰۰

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود مطبوعہ لاہور، ج۳، ص۳۰۶

☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمدبن یوسف الشہیر بابی حیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴ـ ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص۳۶۴

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمحشری مطبوعہ کراچی، ج۳ ۱۵

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر۔ ج۲۳، ص۲۸

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص۱۴۰

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ ج۸، ص۲۶

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج۵، ص۱۹۱

(۲۰) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر۔ ج۲۳، ص۲۹

(۲۱) ☆ رواہ البخاری عن براء بن عازب۔ ج۲، ص۸۳۲

☆ رواہ مسلم عن براء بن عازب۔ ج۲، ص۱۵۴

☆ رواہ احمد۔ ج۴، ص۲۸۲، ۳۰۳

☆ رواہ ابن حیان۔ ج۱۳، ص۲۳۱

(۲۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲، ص۴۱

اللہ تعالیٰ نے قربانی کو ''ایام'' کی طرف منسوب کیا ہے: ارشاد ربانی میں ''فِیۡۤ اَیَّامٍ مَّعۡلُوۡمٰتٍ'' ہے۔ (۲۳)

﴿۱۱﴾ ایامِ نحر (قربانی کے دنوں) میں ان دنوں کی درمیانی راتیں داخل ہیں۔ ان راتوں میں قربانی کرنا جائز ہے مگر ایسا کرنا مکروہ ہے۔ (۲۴)

﴿۱۲﴾ عید کے روز قربانی کرنا دوسرے تیسرے دن کی قربانی سے افضل ہے۔ (۲۵)

﴿۱۳﴾ ہدی نافلہ، نذر اور کفارہ کی قربانی کا کوئی دن مقرر نہیں۔ حدیبیہ کے مقام پر کفارِ مکہ سے صلح کے بعد حضور سید عالم ﷺ نے ذی قعدہ ہی میں قربانی کر لی۔ (۲۶)

﴿۱۴﴾ ایامِ نحر (قربانی کے دن) تین ہیں جن میں واجب قربانی (ہدی اور اضحیہ) ادا ہو سکتی ہے۔
عید الاضحیٰ کا دن اور دو دن بعد۔

ایامِ نحر کو اللہ تعالیٰ نے ''ایام معلومات'' فرمایا ہے اور ایام معلومات جمع قِلّت ہے۔ جمع قلت کا اطلاق کم از کم تین افراد پر ہوتا ہے۔ لٰہذا تین دن تو یقینی ہیں، اس کے بعد دنوں کی شمولیت غیر یقینی ہے۔ حدیث شریف میں ہے:

عَنِ ابۡنِ عُمَرَ قَالَ اَلۡاَضۡحٰی یَوۡمَانِ بَعۡدَ یَوۡمِ الۡاَضۡحٰی (۲۷)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ قربانی کے دن تین ہیں۔ عید کا دن اور اس کے بعد کے دو دن اور یاد رہے یہ حدیث حکماً مرفوع ہے کہ ایسے احکام عقل یا رائے سے بیان نہیں ہو سکتے۔

---

(۲۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۴۳

(۲۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۴۳

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۷، ص ۱۴۵

(۲۵) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۳۴

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۷، ص ۱۴۵

(۲۶) ☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۸، ص ۱۴۱

(۲۷) ☆ رواہ مالک فی الموطاعن نافع۔ ص ۴۹۷

☆ (مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب، کراچی)

یقیناً انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا ہوگا۔(۲۸)

﴿۱۵﴾ حلال جانوروں میں قربانی کے لائق صرف تین جانور ہیں۔

اونٹ (نر اور مادہ)، گائے (نر اور مادہ، بھینس بھی اسی جنس میں شامل ہے)، بکری (نر اور مادہ، بھیڑ اور مینڈھا بھی اسی جنس میں شامل ہیں)(۲۹)

﴿۱۶﴾ اپنی قربانی (ہدی اور اضحیہ) سے گوشت کھانا مباح ہے۔ اکثر حصہ گوشت صدقہ کرنا مستحب ہے، اگرچہ سارا گوشت خود کھانا یا سارا گوشت صدقہ کرنا بھی جائز ہے، البتہ گوشت کو فروخت کرنا ناجائز ہے۔ سنت یہ ہے کہ اولاً جگر کا گوشت کھائے۔ حدیث شریف میں ہے:

مَنْ ضَحيٰ فَلْيَاكُلْ مِنْ اُضْحِيَتِهٖ (۳۰)

---

(۲۸) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۳۳

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللّٰہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۲۸۲

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللّٰہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۴۲

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۲۱۷

☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللّٰہ بن عمر بیضاوی شافعی، ج ۲، ص ۲۱

☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشھیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵، ص ۳۶۵

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۷، ص ۱۴۵

(۲۹) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللّٰہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۴۳

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی۔ ص ۵۳۲

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۲۱۷

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی۔ ج ۳، ص ۱۵۴

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج ۳، ص ۲۸۴

☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشھیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۶، ص ۳۶۵

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۳۰۶

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللّٰہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور۔ ج ۳، ص ۳۰۶

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر۔ ج ۲۳، ص ۲۹

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج ۶، ص ۲۶

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۷، ص ۴۵

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ، سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) ج ۵، ص ۱۹۱

﴿۱۷﴾ مستحب یہ ہے کہ قربانی کے گوشت کے تین حصے کرلے، ایک حصہ خود کھائے، ایک حصہ اقرباء کو کھلائے اور ایک حصہ فقراء کو دے۔(۳۱)

﴿۱۸﴾ مسافر پر قربانی واجب نہیں، البتہ اگر وہ کرلے تو اجر پائے گا۔(۳۲)

﴿۱۹﴾ قربانی کے گوشت کو ذخیرہ کرنا جائز ہے۔حدیث شریف میں ہے:

اِنَّا کُنَّا نَھَیْنَاکُمْ عَنْ لُحُوْمِھَا اَنْ تَاْکُلُوْھَافَوْقَ ثَلٰثٍ لِکَیْ تَسَعَکُمْ جَآءَ اللّٰہُ بِالسَّعَةِ فَکُلُوْا وَادَّخِرُوْا وَاتَّجِرُوْ اَلَآ اِنَّ الْاَیَّامَ اَیَّامُ اَکْلٍ وَشُرْبٍ وَذِکْرِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ (۳۳)

(بقیہ ۳۰) ☆ راوہ احمد عن ابی ہریرہ، ج۲، ص۳۹۱

☆ راوہ الطبرانی عن ابن عباس، ج۱۲، ص۱۱۰

☆ (معجم کبیر ابوالقاسم سلیمان بن احمد الطبرانی، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی، بیروت)

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲، ص۴۳

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص۲۱۷

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص۱۵۴

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج۳، ص۲۸۴

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص۵۳۲

☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج۲، ص۶۱

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۷، ص۱۴۶

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین مطبوعہ، ص۱۰۰

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۶، ص۲۶

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۷، ص۱۴۱

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ، سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج۵، ص۱۹۲

(۳۱) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص۲۳۷

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲، ص۴۶

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص۵۳۲

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص۱۵۴

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر، ج۲۳، ص۲۹

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص۲۱۷

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۷، ص۱۴۶

(۳۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲، ص۴۶

(۳۳) ☆ رواہ ابوداؤد عن نبشہ، ج۲، ص۳۳

☆ رواہ النسائی عن نبشہ فی کتاب الاضاحی

☆ رواہ احمد، ج۶، ص۱

ہم تمہیں قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ کھانے سے منع کرتے تھے تا آنکہ اللہ کی رحمت وسیع ہو جائے، سواب قربانی کا گوشت خود کھاؤ، اس کا ذخیرہ کرلو، اور فقراء کو دے کر اجر پاؤ۔ سن لو یہ دن کھانے، پینے اور اللہ کا ذکر کرنے کے ہیں۔

ایک اور حدیث شریف میں ہے:

عَنْ عَائِشَةَ فَقَالَتْ قَدِمَ عَلِیُّ بْنُ اَبِی طَالِبٍ مِنْ غُزْوَةٍ فَدَخَلَ عَلٰی اَهْلِهٖ فَقَرِبَتْ لَهٗ لَحْمًا مِّنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِیْ فَاَبٰی اَنْ یَّاْكُلَهٗ حَتّٰی سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ كُلْهُ مِنْ ذِی الْحِجَّةِ اِلٰی ذِی الْحِجَّةِ (۳۴)

﴿۲۰﴾ حکم کے اٹھ جانے کی دو صورتیں ہیں۔

اول: حکم کسی نص سے اٹھ جائے۔ ایسی صورت میں اس پر عمل کرنا کبھی بھی جائز نہیں۔

دوم: علت کے جاتے رہنے سے حکم اٹھ جائے۔ ایسی صورت میں اگر علت لوٹ آئے تو حکم لوٹ آئے گا۔ (۳۵)

﴿۲۱﴾ قربانی کے جانور کی کھال اپنے لئے فروخت کرنا ناجائز ہے، اسی طرح اس کی رسی، کاٹھی، جُل وغیرہ بھی صدقہ کرنا واجب ہے، البتہ کھال کو دباغت کے بعد اپنے استعمال میں لاسکتا ہے، مثلاً مصلّٰی بنا سکتا ہے، ڈول بنا سکتا ہے، کتابوں کی جلد بندی میں استعمال کرسکتا ہے۔ (۳۶)

﴿۲۲﴾ قربانی کا گوشت قصاب کو اجرت میں نہیں دے سکتا، البتہ اجرت کے بغیر بطورِ تطوع اسے دیا جا سکتا ہے۔ (۳۷)

﴿۲۳﴾ قربانی کے جانور کو اجرت پر ذبح کرانا جائز ہے، اگرچہ خود ذبح کرنا افضل ہے۔ (۳۸)

☆☆☆☆☆

---

(۳۴) ☆ رواہ ابن حبان عن عائشة. ۱۳، ص۲۵۶
☆ رواہ احمد. ۲، ص ۲۸۲
☆ رواہ الطحاوی، ج۲، ص۳۳۸
☆ (شرح معانی الاثار از ابوجعفر احمد بن محمد الطحاوی، مطبوعہ ایچ. ایم. سعید، کراچی)

(۳۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۴۷

(۳۶) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج. ۳، ص ۲۳۷

(۳۷) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج. ۳، ص ۲۳۷

(۳۸) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج. ۳، ص ۲۳۷
☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۳۱
☆ حاشیة الجمل علی الجلالین للعلامة سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج۵، ص ۱۹۱

باب (۲۹۰)

مناسکِ حج میں ترتیب، نذر اور طوافِ زیارت

﴿بسم اللہ الرحمٰن الرحیم﴾

ثُمَّ لْيَقْضُوا تَفَثَهُمْ وَلْيُوفُوا نُذُورَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ ۝

(سورة الحج، آیت نمبر ۲۹)

پھر اپنا میل کچیل اتاریں اور اپنی منتیں پوری کریں اور اس آزاد گھر کا طواف کریں۔

حل لغات:

لِيَقْضُوا: قَضٰى يَقْضِىْ قَضَاءً (از باب ضَرَبَ) مختلف صِلوں کے ساتھ مختلف معنی دیتا ہے۔ مثلاً

قَضَى الشَّيْءَ: مضبوطی کے ساتھ بنانا اور اندازہ کرنا۔

قَضٰى حَاجَتَهُ: ضرورت پوری کرنا اور کام سے فارغ ہونا۔

قَضٰى وَطَرَهُ: اپنی مراد کو پہنچنا۔

قَضٰى عَبْرَتَهُ: سر میں جس قدر آنسو ہوں ان کو نکال دینا۔

قَضَى الدَّيْنَ: قرض ادا کرنا۔

قَضَى الصَّلٰوةَ: نماز ادا کرنا۔

قَضَى الْاَمْرَ اِلَيْهِ: کسی سے معاملہ تک پہنچانا۔

قَضَى الْعَهْدَ: نافذ کرنا۔

قَضٰى عَلَيْهِ عَهْدًا: کسی کو وصیت کرنا۔

قَضٰی نَحْبَهٗ وَقَضٰی اَجَلَهٗ وَقُضِیَ عَلَیْہِ: مرجانا۔

اور اسی باب سے دوسرے مصدر کے ساتھ:

قَضٰی یَقْضِیْ قَضَاءً قَضِیَّۃً: فیصلہ کرنا۔

قَضٰی لَهٗ: کسی کے حق میں فیصلہ کرنا۔

قَضٰی عَلَیْہِ: کسی کے خلاف فیصلہ کرنا۔

قَضَی الشَّیْءَ: اطلاع دینا اور واضح کرنا۔

قرآن مجید میں یہ فعل اور اس کا مصدر درج ذیل معنوں میں استعمال ہوا ہے۔

فارغ ہونا، لازم ہونا، پیدا کرنا، بیان کرنا، وصیت کرنا، خبر دینا، کرنا، موت آنا، لکھنا، پورا کرنا، جدا کرنا۔

کام کر چکنے کے بعد اس کام سے فراغت لازمی ہے، اس لئے اس کا لازمی معنی فارغ ہونا ہے۔ آیتِ کریمہ زیبِ عنوان میں یہی معنی استعمال ہوا ہے۔

اصطلاحِ فقہاء سے میں قضا سے مراد وہ عبادت ہے جو اپنے مخصوص محدود وقت کے بعد ادا کی جائے۔(۱)

تفثھم: تَفَثَ کا معنی ہے: میل کچیل۔

آیت زیبِ عنوان میں اس سے مراد ہے: مناسکِ حج ادا کرنا، مناسکِ حج پورا کرنے کے بعد میل کچیل دور کرنا، جو امور احرام کے ساتھ حرام ہوئے حلال ہونے کے بعد ان کو دور کرنا۔ سر منڈوانا، یا سر کے بال

---

(۱) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۱۰۱۰

☆ قاموس القرآن (او اصلاح الوجوہ والنظائر فی القرآن الکریم) للمفسر الحسین بن محمد الدامغانی، مطبوعہ بیروت، ص ۳۸۳

☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مولفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی (م ۷۷۰ھ)، ج ۲، ص ۷۶

☆ مفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل المقلب با لراغب اصفہانی (۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۴۰۶

☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۱، ص ۲۹۲

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۴۹

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج ۳، ص ۲۸۴

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج ۳، ص ۱۰۰

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۷، ص ۱۴۶

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج ۵، ص ۱۹۲

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۸، ص ۱۴۴

چھوٹے کرانا، (حلق یا قصر کرنا) غبار اتارنا، ناخن تراشنا، رخساروں پر اگر زائد بال ہوں تو ان کا اتارنا، داڑھی اگر حدِ اعتدال سے بڑھی ہو تو مشت بھر سے زائد کٹوانا، بغلوں کے بال دور کرنا، مُوئے زیرِ ناف صاف کرنا، لبیں پست کرنا، سلے کپڑے پہن لے وغیرہ۔(۲)

گذشتہ آیت مبارکہ میں یومِ نحر (دس ذی الحجہ) کو حج کرنے والے کو حکم دیا گیا ہے کہ رمی جمرہ عقبہ (بڑے جمرہ کو کنکر مارنے) کے بعد قربانی کرو۔ اس آیت مبارکہ کے ابتدا میں کلمہ "ثُمَّ" (جو تراخی کا معنی دیتا ہے) نے ارشاد فرمایا کہ حلق یا قصر، قربانی کر لینے کے بعد ہونا چاہیئے۔(۳)

نُذُورَهُم: نُذُورٌ جمع ہے نَذْرٌ کی۔

نذر کا معنی ہے: منت، یعنی جو چیز انسان پر لازم نہ ہو اس کو اپنے اوپر لازم کر لینا۔(۴)

---

(۲) ☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مولفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی(م ۷۷۰ھ)، ج ۱، ص ۲۹

☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی(م ۱۲۰۵ھ)مطبوعہ مصر، ج ۱، ص ۲۰۵

(۳) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۲۸۲

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۴۹

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۲۱۷

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمخشری مطبوعہ کراچی، ج ۳، ص ۱۵۴

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م ۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان، ۲، ص ۲۱

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج ۳، ص ۱۰۰

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاهور، ج ۳، ص ۳۰۶

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطابع قاہرہ ازہر، ج ۲۳، ص ۳۰

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج ۶، ص ۲۷

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی(م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ۱۷، ص ۱۴۶

☆ زادالمسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت ۵۹۷ھ)مطبوعہ پشاور، ۵، ص ۴۲۶

☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمدبن یوسف الشھیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴۔۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج ۶، ص ۳۶۵

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دهلی، ج ۸، ص ۱۴۴

☆ مختصر تفسیر الطبری ازعلامہ ابوجعفربن محمدجریر الطبری، مطبوعہ دار القرآن الکریم بیروت، لبنان، ج ۱۷، ص ۱۷۵

☆ الدر المنثور فی التفسیر بالماثور، از امام حافظ عبدالرحمٰن جلال الدین السیوطی(م ۹۱۱ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۶، ص ۳۸

(۴) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۲۸۳

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۴۹

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری(م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۳۳

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطابع قاہرہ ازہر، ج ۲۳، ص ۳۰

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج ۶، ص ۲۷

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دهلی، ج ۸، ص ۱۵۰

اَلْبَیْتِ الْعَتِیْقِ: عَتَقَ (از باب ضَرَبَ) عِتْقًا، عَتْقًا، عَتَاقًا، عَتَاقَةً کا معنی ہے: آزاد کرنا۔
اس باب میں عَتِیْقٌ اور عَاتِقٌ صفت کا صیغہ ہے۔ اور دوسرے دو بابوں (نَصَرَ اور کَرُمَ) عِتْقًا، عَتْقًا، عَتَاقَه کا معنی ہے: پرانا ہونا، درست ہونا۔ ان بابوں سے صفت عَتِیْق، عَاتِق اور عُتقَاقًا ہے۔
عتیق کا معنی ہے: پرانا، آزاد کردہ غلام، کریم، عمدہ، جمیل، نجیب، شریف۔ (۵)
"اَلْبَیْتِ الْعَتِیْقِ" سے مراد خانہ کعبہ ہے۔ یہ گھر زمان، مکان، اور رتبہ میں ہر مقام سے مقدم ہے۔
خانہ کعبہ کو بیتِ عتیق کہنے کی چند وجوہ مفسرین نے بیان کی ہیں۔

﴿۱﴾ زمین پر سب سے پہلا گھر یہی ہے۔
﴿۲﴾ طوفانِ نوح کے وقت اس کی عمارت آسمان پر اٹھالی گئی اور وہ غرق ہونے سے بچا رہا۔
﴿۳﴾ کوئی جابر اسے منہدم نہ کر سکا۔ جابروں کی دست بُرد سے محفوظ رہا۔
﴿۴﴾ یہاں آنے والے مومنوں کی گردنوں کو اللہ تعالیٰ دوزخ سے آزاد کر دیتا ہے۔ (۶)

---

(۵)
☆ المنجد ازلوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۷۷۳
☆ مفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل المقلب بالراغب اصفہانی (۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۳۲۱
☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مولفہ علامہ احمد بن محمد علی المقری الفیومی (م ۷۷۰ھ)، ج ۲، ص ۱۹
☆ تاج العروس ازعلامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۷، ص ۳

(۶)
☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۴۱
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۲۸۴
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۵۱
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۲۱۸
☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج ۳، ص ۱۵۵
☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ۳، ص ۲۸۵
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ مصر، ج ۲۳، ص ۳۰
☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴ھ ـ ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۶، ص ۳۶۵
☆ مختصر تفسیر الطبری ازعلامہ ابوجعفر بن محمد جریر الطبری، مطبوعہ دار القرآن الکریم بیروت، لبنان، ج ۱، ص ۱۷۷
☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت ۵۹۷ھ) مطبوعہ پشاور، ۵، ص ۴۴۷
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۳۰
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ۱۷، ص ۱۴۷
☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج ۲، ص ۲۱
☆ الدر المنثور ازحافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ بیروت، ۶، ص ۳۹
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۳۴

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ دس ذی الحجہ (یومِ نحر) جمرہ کو کنکریاں مارنے اور قربانی کرنے کے بعد حلق یا قصر (سر منڈانا یا بال چھوٹے کرانا) احرام کے واجبات میں سے ہے حج کا رکن نہیں۔ آیتِ مبارکہ زیبِ عنوان میں اس کا حکم دیا گیا ہے۔ آیت اگرچہ قطعی الثبوت ہے مگر ظنی الدلالۃ ہے (تفسیری مفہوم ظنی ہے) اس لئے حلق اور قصر واجب ہے، فرض نہیں۔ (۷)

﴿۲﴾ حلق یا قصر کا ابتدائی وقت یومِ نحر کی طلوعِ فجر کے بعد ہے اور انتہائی وقت قربانی کر لینے کے بعد تک ہے۔ حلق یا قصر حدودِ حرم میں ہونا واجب ہے۔

اگر زمان یا مکان کی پابندی نہ کی گئی تو بطورِ کفارہ دم دینا لازمی ہے (اس پر ایک نئی قربانی کرنا لازم ہے)۔ سلف کا ہمیشہ سے یہی طریقہ رہا ہے کہ حرم کے اندر حلق یا قصر کراتے۔ رسول اللہ ﷺ نے بھی ایسا ہی کیا اور حضور ﷺ کے بعد صحابہ کرام اور تابعین عظام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کا بھی یہی طریقہ رہا ہے کہ حج کی صورت میں منیٰ میں اور عمرہ کی صورت میں مروہ کے قریب حلق کراتے۔ منیٰ اور مروہ دونوں حرم کے اندر ہیں۔

ایک اور آیت مبارکہ میں اسی طرف ارشاد ہوا ہے:

لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْيَا بِالْحَقِّ ۚ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ وَمُقَصِّرِيْنَ لَا تَخَافُوْنَ.

(سورۃ الفتح: آیت ۲۷)

بیشک اللہ نے سچ کر دیا اپنے رسول کا سچا خواب، بیشک تم ضرور مسجدِ حرام میں داخل ہو گے اگر اللہ چاہے امن و امان سے، اپنے سروں کے بال منڈواتے یا ترشواتے، بے خوف۔ (۸)

﴿۳﴾ اگر کسی دشمن نے حج یا عمرہ کرنے والے کو حدودِ حرم سے باہر روک دیا تو کسی کے ہاتھ مکہ میں قربانی کا جانور، یا اس کی قیمت بھیج دے اور اس سے طے کر لے کہ وہ حرم میں کس دن قربانی کرے گا۔ اس دن وہ اپنا سر منڈوا کر احرام کھول دے۔ (۹)

(۷) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۱۴۷

(۸) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۱۴۹

(۹) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۱۴۹

﴿۴﴾ یومِ نحر (دس ذی الحجہ) کو حج کرنے والے کے ذمے رمی جمرہ عقبہ، قربانی، حلق یا قصر اور طواف بیت اللہ کرنا لازم ہے۔ ان مناسکِ حج میں یہی ترتیب واجب ہے۔ آیت زیبِ عنوان میں کلمہ "ثُمَّ" سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ حلق یا قصر اور طواف قربانی کے بعد ہی کیا جائے۔ اگر کوئی شخص اس ترتیب کو قصداً یا سہواً ترک کر دے اس پر واجب کے ترک کرنے کے باعث ایک دم (ایک جانور کی قربانی کرنا) واجب ہے۔ حجۃ الوداع کے موقع پر حضور شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایسا ہی کیا۔ حدیث شریف میں ہے:

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ اَتٰی مِنًی فَاَتَی الْجَمْرَۃَ فَرَمَاھَا ثُمَّ اَتٰی اِلٰی مَنْزِلِہٖ بِمِنًی فَنَحَرَ ثُمَّ قَالَ لِلْحَلَّاقِ: خُذْ وَاَشَارَ اِلٰی جَانِبِہِ الْاَیْمَنِ ثُمَّ الْاَیْسَرِ ثُمَّ جَعَلَ یُعْطِیْہِ النَّاسَ (وَفِیْ رِوَایَۃٍ فَاَعْطَاہُ اَبَا طَلْحَۃَ فَقَالَ اَقْسِمْہُ بَیْنَ النَّاسِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اُخْرٰی فَجَعَلَ یَقْسِمُ بَیْنَ مَنْ یَلِیْہِ الشَّعْرَۃَ وَ الشَّعْرَتَیْنِ ثُمَّ اَخَذَ بِشِقِّ رَاْسِہِ الْاَیْسَرِ فَحَلَقَہٗ فَقَالَ ھٰھُنَا اَبُوْ طَلْحَۃَ فَدَفَعَہٗ اِلٰی اَبِیْ طَلْحَۃَ) (۱۰)

قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰی ھٰذَا عِنْدَ اَکْثَرِ اَھْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ وَغَیْرِھِمْ یَرَوْنَ اَنَّ الْمُحْرِمَ اِذَا رَمَی الْجَمْرَۃَ یَوْمَ النَّحْرِ وَذَبَحَ وَحَلَقَ اَوْ قَصَّرَ فَقَدْ حَلَّ لَہٗ کُلُّ شَیْءٍ حُرِّمَ عَلَیْہِ اِلَّا النِّسَآءَ. (۱۱)

(حجۃ الوداع کے موقع پر یومِ نحر کو) رسول اللہ ﷺ (مزدلفہ سے) منیٰ کی طرف تشریف لائے۔ پھر آپ بڑے جمرہ کے پاس آئے۔ آپ نے اسے کنکریاں ماریں۔ پھر آپ منیٰ میں اپنی قیام گاہ پر آئے۔ پھر آپ نے قربانی کی۔ پھر آپ نے حجام سے فرمایا: (یہاں سے بال کاٹ لے) اور آپ نے سر مبارک کی دائیں جانب اشارہ فرمایا۔ پھر بائیں جانب (اشارہ فرمایا بال کاٹ لینے کے بعد) آپ نے انہیں صحابہ کرام کو عطا فرما دیئے۔

(ایک اور روایت کے مطابق) آپ نے ابوطلحہ کو بال مبارک دیئے اور فرمایا انہیں صحابہ میں تقسیم کر دو۔
(دوسری روایت کے مطابق) آپ نے اپنے قریب بیٹھے صحابہ میں ایک ایک، دو دو بال تقسیم فرما دیئے۔ پھر بائیں جانب کے بال لئے اور فرمایا: ابوطلحہ کہاں ہے؟ آپ نے یہ بال ابوطلحہ کو دے دیئے۔

---

(۱۰) ☆ رواہ مسلم عن انس، ج ۱، ص ۴۲۱
☆ رواہ ابو داؤد عن انس، ج ۱، ص ۲۷۹
☆ رواہ الترمذی عن انس، ج ۱، ص ۱۳۲
(۱۱) ☆ جامع الترمذی، ج ۱، ص ۱۳۲

امام ترمذی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ جلیل القدر صحابہ کرام اور تابعین میں اکثر حضرات کا اسی پر عمل ہے۔ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ احرام باندھنے والا یومِ نحر کو جب جمرہ کو کنکریاں مار لے اور قربانی کر لے اور سر منڈ والے یا بال چھوٹے کرا لے اس کے بعد اس کے لئے احرام کی تمام پابندیاں اٹھ جاتی ہیں سوائے بیویوں سے مباشرت کے۔

ایک اور حدیث میں حضور ﷺ کے حجۃ الوداع کا حال یوں بیان ہوا ہے:

...ثُمَّ سَلَکَ الطَّرِیْقَ الْوُسْطٰی الَّذِیْ یُخْرِجُکَ اِلَی الْجَمْرَۃِ الْکُبْرٰی حَتّٰی اَتَی الْجَمْرَۃَ الَّتِیْ عِنْدَ الشَّجَرَۃِ فَرَمَاھَا بِسَبْعِ حَصَیَاتٍ یُکَبِّرُ مَعَ کُلِّ حِصَاۃٍ مِنْھَا مِثْلَ حَصَی الْخَذْفِ فَرَمٰی مِنْ بَطْنِ الْوَادِیْ ثُمَّ انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِلَی الْمَنْحَرِ فَنَحَرَ بِیَدِہٖ ثَلَاثًا وَّسِتِّیْنَ وَاَمَرَ عَلِیًّا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فَنَحَرَ مَا غَبَرَ یَقُوْلُ مَابَقِیَ وَاَشْرَکَہٗ فِیْ ھَدْیِہٖ ثُمَّ اَمَرَ مِنْ کُلِّ بُدْنَۃٍ بِبُضْعَۃٍ فَجُعِلَتْ فِیْ قِدْرٍ فَطُبِخَتْ فَاَکَلَا مِنْ لَحْمِھَا وَ شَرِبَا مِنْ مَرَقِھَا ..... الحدیث(۱۲)

......(مزدلفہ سے واپسی پر منیٰ میں آپ) درمیانی راستہ پر چلے وہ راستہ جو تجھے جمرۂ کبریٰ تک لے آتا ہے۔ آپ جمرہ کے پاس آئے جو درخت کے پاس ہے (اس وقت وہاں ایک درخت تھا) پھر آپ نے اسے سات کنکریاں ماریں۔ ہر کنکری کے ساتھ آپ نے تکبیر کہی۔ یہ کنکریاں چھوٹی تھیں۔ آپ نے وادی کے درمیان سے کنکریاں ماریں۔ پھر رسول اللہ ﷺ قربان گاہ کی طرف آئے۔ اپنے ہاتھ سے تریسٹھ اونٹ ذبح کیئے۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا جو (سو میں سے) بچے ہیں ان کو نحر کرو۔ اور انہیں اپنی قربانی میں شریک فرما لیا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ ہر اونٹ کا ایک ٹکڑا لیا جائے اسے ہنڈیا میں ڈال کر پکایا جائے۔ پھر (آپ ﷺ اور علی رضی اللہ عنہ) دونوں نے وہ گوشت کھایا اور اس کا شوربا پیا۔

فعلی حدیث کے بعد آپ کا ارشاد بھی ملاحظہ ہو:

عَنِ النَّبِیِّ ﷺ مَنْ رَمٰی ثُمَّ ذَبَحَ ثُمَّ حَلَقَ فَقَدْ حَلَّ لَہٗ کُلُّ شَیْءٍ اِلَّا النِّسَاءَ.(۱۳)

---

(۱۲) ☆ رواہ ابو داؤد عن جعفر بن محمد عن ابیہ، ج ۱، ص ۲۷۱

(۱۳) ☆ رواہ ابو داؤد عن عائشۃ، ج ۱، ص ۲۷۸

☆ رواہ الترمذی عن عائشۃ، ج ۱، ص ۱۳۲

☆ اللباب فی الجمع بین السنۃ والکتاب از امام ابو محمد علی بن زکریا المنبجی (م ۶۸۶ھ) مطبوعہ پشاور، ج ۱، ص ۲۷۹

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا، (جس حج کرنے والے نے) کنکریاں مارلیں۔ پھر قربانی کرلی پھر سر منڈوالیا اس کے لئے احرام کی تمام پابندیاں اٹھ گئیں سوائے عورتوں کی مباشرت کے (وہ طواف زیارت کے بعد پابندی ختم ہوگی)

یوم نحر حج کرنے والے کے لئے مناسکِ حج کی ترتیب کے بارے میں سیدِ عالم شارعِ اسلام کا ایک اور ارشاد ملاحظہ ہو:

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا رَمَيْتُمْ وَحَلَقْتُمْ فَقَدْ حَلَّ لَكُمُ الطِّيْبُ وَالثِّيَابُ وَكُلُّ شَيْءٍ اِلَّا النِّسَآءُ. (۱۴)

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا، جب تم رمی کرلو اور (قربانی کے بعد) سر منڈوالو، پس تمہارے لئے خوشبو اور سلا ہوا لباس اور ہر شے (جو احرام کی وجہ سے حرام ہوئیں تھیں) حلال ہوگئیں سوائے عورتوں کے مباشرت کے۔

ایک اور حدیث شریف میں اس سے زیادہ واضح کلمات ہیں۔

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هٰذَا اُرْخِصَ لَكُمْ فِيْهِ اِذَا رَمَيْتُمُ الْجَمْرَةَ وَنَحَرْتُمْ هَدْيًا اِنْ كَانَ لَكُمْ فَقَدْ حَلَلْتُمْ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَرُمْتُمْ مِنْهُ اِلَّا النِّسَآءَ حَتّٰى تَطُوْفَ بِالْبَيْتِ. (۱۵)

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، یہ یوم نحر کا دن ہے اس میں تمہارے لئے رخصت دی گئی ہے جب تم رمی کرلو اور اگر تمہارے پاس قربانی کا جانور ہو تو اسے قربان کرلو۔ (پھر حلق کرلو) پس تمہارے لئے سوائے عورتوں کی مباشرت سے ہر چیز حلال ہوگئی جو تم پر (احرام کی وجہ سے) حرام کی گئی تھی۔ یہاں تک کہ بیت اللہ کا طواف زیارت کرلو۔ (تو عورتوں سے مباشرت بھی حلال ہوجائے گی۔)

مجتہدین صحابہ کبار رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کے آثار بھی احادیثِ طیبہ (قولی اور فعلی) کی تائید میں وارد ہیں۔

سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خطبہ سماعت فرمائیے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ اِذَا رَمَيْتُمُ الْجَمْرَةَ لِسَبْعِ حَصَاةٍ وَذَبَحْتُمْ وَحَلَقْتُمْ فَقَدْ حَلَّ لَكُمْ كُلُّ شَيْءٍ اِلَّا النِّسَاءَ وَالطِّيْبَ، قَالَ سَالِمٌ: وَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا حَلَّ لَهٗ كُلُّ شَيْءٍ اِلَّا النِّسَاءَ، قَالَ: وَقَالَتْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَا اَطَيَّبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَعْنِيْ لِحُلِّهٖ. (۱۶)

(۱۴) ☆ رواہ البیہقی عن عائشہ، ج۵، ص ۲۲۲

(۱۵) ☆ رواہ البیہقی عن ام سلمہ، ج۵، ص ۲۲۳

(۱۶) ☆ رواہ البیہقی عن ابن عمر (حدیث نمبر ۹۵۹۱)، ج۵، ص ۲۲۱

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ وہ فرمارہے تھے (اے حج کرنے والو!) جب تم جمرہ کو سات کنکریاں مارلو اور قربانی کرلو اور حلق کرلو تو تمہارے لئے سوائے عورتوں سے مباشرت اور خوشبو کے احرام کی تمام پابندیاں ختم ہو جائیں گی۔ حضرت سالم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ (حلق کرالینے کے بعد) میں نے رسول اکرم ﷺ کے لباس مبارک کو خوشبو لگائی۔

امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا خطبہ دوسری سند کے ساتھ مروی ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: خَطَبَ النَّاسَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بِعَرَفَۃَ عَنْ مَنَاسِکِ الْحَجِّ، قَالَ فِیْمَا یَقُوْلُ: اِذَا کَانَ بِالْغَدَاۃِ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی فَدَفَعْتُمْ مِنْ جَمْعٍ فَمَنْ رَمٰی جَمْرَۃَ الْقُصْوٰی الَّتِیْ عِنْدَ الْعُقْبَۃِ بِسَبْعِ حَصَیَاتٍ ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَحَرَ ھَدْیًا اِنْ کَانَ لَہٗ ثُمَّ حَلَقَ اَوْ قَصَّرَ فَقَدْ حَلَّ لَہٗ مَاحُرِّمَ عَلَیْہِ مِنْ شَاْنِ الْحَجِّ اِلَّا طِیْبًا اَوْ نِسَاءً فَلَا یَمَسَّ اَحَدٌ طِیْبًا اَوْ نِسَآءً حَتّٰی یَطُوْفَ بِالْبَیْتِ. (۱۷)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرفات میں خطبہ دیا۔ اس میں آپ نے مناسکِ حج بیان کئے۔ جو کچھ آپ نے فرمایا وہ یہ تھا:

ان شاء اللہ کل (یوم نحر) کو تم مزدلفہ سے گزرو گے۔ پس (کل) جو شخص جمرہ اکبر کو دس کنکریاں مار لے گا پھر واپس آئے اور اگر اس کے پاس قربانی کا جانور ہو تو قربانی کر لے۔ پھر حلق یا قصر کرا لے تو اس کے لئے سوائے عورتوں اور خوشبو کے احرام حج کی بنا پر جو امور حرام ہوئے تھے باقی سب حلال ہو جائیں گے۔ پس جب تک طواف افاضہ نہ کرلو عورتوں اور خوشبو کو ہاتھ نہ لگاؤ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث مروی ہے جس میں یوم نحر مناسکِ حج میں ترتیب کے خلاف کرنے والے صحابہ کو حضور سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لَاحَرَجَ. یعنی کوئی حرج نہیں۔

یہ حدیث مرجوح ہے، کیونکہ صحابی کا فعل یا قول اس کی روایت کردہ حدیث کے خلاف موجود ہو تو وہ حدیث

(۱۷) ☆ رواہ البیہقی عن ابن عمر (حدیث نمبر ۹۵۹۰)، ج ۵، ص ۲۲۱

مرجوح ہوجاتی ہے۔صحابی کا قول یا فعل راجح ہوتا ہے۔یہ مسئلہ اصول حدیث کا مسلمہ ہے۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

قَالَ مَنْ قَدَّمَ شَيْأًمِنْ حَجِّهٖ اَوْاَخَّرَ فَلْيُهْرِقْ لِذٰلِكَ دَماً.(۱۸)

فرمایا جو شخص مناسکِ حج میں کوئی شے مقدم کردے یا موخر کردے (ترتیب مناسک کا خلاف کرے) اسے کفارہ میں ایک قربانی کرنا لازم ہے۔

یہ حدیث اگرچہ موقوف ہے مگر حلال اور حرام یا احکام کے مسائل میں موقوف بھی مرفوع کے حکم میں ہوتی ہے۔ کیونکہ کسی جرم کا کفارہ ایسے موقع پر ادا کرنا جواز روئے عقل جرم سے مشابہت نہ رکھتا ہو، رائے سے معلوم نہیں ہوسکتا۔یقیناً حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے حضور سیدِ عالم ﷺ سے سنا ہوگا۔(۱۹)

﴿۵﴾ یوم نحر حلق یا قصر میں سر کا چوتھائی حصہ کا حلق یا قصر واجب ہے (عمرہ میں سعی کے بعد بھی کم از کم چوتھائی حصہ سر کا حلق یا قصر واجب ہے)۔چونکہ سر کے چوتھائی حصہ کو وضو میں سر کا قائم مقام سمجھا گیا ہے۔جب کہ باقی اعضاء کو

---

(۱۸) ☆ رواه الطحاوی فی شرح معانی الآثار، ج ۱،ص ۳۹۳

(۱۹) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م ۳۷۰ھ)مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت،لبنان، ج ۳،ص ۲۴۱

☆ تفسیرالقرآن المعروف به تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعه مصر، ج۳،ص ۲۱۸

☆ تفسیرجلالین ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی وعلامه جلال الدین مطبوعه مکه مکرمه، ج ۳،ص ۱۰۰

☆ تفسیرالبغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م ۵۱۶ھ)مطبوعه ملتان، ج۳،ص ۲۸۵

☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری(م ۱۱۳۵ھ)مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی ،پشاور، ص ۵۳۲

☆ تفسیرمظهری ازعلامه قاضی ثناء اللّٰه پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمه)مطبوعه دهلی، ج۸،ص ۱۴۴

☆ تفسیرالبحرالمحیط لمحمدبن یوسف الشهیربابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴ـ ۷۵۴ھ)مطبوعه بیروت، ج۶،ص ۳۶۵

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبداللّٰه محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعه بیروت،لبنان، ج ۱۲،ص ۵۰

☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمدبن عبداللّٰه المعروف بابن العربی مالکی مطبوعه بیروت،لبنان، ج۳،ص ۱۲۸۴

☆ تفسیرانوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللّٰه بن عمربیضاوی شیرازی شافعی، ح۲،ص ۶۱

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن از علامه علی بن محمدخازن شافعی مطبوعه لاهور، ج۳،ص ۳۰۷

☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰه محمودبن عمربن محمدالزمحشری مطبوعه کراچی، ج۳،ص ۱۵۴

☆ تفسیرروح البیان ازعلامه اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعه مکتبه اسلامیه ،کوئٹه، ج۶،ص ۲۷

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی(م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج ۲۳،ص ۱۳۶

☆ مختصرتفسیرالطبری ازعلامه ابوجعفربن محمدجریرالطبری،مطبوعه دارالقرآن الکریم بیروت،لبنان ، ج۱۷،ص ۱۷۹

☆ تفسیرکبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج ۲۳،ص ۳۰

☆ زادالمسیرفی علم التفسیرللحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت ۵۹۷ھ)مطبوعه پشاور ج۵،ص ۴۲۷

کامل طور پر دھونا فرض ہے۔ البتہ چوتھائی حصہ سر کا حلق یا قصر مکروہ ہے۔ پورا سر حلق کرے یا قصر۔(۲۰)

﴿۶﴾ حج یا عمرہ میں باتفاقِ علمائے امت حلق، قصر سے افضل ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے خود حلق فرمایا۔ حلق کرنے والوں کے لئے رسول اللہ ﷺ نے تین مرتبہ دعا فرمائی اور چوتھی مرتبہ قصر کرنے والوں کے لئے دعا فرمائی۔ حدیث شریف میں ہے:

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: اَللّٰھُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِیْنَ قَالُوْا: وَ لِلْمُقَصِّرِیْنَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ، قَالَ: اَللّٰھُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِیْنَ، قَالُوْا وَلِلْمُقَصِّرِیْنَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ: وَلِلْمُقَصِّرِیْنَ ...... قَالَ عُبَیْدُاللّٰہِ حَدَّثَنِیْ نَافِعٌ قَالَ فِی الرَّابِعَۃِ وَلِلْمُقَصِّرِیْنَ.(۲۱)

رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی کہ اے اللہ! حلق کرانے والوں پر رحم فرما۔ صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! بال کتروانے والوں پر بھی۔ حضور ﷺ نے دعا فرمائی کہ اے اللہ! حلق کرانے والوں پر رحم فرما۔ صحابہ نے عرض کیا اور قصر فرمانے والوں پر بھی۔ حضور نے تیسری بار دعا فرمائی کہ اے اللہ! حلق کرانے والوں پر رحم فرما۔ صحابہ نے عرض کیا اور قصر فرمانے والوں پر بھی۔ اس وقت حضور نے دعا فرمائی: اور کترانے والوں پر بھی۔

﴿۷﴾ نذر جب تک معصیت کی نہ ہو تو اس کا پورا کرنا واجب ہے۔ آیت زیبِ عنوان کہ علاوہ دیگر آیات میں اس کے وجوب کا بیان ہے۔ حدیث شریف میں ہے:

وَمَنْ نَذَرَ اَنْ یُّطِیْعَ اللّٰہَ فَلْیُطِعْہُ وَمَنْ نَذَرَ اِنْ یَّعْصِیَہٗ فَلَا یَعْصِیْہِ.(۲۲)

(۲۰) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۱۵۰
(۲۱) ☆ رواہ البخاری عن عبداللہ بن عمر، ج ۱، ص ۲۳۳
☆ رواہ مسلم عن عبداللہ بن عمر، ج ۱، ص ۴۲۰
☆ رواہ ابوداؤد عن عبداللہ بن عمر، ج ۱، ص ۲۷۹
☆ رواہ ترمذی نحوہ عن عبداللہ بن عمر، ج ۱، ص ۱۴۲
☆ رواہ ابن ماجہ عن عبد اللہ بن عمر، ص ۲۲۵
☆ رواہ الدارمی نحوہ عن عبداللہ بن عمر، ج ۲، ص ۸۹
☆ رواہ مالک عن عبداللہ بن عمر، ص ۳۳۹
☆ رواہ احمد، ج ۱، ص ۲۱۶، ۲۵۲
☆ .... ج ۲، ص ۱۶، ۲۴
(۲۲) ☆ رواہ البخاری عن عائشۃ، ج ۲، ص ۹۹۱
☆ رواہ ابوداؤد عن عائشۃ، ج ۲، ص ۱۱۱
☆ رواہ الترمذی عن عائشۃ، ج ۱، ص ۱۱۹
☆ رواہ النسائی عن عائشۃ ج ۲، ص ۱۳۶
☆ رواہ البخاری عن عائشۃ، ج ۲، ص ۲۱
☆ رواہ البخاری عن عائشۃ، ص ۱۵۵
☆ رواہ مالک عن عائشۃ، ص ۳۸۸
☆ رواہ ابن حبان عن عائشۃ (حدیث نمبر ۴۳۸۷)، ج ۱۰، ص ۲۲۳

جس نے منت مانی کہ (اس منت میں) وہ اللہ کی اطاعت (والا کام) کرے گا تو اسے چاہئے کہ وہ منت کو پورا کرے اور جس نے منت مانی کہ وہ اللہ کی نافرمانی (والا کام) کرے گا تو اسے چاہئے کہ وہ نافرمانی والی منت پوری نہ کرے۔ (بلکہ اس منت کو توڑ کر کفارہ ادا کرے) (۲۳)

﴿۸﴾ نذر کا پورا کرنا فرض قطعی ہے۔ اگرچہ ایک مسلمہ ضابطہ ہے کہ عام مخصوص البعض ظنی ہوتا ہے۔ یعنی مفید ظن ہوتا ہے۔ قطعی نہیں ہوتا اور یہ آیت زیبِ عنوان عام ہے۔ ہر طرح کی نذر کے ایفا کا حکم دیا گیا ہے۔ لیکن نذر معصیت باتفاقِ علماء جائز نہیں۔ معلوم ہوا کہ یہ آیت مخصوص البعض ہے، لہٰذا ایفائے نذر از روئے آیت واجب ہونا چاہئے۔ مگر اجماعِ امت اس پر قائم ہو چکا ہے کہ یہ فرض ہے۔ لہٰذا ایفائے نذر فرض ہے۔ (۲۴)

﴿۹﴾ نذر دو طرح کی ہوتی ہے۔

اول: نذرِ منجز (غیر مشروط) مثلاً کوئی یہ عہد باندھے کہ میں اللہ کے حضور دو رکعت نماز پڑھوں گا۔

دوم: نذرِ معلق (مشروط) مثلاً اگر میرا یہ کام ہو جائے تو میں ایک روزہ رکھوں گا۔

ہر دو طرح کی نذر کو اس کے انداز کے مطابق پورا کرنا فرض ہے۔ (۲۵)

﴿۱۰﴾ نذرِ مشروط دو طرح کی ہوتی ہے:

اول: پسندیدہ شرط کے ساتھ۔ مثلاً اگر اللہ تعالیٰ نے میرے بیمار کو شفاء دے دی تو میں چار روزے رکھوں گا۔ یہ پسندیدہ شرط ہے، اسے نذرِ تردد بھی کہتے ہیں۔

دوم: ناپسندیدہ شرط کے ساتھ۔ مثلاً اگر میں نے اپنے بھائی کے ساتھ بات کی تو ایک ماہ کے روزے رکھنا مجھ پر لازم ہیں۔ یہ ناپسندیدہ شرط ہے۔ ایسی نذر کو نذرِ لجاج بھی کہتے ہیں۔

پسندیدہ شرط کے ساتھ مانی ہوئی نذر کو پورا کرنا لازم ہے اور ناپسندیدہ شرط کے ساتھ مانی ہوئی نذر کو توڑ کر کفارہ

---

(۲۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۵۰
☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۴۱
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۳، ص ۳۰
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۳۰۷
☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج ۶، ص ۲۷
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۸، ص ۱۵۰

(۲۴) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۸، ص ۱۵۰

(۲۵) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۸، ص ۱۵۰

دینا لازم ہے۔(۲۶)

﴿۱۱﴾ اگر کسی نے ایسی شے کو اپنے اوپر لازم کر لیا جو پہلے سے شرعاً واجب ہے تو یہ نذر نہ ہوگی بلکہ محض جبری جملہ ہوگا۔ مثلاً کسی نے کہا کہ اگر اللہ تعالیٰ میرے بیمار کو شفاء دے دے تو میں رمضان کے روزے رکھوں گا یا ظہر کی نماز پڑھوں گا۔ ظاہر ہے کہ رمضان کے روزے اور ظہر کی نماز پہلے ہی اللہ کی طرف سے لازم ہیں۔ ایسی صورت میں اس پر نذر کا حکم مرتب نہ ہوگا۔(۲۷)

﴿۱۲﴾ اگر کسی نے پیدل حج کرنے کی نذر مانی اور سوار ہو کر گیا تو بطورِ کفارہ قربانی کرنا مشروع ہے۔ شریعت میں بطورِ کفارہ قربانی متعارف ہے۔(۲۸)

﴿۱۳﴾ نذر سے منذور (نذر مانی ہوئی شے) بات کا وجوب اس وقت ہوگا جب منذور اس جنس سے ہو جو اللہ تعالیٰ نے واجب کی۔

مثلاً اگر حج کی نذر، نماز پڑھنے کی نذر، راہِ خدا میں خرچ کرنے کی نذر کی۔ اس صورت میں نذر بعینہٖ پوری کرنا یا ادا نہ کرنے کی صورت میں کفارہ کی ادائیگی واجب ہوگی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حج، نماز اور صدقات کو واجب کیا ہے۔ لیکن مریض کی عیادت اور یا جنازہ کے ساتھ چلنا اور اس طرح کی دوسری باتیں ایسی ہیں جن کی ہم جنس اللہ تعالیٰ نے کوئی چیز واجب نہیں کی۔ لہٰذا نذر سے یہ چیزیں واجب نہیں ہوتیں۔(۲۹)

﴿۱۴﴾ اگر اطاعت کی نذر کو پورا نہ کر سکا ہو مثلاً کسی مریض کے تندرست ہو جانے پر تیرہ، چودہ، پندرہ تاریخ کو روزے رکھنے کی نذر مانی ہو اور روزے نہ رکھ سکا ہو تو باتفاقِ جمہور نذر کی قضائے واجب ہے۔ دوسرے ایام میں روزے رکھ لے۔ نذر کے ساتھ اگر قسم کی نیت نہ کی ہو اور نذر کا صیغہ زبان سے ادا کیا۔ نذر کی نیت کی ہو یا نہ کی ہو۔ بہر حال قضائے نذر واجب ہے۔ کفارۂ قسم واجب نہیں۔ اور اگر صرف قسم کی نیت کی اور نذر کی نفی کی

(۲۶) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۱۵۰

(۲۷) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۱۵۱

(۲۸) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۱۵۱

(۲۹) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۱۵۳

ہوتو کفارہ واجب ہے۔قضائے نذر واجب نہیں۔اور اگر قسم کی نیت کی اور نذر کی نہ نیت کی اور نہ نفی نذر کی۔نذر کے متعلق کوئی خیال ہی دل میں نہیں آیا۔یا نذر کی بھی نیت کی تو قضائے نذر اور کفارۂ قسم دونوں واجب ہیں۔(۳۰)

﴿۱۵﴾ نذرِ معصیت دو طرح کی ہے۔

اول: ایسی نذر جس کا کوئی فرد معصیت سے خالی نہیں ہوسکتا۔جیسے شراب پینے یا زنا کرنے کی نذر۔اگر اس نذر سے قسم کی نیت کی ہو تو نذر منعقد ہو جائے گی اور قسم توڑ کر کفارہ ادا کرنا ہوگا۔اگر قسم کی نیت نہ ہوگی تو نذر منعقد نہ ہوگی۔کام لغو قرار دیا جائے گا۔اور آیتِ مذکورہ میں یہ مراد بھی نہیں اور باتفاقِ علماء اس کو پورا کرنے کا حکم بھی اس آیتِ میں نہیں ہے۔اللہ تعالیٰ فحش اور کھلے گناہ کا حکم بھی نہیں دیتا۔فحش اور کھلے گناہ کا حکم دینا شیطانی کام ہے۔ارشادِ ربانی ہے:

اِنَّمَا يَاْمُرُكُمْ بِالسُّوْٓءِ وَالْفَحْشَآءِ وَاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ (سورۃ البقرۃ، آیت نمبر ۱۶۹)

وہ (شیطان) تو تمہیں یہی حکم دے گا بدی اور بے حیائی کا اور یہ کہ اللہ پر وہ بات جوڑو جس کی تمہیں خبر نہیں۔(۳۱)

دوم: نذرِ معصیت کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ جس چیز کی نذر مانی ہو وہ ہے تو گناہ۔لیکن اسی نذر کی بعض صورتیں ایسی بھی ہیں جو معصیت سے پاک اور خالص اطاعت کی ہیں۔مثلاً اگر کسی نے عید الفطر کے دن روزہ رکھنے کی نذر کی یا طلوعِ آفتاب کے وقت نماز پڑھنے کی منت مانی۔اس صورت میں نذر منعقد ہو جائے گی۔عید کے دن روزہ نہ رکھنا اور کسی روز اس کے عوض روزہ رکھنا واجب ہے۔کفارہ کا وجوب نہیں۔اور اگر عید کے دن اس نے روزہ رکھ لیا تو نذر پوری ہو جائے گی اور عید کے دن روزہ رکھنے کا گناہ بذاتِ خود اس پر ہوگا۔نذر کا اس سے تعلق نہیں۔نذر پوری ہو جائے گی۔اور اگر نذر کی نفی کر دی اور قسم کی نیت کی تو کفارۂ قسم لازم ہے اور اگر نذر کی نفی نہیں کی اور نیت بھی نہیں کی صرف قسم کی نیت کی تو قضاء نذر بھی ضروری ہے اور کفارۂ قسم بھی۔جیسا کہ نذرِ اطاعت میں ہوتا ہے۔(۳۲)

(۳۰) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۸، ص ۱۵۴

(۳۱) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۸، ص ۱۵۶

(۳۲) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۸، ص ۱۵۶

﴿۱۶﴾ اگر مباح امر کے ترک کرنے کی نذر مانی ہو تو ایسی نذر لغو ہوگی نذر منعقد نہ ہوگی۔ہاں اگر قسم کی نیت کی تو قسم توڑنے پر کفارۂ قسم دینا لازمی ہوگا ہے۔(۳۳)

﴿۱۷﴾ جس نے نذر مانی اور پوری نہ کرسکا خواہ اس وجہ سے کہ وہ شرعی گناہ کی نذر تھی۔اس لئے پوری نہ کرسکا۔یا طبعاً ناقابل ایفاء تھی کہ پوری ہی نہ کرسکا۔جیسے ہمیشہ ہر روز روزہ رکھنے کی نذر۔یا برداشت تو کرسکتا تھا لیکن اس کا وقت جاتا رہا۔اس نذر کا تدارک ممکن نہ رہا۔اس وجہ سے وہ مباح الترک تھی۔یا اس وجہ سے کہ نذر تو مان لی تھی۔لیکن کیا نذر مانی تھی اس کی تعیین نہیں کی تھی۔مثلاً اگر یوں کہا کہ اگر اللہ نے میرا کام کردیا تو اس کے نام کی نذر دلاؤں گا۔ان سب صورتوں میں قسم کا کفارہ ادا کرنا واجب ہوگا۔خواہ قسم کی نیت کی ہو یا نہ کی ہو۔حدیث شریف میں ہے:

مَنْ نَذَرَ نَذْرًا وَلَمْ يُسَمِّهِ فَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ.(۳۴)

جس نے نذر مانی مگر تعین نہ کیا تو اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔(۳۵)

﴿۱۸﴾ جس نے نذرِ اطاعت مانی اور ادا کرنے کی طاقت بھی ہے تو ایسی صورت میں ادائے نذر نہ کرنا اور کفارہ ادا کرنے کی طرف رجوع کرنا جائز نہیں۔اگر کفارہ دے گا تو ادائے نذر کے لئے کافی نہ ہوگا۔(۳۶)

﴿۱۹﴾ جس شخص نے نذرِ طاعت تو کی لیکن اس کو کچھ قیود اور اوصاف سے مقید کردیا اگر قیود وصفات ایسی ہوں جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہوں اور کثرتِ ثواب اور موجبِ ترقی درجات ہوں تو تو نذر کو قیود وصفات کے ساتھ پورا کرنا واجب ہے۔قیود کو نظر انداز کر کے نفسِ نذر حکم کا باقی رکھنا ممکن نہیں۔اور اگر قیود و اوصاف غیر شرعی اور عنداللہ ناپسندیدہ ہوں تو شرائط کی پابندی ضروری نہیں۔مثلاً کسی نے بازار میں نماز پڑھنے کی یا ہفتہ کے دن نماز پڑھنے کی نذر مانی یا یہ نذر مانی کہ کہ میں روزہ رکھوں گا اور کھڑا نہ ہوں گا۔یا روزہ میں بات نہیں کروں گا۔یا سایہ میں نہیں جاؤں گا۔یا یہ نذر مانی کہ یہ ایک روپیہ اس غریب کو دوں گا یا اس شہر کے کسی غریب کو دوں

(۳۳) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی،ج۸،ص۱۵۸

(۳۴) ☆ رواہ ابن ماجہ عن عقبۃ بن عامر الجھنی،ص۱۵۵

(۳۵) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی،ج۸،ص۱۵۹

(۳۶) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی،ج۸،ص۱۵۹

گا۔ان سب صورتوں میں اس پر روزہ رکھنا اور نماز پڑھنا اور کسی فقیر کو ایک روپیہ دینا واجب ہے۔شرائط ساقط الاعتبار ہیں۔حدیث شریف میں ہے:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَمَا النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ اِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَائِمٍ فَسَأَلَ عَنْهُ فَقَالُوْا اَبُوْاِسْرَائِيْلَ نَذَرَ اَنْ يَّقُوْمَ وَلَايَقْعُدَ وَلَايَسْتَظِلَّ وَلَا يَتَكَلَّمَ وَيَصُوْمَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ مُرْهُ فَلْيَتَكَلَّمْ وَلْيَسْتَظِلَّ وَلْيَقْعُدْ وَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ.(۳۷)

ایک دفعہ نبی اکرم ﷺ خطبہ دے رہے تھے۔آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ ایک شخص کھڑا ہوا ہے۔اس کے متعلق دریافت فرمایا۔صحابہ نے عرض کیا یہ ابواسرئیل ہے۔اس نے کھڑا رہنے کی نذر مانی ہے، نہ بیٹھتا ہے، نہ سایہ میں جاتا ہے، نہ بات کرتا ہے اور روزہ رکھے ہوئے ہے۔فرمایا: اس کو حکم دو کہ بات کرے، سایہ میں جائے، بیٹھ جائے اور اپنا روزہ پورا کرلے۔(۳۸)

﴿۲۰﴾ اگر کسی نے پے در پے تین روزے رکھنے کی نذر مانی، یا کھڑا ہو کر نماز پڑھنے کی نذر مانی تو نذر کو پورا کرنا اس پر واجب ہے۔اگر متفرق روزے رکھے گا یا بیٹھ کر نماز پڑھے گا تو نذر پوری نہیں ہوگی اور نذر کے مطابق دوبارہ روزے رکھنا اور کھڑا ہو کر نماز پڑھنا لازم ہوگا۔کیونکہ بیٹھ کر نماز پڑھنا کھڑا ہو کر پڑھنے سے آدھی ہے۔

حدیث شریف میں ہے:

صَلٰوةُ اَحَدِكُمْ وَهُوَ قَاعِدٌ عَلٰى نِصْفِ صَلَاتِهٖ وَهُوَ قَائِمٌ.(۳۹)

تم میں سے کسی کا بیٹھ کر نماز پڑھنا کھڑا ہو کر نماز پڑھنے سے آدھی ہے۔

---

(۳۷) ☆ رواہ البخاری عن ابن عباس ،۲،ص ۹۹۱

(۳۸) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی، ج۸،ص ۱۶۲

(۳۹) ☆ رواہ مالک عن عبداللہ بن عمرو،ص ۱۴۳

☆ ونحوہ رواہ ابوداؤد عن عبداللہ بن عمرو، ج۱،ص ۱۴۴

☆ ونحوہ رواہ الترمذی والنسائی وابن ماجہ والدارمی

☆ رواہ احمد، ج۲،ص ۱۶۲، ۱۹۲، ۲۰۲

☆ ....، ج۳،ص ۱۲۶، ۲۱۷، ۴۲۵

☆ ....، ج۶،ص ۶۱، ۷۱، ۲۲۰، ۲۲۱

اسی طرح متواتر روزے رکھنا اللہ تعالیٰ کو محبوب ہے۔ اسی لئے مختلف کفاروں میں متواتر روزے رکھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ (۴۰)

﴿۲۱﴾ اگر نماز پڑھنے کی نذر مانی اور کھڑے بیٹھنے کی کوئی نیت نہ کی تو کھڑا ہو کر نماز پڑھنا واجب ہے، کیونکہ نماز کھڑا ہو کر پڑھنا ہی اصل ہے۔ اور اگر بیٹھ کر نماز پڑھنے کی نذر مانی تو بیٹھ کر اور کھڑا ہو کر دونوں طرح سے نماز پڑھنے سے نذر پوری ہو جائے گی۔ (۴۱)

﴿۲۲﴾ اگر کروٹ سے یا چت لیٹ کر نماز پڑھنے کی نذر مانی تو بیٹھ کر یا کھڑے ہو کر نماز پڑھنا واجب ہے۔ کیونکہ جب تک اضطراری حالت نہ ہو لیٹ کر نماز پڑھنا شرعاً معروف نہیں۔ ہاں بیٹھ کر نماز پڑھنے کا جواز ہے۔ لیٹ کر نماز وہ مریض پڑھ سکتا ہے جو بیٹھ بھی نہ سکے۔ ایسا بیمار اگر لیٹ کر نماز پڑھنے کی نذر مانے گا اور لیٹ کر نماز پڑھ لے گا تو نذر پوری ہو جائے گی۔ لیکن اگر نذر پوری کرنے سے پہلے بیٹھنے کے قابل ہو گیا تو لیٹ کر نماز پڑھنے سے نذر پوری نہ ہو گی۔ اور اگر کھڑا ہونے کے قابل ہو گیا تو کھڑا ہو کر نماز پڑھنے سے ہی نذر پوری ہو گی۔ (۴۲)

﴿۲۳﴾ اگر کسی نے بیمار کے تندرست ہو جانے یا مسافر کے واپس آ جانے کی شرط کے ساتھ اپنی نذرِ صوم کو مشروط کیا اور یوں کہا کہ جب میرا مسافر واپس آ جائے گا یا بیمار تندرست ہو جائے گا تو ایک ماہ کے روزے محض اللہ کے لئے رکھوں گا۔ تو شرط پوری ہونے کے بعد ایفائے نذر اس پر واجب ہے۔ وجودِ شرط سے پہلے اگر روزے رکھ لے تو ادائے نذر کے لئے کافی نہ ہو گا۔ دوبارہ روزے رکھنے ہوں گے۔ (۴۳)

﴿۲۴﴾ اگر وجوبِ ادا کی نسبت کسی خاص وقت یا زمانہ کی طرف کی مثلاً یوں کہا کہ اس مقدمہ میں اللہ مجھے کامیاب کر دے تو میں اس کے نام پر سارے ماہِ رجب کے روزے رکھوں گا یا آئندہ سال حج کروں گا تو وقت آنے سے پہلے ہی نذر ادا کر سکتا ہے۔ اور اگر وقتِ مقررہ گزر گیا اور روزے نہ رکھے اور حج نہ کیا تو اس کے بعد روزے رکھے جا سکتے ہیں یا حج کیا جا سکتا ہے۔ (۴۴)

(۴۰) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۸، ص ۱۶۲
(۴۱) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۸، ص ۱۶۲
(۴۲) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۸، ص ۱۶۳
(۴۳) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۸، ص ۱۶۴
(۴۴) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۸، ص ۱۶۵

﴿۲۵﴾ جس نے بیت اللہ یا کعبہ کو پیدل جانے کی نذر مانی اور حج یا عمرہ کا لفظ نہیں کہا تو استحساناً اس پر پیدل حج کرنا عمرہ کرنا واجب ہے۔ عرف میں بیت اللہ جانے کا معنی حج یا عمرہ کرنا ہی ہوتا ہے۔ اور اگر حرم تک جانے کی نذر مانی تو اس پر کچھ واجب نہیں۔ کیونکہ عرف میں حرم تک جانے کا معنی حج یا عمرہ کرنا نہیں۔ اگر صفا، یا مروہ، یا عرفات، یا مزدلفہ، یا منیٰ، یا مقامِ ابراہیم تک جانے کی نذر مانی تو بالاتفاق اس پر کچھ واجب نہیں۔ اسی طرح اگر پیدل جانے کا لفظ استعمال نہیں کیا بلکہ خروج (نکلنے) یا سفر کا لفظ بولا اور اس لفظ کے ساتھ نذر مانی تو کچھ واجب نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اس کا مدار عرفِ عام پر ہے۔ اگر کسی لفظ سے نذرِ عبادت کا مفہوم ذہن میں آتا ہے تو اس عبادت کا وجوب ہو جائے گا ورنہ نہیں ہوگا۔

اگر یوں کہا کہ مجھ پر کو خانہ خدا کو جانا واجب ہے اور یہ لفظ کہتے وقت نیت کی مسجد مدینہ منورہ یا مسجد بیت المقدس کی یا کسی اور مسجد کی، تو اس پر شرعاً کچھ لازم نہیں آتا۔ کیوں کہ خانہ خدا کا اطلاق ہر مسجد پر صحیح ہے۔ (۴۵)

﴿۲۶﴾ جس نے کسی طاعت کی نذر مانی اس پر طاعت بھی واجب ہو جائے گی اور جن شرائط ولوازم پر وہ طاعت موقوف ہے وہ سب واجب ہو جائیں گی۔ مثلاً کسی نے بغیر وضو یا بغیر قرأت قرآن کے دو رکعت نماز پڑھنے کی نذر مانی۔ یا ایک رکعت یا تین رکعت پڑھنے کی نذر مانی تو باوضو اور قرأت کے ساتھ دو رکعت نماز واجب ہوں گی۔ اور ایک رکعت کی بجائے دو رکعت اور تین کی بجائے چار رکعت واجب ہوں گی۔ (۴۶)

﴿۲۷﴾ جس نے پیدل حج کو جانے کی منت مانی اور کسی عذر کی وجہ سے یا بلا عذر سوار ہو گیا اور ایک قربانی کر دی تو اس پر قسم کا کفارہ لازم نہیں۔ ہاں اگر قسم کی نیت کی ہو تو قسم کا کفارہ بھی لازم ہے۔ (۴۷)

﴿۲۸﴾ اگر صرف اعتکاف کرنے کی نذر مانی تو اس کے ساتھ روزہ رکھنا بھی واجب ہے۔ اور کم سے کم اعتکاف کی مدت ایک ساعت ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لَااِعْتِكَافَ اِلَّا بِصِيَامٍ. (۴۸)

---

(۴۵) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۱۷۰، ۱۷۱

(۴۶) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۱۷۱

(۴۷) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۱۷۰، ۱۷۱

(۴۸) ☆ رواہ الدارقطنی عن عائشہ، ج۲، ص ۲۰۰

☆ رواہ مالک فی الاعتکاف

روزہ کے بغیر اعتکاف جائز نہیں۔

سنت اعتکاف کرنے والا کسی مریض کی عیادت کو نہیں جا سکتا۔ کسی جنازہ میں شریک نہیں ہو سکتا۔ بیوی کو شہوت سے چھو نہیں سکتا۔ نہ مباشرت کر سکتا ہے۔ طبعی اور شرعی حاجت کے بغیر مسجد سے نہیں نکل سکتا۔ بغیر روزہ کے اعتکاف صحیح نہیں۔ ایسی مسجد میں اعتکاف کرے جہاں جماعت کا انتظام ہو۔ حدیث شریف میں ہے:

اَلسُّنَّةُ عَلَى الْمُعْتَكِفِ اَنْ لَّا يَعُوْدَ مَرِيْضًا وَلَا يَشْهَدُ جَنَازَةً وَلَا يَمَسُّ اِمْرَأَةً وَلَا يُبَاشِرُهَا وَلَا يَخْرُجُ لِحَاجَةٍ اِلَّا لِمَا لَابُدَّمِنْهُ وَلَا اِعْتِكَافَ اِلَّافِى مَسْجِدٍ جَامِعٍ. (۴۹)

﴿۲۹﴾ اگر کسی نے رمضان میں اعتکاف کرنے کی نذر مانی تو رمضان میں ہی اعتکاف کرنا لازم ہے۔ رمضان کی شرط ساقط نہیں کی جا سکتی۔ کیونکہ رمضان میں ہر عبادت کا ثواب دوسرے دنوں کی عبادت سے زیادہ ہوتا ہے۔ اگر مطلق رمضان میں اعتکاف کرنے کی نذر مانی تو ہر رمضان میں اعتکاف کر سکتا ہے اور اگر کوئی رمضان متعین کر دیا اسی رمضان میں اعتکاف کرنا لازم ہے۔ (۵۰)

﴿۳۰﴾ اگر معین رمضان میں اعتکاف کی نذر مانی اور متعلقہ رمضان بغیر اعتکاف گزر گیا تو دوسرے دنوں میں قضاءِ اعتکاف لازم ہے اور انہی ایام میں روزے رکھنے بھی ضروری ہیں۔ کیوں کہ ادائے نذر کا اصل وقت فوت ہو گیا، لہٰذا دوسرے دنوں میں بالارادہ روزے رکھے اور اعتکاف کرے۔ (۵۱)

﴿۳۱﴾ حالتِ کفر میں کسی کافر نے نذرِ طاعت کی، ایفائے نذر سے پہلے مسلمان ہو گیا تو حالتِ کفر کی نذر حالتِ اسلام میں پوری کرنا واجب نہیں۔ کیونکہ کافر طاعت کا اہل ہی نہیں۔ کافر کی طاعت معصیت ہے۔ اس کی طاعت خلوصِ ایمانی سے خالی ہوتی ہے۔ اور نذرِ معصیت کو پورا کرنا واجب نہیں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ نے جو نذر اعتکاف کو پورا کرنے کا حکم دیا تھا، اس کا مطلب یہ نہ تھا کہ نذرِ سابق کا ایفاء لازم ہے، بلکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اعتکاف کی خواہش تھی۔ حضور نے ﷺ آپ کی شدتِ رغبت کو محسوس کرتے

(۴۹) ☆ رواہ ابو داؤد عن عائشة، ج ۱، ص ۳۴۲
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۸، ص ۱۷۱
(۵۰) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۸، ص ۱۷۵
(۵۱) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۸، ص ۱۷۵، ۱۷۱

ہوئے ابتدائی حکم دیا تھا۔ یہ نذر جاہلیت کو پورا کرنے کا حکم نہ تھا۔ (۵۲)

﴿۳۲﴾ نذرِ طاعت کرنے کے بعد ایفائے نذر سے پہلے (نعوذ باللہ) مرتد ہوگیا۔ پھر کچھ مدت کے بعد اسلام لایا تو اس صورت میں ایفائے نذر لازم نہیں۔ کیونکہ طاعت کی نذر بھی طاعت ہے اور ہر قربت مرتد ہونے کی وجہ سے فوت ہوگئی وہ معدوم ہوگئی۔ اس کا اثر بھی باقی نہ رہا۔ (۵۳)

﴿۳۳﴾ اگر ہمیشہ روزے رکھنے کی نذر مانی لیکن معاشی مشاغل کی وجہ سے دوامی روزے نہ رکھ سکا۔ تو جتنے دن روزہ نہ رکھے ہوں ہر روزے کے بدلے میں ایک صاع (قریباً چار کلو) گندم خیرات کرے۔ اگر تنگ دستی کی وجہ سے مالی خیرات نہ کرسکا تو اللہ سے معافی کا خواستگار ہو۔ (۵۴)

﴿۳۴﴾ اگر کسی نے کہا میں حج کروں گا تو یہ وعدۂ حج ہے۔ اس لفظ سے اس پر حج کرنا لازم نہیں ہوجاتا۔ یہ نذر نہیں۔ ہاں یہ وعدہ پورہ کرنا مستحب ہے۔ اسلامی فریضہ اس کے علاوہ ہے۔ (۵۵)

﴿۳۵﴾ اگر کسی نے یہ کہا کہ اللہ مجھے اس بیماری سے شفاء عطاء فرمادے تو میں حج کروں گا۔ یہ نذر ہوگئی۔ اسلامی فریضہ کے علاوہ حجِ نذر بھی اس پر لازم ہوگیا۔ آئندہ اگر بغیر کسی تعیینی نیت کہ اس نے حج کیا تو فرض حج مانا جائے گا۔ اس کے بعد اس نے دوسرا حج کیا اور کوئی نیت نہ کی تو یہ حج نفل ہوگا نذر والا حج نہیں ہوگا۔ ادائے نذر کے لئے نیت ضروری ہے۔ (۵۶)

﴿۳۶﴾ اگر کسی نے کہا: مجھ پر حج لازم ہے اگر زید چاہے۔ اور زید نے کہا: میں چاہتا ہوں۔ تو حج نذر لازم ہوگیا۔ اور یہ ضروری نہیں کہ جس وقت زید کو اس قول کی اطلاع ملے اسی مجلس میں وہ اپنی مشیت کا اظہار کردے۔ تعلیق طلاق بالمشیت اس کے خلاف ہے۔ دونوں میں فرق ہے۔ طلاق میں تو تملیک اور تفویض کا معنی ہوتا ہے اور حج کے مسئلہ میں تعلیق بمشیت زید محض ایک شرط ہے۔ (۵۷)

---

(۵۲) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۸، ص ۱۷۷

(۵۳) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۸، ص ۱۷۸

(۵۴) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۸، ص ۱۷۸

(۵۵) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۸، ص ۱۷۸

(۵۶) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۸، ص ۱۷۸

(۵۷) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۸، ص ۱۷۹

﴿۳۷﴾ جس نے نذر مانی کہ اپنا تمام مال خیرات کردوں گا۔تو استحساناً اس پر لازم ہے کہ جتنے مال پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے اتنا خیرات کردے۔کیونکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقدارِ نصاب پر زکوٰۃ فرض کی گئی ہے۔اسی کو ایجابِ عبد یعنی التزامِ نذر کو بھی قیاس کرلیا جاتا ہے۔ایک بات یہ بھی ہے کہ کلام سے بظاہر یہی معلوم ہوتا ہے کہ فاضل مال کو خیرات کرنا مقصود ہے اور فاضل مال وہی ہوتا ہے جو نصابِ زکوٰۃ ہے۔وصیت کا حکم اس کے خلاف ہے، کیونکہ وصیت ایسے وقت ہوتی ہے جب وصیت کرنے والا مال کا ضرورت مند نہیں ہوتا۔ہاں اگر نذر مانی کہ میری مِلک میں جو کچھ ہے خیرات کردوں گا۔اس صورت میں کل مال خیرات کرنا لازم ہے۔(۵۸)

﴿۳۸﴾ اگر یوں کہا کہ میرا مال غریبوں کے لئے خیرات ہے تو اس میں وہ مال داخل نہیں مانا جائے گا جو اس کا لوگوں پر ہے۔(۵۹)

﴿۳۹﴾ اگر کسی نے کہا کہ میرا تمام مال جو اس وقت میری مِلک میں ہے اور جو آئندہ میری مِلک میں آئے گا سب خیرات کرنے کی نذر مانتا ہوں۔تو اس میں اپنی ذات کا ضروری صَرف اور بیوی کا نفقہ اور ان تمام متعلقین کا نفقہ، جن کے مصارف اس کے ذمہ ہوں داخل نہ ہوگا۔جیسے کہ کسی نے ہمیشہ روزے رکھنے کی نذر مانی تو رمضان کے روزے اس میں داخل نہ ہوں گے۔اس لئے ان کا کفارہ بھی نہیں دے گا۔کیوں کہ رمضان کے روزے تو حقِ خداوندی سے متعلق ہیں۔اب کسی وجہ سے رمضان کے علاوہ دوسرے ایام کے روزے نہ رکھ سکے تو انہی ایام کا کفارہ ادا کردے۔(۶۰)

﴿۴۰﴾ اگر کسی نے اس طرح کہا: اللہ کے لئے ایک بکری یا گائے یا اونٹ ذبح کرنا میرے اوپر لازم ہے تو نذر کا حکم دیا جائے گا، فی الحال ذبح کرنا لازم ہے۔اور اگر کوئی شرط لگائی مثلاً یوں کہا کہ میرا بھائی شفاء یاب ہوجائے گا تو اللہ کے لئے یہ جانور ذبح کرنا مجھ پر لازم ہے تو جب یہ شرط پوری ہوجائے گی اس وقت ذبح کرنا لازم ہوگا اور اختیار ہوگا جہاں چاہے ذبح کرے۔لیکن گوشت فقراء اور مساکین کو تقسیم کردے۔(۶۱)

---

(۵۸) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۱۷۹

(۵۹) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۱۷۹

(۶۰) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۱۸۰

(۶۱) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۱۸۰

﴿۴۱﴾ جس نے بکری کی نذر مانی اور اونٹ ذبح کر دیا تو بہتر ہے۔ نذر ادا ہوگئی۔ یہ صورت اداء بقیمت کی نہیں کہ کافی نہ ہو۔ کیونکہ ایفائے نذر بھی ذبح کی شکل میں کیا ہے۔ لیکن اگر دو بکریوں کی نذر مانی اور قربانی ایک ایسی بکری کی کردی جو قیمت میں چار بکریوں کے برابر ہے تو وفاء نذر کے لئے کافی نہ ہوگی۔ صرف ایک ہی بکری مانی جائے گی۔ (۶۲)

﴿۴۲﴾ اگر معین بکری ذبح کرنے کی نذر مانی تو اسی بکری کو ذبح کرنا ہوگا۔ اگر وہ مر جائے یا چوری ہو جائے تو دوسری لازم نہ ہوگی۔ اسی طرح معین روپیہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ان کو خیرات کرنے کی نذر مانی اور روپیہ ضائع ہوگیا یا چوری ہوگیا، یا کچھ اور ہوگیا تو دوسرا معین روپیہ اس کی جگہ پر لازم نہ ہوگا۔ لیکن اگر وہ روپیہ موجود ہو اور اس کی جگہ اتنا ہی روپیہ خیرات کر دیا جائے تو کافی ہوگا۔ اور اگر روٹی خیرات کرنے کی نذر مانی اور روٹی کی قیمت خیرات کردی تو جائز ہے۔ (۶۳)

﴿۴۳﴾ اگر کسی نے یہ نذر مانی کہ یہ جانور بیت اللہ، یا کعبہ، یا مکہ تک ذبح ہونے کے لئے بھیجوں گا تو نذر کی وفا لازم ہوگئی۔ اور اگر کعبہ، مکہ اور بیت اللہ کی جگہ حرم یا مسجدِ حرم کا لفظ بولا تو نذر واجب نہ ہوگی۔ (۶۴)

﴿۴۴﴾ اگر کسی شخص نے بکری کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اگر میں اس بکری کو خریدوں گا تو کعبہ کو ہدیہ کروں گا۔ وجودِ شرط کے بعد اس پر نذر کو پورا کرنا لازم ہے۔ (۶۵)

﴿۴۵﴾ اگر کسی نے اپنے آپ کو یا بیٹے کو یا غلام ذبح کر دینے کی نذر مانی تو استحساناً اس پر ایک بکری کی قربانی کر دے۔ استحسان کی وجہ یہ ہے کہ جب ابراہیم علیہ السلام پر اپنے بیٹے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو قربان کرنا واجب کر دیا تو حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے فدیہ میں مینڈھے کو قربان کرنے کا حکم دیا گیا۔ (۶۶)

﴿۴۶﴾ اگر کسی نے کہا: مجھے تیرے مال پر جو نفع ہو مجھ پر اس کو خیرات کر دینا لازم ہے۔ تو جو نفع مخاطب کے مال سے

---

(۶۲) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۱۸۱

(۶۳) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۱۸۱

(۶۴) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۱۸۱

(۶۵) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۱۸۲

(۶۶) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۱۸۲

حاصل ہوگا اس کو خیرات کرنا لازم ہے۔ لیکن اگر اگر مخاطب نے اس کی دعوت کی اور کھانا پیش کیا تو اس کو خیرات لازم نہیں۔(٦٧)

﴿٤٧﴾ اگر اس طرح نذر مانی کہ اگر ایسا کروں تو جو کچھ میں کھاؤں اس کے مقابل خیرات کرنا مجھ پر لازم ہے یا جو میں پیئوں اس کے مقابل خیرات کرنا مجھ پر لازم ہے۔ اول صورت میں ہر لقمہ کے عوض ایک درہم (روپیہ کا چوتھائی حصہ) اور دوسری صورت میں ہر گھونٹ کے عوض ایک درہم خیرات کرنا لازم ہے۔(٦٨)

﴿٤٨﴾ جس روز زید آجائے اللہ کے شکر کے طور پر اس روز مجھ پر روزہ رکھنا لازم ہے۔ اگر کسی نے ایسا کہا تو یہ قسم ہو گئی۔ اب اگر زید ماہِ رمضان کے کسی دن کے وقت آیا تو قسم کا کفارہ ہوگا۔ نذر کی قضاء لازم نہ ہوگی۔ شرط یعنی صوم بہ نیت شکر کا وجود ہی متحقق نہیں ہوا۔ لیکن اگر رات کو روزہ رکھنے کی نیت سے پہلے آ گیا پھر اس نے صوم شکر کی نیت کرلی اور رمضان کی نیت نہ کی تو قسم پوری ہو جائے گی اور رمضان کا روزہ بھی ادا ہو جائے گا۔ اور نذر کی قضاء لازم نہ آئے گی۔ اگر الفاظِ مذکورہ کہتے وقت قسم کی نیت کی اور نذر مانی تو نذر ہی صحیح نہ ہوگی۔ رمضان کا روزہ تو پہلے ہی فرض ہے، اس کی جگہ صومِ نذر نہیں لے سکتا۔ اس صورت میں نہ کفارہ ہے کیوں کہ قسم کی نیت نہیں کی اور نہ قضائے نذر کیوں کہ نذر ہی صحیح نہیں۔(٦٩)

﴿٤٩﴾ اگر کسی بیمار نے ایک ماہ کے روزوں کی نذر مانی اور تندرست ہونے سے پہلے مر گیا تو اس پر کچھ لازم نہیں۔(٧٠)

﴿٥٠﴾ اگر کسی نے سال یا مہینے کی کسی معین تاریخ کے روزہ کی نذر مانی تو ہر سال یا ہر ماہ جب بھی تاریخ آئے گی روزہ لازم ہوگا۔ یعنی عمر بھر کے لئے اس تاریخ کا روزہ لازم ہو گیا۔(٧١)

﴿٥١﴾ اگر کسی نے پیر یا جمعرات کے دن روزہ رکھنے کی نذر مانی تو ایک ہی پیر یا جمعرات کا روزہ کافی ہوگا۔ ہاں اگر ہر پیر یا جمعرات کو روزہ رکھنے کی نذر مانی تو ہر پیر یا جمعرات کو روزہ رکھنا لازم ہوگا۔(٧٢)

---

(٦٧) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ١٢٢٥ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج٨، ص ١٨٣

(٦٨) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ١٢٢٥ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج٨، ص ١٨٣

(٦٩) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ١٢٢٥ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج٨، ص ١٨٣

(٧٠) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ١٢٢٥ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج٨، ص ١٨٣

(٧١) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ١٢٢٥ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج٨، ص ١٨٣

(٧٢) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ١٢٢٥ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج٨، ص ١٨٤

﴿۵۲﴾ نذر کے الفاظ اگر بلا ارادہ زبان پر آجائیں تو نذر کا حکم دیا جائے گا۔ جس کا پورہ کرنا ضروری ہوگا۔ نذر انشاء ہے خبر نہیں۔ خبر میں سچ اور جھوٹ کا کوئی احتمال نہیں ہوتا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ثَلَاثٌ جِدُّهُنَّ جِدٌّ وَهَزْلُهُنَّ جِدٌّ: اَلنِّكَاحُ وَالطَّلَاقُ وَ الرَّجْعَةُ. (۷۳)

تین چیزیں ہیں جن کی سنجیدگی اور واقعیت بھی سنجیدگی ہے اور ان کا مزاق بھی سنجیدگی (یعنی دونوں حالتوں میں احکام جاری ہوں گے) نکاح، طلاق اور رجعت۔ (۷۴)

﴿۵۳﴾ اگر کسی نے کہا سال کے روزے اللہ کے لئے مجھ پر ہیں یعنی سال بھر کے روزوں کی نذر مانی تو وقتِ نذر آئندہ بارہ مہینوں کے روزے لازم ہوگئے۔ سنت یہ ہے کہ محرم سے شروع کرے اور ذی الحجہ کے آخر تک ختم کرے۔ لیکن اس نے سال رواں کی طرف اشارہ کیا تو وقتِ نذر سے آخری ذی الحجہ تک روزے رکھنا لازم ہوں گے۔ اور سال رواں کے جو مہینے گزر گئے ان کے روزے لازم نہ ہوں گے۔ اس طرح اگر کسی نے کہا میں گزرے ہوئے کل کا روزہ رکھنے کی نذر مانتا ہوں تو یہ کلام لغو ہے۔ (۷۵)

﴿۵۴﴾ اگر کسی نے ماہِ رواں کی طرف اشارہ کر کے اس مہینے کے روزوں کی نذر مانی تو مہینے کے جتنے دن باقی ہیں ان کے روزے تو لازم ہوگے اور گزرے ہوئے دنوں کی نذر لغو قرار پائے گی۔ (۷۶)

﴿۵۵﴾ اگر کسی نے کہا آج مجھ پر گزرے ہوئے کل کا روزہ رکھنا لازم ہے تو گزرے ہوئے کل کی قضاء لازم نہ ہوگی۔ (۷۷)

﴿۵۶﴾ اگر ایک سال کے روزوں کی نذر مانی تو جن دنوں کے روزے شرعاً ممنوع ہیں وہ دن مستثنیٰ ہوں گے اور ایامِ ممنوعہ کے علاوہ روزے رکھے۔ اس طرح عورت کے ایامِ حیض مستثنیٰ رہیں گے اور باقی ایام میں روزے رکھنے لازم ہوں گے۔ (۷۸)

---

(۷۳) ☆ رواہ ابوداؤد عن ابی ہریرۃ، ج ۱، ص ۳۰۵
☆ رواہ الترمذی عن ابی ہریرۃ، ج ۱، ص ۱۷۵
☆ رواہ ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ، ص ۱۴۸
(۷۴) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۸، ص ۱۸۴
(۷۵) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۸، ص ۱۸۴
(۷۶) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۸، ص ۱۸۴
(۷۷) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۸، ص ۱۸۴
(۷۸) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۸، ص ۱۸۴

﴿۵۷﴾ کسی عورت نے ایامِ حیض میں روزے رکھنے کی نذر مانی تو نذر صحیح نہ ہوگی۔اس لئے ان کی قضاء واجب نہیں۔

اگر کسی نے رات کا روزہ رکھنے کی نذر مانی تو یہ نذر بھی صحیح نہیں۔شرعی روزہ دن میں ہوتا ہے۔(۷۹)

﴿۵۸﴾ طوافِ افاضہ حج کا ایک اہم رکن ہے۔عرفات میں وقوف، مزدلفہ میں وقوف، دس ذی الحجہ کو رمی، قربانی اور حلق کے بعد کیا جاتا ہے۔اسے طوافِ زیارت بھی کہتے ہیں۔آیت زیبِ عنوان اس کی فرضیت پر نصِ قطعی ہے۔اس طواف کے بعد احرام کی تمام پابندیاں ختم ہو جاتی ہیں۔

اس سے پہلے عورتوں سے مباشرت جائز نہیں تھی۔طوافِ افاضہ کے بعد یہ پابندی بھی اٹھ جاتی ہے۔(۸۰)

﴿۵۹﴾ طوافِ افاضہ (طوافِ زیارت) کا وقت دس ذی الحجہ کی صبح سے لیکر بارہ ذی الحجہ کی غروبِ آفتاب سے پہلے تک ہے۔تین دن (ایامِ نحر) سے تاخیر کرنے پر دم لازم ہوتا ہے۔(۸۱)

---

(۷۹) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۱۸۴

(۸۰) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۳۹

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۱۲۸۴

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۵۰

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۲۸۵

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص ۲۱۷

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۳، ص ۳۰

☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۶، ص ۳۶۵

☆ مختصر تفسیر الطبری از علامہ ابوجعفر بن محمد جریر الطبری، مطبوعہ دار القرآن الکریم بیروت، لبنان، ج ۱۷، ص ۱۷۹

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص ۱۵۴

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت ۵۹۷ھ) مطبوعہ پشاور ج۵، ص ۴۲۷

☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج۲، ص ۶۱

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۳۰۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۳۰۷

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۶، ص ۲۷

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲۳، ص ۱۴۶

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۴۲

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۱۴۴

☆ الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمٰی قم، ایران، ج۶، ص ۳۸

(۸۱) ☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ۳، ص ۲۸۵

﴿۶۰﴾ طواف کی تین قسمیں ہیں۔ ہر ایک کے احکام الگ ہیں۔

اول: طوافِ قدوم: جو شخص مکہ معظمہ میں داخل ہو وہ احرام باندھ کر بیت اللہ شریف کا طواف کرے۔ طواف کے سات چکر ہوتے ہیں۔ پہلے تین پھیروں میں رمل کرے (یعنی جلد جلد قدم رکھنا، شانے ہلاتے ہوئے چلے جیسے قوی بہادر لوگ چلتے ہیں۔ نہ کودنا، نہ دوڑنا)۔ اور باقی چار پھیرے عام چال سے چلے۔ چکر کو حجر اسود سے شروع کرے اور اسی پر ختم کرے۔ یہ طواف حج اور عمرہ کرنے والوں کے لئے واجب ہے۔ طواف کے بعد دو رکعت مقامِ ابراہیم کے پاس، یا جہاں ممکن ہو، پڑھے۔ اس کے بعد صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرے۔

حدیث شریف میں ہے:

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ کَانَ اِذَا طَافَ طَوَافَ الْاَوَّلَ خَبَّ (وَفِیْ رِوَایَةٍ یُخِبُّ) ثَلَاثًا وَمَشٰی اَرْبَعًا (وَزَادَ فِیْ رِوَایَةٍ) ثُمَّ یُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ یَطُوْفُ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ. (۸۲)

(وَلَفْظُ اَبِیْ دَاوٗدَ) اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ کَانَ اِذَا طَافَ فِی الْحَجِّ اَوِ الْعُمْرَةِ اَوَّلَ مَا یَقْدَمُ فَاِنَّهٗ یَسْعٰی ثَلَاثَةَ اَشْوَاطٍ وَیَمْشِیْ اَرْبَعًا ثُمَّ یُصَلِّیْ سَجْدَتَیْنِ. (۸۳)

رسول اللہ ﷺ حج یا عمرہ میں جب پہلا طواف فرماتے تو پہلے تین چکروں میں رمل فرماتے اور باقی چار عام چال سے چلتے۔ پھر دو رکعت نماز ادا فرماتے۔ پھر صفا اور مروہ کے درمیان سعی فرماتے۔

دوم: طوافِ افاضہ: یومِ نحر (اور دو دن بعد تک) رمی، قربانی اور حلق کے بعد حج کا یہ طواف ادا کیا جاتا ہے۔ یہ طواف

بقیہ (۸۱) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۲، ص ۵۰

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۳۰۷

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج ۶، ص ۲۷

☆ احکام القرآن از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۲۹

(۸۲) ☆ رواہ البخاری عن ابن عمر، ج ۱، ص ۲۱۹

☆ رواہ مسلم عن ابن عمر، ج ۱، ص ۴۱

☆ رواہ ابو داؤد عن ابن عمر، ج ۱، ص ۲۶۷

☆ رواہ الدارمی عن ابن عمر فی المناسک

☆ رواہ احمد، ۲، ص ۲۰

(۸۳) ☆ رواہ ابو داؤد عن ابن عمر، ج ۱، ص ۲۶۷

حج کا رکن ہے۔اس کے ترک سے حج نہیں ہوتا۔البتہ تین دن (ایامِ نحر) سے تاخیر کے بعد دم لازم آتا ہے۔
عورتیں ایامِ مخصوصہ کی وجہ سے تاخیر کریں تو ان پر دم نہیں۔اس طواف میں نہ احرام ہوتا ہے نہ رمل، البتہ اس کے ساتھ سعی لازم ہے۔

سوم: طوافِ وداع: حج کرنے والا جب مکہ معظمہ سے رخصت ہونے کا ارادہ کرے تو اس کے لئے ایک طواف کرنا واجب ہے۔

اس طواف میں نہ احرام ہے، نہ رمل، نہ اضطباع، نہ سعی۔

اس کے ترک کرنے پر دم لازم ہوتا ہے۔حدیث شریف میں ہے:

لِمَارَوَی ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ اُمِرَالنَّاسُ اَنْ یَّکُوْنَ الطَّوَافُ اٰخِرَعَھْدِھِمْ بِالْبَیْتِ اِلَّااِنَّہٗ رُخِصَ لِلْمَرْأَۃِ الْحَائِضِ. (۸۴)

لوگوں کو حکم دیا گیا کہ مکہ معظمہ سے رخصت ہوتے وقت آخری کام طواف کریں۔ایامِ مخصوصہ کی حالت میں عورتیں اس سے مستثنیٰ ہیں۔(۸۵)

﴿۶۱﴾ طواف میں رمل سنت ہے۔یہ صرف طوافِ قدوم کے ساتھ خاص ہے۔دیگر طوافوں میں رمل نہیں۔(۸۶)

﴿۶۲﴾ طوافِ قدوم میں اضطباع کرے، یہ سنت ہے۔دیگر طوافوں میں اضطباع نہیں۔اضطباع یہ ہے کہ طواف کرنے والا (حج کا ہو یا عمرہ کا) جب حجرِ اسود کے قریب پہنچے تو احرام کی اوپر والی چادر کو دائیں کندھے سے

---

(۸۴) ☆ رواہ البخاری عن ابن عباس، ج ا، ص ۲۳۶
☆ رواہ مسلم عن ابن عباس، ج ا، ص ۴۲۷

(۸۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۲، ص ۵۰
☆ تفسیرالبغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م ۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان، ۳، ص ۲۸۵
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۳۰۷
☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج ۲، ص ۲۷
☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج ۸، ص ۱۸۵

(۸۶) ☆ تفسیرالبغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م ۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان، ۳، ص ۲۸۵
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۳۰۷
☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج ۲، ص ۲۸

اتار کر بغل کے نیچے سے گزار کر بائیں کندھے پر ڈال لے۔دایاں کندھا ننگا کر لے۔یہ اضطباع صرف طوافِ قدوم میں ہے۔اس کے بعد کندھے پر احرام ڈال لے۔اور پھر نفل ادا کرتے ہوئے اور سعی کرتے وقت اضطباع نہیں۔(۸۷)

﴿۶۳﴾ حج اور عمرہ کے علاوہ بیت اللہ کا نفل طواف جب چاہے کرے،دن ہو یا رات (حتی کہ زوال کے اوقات میں بھی) طواف کر سکتا ہے۔اس کے لئے کوئی وقت مکروہ نہیں۔البتہ طواف کے نفل زوال کے اوقات میں نہ پڑھے۔انہیں موخر کردے۔حدیث شریف میں ہے:

لَاتَمْنَعُوْا اَحَدً بِهٰذَا الْبَيْتِ وَيُصَلِّىْ اَىَّ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ اَوْنَهَارٍ.(۸۸)

بیت اللہ کا طواف کرنے اور اس میں نماز پڑھنے سے، کسی وقت بھی، کسی کو نہ روکو،خواہ دن ہو یا رات۔(۸۹)

﴿۶۴﴾ طوافِ نفل نمازِ نفل کی طرح نذر سے واجب ہو جاتا ہے۔(۹۰)

﴿۶۵﴾ طوافِ بیت اللہ کی چند شرطیں ہیں۔کچھ ارکان ہیں، کچھ واجبات ہیں، کچھ سنتیں ہیں اور کچھ آداب (مستجبات) ہیں۔ہر ایک نوع کی پابندی اس کی حیثیت سے ضروری ہے۔(۹۱)

﴿۶۶﴾ بیت اللہ کے طواف کی شرائط یہ ہیں۔

اول: طواف کے لئے نیت شرط ہے۔طواف بیت اللہ عبادت مقصورہ ہے۔ہر مستقل عبادت کے لئے نیت شرط ہے۔نصوصِ شرعیہ سے یہ مسئلہ ثابت ہے اور اسی پر اجماع ہے۔

دوم: طوافِ زیارت کے لئے محض طواف کی نیت کافی ہے۔

---

(۸۷) ☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمدجیون جونپوری(م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۳۴

(۸۸) ☆ رواہ ابوداؤد عن جبیر بن مطعم، ج ۱، ص ۲۶۷

☆ رواہ الترمذی (نحوہ) عن جبیر بن مطعم، ج ۱، ص ۱۳۷

☆ رواہ النسائی (نحوہ) عن جبیر بن مطعم، ج ۲، ص ۳۵

☆ رواہ الدارمی عن جبیر بن مطعم، ج ۲، ص ۹۷

(۸۹) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج ۸، ص ۱۸۵

(۹۰) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج ۸، ص ۱۸۹

(۹۱) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج ۸، ص ۱۹۰

فرض طواف کی نیت ضروری نہیں۔

سوم: شرائط میں سے حدثِ اکبر (بدن کی ناپاکی) او حدثِ اصغر (بے وضو ہونا) سے طہارت بھی شرط ہے۔ اور بدن، لباس اور جگہ کی طہارت بھی لازم ہے۔

جمہور کے نزدیک سترِ عورت بھی لازم ہے۔ اگر برہنگی یا جنابت کی حالت میں طواف فرض کیا ہوگا تو ایک اونٹ کی قربانی واجب ہوگی اور بے وضو طواف فرض کیا تو کوئی سی قربانی لازم ہے۔

چہارم: طوافِ زیارت کی ایک ضروری شرط وقت بھی ہے، مقررہ وقت سے پہلے ادا نہیں کیا جاسکتا اور بعد از وقت بالاجماع قضاء فرض ہے اور بلا عذر موخر کیا تو ایک قربانی بھی لازم ہے۔ طوافِ زیارت کا وقت یومِ نحر صبح سے لے کر بارہ ذی الحجہ کے غروبِ آفتاب تک ہے۔

پنجم: طواف زیارت کی شرائط میں ترتیب بھی واجب ہے۔ قربانی اور حلق کے بعد ہی طواف زیارت کیا جائے گا۔

ششم: حطیم بیت اللہ کا حصہ ہے۔ لہٰذا طواف میں حطیم کے باہر سے طواف کیا جائے۔ (۹۲)

﴿۶۷﴾ علماء کا اتفاق ہے کہ طواف مسجد کے اندر کرے۔ مسجد کے اردگرد نہ کرے۔ یہی طریقہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ سے چلا آرہا ہے۔ اگر کوئی مسجد کے گرداگرد طواف کرے تو اسے بیت اللہ کا طواف نہیں کہا جاتا۔ بلکہ طواف مسجد کہا جاتا ہے۔ (۹۳)

﴿۶۸﴾ طواف میں سات چکر رکن ضروری ہیں۔ ہر زمانہ میں ایسا کیا جانا ناقابلِ شک شہرت رکھتا ہے۔ مشہور مستفیض روایات میں صراحت آئی ہے کہ چکروں کی تعداد نماز میں رکعتوں کی طرح ہے۔ جس میں کمی بیشی ممکن نہیں۔ (۹۴)

﴿۶۹﴾ حطیم کعبہ کا بھی حصہ ہے۔ طواف کے اندر اس کو داخل کرلیا جائے۔ (۹۵)

﴿۷۰﴾ اگر کسی نے طواف میں حطیم کو باہر چھوڑ دیا تو اس کا طواف ہوجائے گا، البتہ کفارہ میں ایک قربانی دینا ہوگی۔ (۹۶)

---

(۹۲) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۱۹۰ تا ۱۹۸

(۹۳) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۱۹۵

(۹۴) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۱۹۵

(۹۵) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۱۹۵

(۹۶) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۱۹۶

﴿۷۱﴾ طواف زیارت کسی عذر کی وجہ سے سوار ہو کر جائز ہے اور عذر نہ ہو تو پیدل طواف زیارت کرنا واجب ہے۔ جس نے بلا عذر سوار ہو کر طواف زیارت کیا تو جب تک مکہ میں ہے دوبارہ طواف کرنا ضروری ہے اور اگر دوبارہ طواف نہ کیا تو قربانی واجب ہے۔(۹۷)

﴿۷۲﴾ بغیر وقفہ کے مسلسل طواف باجماع علماء سنت ہے۔ اگر کوئی شخص طواف کا کچھ حصہ کر چکا ہو پھر کوئی جنازہ آجائے یا نماز کے لئے اقامت ہو جائے تو طواف چھوڑ کر جنازہ اور نماز میں مشغول ہو جائے۔ فارغ ہو جانے کے بعد بقیہ طواف کو پورا کر لے۔(۹۸)

﴿۷۳﴾ طواف کے ہر سات چکروں کے بعد دو رکعت نماز پڑھنی واجب ہے۔(۹۹)

﴿۷۴﴾ طواف کے آداب (مستحبات) حسب ذیل ہیں۔

اول: جب کعبہ پر نظر پڑے تو اَللّٰهُ اَكْبَرُ اور لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پڑھے اور دعا کرے۔ کعبہ کو دیکھنے پر دعا کرنا مستحب ہے۔ اور وہ دعا جلد قبول ہوتی ہے۔

دوم: حجرِ اسود کو دونوں ہونٹوں سے چومے۔ بشرطیکہ دوسروں کو تکلیف پہنچائے بغیر ممکن ہو۔ اگر چومنے پر قادر نہ ہو تو دونوں ہاتھوں سے چھو لے اور ہاتھوں کا بوسہ لے لے۔ اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو دونوں ہاتھوں سے اس کی طرف اشارہ کر کے ہاتھ چوم لے۔

سوم: رکنِ یمانی کو صرف دائیں ہاتھ سے چھو لے۔

چہارم: رکنِ یمانی اور حجرِ اسود کے درمیان یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ.

پنجم: طواف قدوم پہلے تین چکر لپک کر کرے۔ نیز اضطباع کرے۔ (چادر کا پلہ دائیں بازو کی بغل کے نیچے سے کر کے بائیں کندھے پر ڈال لے)۔

(۹۷) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۱۹۶، ۱۹۷

(۹۸) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۱۹۸

(۹۹) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۱۹۸

ششم: آخری چکر میں حجرِ اسود کو چوم کر یا اس کی طرف اشارہ کر کے ختم کرے۔

ہفتم: ہر طواف کے بعد مقامِ ابراہیم کے پاس یا جہاں ممکن ہو دو رکعت نماز ادا کرے۔ ان میں پہلی رکعت میں سورۃ الکافرون اور دوسری میں سورۃ الاخلاص پڑھے۔ (۱۰۰)

﴿۷۵﴾ مسجدِ حرام میں موجود نمازی کے لئے لازمی ہے کہ وہ بیت اللہ شریف کی طرف منہ کر کے نماز پڑھے۔ حطیم کی طرف نماز پڑھے گا تو اس کی نماز نہ ہوگی۔ (۱۰۱)

☆☆☆☆☆

(۱۰۰) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۱۹۸، ۱۹۹

(۱۰۱) ☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۳۵

باب (۲۹۱)

احکام شرع کی تعظیم، حلال اور حرام جانور، بت پرستی اور جھوٹی گواہی

﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾

ذٰلِکَ وَمَنْ یُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰہِ فَھُوَ خَیْرٌ لَّهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۭ وَاُحِلَّتْ لَكُمُ الْاَنْعَامُ اِلَّا مَا یُتْلٰی عَلَیْکُمْ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ ٥ (سورۃ الحج: آیت ۳۰)

بات یہ ہے اور جو اللہ کی حرمتوں کی تعظیم کرے تو وہ اس کے لئے اس کے رب کے یہاں بھلا ہے اور تمہارے لئے حلال کئے گئے بے زبان چوپائے، سوا ان کے جن کی ممانعت تم پر پڑھی جاتی ہے۔ تو دور ہو بتوں کی گندگی سے اور بچو جھوٹی بات سے۔

حل لغات:

یُعَظِّمْ: تعظیم کرے تعظیم کا مفہوم یہ ہے کہ فلاں شے کے حقوق کی حفاظت کا علم۔ اس کی مراعات کو قائم رکھنا۔ اس کے حقوق کی رعایت کرنا۔ اس کے حدود کو قائم رکھنا۔ (۱)

(۱) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۴۱

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج ۳، ص ۲۸۶

حُرُمَاتِ اللّٰہِ : حُرُمَات جمع ہے حُرُمَۃٌ کی۔اسے تین وجہ سے پڑھا گیا ہے۔حُرُمَۃٌ، حُرْمَۃٌ اور حَرَمَۃٌ۔اس کا معنی ہے: ہروہ حق اللہ جس کی رعایت لازمی ہو اور اس میں کوتاہی حرام ہو۔ہروہ باحرمت شے جس کی بے حرمتی ممنوع ہو۔

ہروہ حکم جس کا بجالانا لازمی ہو اور ہروہ نہی جس کی مخالفت حرام ہو۔(۲)

''حرمات اللہ'' میں حج کے تمام مناسک، بیت اللہ، مسجدِ حرام، مکہ معظمہ، مشعرالحرام، حرمت والے مہینے، احرام باندھنے والا جب تک احرام میں رہے، احرام اور ہروہ شے جس کا اللہ تعالیٰ جل شانہ نے انسان کو مکلّف فرمایا۔اس میں فرائض، واجبات، سنتیں، مندوبات، مستحبات، مکروہ اور حرام وغیرہ سب ہی داخل ہیں۔

تمام اوامر کا بجالانا اور نواہی کا ترک ''حرمات اللہ کی تعظیم'' ہے۔(۳)

(بقیہ۱)
☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰہ محمودبن عمربن محمدالزمحشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص۱۵۵
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللّٰہ بن احمدبن محمودمطبوعہ لاہور، ج ۳، ص۳۰۷
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص۳۰۷
☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن صاوی مالکی (م ۱۳۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ، ج۳، ص۱۰۰
☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ ،سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ)مطبوعہ کراچی، ج ۵، ص۱۹۳
☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ ، کوئٹہ، ج۶، ص۲۹
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی(م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۷، ص۱۴۷
☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۸، ص۳۰۰

(۲)
☆ المنجد ازلوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ص۲۴۳
☆ مفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل المقلب با لراغب اصفہانی(۵۰۲ھ)مطبوعہ کراچی، ص۱۱۴
☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی ،مولفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی(م ۷۷۰ھ)، ج۱، ص۲۵
☆ قاموس القرآن (اواصلاح الوجوہ والنظائرفی القرآن الکریم)للمفسرالحسین بن محمدالدامغانی، مطبوعہ بیروت ، ص۱۲۶
☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی(م ۱۲۰۵ھ)مطبوعہ مصر ، ج۸، ص۲۳۹

(۳)
☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص۲۲۱
☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲، ص۵۳
☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص۲۱۸
☆ تفسیرالبغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان، ج۳، ص۲۸۵
☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰہ محمودبن عمربن محمدالزمحشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص۱۵۵
☆ تفسیرالبحرالمحیط ،لمحمدبن یوسف الشہیربابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴. ۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۶، ص۳۶۷

وَاُحِلَّتْ لَكُمُ الْاَنْعَامُ: اور تمہارے لئے حلال کئے گئے بے زبان چوپائے۔اونٹ، گائے، بکری، مینڈھا میں ہر جنس کے نر اور مادہ حلال ہیں۔(۴)

اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ: سوا ان کے جن کی حرمت تم پر پڑھی جاتی ہے۔یعنی مردار، بہتا ہوا خون، سور کا گوشت، وہ جانور جسے ذبح کے وقت بغیر خدا کے نام پر ذبح کیا گیا ہو، وہ جو گلا گھونٹنے سے مرے، بے دھار کی چیز سے مرا ہوا، وہ جو گر کر مرا ہو، وہ جسے کسی جانور نے سینگ مار کر مارا، جسے کوئی درندہ کھا گیا ہو، بتوں کے نام پر ذبح کیا گیا، پانسے ڈال کر بانٹا ہوا۔

(ان مذکورہ جانوروں کی تفصیل سورۃ المائدۃ، آیت:۳ میں گزر چکی ہے)

علاوہ ازیں جن کی حرمت احادیثِ صحیحہ صریحہ میں بیان ہو چکی ہے۔مثلاً کتا، بھیڑیا وغیرہ شکاری درندے اور شکار کرنے والے پرندے۔

یعنی جن جانوروں کی حرمت کا واضح بیان ہو چکا ہے وہ حرام ہیں۔اس کے علاوہ باقی جانور حلال ہیں۔(۵)

(بقیہ۳) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۳، ص ۳۱

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبد الرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت۵۹۷ھ) مطبوعہ پشاور، ج۵، ص۴۲۸

☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج۲، ص۶۱

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج۳، ص۱۰۰

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص۳۰۷

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج۳، ص۳۰۷

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۶، ص۲۹

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۷، ص۱۴۷

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج۵، ص۱۹۳

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص۲۰۰

☆ الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم، ایران، ج۶، ص۴۲

(۴) ☆ الجامع القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲، ص۵۳

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۶، ص۳۰

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص۲۰۰

(۵) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص۲۴۱

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص۱۲۸۴

الرِّجس: ناپاکی، گندگی، پلیدی، قبیح کام، شیطان کا وسوسہ، خفیف حرکت، برے فعل پر عذاب الٰہی۔ رجس (گندگی) چار نوعیت کی ہوتی ہے:

اول: گندگی من حیث الطبع طبعی طور پر جس کو گندگی تصور کیا جائے۔

دوم: من جہت العقل: جسے عقل برا سمجھے۔ مثلاً کفر۔

سوم: من جہت الشرع: جسے شریعت برا بتائے۔ مثلاً شراب، جوا۔

چہارم: من کل جہت: ہر طرح سے برا محسوس ہو۔ مثلاً مردار۔ (۶)

(بقیہ۵)
☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی(م ۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان، ج۳، ص۲۸۶
☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص۱۵۵
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص۲۱۸
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۳، ص۳۱
☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللّٰہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج۲، ص۶۱
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی(م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۷، ص۱۴۷

(۶)
☆ مفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل المقلب بالراغب اصفہانی(۵۰۲ھ)مطبوعہ کراچی، ص۱۸۸
☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص۲۳۵
☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مولفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی(م ۷۷۰ھ)، ج۱، ص۱۰۶
☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی(م ۱۲۰۵ھ)مطبوعہ مصر، ج۸، ص۱۵۹
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللّٰہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص۱۲۸۴
☆ مختصر تفسیر الطبری از علامہ ابوجعفر بن محمد جریر الطبری، مطبوعہ دار القرآن الکریم بیروت، لبنان، ج۱۷، ص۱۸۱
☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص۱۵۵
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۳، ص۳۱
☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج۳، ص۱۰۱
☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللّٰہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج۲، ص۶۱
☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی(م ۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان، ج۳، ص۲۸۶
☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴۔۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۶، ص۳۶۱
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی(م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۷، ص۱۴۸
☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۶، ص۳۰
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی، ج۸، ص۲۰۰

اَلْاَوْثَانِ: اَوْثَانٌ جمع ہے وَثَنٌ کی۔ بمعنی مورتی، بت، لکڑی، لوہے، چاندی وغیرہ کی مورتی، صلیب۔(۷)

آیتِ مبارکہ سے مراد یہ ہے کہ بتوں کی عبادت کے قریب بھی نہ جائے کہ وہ گندگی ہیں۔

یاد رہے کہ نجاست حکمی ہے۔(۸)

قَوْلَ الزُّوْرِ: جھوٹ، باطل، ہر وہ شے جو حق سے جدا ہو، باطل ہے، جھوٹی شہادت۔(۹)

شانِ نزول

دورِ جاہلیت میں لوگ حج کرتے تھے۔ لیکن ماؤں، بیٹیوں اور بہنوں کو اس سے روکتے تھے۔ اپنے آپ کو حنیف کہتے تھے۔ یعنی دینِ ابراہیمی پر قائم۔ اس پر آیتِ مذکورہ نازل ہوئی اور حکم دیا گیا کہ دینِ ابراہیمی پر قائم ہونا چاہتے ہو تو بت پرستی چھوڑ دو کہ یہ گندگی ہے اور جھوٹی بات کہنے سے بچتے رہو۔(۱۰)

---

(۷) ☆ المنجد ازلوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ص ۳۴۴

☆ مفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل المقلب با لراغب اصفہانی (۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۵۱۲

☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مولفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی (م ۷۷۰ھ)، ج ۲، ص ۱۴۴

(۸) ☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۵۴

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج ۶، ص ۳۰

(۹) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۲۸۴

☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۵۴

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج ۳، ص ۱۰۱

☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج ۲، ص ۱۱

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج ۳، ص ۲۸۶

☆ مختصر تفسیر الطبری ازعلامہ ابوجعفر بن محمد جریر الطبری، مطبوعہ دار القرآن الکریم بیروت، لبنان، ج ۱۷، ص ۱۸۱

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج ۳، ص ۱۵۵

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج ۶، ص ۳۰

☆ الدر المنثور ازحافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم، ایران، ج ۶، ص ۴۲

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ، سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج ۵، ص ۱۹۴

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۸، ص ۲۰۰

(۱۰) ☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۸، ص ۲۰۱

مسائل شرعیہ

﴿۱﴾ اللہ تبارک وتعالیٰ جل جلالہ' کا ہر حکم اور ہر نہی واجب التعظیم ہے۔تمام فرائض،واجبات،سنن، مستحبات کا بجا لانا اور مکروہات اور حرام امور سے اجتناب اس کی تعظیم ہے،فرائض کوفرائض کی حیثیت سے،واجبات کوواجبات کے طور پر،سنن اور مستحبات کوان کی اپنی حیثیت سے جاننا اور ماننا،اسی طرح مکروہ کومکروہ،حرام کوحرام جاننا اور ان سے اجتناب تعظیمِ شریعت اور تعظیمِ ذاتِ باری تعالیٰ ہے۔اسی طرح کے حج مناسک کو بجالانا اوران کی تعظیم اورحج کے منہیات (مثلاً حالتِ احرام میں شکار کرنا،عورتوں سے مباشرت) سے اجتناب اللہ تعالیٰ کے محترم احکام ہیں۔ان تمام امورکی رعایت اور پاسداری مومن پر فرض ہے۔(۱۱)

﴿۲﴾ حرمات اللہ کی تعظیم درحقیقت اللہ تعالیٰ کی تعظیم ہےاسی طرح مقبولانِ بارگاہِ قدس کی تعظیم بھی اللہ کی تعظیم ہے۔ لہٰذا مقبولانِ بارگاہِ قدس اورمحبوبانِ بارگاہِ رب العزت جل مجدہ کی تعظیم بندۂ مومن پرفرض ہے۔(۱۲)

---

(۱۱) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان،ج۳،ص ۲۴۱

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج ۳،ص ۱۲۸۴

☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج ۱۲،ص ۵۳

☆ تفسیرالبغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان،ج۳،ص ۲۸۵

☆ مختصرتفسیرالطبری ازعلامہ ابوجعفربن محمدجریرالطبری،مطبوعہ دارالقرآن الکریم بیروت،لبنان،ج۱۷،ص ۱۸۰

☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جاراللہ محمودبن عمربن محمدالزمحشری مطبوعہ کراچی،ج۳،ص ۱۵۵

☆ تفسیرانوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی،ج۲،ص ۶۱

☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکہ مکرمہ،ج ۳،ص ۱۰۰

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاہور،ج۳،ص۳۰۷

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمودمطبوعہ لاہور،ج ۳،ص۳۰۷

☆ زادالمسیرفی علم التفسیرللحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت۵۹۷ھ)مطبوعہ پشاور،ج۵،ص۴۲۸

☆ تفسیرکبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر،ج۲۳،ص ۳۱

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعہ مصر،ج۳،ص۲۱۸

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ ،کوئٹہ،ج۶،ص ۲۹

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان،ج۱۷،ص۱۴۸

☆ تفسیرالبحرالمحیط ،لمحمدبن یوسف الشہیربابی حَیّان الاندلسی الغرناطی(۶۵۴۔۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت،ج۶،ص۳۶۷

☆ الدرالمنثورازحافظ جلا ل الدین سیوطی(م۹۱۱ھ)مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم ،ایران،ج۶،ص ۴۲

☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دہلی،ج۸،ص ۲۰۰

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ ،سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ)مطبوعہ کراچی،ج ۵،ص ۱۹۳

(۱۲) ☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ ،کوئٹہ،ج۶،ص ۲۹

﴿۳﴾ جس طرح ہر حکم بجالانے پر ثواب ملتا ہے اسی طرح تمام منہیات سے رکنے پر بھی اجر کا مستحق ہوتا ہے۔ منہیات سے بالقصد رکنا باعث اجر ہے۔ آیتِ مبارکہ زیبِ عنوان میں ''خَیۡرٌ لَّهٗ عِنۡدَ رَبِّهٖ'' اس پر نصِ صریح ہے۔ بندۂ مومن جس طرح شریعتِ مطہرہ کے احکام کو شریعت کے احکام سمجھ کر بجالاتا ہے اسی طرح شرع مطہر کی منہیات سے بالقصد منہیاتِ شرع سمجھ کر رکے رہے تاکہ اجر کا مستحق ہو۔ (۱۳)

﴿۴﴾ حرام اشیاء اور حرام جانوروں کو اللہ تعالیٰ اور اس کے اذن سے اس کے رسول نے بیان فرمادیا ہے۔ ان میں مردار، بہتا ہوا خون، شراب، سور کا گوشت، غیر اللہ کے نام پر ذبح کیا ہوا، گلا گھونٹنے سے مرا ہوا، بے دھار کی چیز سے مرا ہوا، بلندی سے گر کر مرا ہوا، کسی درندہ کا مارا ہوا، بتوں کے نام پر ذبح کیا ہوا اور مُحرِم کا کیا ہوا شکار حرام ہیں، ان کے علاوہ درندے جانور اور درندے پرندے بھی حرام ہیں۔ ان کے سوا باقی جانور حلال ہیں۔ ان کا گوشت کھانا حلال ہے۔ ان کو حرام جاننا شریعتِ مطہرہ پر افترا ہے۔ حلال جانوروں کو حلال جاننا اور حرام جانوروں کا حرام جاننا بندۂ مومن پر فرض ہے۔ (۱۴)

نوٹ: حلال اور حرام اشیاء اور جانوروں کی تفصیل سورۃ المائدۃ آیت: ۱، اور ۳ میں گزر چکی ہے۔

---

(۱۳) ☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج ۱۲، ص ۵۳

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۲۱۸

☆ تفسیرانوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی، ج ۲، ص ۶۱

☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ،مکہ مکرمہ، ج ۳، ص ۱۰۰

☆ تفسیرکبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۳، ص ۳۲

(۱۴) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان، ج ۳، ص ۲۴۱

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج ۳، ص ۱۲۸۴

☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج ۱۲، ص ۵۳

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۲۱۸

☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمخشری مطبوعہ کراچی، ج ۳، ص ۱۵۵

☆ تفسیرالبغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م ۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان، ج ۳، ص ۲۸۶

☆ تفسیرانوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی، ج ۲، ص ۶۱

☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج ۳، ص ۱۰۰

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ: ج ۶، ص ۳۰

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی(م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۷، ص ۱۴۷

﴿۵﴾ حلال جانور اگر طبعی موت مرجائے تو وہ مردار ہے اور حرام ہے۔(۱۵)

﴿۶﴾ ہر حلال جانور کا گوشت ذبح یا نحر کے بعد حلال ہوتا ہے۔اسی طرح اضطراری حالت میں جب ذبح یا نحر نہ ہو سکے،شرعی طریقہ سے اس کے شکار سے اس کا گوشت حلال ہے۔(۱۶)

﴿۷﴾ عبادت کے لائق صرف اللہ تعالیٰ وحدہٗ لاشریک لہٗ ہے۔اس کے سوا کوئی ذات یا شے خواہ کتنی ہی عظیم ہو یا قیمتی ہو،عبادت کے لائق نہیں۔اس کے سوا کسی اور کی عبادت شرک ہے اور شرک اکبرالکبائر ہے۔یہ وہ گناہ ہے جسے اللہ تعالیٰ کبھی بھی نہیں معاف فرماتا،بت پرستی شرک اور گندگی ہے۔عقل اور شرع اس کی ممانعت پر متفق ہے۔بندۂ مومن پر فرض ہے کہ وہ بت پرستی سے بچتا رہے۔

یاد رہے کہ کسی معظم شے کی عبادت حرام اور شرک ہے اور اس کی تعظیم مطلوبِ شرع ہے۔عبادت اور تعظیم میں فرق نہ کرنا جہالت ہے۔(۱۷)

(بقیہ۱۴) ☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر،ج۲۳،ص۳۱

☆ تفسیرمظھری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی،ج۸،ص۲۰۰

☆ مختصرتفسیرالطبری ازعلامہ ابوجعفربن محمدجریرالطبری،مطبوعہ دارالقرآن الکریم بیروت،لبنان ،ج۱۷،ص۱۸۰

(۱۵) ☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی وعلامہ جلال الدین محلیمطبوعہ مکہ مکرمہ،ج ۳،ص۱۰۰

(۱۶) ☆ مختصرتفسیرالطبری ازعلامہ ابوجعفربن محمدجریرالطبری،مطبوعہ دارالقرآن الکریم بیروت،لبنان ،ج۱۷،ص۱۸۰

☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی وعلامہ جلال الدین مطبوعہ مکہ مکرمہ،ج ۳،ص۱۰۰

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ ،کوئٹہ،ج۶،ص۳۰

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان،ج۱۷،ص۱۴۷

(۱۷) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج ۳،ص۱۲۸۴

☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۲،ص۵۳

☆ مختصرتفسیرالطبری ازعلامہ ابوجعفربن محمدجریرالطبری،مطبوعہ دارالقرآن الکریم بیروت،لبنان ،ج۱۷،ص۱۸۱

☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمخشری مطبوعہ کراچی،ج۳،ص۱۵۵

☆ تفسیرالبغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان،ج۳،ص۲۸۶

☆ تفسیرالبحرالمحیط ،لمحمدبن یوسف الشھیربابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴۔۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت،ج۶،ص۳۶۶

☆ تفسیرانوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی،ج۲،ص۶۱

☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی وعلامہ جلال الدینمحلی مطبوعہ مکہ مکرمہ،ج ۳،ص۱۰۱

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمد،خازن شافعی مطبوعہ لاھور،ج۳،ص۳۰۷

﴿۸﴾ بتوں کی عبادت کی طرح صلیب کی تعظیم بھی ممنوع اور حرام ہے۔ حضور سیدِ عالم ﷺ سے اس کی ممانعت صراحت سے ثابت ہے۔ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ جو اسلام لانے سے پہلے عیسائی تھے اور اسی وجہ سے وہ اپنے گلے میں صلیب لٹکائے رکھتے تھے۔ اسی حالت میں بارگاہِ رسالت میں ایک مرتبہ حاضر ہوئے۔ وہ اپنا حال خود بیان کرتے ہیں:

اَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَفِيْ عُنُقِيْ صَلِيْبٌ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ: يَاعَدِيُّ اَلْقِ هٰذَاالْوَثَنَ عَنْكَ (وَفِيْ رِوَايَةٍ اَطْرِحْ عَنْكَ هٰذَا الْوَثَنَ) (۱۸)

میں نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اس وقت میری گردن میں سونے کی بنی ہوئی صلیب تھی۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اے عدی! اس بت کو اپنے سے جدا کردو (اسے پھینک دو) (۱۹)

﴿۹﴾ بدن کی نجاست پانی سے دور ہوتی ہے۔ لیکن کفر و شرک کی نجاست ایمان اور توبہ سے زائل ہوتی ہے۔ کافر اگر حالتِ کفر میں منوں پانی بھی استعمال کرلے اس کی نجاست باطنی دور نہیں ہوتی۔ (۲۰)

﴿۱۰﴾ جھوٹ بولنا حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے شرک کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔ آیت زیبِ عنوان اس پر نصِ صریح ہے۔ احادیثِ طیبہ میں اس کی مذمت وارد ہے۔ (۲۱)

(بقیہ ۱۷) ☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۳۰۷

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۲۱۸

☆ تفسیر کبیر از امام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۳، ص ۳۱

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج ۶، ص ۳۰

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۷، ص ۱۴۸

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج ۵، ص ۱۹۳

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۸، ص ۲۰۰

(۱۸) ☆ رواہ الترمذی عن عدی، ج ۲، ص ۱۵۸

(۱۹) ☆ الجامع القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۵۳

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج ۶، ص ۳۰

(۲۰) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۲۸۴

☆ الجامع القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۵۳

(۲۱) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۲۸۴

﴿۱۱﴾ جھوٹ کی حرمت کے کئی مدارج ہیں۔ سب سے بدترین اور اشد حرام وہ جھوٹ ہے جو اللہ تعالیٰ عز شانہٗ کی ذات، صفات، افعال اور اسماء سے متعلق ہو۔ اسی طرح اس کے محبوبِ اعظم صادق ومصدوق اصدق الصادقین نبی رحمت ﷺ کی ذات وصفات سے متعلق جھوٹ بدترین جرم اور حرام ہے۔

یاد رہے کہ جھوٹ جیسا قبیح فعل بندوں کے ساتھ متعلق ہو تو وہ حرام ہے پھر یہ کیسے ممکن ہوسکتا ہے کہ اس کی نسبت ذات باری تعالیٰ وتقدس یا اس کے کسی نبی کی طرف کی جائے۔ (۲۲)

﴿۱۲﴾ جھوٹی گواہی دینا حرام ہے۔ جھوٹ کی طرح جھوٹی گواہی بھی گناہِ کبیرہ ہے۔ قرآن مجید اور حدیث شریف میں اس کو شرک کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔ ایک حدیث شریف میں ہے:

اِنَّ مِنْ اَكْبَرِ الْكَبَائِرِ الْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ وَقَوْلُ الزُّوْرِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مُتَّكِاءً فَجَلَسَ يُكَرِّرُهَا حَتّٰى قُلْنَا لَيْتَهٗ سَكَتَ. (۲۳)

(بقیہ ۲۱) ☆ الجامع القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۵۴

☆ مختصر تفسیر الطبری از علامہ ابوجعفر بن محمد جریر الطبری، مطبوعہ دار القرآن الکریم بیروت، لبنان، ج ۱۷، ص ۱۸۱

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج ۳، ص ۱۵۵

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج ۳، ص ۲۸۶

☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج ۲، ص ۶۱

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی وعلامہ جلال الدین مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج ۳، ص ۱۰۱

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج ۶، ص ۳۰

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۷، ص ۱۴۸

☆ الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم، ایران، ج ۶، ص ۴۲

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ، سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج ۵، ص ۱۹۴

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۸، ص ۲۰۰

(۲۲) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۲۸۵

☆ مختصر تفسیر الطبری از علامہ ابوجعفر بن محمد جریر الطبری، مطبوعہ دار القرآن الکریم بیروت، لبنان، ج ۱۷، ص ۱۸۱

(۲۳) ☆ رواہ البخاری عن ابی بکرۃ، ج ۲، ص ۸۸۴ (نحوہ)

☆ رواہ الترمذی عن ابی بکرۃ، ج ۲، ۱۴۸

☆ رواہ النسائی فی باب التحریم

☆ رواہ الدارمی عن عبداللہ بن عمرو (نحوہ)، ج ۲، ص ۲۵۱

☆ رواہ احمد، ج ۲، ص ۲۰۱، ۲۱۴

کبیرہ گناہوں میں سے بدترین گناہ یہ ہیں:

اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا، والدین کی نافرمانی کرنا، جھوٹی گواہی دینا، جھوٹ کہنا۔ یہ ارشاد فرماتے ہوئے حضورﷺ تکیہ لگائے ہوئے تھے پھر آپ سیدھے بیٹھ گئے آپ نے اس ارشاد کو بار بار فرمایا۔ صحابہ کرام نے دل میں خیال کیا کہ کاش حضورﷺ اب خاموش ہو جائیں۔ (۲۴)

☆☆☆☆☆

(۲۴) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج ۳،ص ۱۲۸۵
☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج ۱۲،ص ۵۴
☆ مختصر تفسیر الطبری ازعلامہ ابوجعفربن محمدجریر الطبری،مطبوعہ دار القرآن الکریم بیروت،لبنان ،ج ۱۷،ص ۱۸۱
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعہ مصر، ج۳،ص ۲۱۹
☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمحشری مطبوعہ کراچی، ج۳،ص ۱۵۶
☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی، ج۲،ص ۶۱
☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان، ج۳،ص ۲۸۶
☆ تفسیر البحر المحیط ،لمحمدبن یوسف الشھیربابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴۔۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۶،ص ۳۶۶
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ ،کوئٹہ، ج۶،ص ۳۰
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۷،ص ۱۴۸
☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ ،سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ)مطبوعہ کراچی، ج ۵،ص ۱۹۴
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۸،ص ۲۰۱

باب (۲۹۲)

شعائر اللہ کی تعظیم، قربانی کے بعض مسائل

﴿بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ﴾

ذٰلِکَ ۚ وَمَنۡ يُّعَظِّمۡ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنۡ تَقۡوَى الۡقُلُوۡبِ ○ لَکُمۡ فِيۡهَا مَنَافِعُ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ مَحِلُّهَاۤ اِلَى الۡبَيۡتِ الۡعَتِيۡقِ○

(سورۃ الحج: آیات ۳۲، ۳۳)

بات یہ ہے اور جو اللہ کے نشانیوں کی تعظیم کرے تو یہ دلوں کی پرہیزگاری سے ہے۔ تمہارے لئے چوپایوں میں فائدے ہیں ایک مقررہ میعاد تک، پھر ان کا پہنچنا ہے اس آزاد گھر تک۔

حل لغات:

شَعَآئِر: شعائر جمع ہے اس کا واحد شَعِیۡرَۃٌ یا شِعَارَۃٌ ہے۔ شَعِیۡرَۃٌ کا معنی ہے: علامت، نشان۔(۱)

شعائر اللہ یعنی اللہ کے نشانوں سے مراد ہے: مناسکِ حج، ہدی (وہ اونٹ اور جانور جو قربانی کیلئے حرم شریف تک بھیجے جاتے ہیں)، مقامات حج، صفا، مروہ، مزدلفہ، منیٰ، عرفات، رمی، سعی، حج کے فرائض و ارکان، دینِ خداوندی، شرائع دین، کتبِ الٰہیہ، ہر وہ شے جسے دیکھ کر اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی یاد تازہ ہو جائے۔ ہدی کے

(۱) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ص ۴۲۱

☆ مفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب با لراغب اصفہانی (۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۲۶۲

☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مولفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی (م ۷۷۰ھ)، ج ۱، ص ۱۵۱

☆ قاموس القرآن (او اصلاح الوجوہ و النظائر فی القرآن الکریم) للمفسر الحسین بن محمد الدامغانی، مطبوعہ بیروت، ص ۲۶۵

☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۳۰۴

جانور کو ایک پہلو میں تیر سے زخم کر دیتے ہیں یا اس کے گلے میں چمڑا یا چھال کا ٹکڑا باندھ دیتے ہیں۔ تاکہ معلوم ہو جائے کہ یہ قربانی کا جانور ہے۔ (۲)

وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ :اور جو اللہ کے نشانوں کی تعظیم کرے۔ اللہ کے نشانوں کی تعظیم نشانوں کے مختلف ہونے کے اعتبار سے مختلف نوعیت کی ہے۔

اول: ہدی اور اضحیہ کے جانوروں کو خوب موٹا تازہ کرو۔ انہیں خوبصورت بناؤ۔ قیمتی جانوروں کی قربانی کرو۔ جب یہ قربانی (ہدی یا اضحیہ) کے لئے نامزد ہو جائیں تو ان سے بلا ضرورت نفع حاصل نہ کرو۔ انہیں سواری نہ بناؤ۔

دوم: مناسکِ حج کو پوری احتیاط سے ادا کرو۔ حج کے شرائط ارکان اور آداب کا لحاظ رکھو۔

---

(۲) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۴۲

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۲۸۵

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۲، ص ۵۵

☆ مختصر تفسیر الطبری از علامہ ابو جعفر بن محمد جریر الطبری، مطبوعہ دار القرآن الکریم بیروت، لبنان، ج ۱۷، ص ۱۸۳

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۲۱۹، ۲۲۰

☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج ۲، ص ۶۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۳۰۸

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۳۰۸

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج ۳، ص ۱۰۱

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج ۳، ص ۱۵۷

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ۳، ص ۲۸۶

☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشهیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔ ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵، ص ۲۶۷

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطابع قاہرہ ازہر، ج ۲۳، ص ۳۲

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی مطبوعہ پشاور، ج ۵، ص ۴۲۹

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج ۶، ص ۳۱

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۷، ص ۱۵۰

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج ۵، ص ۱۹۵

☆ الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم، ایران، ج ۶، ص ۴۴

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۴۵

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۸، ص ۲۰۳

سوم: مقامات حج کا احترام کرو۔

چہارم: شریعت کے احکام پورے آداب سے ادا کرو۔

پنجم: جس شے میں اللہ تعالیٰ کی کوئی نشانی ہو اس کا ادب بجالاؤ۔

ششم: دین خداوندی کی مذکورہ یادگاروں کا پورا لحاظ رکھو۔ کوئی ادب بھی ضائع نہ کرو۔ (۳)

لَكُمْ فِيهَا مَنَافِعُ إِلَىٰ أَجَلٍ مُسَمًّى: تمہارے لئے چاپایوں میں منافع ہیں ایک مقررہ میعاد تک۔ مقررہ میعادہ سے مراد جانوروں کو قربانی (ہدی یا اضحیہ) کے لئے نامزد کرنا ہے۔

منافع سے مراد ہے: دودھ حاصل کرنا، اون اتارنا، سواری کرنا، بچہ حاصل کرنا وغیرہ۔

---

(۳)

☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۲۲

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۲۸۵

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۵

☆ مختصر تفسیر الطبری ازعلامہ ابوجعفربن محمدجریر الطبری، مطبوعہ دارالقرآن الکریم بیروت، لبنان، ج ۱۷، ص ۱۸۳

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمخشری مطبوعہ کراچی، ج ۳، ص ۱۵۷

☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمدبن یوسف الشہیربابی حیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴ ـ ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵، ص ۳۹۷

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج ۳، ص ۲۸۷

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۲۱۹

☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی، ج ۲، ص ۶۲

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی وعلامہ جلال الدین مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج ۳، ص ۱۰۱

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۳۰۸

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمودمطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۳۰۸

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۳، ص ۳۲

☆ زادالمسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی مطبوعہ پشاور، ج ۵، ص ۴۲۹

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج ۶، ص ۳۱

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۷، ص ۱۵۰

☆ الدرالمنثور ازحافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم، ایران، ج ۶، ص ۴۴

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۳۵

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۸، ص ۲۰۳

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ، سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج ۵، ص ۱۹۵

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ جب تک تم جانور کو قربانی کے لئے نامزد اور مختص نہیں کر لیتے ان سے دودھ حاصل کر سکتے ہو۔ان کی اون اور بالوں سے نفع لے سکتے ہو،ان پر سواری کر سکتے ہو۔(۴)

مَحِلُّهَا: مَحِلٌّ سے مراد وہ جگہ یا وہ وقت جہاں یا جب ہدی کا جانور قربان کر دیا جائے۔یعنی حدودِ حرم یا ایامِ نحر۔(۵)

اَلْبَيْتِ الْعَتِيْقِ: آزاد گھر کا معنی ہے خانہ کعبہ لیکن اس سے مراد پورا حرم مراد ہے۔قربانی چونکہ خانہ کعبہ میں نہیں کی جاتی بلکہ منی اور حدودِ حرم میں کی جاتی ہے۔اس لئے آیت زیبِ عنوان میں اس سے پورا حرم مراد ہے۔(٦)

---

(۴) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت،لبنان،ج۳،ص۲۴۲

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۳،ص۱۲۸۵

☆ مختصر تفسیر الطبری از علامہ ابوجعفر بن محمد جریر الطبری،مطبوعہ دار القرآن الکریم بیروت،لبنان،ج۱۷،ص۱۸۵

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی،ج۳،ص۱۵۸

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر،ج۳،ص۲۲۰

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر،ج۲۳،ص۳۳

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان،ج۳،ص۲۸۷

☆ تفسیر البحر المحیط ،لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت،ج۵،ص۲۶۸

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور،ج۳،ص۳۰۸

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور،ج۳،ص۳۰۸

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبد الرحمٰن بن علی ابن الجوزی مطبوعہ پشاور،ج۵،ص۴۳۰

☆ الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمٰی قم،ایران،ج۶،ص۴۴

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی،ج۵،ص۱۹۵

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور،ص۵۳۶

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی،ج۸،ص۲۰۵

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ،کوئٹہ،ج۶،ص۳۲

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان،ج۱۷،ص۱۵۲

(۵) ☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان،ج۳،ص۲۷۸

(٦) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت،لبنان،ج۳،ص۲۴۳

☆ مختصر تفسیر الطبری از علامہ ابوجعفر بن محمد جریر الطبری،مطبوعہ دار القرآن الکریم بیروت،لبنان،ج۱۷،ص۱۸۸

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی مطبوعہ ملتان،۳،ص۲۸۷

مسائل شرعیه:

﴿۱﴾ جانور جب قربانی (ہدی ہوخواہ اضحیہ) کے لئے نامزد کردیا جائے تو وہ واجب التعظیم ہو جاتا ہے۔ کیونکہ وہ اب اللہ تعالیٰ کے نشانوں میں سے ایک نشان بن جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کی تعظیم واجب ہے۔ (۷)

(بقیہ۶) ☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمحشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص۱۵۸

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص۳۰۹

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری(م۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص۵۳۷

☆ تفسیرالبحر المحیط، لمحمدبن یوسف الشھیربابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴۔۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵، ص۲۶۸

☆ الدرالمنثورازحافظ جلا ل الدین سیوطی(م۹۱۱ھ)مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم، ایران. ج۶، ص۴۴

☆ تفسیرمظھری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۸، ص۲۰۵

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ، سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ)مطبوعہ کراچی، ج۵، ص۱۹۵

(۷) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص۲۴۲،

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص۱۲۸۵

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲، ص۵۵

☆ مختصرتفسیرالطبری ازعلامہ ابوجعفربن محمدجریرالطبری، مطبوعہ دارالقرآن الکریم بیروت، لبنان، ج۱۷، ص۱۸۳

☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمحشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص۱۵۷

☆ تفسیرالبغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان، ج۳، ص۲۸۷

☆ تفسیرالبحر المحیط، لمحمدبن یوسف الشھیربابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴۔۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۶، ص۳۶۷

☆ زادالمسیرفی علم التفسیرللحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت۵۹۷ھ)مطبوعہ پشاورج۵، ص۴۲۹

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص۲۱۹

☆ تفسیرانوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی، ج۲، ص۶۲

☆ تفسیر کبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر، ج۲۳، ص۳۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص۳۰۸

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمودمطبوعہ لاہور، ج۳، ص۳۰۸

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۶، ص۳۱

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۷، ص۱۵۰

☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی وعلامہ جلال الدین مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج۳، ص۱۰۱

☆ الدرالمنثورازحافظ جلا ل الدین سیوطی(م۹۱۱ھ)مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم، ایران ج۶، ص۴۴

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری(م۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص۵۳۵

☆ تفسیرمظھری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۸، ص۲۰۳

﴿۲﴾ مناسکِ حج کی ادائیگی میں پوری احتیاط لازمی ہے کوئی رکن یا ادب ضائع نہ ہو۔ تاکہ حج، حجِ مبرور ہو جائے۔(۸)

﴿۳﴾ قربانی کے لئے اس جانور کا انتخاب کیا جائے جو خوب فربہ ہو، حسین ہو، قیمتی ہو، رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع میں ایک سو قیمتی اونٹوں کی قربانی فرمائی، ان میں ابوجہل کا وہ اونٹ بھی شامل تھا جس کی نکیل سونے کی تھی، حدیث شریف میں ہے۔

اَهْدٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِائَةَ بُدْنَةٍ فِيْهَا جَمَلٌ اَحْمَرُ لِاَبِیْ جَهْلٍ فِیْ اَنْفِهٖ بُرَةٌ مِّنْ ذَهَبٍ.(۹)

رسول اللہ ﷺ نے ایک سو اونٹ قربان فرمائے ان میں ایک اونٹ ابوجہل کا وہ بھی تھا جس کی نکیل سونے کی تھی۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم بھی قیمتی جانور قربانی کرتے تھے۔

امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک بختی اونٹ کی قربانی کی، جس کی قیمت خریداروں نے تین سو دینار بتائی تھی۔

ایک اور حدیث شریف میں ہے:

كُنَّا نُسَمِّنُ الْاَضَاحِیَ بِالْمَدِيْنَةِ وَكَانَ الْمُسْلِمُوْنَ يُسَمِّنُوْنَ.

حضرت سہل فرماتے ہیں کہ مدینہ طیبہ میں ہم قربانی کے جانوروں کو خوب فربہ کرتے تھے۔ صحابہ

---

(۸) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۲۴۲

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۱۲۸۵

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۵۵

☆ مختصر تفسیر الطبری از علامہ ابوجعفر بن محمد جریر الطبری، مطبوعہ دار القرآن الکریم بیروت، لبنان، ج ۱۷، ص ۱۸۳

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص ۱۵۷

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص ۲۱۹

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۳۵

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۳، ص ۳۲

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۲۰۳

(۹) ☆ رواہ احمد، ج ۱، ص ۲۶۹، ۲۷۳

☆ رواہ ابوداؤد عن ابن عباس

☆ رواہ الحاکم عن اسحٰق

کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم بھی ایسا کرتے تھے۔(۱۰)

﴿۴﴾ قربانی (ہدی اوراضحیہ) کے جانور میں کوئی عیب نہیں ہونا چاہیے، صحیح وسالم الاعضاء ہو، اندھا، کانا، دبلا پتلا اور ایسا لنگڑا جو خود چل کر قربان گاہ تک نہ جا سکتا ہو، قربانی کے لئے جائز نہیں۔ اسی طرح جس جانور کی اگلی یا پچھلی ٹانگ کٹی ہو، تہائی سے زائد کان کٹا ہو، یا دم کٹی ہو، یا آنکھ نہ ہو، یا لاٹ (دنبے کی چکی) کٹی ہو، تو ان کی قربانی بھی جائز نہیں۔ قربانی کے جانور کا صحیح اور سالم الاعضاء ہونا قربانی کی تعظیم ہے اور تعظیم واجب ہے۔

حدیث شریف میں ہے۔

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْاُذُنَ وَلَا نُضَحِّي بِعَوْرَآءَ وَلَا مُقَابَلَةٍ وَلَا مُدَابَرَةٍ وَلَا خَرْقَاءَ وَلَا شَرْقَاءَ (۱۱)

---

(۱۰) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۴۲

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۲۸۵

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۵۵

☆ مختصر تفسیر الطبری از علامہ ابو جعفر بن محمد جریر الطبری، مطبوعہ دار القرآن الکریم بیروت، لبنان، ج ۱۷، ص ۱۸۳

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج ۳، ص ۱۵۷

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۳، ص ۳۲

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت ۵۹۷ھ) مطبوعہ پشاور، ۵، ص ۴۲۹

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ۳، ص ۲۸۷

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۲۱۹

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۳۰۸

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۳۰۸

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج ۶، ص ۳۱

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۷، ص ۱۵۰

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۳۵

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۸، ص ۲۰۳

(۱۱) ☆ رواہ ابوداؤد عن علی، ج ۲، ص ۳۲

☆ رواہ الترمذی عن علی، ج ۱، ص ۲۱۶

☆ رواہ النسائی عن علی، ج ۲، ص ۲۰۲

☆ رواہ ابن ماجہ عن علی، ج ۲۳۴ (مختصراً)

☆ رواہ الدارمی عن علی، ج ۲، ص ۱۰۶

☆ رواہ احمد، ج ۱، ص ۹۵، ۱۰۵، ۱۰۸، ۱۲۵، ۱۲۸، ۱۳۳، ۱۴۹، ۱۵۲

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ قربانی کے جانوروں کی آنکھیں اور کان دیکھ لیں کہ وہ بے عیب ہوں۔ اور اس جانور کی قربانی نہ کریں جو کانا ہو، یا اس کا اگلا پاؤں کٹا ہو، یا پچھلا پاؤں کٹا ہو، اور اس کا کان پھٹا ہو، اور چرا ہو۔(۱۲)

﴿۵﴾ جس جانور کے پیدائشی سینگ نہ ہوں یا خصی ہو اس کی قربانی جائز ہے۔ یہ دونوں امور عیب شمار نہیں ہوتے۔

حدیث شریف میں ہے:

اِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يُّضَحِّيَ اشْتَرٰى كَبْشَيْنِ عَظِيْمَيْنِ سَمِيْنَيْنِ اَقْرَنَيْنِ اَمْلَحَيْنِ مَوْجُوْءَيْنِ فَذَبَحَ اَحَدَهُمَا عَنْ اُمَّتِهٖ لِمَنْ شَهِدَ لِلّٰهِ بِالتَّوْحِيْدِ وَشَهِدَ لَهٗ بِالْبَلَاغِ وَذَبَحَ الْاٰخَرَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَعَنْ اٰلِ مُحَمَّدٍ ﷺ (۱۳)

رسول اللہ ﷺ جب قربانی کرنے کا ارادہ فرماتے تو دو عظیم، فربہ، سینگوں والے، سفید و سیاہ رنگ والے اور خصی مینڈھے خریدتے۔ ان میں سے ایک اپنی اس امت کی طرف سے قربانی فرماتے جو اللہ تعالیٰ کی توحید اور نبی کریم ﷺ کی رسالت کی گواہی دیتی ہو اور دوسرا مینڈھا اپنی اور اپنی آل کی طرف سے قربانی فرماتے۔(۱۴)

﴿۶﴾ قربانی کا جانور خریدنے کے بعد اگر اس میں عیب پیدا ہو جائے تو اس عیب والے جانور کی قربانی جائز نہیں۔ اس کی جگہ نیا بے عیب جانور قربانی کرنا لازم ہے۔(۱۵)

﴿۷﴾ جانور کو قربانی کے لئے خریدنے یا قربانی کے لئے نامزد کر لینے کے بعد اس سے منافع لینا جائز نہیں۔ اگر دودھ

---

(۱۲) ☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۳۶

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۲۱۹

(۱۳) ☆ رواہ ابن ماجہ عن ابی ہریرہ، ص ۲۳۲

☆ رواہ الترمذی (مختصراً)۔ ج ۱، ص ۲۱۶

☆ رواہ الدارمی (مختصراً) ج ۲، ص ۱۰۳

(۱۴) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۲۱۹

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۳۶

(۱۵) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۲۱۹

ہوتو اسے دوھ کر صدقہ کرنا لازم ہے۔اس کی اون اگر اتاری گئی تو اس کا صدقہ کرنا لازم ہے۔بغیر ضرورت اس پر سواری کرنا جائز نہیں۔یہ تمام امور اس کی تعظیم کے خلاف ہیں،البتہ اگر ضرورت ہو اور کوئی اور سواری دستیاب نہ ہو تو سواری کرنا جائز ہے۔

حدیث شریف میں ہے۔

سُئِلَ جَابِرٌ عَنْ رَكُوبِ الْهَدْيِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ اِرْكَبْهَا بِالْمَعْرُوفِ إِذَا اُلْجِئْتَ اِلَيْهَا حَتّٰى تَجِدَ ظَهْرًا.(١٦)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے قربانی کے جانور پر سواری کرنے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ اس پر ضرورت پڑھنے پر معروف طریقہ سے سواری کرلو جب تمہیں اس کی خاص حاجت ہو یہاں تک کہ تمہیں دوسری سواری مل جائے۔(۱۷)

---

(١٦) ☆ رواہ مسلم عن جابر، ج ١، ص ٤٢٦
☆ رواہ ابوداؤد عن جابر، ج ١، ص ٢٥٢
☆ رواہ النسائی عن جابر، ج ٢، ص ٢٢
☆ رواہ احمد، ج٣، ص ٢٧١، ٢٢٤، ٢٢٥، ٢٤٨

(١٧) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ٣٧٠ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج٣، ص ٢٤٢
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ٥٤٣ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج٣، ص ١٢٨٦
☆ مختصر تفسیر الطبری ازعلامہ ابوجعفربن محمدجریر الطبری، مطبوعہ دارالقرآن الکریم بیروت، لبنان، ج١٧، ص ١٨٥
☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمحشری مطبوعہ کراچی، ج٣، ص ١٥٨
☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی (م ٥١٦ھ) مطبوعہ ملتان، ج٣، ص ٢٨٧
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعہ مصر، ج٣، ص ٢٢٠
☆ تفسیر کبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ٦٠٦ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج٢٣، ص ٣٢
☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمدبن یوسف الشہیربابی حَیّان الأندلسی الغرناطی (٦٥٤۔ ٧٥٤ھ) مطبوعہ بیروت، ج٦، ص ٣٦٨
☆ زادالمسیرفی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی مطبوعہ پشاور، ج٥، ص ٤٣٠
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ١١٣٥ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ٥٣٦
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج٣، ص ٣٠٨
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود مطبوعہ لاہور، ج ٣، ص ٣٠٨
☆ الدرالمنثورازحافظ جلال الدین سیوطی (م ٩١١ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم، ایران، ج٦، ص ٤٤
☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ، سلیمان الجمل (م ١٢٠٤ھ) مطبوعہ کراچی، ج٥، ص ١٩٥

﴿۸﴾ قربانی کے جانور کو کرایہ پر دینا اور اس سے اجرت حاصل کرنا جائز نہیں۔ یہ تعظیم کے خلاف ہے۔(۱۸)

﴿۹﴾ قربانی کے جانور پر سواری کرنے یا بوجھ لادنے کے باعث اگر کوئی نقص پیدا ہو جائے تو اس نقص کے بدلے قیمت صدقہ کرنا واجب ہے۔(۱۹)

﴿۱۰﴾ احرام سے متعلق جتنی قربانیاں ہیں مثلاً ہدی، دم، دم جنایت، تمتع اور قران حج کے شکرانہ کی قربانی، دمِ احصار وغیرہ سب کا محلِ ذبح حرم ہے۔

(یاد رہے کہ حج یا عمرہ میں کسی واجب میں کمی یا ترک کے باعث جو قربانی کی جاتی ہے اسے دم یا دمِ جنایت کہتے ہیں اور جو حج یا عمرہ کے احرام کی حالت میں اگر کوئی دشمن روک لے اور حج یا عمرہ کرنے میں مانع ہو اس حالت میں جو جانور ذبح ہونے کے لئے حرم بھیجا جاتا ہے اسے دمِ حصار کہتے ہیں) ان سب قربانیوں کا مقامِ ذبح پورا حرم ہے۔ مکہ معظمہ ہو یا منیٰ وغیرہ سب حدودِ حرم ہیں۔

حدیث شریف میں ہے۔

وَقَفْتُ هٰهُنَا بِعَرَفَةَ وَعَرَفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ وَوَقَفْتُ هٰهُنَا بِجَمْعٍ وَجَمْعٌ كُلُّهَا مَوْقِفٌ وَنَحَرْتُ هٰهُنَا وَمِنىً كُلُّهَا مَنْحَرٌ(۲۰)

عرفات میں میں نے یہاں وقوف کیا اور عرفات کا تمام میدان وقوف کا محل ہے اور مزدلفہ میں میں نے یہاں وقوف کیا اور عرفہ کا میدان وقوف کی جگہ ہے۔ منیٰ میں میں نے یہاں قربانی کی اور منیٰ کا تمام میدان ذبح کی جگہ ہے۔

نیز آیتِ مبارکہ میں اس کی صراحت ہے۔(۲۱)

(بقیہ ۱۷) ☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج۵، ص ۱۹۵

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۲۰۵

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۷، ص ۱۵۲

(۱۸) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۲۴۳

(۱۹) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲، ص ۵۷

(۲۰) ☆ رواہ ابو داؤد عن جابر، ج۱، ص ۲۷۵

(۲۱) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۲۴۳

(۱۱) شعائر اللہ کی تعظیم دلوں کے اعمال میں سے ایک عمل ہے، قربانی کے جانور کو اخلاص سے فربہ کرو گے اور مہنگے داموں خریدو گے تو اس میں اللہ تعالیٰ کے لئے اخلاص ظاہر ہوگا۔ عبادات اور اعمالِ صالحہ سے مقصود کو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا اور تقویٰ کا حصول ہے۔ اس لئے ہر کام میں اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول مقصودِ اصلی اور مطمع نظر ہونا چاہیے۔ ایک حدیث شریف میں ہے۔

لَاتَحَاسَدُوْا وَلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَلَايَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ وَ كُوْنُوْا عِبَادَ اللهِ اِخْوَانًا اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهٗ وَلَا يَخْذُلُهٗ وَلَا يَحْقُرُهٗ اَلتَّقْوٰى هٰهُنَا وَيُشِيْرُ اِلٰى صَدْرِهٖ ثَلٰثَ مِرَارٍ بِحَسْبِ امْرِءٍ مِّنَ الشَّرِ اَنْ يَحْقِرَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهٗ وَمَالُهٗ وَعِرْضُهٗ۔(۲۲)

آپس میں حسد نہ کرو، ایک دوسرے کے عیب تلاش نہ کرو، ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو، کسی کی پیٹھ پیچھے برائی نہ کرو، ایک کے سودے پر سودا نہ کرو، اللہ کے بندو! ایک دوسرے کے بھائی بھائی بن جاؤ۔ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر خود ظلم کرتا ہے نہ اسے رسوا کرتا ہے، نہ اسے حقیر جانتا

(بقیہ ۲۱) ☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص۱۵۸

☆ مختصر تفسیر الطبری از علامہ ابو جعفر بن محمد جریر الطبری، مطبوعہ دار القرآن الکریم بیروت، لبنان، ج۱۷، ص۱۸۸

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ۳، ص۲۸۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص۳۰۹

☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت ۶، ص۲۶۸

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ، سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج۵، ص۱۹۵

☆ الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم، ایران، ۶، ص۴۴

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص۲۰۵

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص۵۳۷

(۲۲) ☆ رواہ مسلم عن ابی ہریرہ، ج۲، ص۳۱۷

☆ رواہ الترمذی عن ابی ہریرہ (مختصراً)، ج۲، ص۲۲

☆ رواہ احمد، ج۲، ص۲۷۷، ۳۶۰

☆ ......، ج۳، ص۱۲۵، ۴۹۱

☆ ......، ج۴، ص۶۶، ۹۶

☆ ......، ج۵، ص۲۴، ۲۵، ۷۱، ۷۹، ۸۱

ہے۔تقوی یہاں ہے، حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنے سینہ کی طرف اشارہ فرمایا۔آپ نے یہ کلمہ تین مرتبہ دہرایا۔آدمی کی برائی کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر جانے۔ہر مسلمان کا خون، مال اور عزت دوسرے مسلمان پر حرام ہے۔(۲۳)

﴿۱۲﴾ جس شے میں اللہ تعالیٰ کی نشانی ہو اس کا ادب بجالانا اور اس کی تعظیم اللہ تعالیٰ کی تعظیم ہے۔لہٰذا ایسے نشانات کا ادب و تعظیم مسلمان پر واجب ہے۔ہدی کے جانور، قربانی کے جانور، صفا و مروہ، مزدلفہ، منیٰ، عرفات، بیت اللہ، مسجدِ حرام، مسجدِ نبوی، مسجدِ اقصیٰ، تمام مساجد، انبیاءِ کرام، سید الانبیاء، صحابہ کبار، اہل بیت اطہار، ان کے نشانات، اولیاء اللہ ان کے مزارات، قرآن مجید، کتب احادیث و تفسیر و فقہ، کتب دینیہ، عبادات، احکامِ شرعیہ وغیرہ سب شعائر اللہ ہیں، ان کی تعظیم ہر مسلمان پر واجب ہے۔ہر ایک کا ادب اس کی حیثیت سے مختلف ہے۔آیت زیب عنوان میں شعائر اللہ کو مطلقاً بیان کیا گیا ہے اور اس اطلاق میں مذکورہ بالا تمام امور اور اشیاء داخل ہیں۔(۲۴)

---

(۲۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج۱۲، ص۵۶

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج۳، ص۱۲۸۶

☆ مختصر تفسیر الطبری ازعلامہ ابوجعفربن محمدجریر الطبری،مطبوعہ دار القرآن الکریم بیروت،لبنان ۱۷، ص۱۸۴

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمخشری مطبوعہ کراچی ۳، ص۱۵۸

☆ تفسیر البحر المحیط ،لمحمدبن یوسف الشہیربابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴۔۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۶، ص۳۶۷

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۳، ص۳۲

☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ۲، ص۶۲

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود مطبوعہ لاہور ، ج۳، ص۳۰۷

☆ زادالمسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت۵۹۷ھ)مطبوعہ پشاور، ۶، ص۴۳۰

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ ،کوئٹہ ، ج۶، ص۳۱

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۷، ص۱۵۰

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی، ج۸، ص۲۰۳

(۲۴) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص(م۳۷۰ھ)مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت،لبنان، ج۳، ص۲۴۲

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج۱۲، ص۵۵

☆ مختصر تفسیر الطبری ازعلامہ ابوجعفربن محمدجریر الطبری،مطبوعہ دار القرآن الکریم بیروت،لبنان، ج۱۷، ص۱۸۳

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص۱۵۷

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِالْمُرْسَلِیْنَ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ.

باب ہذا کے احکام کی تسوید، ترتیب اور تالیف ایامِ حج (۱۴۲۶ھ) کے دوران ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں اور شعائرِ اسلام کے صدقہ اسے قبول فرمالے۔ آمین۔

☆☆☆☆☆

(بقیہ ۲۴)

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص ۲۱۹، ۲۲۰

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۳، ص ۳۲

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت ۵۹۷ھ) مطبوعہ پشاور، ۵، ص ۴۲۹

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ۳، ص ۲۶۷

☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۶، ص ۲۶۷

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۳۵

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۳۰۸

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۳۰۸

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۶، ص ۳۱

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۷، ص ۱۵۰

☆ الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللّٰہ العظمی قم، ایران۔ ۶، ص ۴۴

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۲۰۳

☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج۲، ص ۲۶

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی وعلامہ جلال الدین مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج ۳، ص ۱۰۱

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ، سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج۵، ص ۱۹۵

باب (۲۹۳)

قربانی اور اس کے بعض احکام

﴿بسم اللہ الرحمٰن الرحیم﴾

وَالْبُدْنَ جَعَلْنٰـهَا لَكُمْ مِّنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ لَكُمْ فِيْهَا خَيْرٌ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا صَوَآفَّ ۚ فَاِذَا وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَ الْمُعْتَرَّ ۚ كَذٰلِكَ سَخَّرْنٰـهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝

(سورة الحج آیت ٣٦)

اور قربانی کے ڈیل دار جانور اونٹ اور گائے ہم نے تمہارے لئے اللہ کی نشانیوں سے کئے، تمہارے لئے ان میں بھلائی ہے تو ان پر اللہ کا نام لو! ایک پاؤں بندھے تین پاؤں سے کھڑے، پھر جب ان کی کروٹیں گر جائیں تو ان میں سے خود کھاؤ اور صبر سے بیٹھنے والے اور بھیک مانگنے والے کو کھلاؤ، ہم نے یوں ہی ان کو تمہارے بس میں دے دیا کہ تم احسان مانو۔

حل لغات:

اَلْبُدْنَ جمع ہے اس کا واحد بُدْنَۃٌ ہے۔

بَدَنَ (از باب نَصَرَ) بَدَنًا وبُدْنًا وبُدُوْنًا اور بَدُنَ (از باب کَرُمَ) بَدَانًا وبَدَانَۃً کا معنی ہے: فربہ بدن ہونا، موٹے بدن والا ہونا۔

بَدَانَةَ وہ قربانی کا اونٹ یا گائے جو مکہ معظمہ میں ذبح کی جائے۔(۱)

شَعَائِرَ اللّٰہِ: شعائر اللہ سے مراد شریعتِ اسلامیہ کے نشانات وعلامات، اس کلمہ میں اضافت تعظیم اور شرف کے لئے ہے۔(۲)

---

(۱) ☆ الفروق اللغوية مولفه ابو هلال الحسن بن عبدالله بن سهل العسكرى (م۳۰۰ھ) مطبوعه كوئته، ص ۲۳۹

☆ تاج العروس ازعلامه سيدمرتضى حسينى زبيدى حنفى (م۱۲۰۵ھ) مطبوعه مصر، ج۹، ص ۱۳۶

☆ المنجد ازلوئيس معلوف ايسوعى، مطبوعه دارالاشاعت مقابل مولوى مسافرخانه كراچى، ص۹۷

☆ قاموس القرآن (اواصلاح الوجوه والنظائرفى القرآن الكريم) للمفسر الحسين بن محمدالدامغانى، مطبوعه بيروت، ص ۶۵

☆ مفردات فى غريب القرآن ازعلامه حسين بن محمدالمفضل المقلب با لراغب اصفهانى (۵۰۲ھ) مطبوعه كراچى، ص ۳۹

☆ مصباح المنير فى غريب الشرح الكبير للرافعى، مولفه علامه احمدبن محمدعلى المقبرى الفيومى (م۷۷۰ھ)، ج۱، ص ۲۱

☆ احكام القرآن ازامام ابوبكراحمدبن على رازى جصاص (م۳۷۰ھ) مطبوعه دارالكتب العربيه بيروت، لبنان، ج۳، ص ۲۴۳

☆ احكام القرآن ازعلامه ابوبكر محمدبن عبدالله المعروف بابن العربى مالكى (م۵۴۳ھ) مطبوعه بيروت، لبنان، ج۳، ص۱۲۸۸

☆ الجامع لاحكام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالكى قرطبى (م۶۶۸ھ) مطبوعه بيروت، لبنان، ج۱۲، ص ۵۹

☆ مختصرتفسيرالطبرى ازعلامه ابوجعفربن محمدجريرالطبرى، مطبوعه دارالقرآن الكريم بيروت، لبنان، ج۱۷، ص ۱۹۱

☆ تفسيرانوارالتنزيل واسرارالتاويل المعروف به بيضاوى ازقاضى ابوالخير عبدالله بن عمربيضاوى شافعى، ج ۲، ص ۶۲

☆ تفسيرالبغوى المسمّٰى معالم التنزيل للامام ابى محمدالحسين بن مسعودالفراء البغوى (م۵۱۶ھ) مطبوعه ملتان، ج۳، ص۲۸۸

☆ تفسيرالبحرالمحيط، لمحمدبن يوسف الشهيرباب حَيّان الأندلسى الغرناطى (۶۵۴۔ ۷۵۴ھ) مطبوعه بيروت، ج۶، ص ۲۶۹

☆ تفسيرالكشاف للامام ابى القاسم جار الله محمودبن عمربن محمدالزمحشرى مطبوعه كراچى، ج۳، ص ۵۹

☆ تفسير كبيرازامام فخرالدين محمدبن ضياء الدين عمررازى (م۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج۲۳، ص ۳۵

☆ زادالمسيرفى علم التفسيرللحافظ الامام ابى الفرج عبدالرحمٰن بن على ابن الجوزى (ت۵۹۷ھ) مطبوعه پشاور ج۵، ص ۲۳۲

☆ لباب التاويل فى معانى التنزيل المعروف به تفسيرخازن از علامه على بن محمدخازن مطبوعه لاهور، ج۳، ص ۳۰۹

☆ مدارك التنزيل وحقائق التاويل معروف به تفسيرمدارك ازعلامه ابوالبركات عبدالله بن احمدبن محمودمطبوعه لاهور، ج۳، ص ۳۰۹

☆ تفسيرجلالين ازعلامه حافظ جلال الدين سيوطى وعلامه جلال الدين محلى مطبوعه مكه مكرمه، ج ۳، ص ۱۰۲

☆ تفسيرروح البيان ازعلامه اسمٰعيل حقى (م۱۱۳۷ھ) مطبوعه مكتبه اسلاميه، كوئته، ج۶، ص ۳۵

☆ تفسيرروح المعانى ازعلامه ابوالفضل سيدمحمودآلوسى حنفى (م۱۲۷۵ھ) مطبوعه مكتبه امداديه ملتان، ج۱۷، ص ۱۵۵

☆ التفسيرات الاحمديه ازعلامه احمدجيون جونپورى (م۱۱۳۵ھ) مطبوعه مكتبه حقانيه محله جنگى، پشاور، ص۵۳۷

☆ تفسيرمظهرى ازعلامه قاضى ثناء الله پانى پتى عثمانى مجددى (م۱۲۲۵ھ) (اردوترجمه) مطبوعه دهلى، ج۸، ص۲۰۷

(۲) ☆ تفسيرالبحرالمحيط، لمحمدبن يوسف الشهيرباب حَيّان الأندلسى الغرناطى (۶۵۴۔ ۷۵۴ھ) مطبوعه بيروت، ج۶، ص ۳۶۹

☆ تفسيرالبغوى المسمّٰى معالم التنزيل للامام ابى محمدالحسين بن مسعودالفراء البغوى (م۵۱۶ھ) مطبوعه ملتان، ج ۳، ص ۲۸۸

صَوآفّ: جمع ہے اس کا واحد صَافٌّ ہے۔ صَافٌّ کا معنی ہے:

ایک قطار میں ٹانگے رکھے ہوئے اونٹ، ایک ٹانگ بندھے ہوئے تین ٹانگوں پر کھڑے اونٹ۔ (۳)

وَجَبَتْ: وَجَبَ یَجِبُ وُجُوْبًا وَجِبَةً کا معنی اختلاف صلہ سے مختلف ہے:

وَجَبَتِ الشَّيْءُ: ثابت و لازم ہونا۔

وَجَبَتِ الْحَائِطُ وَنَحْوُهُ: دیوار کا زمین پر گرنا۔

وَجَبَتِ الرَّجُلُ: دن میں ایک ہی دفعہ کھانا۔

وَجَبَتِ الشَّمْسُ: سورج کا ڈوبنا۔

وَجَبَتِ الْعَيْنُ: آنکھ کا گڑھے میں بیٹھ جانا۔

---

(۳) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۹۰ ۲

☆ مفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل المقلب با لراغب اصفہانی (۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۲۸۲

☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۱۶۲

☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۴۳

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۲۸۹

☆ مختصر تفسیر الطبری از علامہ ابو جعفر بن محمد جریر الطبری مطبوعہ دار القرآن الکریم بیروت، لبنان، ج ۱۷، ص ۱۹۵

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج ۳، ص ۱۵۹

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت ۵۹۷ھ) مطبوعہ پشاور ج ۵، ص ۴۳۲

☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شافعی، ج ۲، ص ۲۲

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۲۲۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۳۰۹

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۳۰۹

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۳، ص ۳۶

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج ۳، ص ۱۰۲

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج ۲، ص ۳۵

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۷، ص ۱۵۲

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۸، ص ۲۰۹

☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔ ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۲، ص ۳۶۹

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج ۳، ص ۲۸۸

وَجَبَتِ الْقَلْبُ: دل دھڑکنا۔

وَجْبًا وُجُوْبًا: گرنا اور مرنا۔

آیت مبارکہ میں اس سے مراد گرنا ہے۔(۵)

اَلْقَانِعَ: قَنِعَ (از باب سَمِعَ) قَنْعًا قَنَاعَةً قُنْعَانًا کا معنی ہے جو کچھ حصہ میں آئے اس پر صبر کرنا، اسمِ فاعل قَانِعٌ کا معنی ہے قناعت کرنے والا، صبر کرنے والا، جو کچھ اس کے حصہ میں آئے اس پر صبر کرنے والا۔

نیز قَنَعَ (از باب نَصَرَ) کا معنی ہے سوال کرنا، اس باب سے اس کا معنی ہے: سوال کرنے والا۔(۶)

---

(۴) ☆ المنجد ازلوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص۱۳۴۵

☆ مفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل المقلب با لراغب اصفہانی(۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص۵۱۲

☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مولفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی(م۷۷۰ھ)، ج۲، ص۱۴۴

☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی(م۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج۱، ص۵۰۱

(۵) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص(م۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص۲۴۴

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص۱۲۸۹

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی(م۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲، ص۶۲

☆ مختصر تفسیر الطبری ازعلامہ ابوجعفر بن محمد جریر الطبری، مطبوعہ دارالقرآن الکریم بیروت، لبنان، ج۱۷، ص۱۹۵

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص۲۲۲

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص۱۵۹

☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شافعی، ج۲، ص۶۲

☆ زادالمسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت۵۹۷ھ) مطبوعہ پشاور ج۵، ص۴۳۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن مطبوعہ لاہور، ج۳، ص۳۰۹

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج۳، ص۳۰۹

☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴۔۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۶، ص۲۶۹

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی(م۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج۳، ص۲۸۸

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۶، ص۳۵

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۷، ص۱۵۶

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۳، ص۳۶

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۸، ص۲۰۹

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی وعلامہ جلال الدین مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج۳، ص۱۰۲

(۶) ☆ المنجد ازلوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص۱۰۴۸

☆ مفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل المقلب با لراغب اصفہانی(۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص۴۱۳

☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مولفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی(م۷۷۰ھ)، ج۲، ص۸۱

☆ الفروق اللغویۃ مولفہ ابو ہلال الحسن بن عبداللہ بن سہل العسکری (م۴۰۰ھ) مطبوعہ کوئٹہ، ص۳۳۶

☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی(م۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج۵، ص۴۸۶

اَلْمُعْتَرُّ: اِعْتَرَّہٗ وبہٖ اِعْتِرَارًا کا معنی ہے بغیر سوال کے بخشش کے لئے آنا۔

عَرَّ (از باب نَصَرَ) عَرًّا کا معنی ہے: غمگین کرنا، سائل بن کر آنا۔

مُعَرَّۃٌ کا معنی ہے: گناہ، تکلیف، بدی، ڈانٹ، قصور، عیب، بری بات، سختی، گالی، غصہ سے چہرے کا رنگ بدل جانا۔

مُعْتَرٌّ کا معنی ہے: فقیر، بغیر سوال کے بخشش کے در پے ہونے والا۔ (۷)

شان نزول:

زمانہ جاہلیت میں لوگ قربانی کا گوشت نہیں کھاتے تھے، بلکہ قربانی کا خون بیت اللہ شریف کی دیواروں کے

---

(۷)
☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۴۸۷
☆ مفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۳۲۸
☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مولفہ علامہ احمد بن محمد علی المقری الفیومی (م ۷۷۰ھ)، ج ۲، ص ۲۴
☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۳۹۱
☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۴۵
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۲۹۳
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۶۳
☆ مختصر تفسیر الطبری از علامہ ابوجعفر بن محمد جریر الطبری، مطبوعہ دار القرآن الکریم بیروت، لبنان، ج ۱۷، ص ۱۹۶
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۲۲۲
☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج ۳، ص ۲۸۸
☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج ۳، ص ۱۶۰
☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت ۵۹۷ھ) مطبوعہ پشاور ج ۵، ص ۴۳۳
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۳، ص ۳۶
☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔ ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۶، ص ۳۶۹
☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شافعی، ج ۲، ص ۶۲
☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج ۳، ص ۱۰۲
☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج ۶، ص ۳۶
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۷، ص ۱۵۷
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۸، ص ۲۰۹
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۳۰۹
☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۳۰۹
☆ الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم، ایران، ج ۵، ص ۵۲

ساتھ مل دیتے تھے۔ ان کی تردید کے لئے آیتِ کریمہ زیبِ عنوان نازل ہوئی۔ (۸)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ بُدن کا اطلاق اونٹ اور گائے پر بھی ہوتا ہے، اس طرح قربانی (ہدی ہو یا اضحیہ) تین جنس کے جانوروں کی جائز ہے: اونٹ (نر ہو یا مادہ)، گائے (نر ہو یا مادہ)، بکری (نر ہو یا مادہ)، بھینس گائے کی جنس میں شمار ہوتی ہے اور مینڈھا، دنبہ (نر ہو یا مادہ) بکری کی جنس میں شمار ہوتا ہے۔ لہٰذا اگر کسی نے بُدن (ڈیل دار فربہ جانور) کی نذر مانی اور اب اسے اونٹ میسر نہیں یا اس کے خریدنے پر قادر نہیں تو اسے گائے کی قربانی کرنا جائز ہے۔ (۹)

﴿۲﴾ اونٹ کو کھڑا کر کے اس طرح نحر (ذبح) کیا جائے کہ اس کا اگلا بایاں پاؤں بندھا ہو، اگر اونٹ کو بیٹھا کر ذبح کیا جائے تو بھی جائز ہے، البتہ گائے اور بکری کو لٹا کر ذبح کیا جائے۔ (۱۰)

---

(۸) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص۱۲۹۶

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲، ص ۶۲

☆ تفسیرالبحر المحیط، لمحمدبن یوسف الشہیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴. ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۶، ص ۳۷۰

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص۵۳۸

☆ الدرالمنثور ازحافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم، ایران، ج۶، ص۹۵

(۹) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۲۴۳

☆ الجامع الاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲، ص ۵۹

☆ مختصر تفسیر الطبری ازعلامہ ابوجعفربن محمدجریر الطبری، مطبوعہ دارالقرآن الکریم بیروت، لبنان، ج۱۷، ص ۱۹۱

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص ۲۲۱

☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص ۱۵۹

☆ الدرالمنثور ازحافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم، ایران، ج۵، ص۴۷

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص۵۳۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۳۰۹

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۳، ص۳۵

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۷، ص۱۵۵

☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۸، ص۲۰۷

(۱۰) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲، ص ۶۰

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص۵۳۸

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۷، ص۱۵۱

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص۱۲۸۹

☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۸، ص۲۰۸

﴿۳﴾ اونٹ کو نحر (ذبح) کرتے وقت نیزہ اس کے سینے کے قریب گردن میں چبھویا جائے اور کوہان کے قریب سے نکالا جائے۔(۱۱)

﴿۴﴾ جانور کو اللہ تعالیٰ کے مقدس نام پر ذبح کرنا فرض ہے۔ بوقتِ ذبح یوں کہے: بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ (۱۲)

﴿۵﴾ حج کرنے والے کے لئے جائز نہیں کہ وہ یومِ نحر (عید کے دن) طلوع فجر سے پہلے قربانی کرے، جب فجر ہو جائے تو رمی جمار کے بعد منیٰ میں قربانی کرے، البتہ دوسری قربانیوں (اضاحی) کو نماز عید پڑھ لینے کے بعد ذبح کرے، نماز عید پڑھنے سے پہلے قربانی جائز نہیں۔(۱۳)

﴿۶﴾ اونٹ اور گائے میں قربانی کے سات برابر حصے کئے جائیں، سات افراد برابر حصہ کے ساتھ اس قربانی میں شریک ہو سکتے ہیں، سات افراد سے کم اس قربانی میں یوں حصہ دار ہو سکتے ہیں کہ ہر ایک ساتواں خریدے، مثلاً اگر پانچ افراد شامل ہوں تو ہر ایک ساتواں حصہ خریدے، باقی کے دو حصے ان شریکوں میں سے دو، دو حصے خریدے یا باقی کے دو حصے ایک ہی شریک خریدے، گویا ساتویں حصہ سے کم حصہ خریدنا جائز نہیں، البتہ بکری اور مینڈھے کی قربانی صرف فرد کی طرف سے جائز ہے۔ حدیث شریف میں ہے:

---

(۱۱) ☆ الجامع الاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۲،ص ۶۲،۶۱
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری(م۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ،پشاور،ص۵۳۷
☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی،ج۸،ص۲۰۸

(۱۲) ☆ مختصرتفسیرالطبری ازعلامہ ابوجعفربن محمدجریرالطبری،مطبوعہ دارالقرآن الکریم بیروت،لبنان،ج۱۷،ص۱۹۳
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۳،ص۱۲۸۹
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۲،ص ۶۰
☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعہ مصر،ج۳،ص ۲۲۲
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن مطبوعہ لاھور،ج۳،ص۲۰۹
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمودمطبوعہ لاھور،ج۳،ص۳۰۹
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ،پشاور،ص۵۳۷
☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ ،کوئٹہ،ج۲،ص۳۵
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان،ج۱۷،ص۱۵۲
☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی وعلامہ جلال الدین مطبوعہ مکہ مکرمہ،ج ۳،ص ۱۰۲
☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی،ج۸،ص۲۰۸

(۱۳) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان،ج۳،ص ۲۴۴
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۲،ص ۶۲

اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَنْ نَشْتَرِکَ فِی الْاَضَاحِیِ الْبُدْنَةِ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْبَقَرِ عَنْ سَبْعَةٍ.(۱۴)

رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ اونٹ کی قربانی میں سات افراد شریک ہوں، اسی طرح گائے کی قربانی میں بھی سات افراد شامل ہوں۔(۱۵)

﴿۷﴾ نحر یا ذبح (قربانی کا جانور ہو یا عام جانور) کے بعد جانور کے جسم سے خون بہہ جائے اور اسی کی روح جسم سے نکل جائے اس کے بعد اس کا گوشت کھانا جائز ہے۔ جانور کی موت سے پہلے اگر حلال جانور کا ٹکڑا الگ کر لیا جائے تو اس کا کھانا جائز نہیں۔ آیت مبارکہ میں پہلو کے بل جانور کا گر جانا اسی کی موت سے کنایہ ہے۔

نیز حدیث شریف میں ہے:

مَا اُبِیْنَ عَنِ الْبَهِیْمَةِ وَهِیَ حَیَّةٌ فَهُوَ مَیْتَةٌ.(۱۶)

زندہ جانور سے جو ٹکڑا الگ کر لیا گیا وہ مردار ہے (اس کا کھانا حلال نہیں)۔(۱۷)

﴿۸﴾ قربانی (ہدی ہو یا اضحیہ) کا گوشت قربانی کرنے والا خود کھا سکتا ہے، اپنے غنی احباب کو کھلا سکتا ہے، قربانی کا

---

(۱۴) ☆ رواہ مسلم، ج ا، ص ۴۲۴

(۱۵) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۴۳

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۶۰

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۲۲۱

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمحشری مطبوعہ کراچی، ج ۳، ص ۱۵۹

☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شافعی، ج ۲، ص ۶۲

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج ۶، ص ۳۵

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۷، ص ۱۵۵

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۸، ص ۲۰۸

(۱۶) ☆ رواہ الحاکم / بحوالہ موسوعہ اطراف الحدیث النبوی الشریف، ج ۷، ص ۸

(۱۷) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۴۴

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۶۲

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۲۲۲

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمحشری مطبوعہ کراچی، ج ۳، ص ۱۶۰

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج ۳، ص ۱۰۲

☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شافعی، ج ۲، ص ۶۲

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۳۷

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج ۶، ص ۳۵

گوشت کھانا مستحب ہے، اس کے کھانے میں اجر ہے۔ (۱۸)

﴿۹﴾ ہدی، حج تمتع وقران کی قربانی اور صاحب نصاب ہونے کی صورت میں قربانی کا گوشت خود کھانا اور فقراء و مساکین کو کھلانا مستحب ہے۔ اگر قربانی کرنے والا سارا گوشت خود کھالے یا سارا گوشت مساکین کو کھلا دے تو بھی جائز ہے۔ بخلاف دم جنایات اور نذر کی قربانی کے گوشت کے کہ ان کا گوشت خود نہیں کھا سکتا، غنی لوگوں کو کھلانا بھی جائز نہیں یہ گوشت مساکین کو صدقہ کرنا واجب ہے۔ (۱۹)

﴿۱۰﴾ مستحب یہ ہے کہ قربانی کے گوشت کے تین حصے کئے جائیں، ایک حصہ خود کھائے، دوسرا حصہ خویش واقارب کو اور تیسرا حصہ فقراء و مساکین کو دے۔ (۲۰)

﴿۱۱﴾ قربانی (ہدی ہو یا اضحیہ) کا گوشت تین روز سے زیادہ مدت تک کھایا جا سکتا ہے، ایسا کرنا جائز ہے۔ (۲۱)

﴿۱۲﴾ قصاب کو اجرت میں گوشت دینا جائز نہیں، قربانی کرنے کی اجرت اسے اپنی طرف سے دے، عمومی حصہ میں سے اسے گوشت دینا جائز ہے۔ (۲۲)

---

(۱۸) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۲۴۵
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۶۲
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۲۰۹
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۷، ص ۱۵۷

(۱۹) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۲۴۵
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۶۳
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج ۳، ص ۱۰۲
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۶، ص ۳۵
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۷، ص ۱۵۷

(۲۰) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان ج۳، ص ۲۴۵
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۲۹۴
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص ۲۲۲
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۳۸
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۷، ص ۱۵۷
☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔ ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۶، ص ۳۷۰

(۲۱) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۲۴۴
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص ۲۲۳

(۲۲) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۲۴۵

﴿۱۳﴾ اگر کوئی نذر مانے کہ مجھ پر بدنہ (ڈیل دار جانور) واجب ہے، وہ جانور مکہ معظمہ یا اس کے علاوہ جہاں چاہے ذبح کر سکتا ہے، اور اگر نذر مانے کہ مجھ پر ہدی واجب ہے تو اسے جانور کو مکہ معظمہ میں ذبح کرنا واجب ہے۔ کیونکہ ''ہدی'' وہ جانور ہے جسے حدودِ حرم میں ہی ذبح کرنا جائز ہے، بخلاف بدنہ کے کہ جہاں چاہے ذبح ہو سکتا ہے۔ (۲۳)

﴿۱۴﴾ ایامِ نحر میں قربانی کرنا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کریم ﷺ کے ہاں محبوب ترین اعمال میں سے ہے۔ لہٰذا صاحبِ نصاب مسلمان کو چاہیے کہ ان ایام میں قربانی کرے، قربانی کے فضائل میں کثیر احادیث وارد ہیں۔ ایک حدیث شریف ملاحظہ ہو:

مَا عَمِلَ ابْنِ آدَمَ یَوْمَ النَّحْرِ اَحَبَّ اِلَی اللهِ مِنْ اِهْرَاقِ الدَّمِ وَاِنَّهَا لَتَاتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ بِقُرُوْنِهَا وَ اَظْلَافِهَا وَاَشْعَارِهَا وَاِنَّ الدَّمَ لَیَقَعُ مِنَ اللهِ بِمَكَانٍ قَبْلَ اَنْ یَّقَعَ مِنَ الْاَرْضِ فَطِیْبُوْا بِهَا نَفْسًا. (۲۴)

قربانی کے دنوں میں قربانی کرنا ابنِ آدم کے لئے سب سے زیادہ اللہ کے ہاں محبوب عمل ہے۔ روزِ قیامت یہ قربانی کے جانور اپنے سینگوں، کھروں اور بالوں سمیت لائے جائیں گے۔ زمین پر خون گرنے سے پہلے قربانی اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول ہو جاتی ہے۔ لہٰذا قربانیوں کو خوش دلی سے کیا کرو۔ (۲۵)

☆☆☆☆☆

(۲۳) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۲۲۳

(۲۴) ☆ رواہ الترمذی عن عائشۃ ج ۱ ص ۲۱۵

☆ رواہ ابن ماجہ عائشۃ ص ۲۳۳

(۲۵) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص ۲۲۱

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ قاہرہ ازہر، ج ۲۳، ص ۳۶

☆ الدرالمنثور ازحافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم، ایران۔ ج۵، ص ۴۸

باب (۲۹۴)

کامل ایمان والوں کے اوصاف

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

قَدۡ اَفۡلَحَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ o الَّذِیۡنَ هُمۡ فِیۡ صَلَاتِهِمۡ خٰشِعُوۡنَ o وَالَّذِیۡنَ هُمۡ عَنِ اللَّغۡوِ مُعۡرِضُوۡنَ o وَالَّذِیۡنَ هُمۡ لِلزَّکٰوةِ فٰعِلُوۡنَ o وَالَّذِیۡنَ هُمۡ لِفُرُوۡجِهِمۡ حٰفِظُوۡنَ o اِلَّا عَلٰۤی اَزۡوَاجِهِمۡ اَوۡ مَا مَلَکَتۡ اَیۡمَانُهُمۡ فَاِنَّهُمۡ غَیۡرُ مَلُوۡمِیۡنَ o فَمَنِ ابۡتَغٰی وَرَآءَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الۡعٰدُوۡنَ o وَالَّذِیۡنَ هُمۡ لِاَمٰنٰتِهِمۡ وَعَهۡدِهِمۡ رٰعُوۡنَ o وَالَّذِیۡنَ هُمۡ عَلٰی صَلَوٰتِهِمۡ یُحَافِظُوۡنَ o اُولٰٓئِکَ هُمُ الۡوٰرِثُوۡنَ o الَّذِیۡنَ یَرِثُوۡنَ الۡفِرۡدَوۡسَ، هُمۡ فِیۡهَا خٰلِدُوۡنَ o (سورۃ المؤمنون آیات ۱ تا ۱۱)

بے شک مراد کو پہنچے ایمان والے، جو اپنی نماز میں گڑگڑاتے ہیں، اور وہ کسی بیہودہ بات کی طرف التفاف نہیں کرتے، اور وہ کہ زکوٰۃ دینے کا کام کرتے ہیں، اور وہ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں مگر اپنی بیبیوں یا شرعی باندیوں پر، جو ان کے ہاتھ کی مِلک ہیں، کہ ان پر کوئی ملامت نہیں تو ان دو کے سوا کچھ اور چاہے وہی حد سے بڑھنے والے ہیں اور وہ جو اپنی امانتوں

اور اپنے عہد کی رعایت کرتے ہیں اور وہ اپنی نمازوں کی نگہبانی کرتے ہیں، یہی لوگ وارث ہیں کہ فردوس کی میراث پائیں گے، وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

حل لغات:

اَفْلَحَ: مطلوب میں کامیاب ہونا، کوشش میں کامیاب ہونا، کام کا درست ہونا، مراد پالینا۔

اَلْفَلَاحَ: کامیابی، خوش حالی، بقا، نجات، اذان میں کہا جاتا ہے: حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ یعنی کامیابی اور نجات کے راستے پر آؤ۔

یاد رہے کہ فلاح کی دو قسمیں ہیں۔ دنیوی اور اُخروی۔

دنیوی: حیاتِ دنیا میں جو امور زندگی کو خوش گوار بنا دیتے ہیں ان میں کامیابی حاصل کرنا مثلاً غنیٰ، عزت، شہرت وغیرہ۔

اُخروی: چار اشیا ہیں۔

☆ فنا کے بغیر بقا۔

☆ فقر کے بغیر غنیٰ۔

☆ ذلت کے بغیر عزت۔

☆ جہالت کے بغیر علم۔(۱)

آیتِ مبارکہ میں فلاح سے مراد اُخروی نجات ہے، یہی مقصودِ حیات ہے۔ مطلوبِ مومن یہی فلاح ہے۔ دنیوی فلاح عارضی اور زائل ہونے والی ہے۔ اسی کو مقصود بنا لینا خسارے کا کام ہے۔

(۱) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۲۲۴

☆ مفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل المقلب با لراغب اصفہانی (۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۳۸۵

☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مولفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی (م ۷۷۰ھ)، ج ۲، ص ۶۳

☆ الفروق اللغویۃ مولفہ ابو ھلال الحسن بن عبداللہ بن سھل العسکری (م ۴۰۰ھ) مطبوعہ کوئٹہ، ص ۲۳۷

☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۱، ص ۱۹۹

اَلْمُؤْمِنُوْنَ: ایمان والے، ایمان اس شے کی تصدیق کا نام ہے جو دینِ مصطفیٰ ﷺ کی ضروریات سے ہو، مثلاً توحید، رسالت، آسمانی کتابیں، فرشتے، حشر، جزا، سزا وغیرہا۔ (۲)

خَاشِعُوْنَ: خَشَعَ (از باب فَتَحَ) خُشُوْعًا کا معنیٰ ہے: فروتنی کرنا، عاجزی کا اظہار کرنا۔

اس سے خَاشِعٌ صفت کا صیغہ ہے۔ یعنی عاجزی کرنے والا۔

مختلف صلوں کے ساتھ اس کا معنیٰ مختلف ہے۔

خَشَعَ بِبَصَرِہٖ: آنکھ نیچی کرنا۔

خَشَعَ الصَّوْتَ: آواز کا پست ہونا۔

خَشَعَ الشَّمْسَ: سورج کا ڈوبنے کے قریب ہونا۔

خَشَعَ الْوَرَقَ: پتے کا مرجھانا۔

خَشَعَ الْاَرْضَ: بارش نہ ہونے کے باعث زمین کا خشک ہونا۔ (۳)

آیت زیبِ عنوان میں اس سے مراد ہے: عاجزی کرنے والے، اظہارِ عجز کرنے والے، ڈرنے والے، تواضع کرنے والے، اپنے آپ کو پست قرار دینے والے، نظریں نیچی اور آواز پست کرنے والے، نماز میں اِدھر اُدھر التفات نہ کرنے والے، نمازی کو یہ بھی معلوم نہ ہو کہ اس کے دائیں کون ہے اور بائیں کون۔ سکون، حُسنِ ہیئت، سجدہ گاہ سے نظریں نہ ہٹانا، اپنے بدن کے کسی حصہ سے نہ کھیلنا، بے وجہ نہ کھجانا، نماز میں ایسی یکسوئی کہ دوسری طرف خیال نہ جائے اور زبان سے جو الفاظ ادا کر رہا ہے اس پر غور کرے، جائے نماز سے

---

(۲) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج ۶، ص ۲۲
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۷، ص ۳
☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۳، ص ۱۱۲

(۳) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۳۲۴
☆ مفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۱۴۸
☆ قاموس القرآن (او اصلاح الوجوہ والنظائر فی القرآن الکریم) للمفسر الحسین بن محمد الدامغانی، مطبوعہ بیروت، ص ۱۵۸
☆ الفروق اللغویۃ مؤلفہ ابو ہلال الحسن بن عبداللہ بن سہل العسکری (م ۴۰۰ھ) مطبوعہ کوئٹہ، ص ۲۷۸
☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقری الفیومی (م ۷۷۰ھ)، ج ۱، ص ۸۳
☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضیٰ حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۵، ص ۳۱۸

نظر اِدھر اُدھر نہ ہٹے، دائیں بائیں نظر نہ گھمائے، کسی طرف مائل نہ ہو، انگلیاں نہ چٹکائے، کنکریاں جو زمین پر پڑی ہوں ان کو الٹ پلٹ نہ کرے، نماز کے نامناسب کوئی حرکت نہ کرے، کامل یقین اور پوری یکسوئی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہونا خشوع ہے۔(۴)

اَللَّغْوِ: ایسا فعل یا قول جس میں کوئی فائدہ نہ ہو۔ مثلاً کذب، گالی، مذاق، وقت کا ضائع کرنا، آخرت میں کام نہ آنے والا قول یا فعل بھی لغو ہے۔(۵)

---

(۴)
☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان،ج۳،ص ۲۵۲
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابو بکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۳،ص۱۳۰۷
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۲،ص ۹۵
☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعہ مصر،ج۳،ص۲۳۸
☆ مختصرتفسیرالطبری ازعلامہ ابوجعفربن محمدجریرالطبری،مطبوعہ دارالقرآن الکریم بیروت،لبنان،ج۱۸،ص۵
☆ تفسیرالبغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م ۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان ج۳،ص ۳۰۲
☆ زادالمسیرفی علم التفسیرللحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت ۵۹۷ھ)مطبوعہ پشاور ج۵،ص۳۵۹
☆ تفسیر کبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر،ج۲۳،ص۷۷
☆ تفسیرانوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمربیضاوی شافعی،ج ۲،ص۶۸
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن مطبوعہ لاہور،ج۳،ص ۳۲۰
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمودمطبوعہ لاہور،ج۳،ص ۳۲۰
☆ تفسیرالبحرالمحیط ،لمحمدبن یوسف الشہیربابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴۔۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت،ج۶،ص۳۹۵
☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ،مکہ مکرمہ،ج۳،ص ۱۱۲
☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ ،کوئٹہ،ج۶،ص۶۶
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی(م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان،ج۱۸،ص۳
☆ الدرالمنثورازحافظ جلال الدین سیوطی(م ۹۱۱ھ)مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم ،ایران،ج۶،ص۷۷
☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دہلی،ج۸،ص ۲۵۴
☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمحشری مطبوعہ کراچی،ج۳،ص۱۷۷

(۵)
☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان،ج۳،ص ۲۵۳
☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعہ مصر،ج۳،ص۲۳۸
☆ تفسیرالبغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م ۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان،۳،ص ۳۰۳
☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمحشری مطبوعہ کراچی،ج۳،ص۱۷۹
☆ زادالمسیرفی علم التفسیرللحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت ۵۹۷ھ)مطبوعہ پشاور ج۵،ص ۳۶۰
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن مطبوعہ لاہور،ج۳،ص ۳۲۰
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمودمطبوعہ لاہور،ج۳،ص ۳۲۰
☆ تفسیر کبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر،ج۲۳،ص۷۹
☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ ،کوئٹہ،ج۶،ص۶۷
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی(م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان،ج۱۸،ص ۴
☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ،مکہ مکرمہ،ج۳،ص ۱۱۲
☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دہلی،ج۸،ص ۲۵۸

وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ: یاشرعی باندیاں، جوان کے ہاتھ کی ملک ہیں۔ مَامَلَکَتْ اَیْمَانُھُمْ میں اگرچہ عمومی طور پر غلام اور باندیاں داخل ہیں مگر اس مقام پر اس سے مراد صرف شرعی باندیاں ہیں۔ غلام اس میں شامل نہیں۔(٦)

فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ: تو جوان دو کے سوا کچھ اور چاہے وہی حد سے بڑھنے والے ہیں۔ صنفی قربت کے لئے اللہ تعالیٰ نے دو عورتیں حلال کی ہیں۔ منکوحہ بیوی اور شرعی باندھی۔ انْ دو کے علاوہ باقی تمام قسم کی صنفی قربت کرنے والا اللہ تعالیٰ کی حد سے تجاوز کرنے والا ہے۔(٧)

اَلْفِرْدَوْس: وسیع باغ، جو تمام پھلوں کا جامع ہو، مراد جنت کا اعلیٰ مقام ہے۔(٨)

شانِ نزول: صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نماز کے دوران آسمان کی طرف نگاہ بلند کر لیتے تھے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ اس کے بعد وہ ہمیشہ اپنی نگاہوں کو نماز کی حالت میں اپنی سجدہ گاہ پر رکھتے تھے۔(٩)

---

(٦) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ٣٧٠ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج٣، ص ٢٥٣
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ٥٤٣ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج٣، ص ١٣١٠
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ٦٦٨ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج١٢، ص ٩٧
☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ٥١٦ھ) مطبوعہ ملتان، ج٣، ص ٣٠٢
☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج٣، ص ١٨٠
☆ مختصر تفسیر الطبری از علامہ ابوجعفر بن محمد جریر الطبری، مطبوعہ دارالقرآن الکریم بیروت، لبنان، ج١٨، ص ٨
☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حیّان الأندلسی الغرناطی (٦٥٤۔ ٧٥٤ھ) مطبوعہ بیروت، ج٦، ص ٣٩٦
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن مطبوعہ لاہور، ج٣، ص ٣٢١
☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ١١٣٧ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج٦، ص ٦٨
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ١٢٧٥ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج١٨، ص ٦
☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن صاوی مالکی (م ١٣٢٣ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ، ج٣، ص ١١٢
☆ الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ٩١١ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم، ایران، ج٦، ص ٨٢
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ١٢٢٥ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج٨، ص ٢٥٩

(٧) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ٣٧٠ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج٣، ص ٢٥٣
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ٥٤٣ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج٣، ص ١٣١١
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ٦٦٨ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج١٢، ص ٩٩

(٨) ☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج٣، ص ١٨١
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج٣، ص ٣٢١
☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ١١٣٧ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج٣، ص ٧٠
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ١٢٧٥ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج١٨، ص ١٣

(٩) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ٣٧٠ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج٣، ص ٢٥٢، ١٢
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ٦٦٨ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج١٢، ص ٩٥
☆ مختصر تفسیر الطبری از علامہ ابوجعفر بن محمد جریر الطبری، مطبوعہ دارالقرآن الکریم بیروت، لبنان، ج١٨، ص ٦

مسائل شرعیہ :

﴿۱﴾ کامیاب مومن بننے کے لئے جن امور کی ضرورت ہے ان میں سے چند ایک یہ ہیں۔

اوّل: نماز کا خشوع وخضوع سے ادا کرنا۔

دوم: بے فائدہ اور لغو امور سے اجتناب کرنا۔

سوم: زکوٰۃ کا باقاعدگی سے ادا کرنا۔

چہارم: سوائے اپنی منکوحہ عورتوں اور شرعی باندیوں سے اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنا۔

پنجم: امانتوں کو بحفاظت ادا کرنا۔

ششم: اپنے تمام معاہدوں کو پورا کرنا۔

ہفتم: اپنی نمازوں کو شرائط وارکان سمیت وقت پر ادا کرنا۔

مذکورہ بالا صفات کے حامل مومن آخرت کی یقینی کامیابی حاصل کریں گے۔ لہٰذا کامیابی کے لئے بندۂ مومن کو اِن صفات کا اپنانا لازم ہے۔(۱۰)

(بقیہ۹) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص۲۳۸

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۳۲۰

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۳، ص۷۷

☆ الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللّٰہ العظمی قم، ایران، ج۶، ص۷۸

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۲۵۳

(۱۰) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۲۵۲

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللّٰہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص۱۳۰۷

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللّٰہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲، ص ۹۵

☆ مختصر تفسیر الطبری از علامہ ابوجعفر بن محمد جریر الطبری، مطبوعہ دار القرآن الکریم بیروت، لبنان، ج۱۸، ص۵

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص۲۳۸

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص۱۷۷

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۳، ص۷۷

☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللّٰہ بن عمر بیضاوی شافعی، ج ۲، ص۶۸

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج ۳، ص ۱۱۲

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت۵۹۷ھ) مطبوعہ پشاور ج۵، ص ۳۵۹

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۳۰۲

﴿۲﴾ کامیابی اگرچہ دنیوی امور میں بھی مطلوب ہوتی ہے مگر حقیقی کامیابی آخرت کی کامیابی ہے۔کامل اُخروی فلاح یہ ہے کہ بالکل عذاب نہ ہو، نہ قبر میں، نہ حساب کے وقت، نہ حساب کی سختی ہو، نہ شدائدِ قیامت میں مبتلا ہو، نہ دوزخ میں داخل ہو، نہ پل صراط سے گزرنے میں تنگی ہو۔خلاصہ یہ ہے موت سے لے کر جنت میں داخلہ تک مکمل نجات حاصل رہے۔مرتبہ قرب اور دیدارِ الٰہی امن سے نصیب ہوجائے اور مولیٰ کریم جل شانہ کی رضا حاصل ہوجائے۔اس اُخروی کامیابی کے حصول کے لئے درجِ بالا امور پرعمل پیرا ہونا لازمی ہے۔(۱۱)

﴿۳﴾ اہلِ سنت کا اجماع ہے کہ جو گناہ گار مومن توبہ کئے بغیر مرجائے وہ بالآخر جنت میں داخل ہوگا۔اللہ تعالیٰ کو اختیار ہے کہ سزا دینے کے بعد جنت میں داخل فرمائے یا اپنے فضل سے اسے معاف کردے یا کسی مقرب کی شفاعت اس کے حق میں قبول فرمالے اور بغیر حساب کے جنت میں داخل فرمادے۔

ویسے اس کا قانون یہ ہے کہ ہر کسی کو اس کے اعمال کی جزا سزا دے گا، گناہ گار اپنے گناہوں کی سزا پائیں گے۔ اسی کا ارشادِ کریم ہے:

فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۝ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ۝ (سورة الزلزال آیات ۷،۸)

تو جو ایک ذرہ بھر بھلائی کرے اسے دیکھے گا اور جو ایک ذرہ بھی برائی کرے اسے دیکھے گا۔

اس لئے بندۂ مومن کو ربِ کریم کی رحمت کا امیدوار رہتے ہوئے اسی کے احکام پر پوری طرح عمل پیرا رہنا فرض ہے۔(۱۲)

(بقیہ۱۰) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن مطبوعہ لاہور، ج۳، ص۳۲۰
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج۳، ص۳۲۰
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ ، کوئٹہ، ج۶، ص۶۶
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۸، ص۳
☆ تفسیر البحر المحیط ،لمحمدبن یوسف الشھیربابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴۔۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۶، ص۳۹۵
☆ الدر المنثور ازحافظ جلال الدین سیوطی(م۹۱۱ھ)مطبوعہ مکتبہ آیة اللّٰہ العظمی قم ،ایران، ج۶، ص۷۷
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۸، ص۲۵۴
(۱۱) ☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۸، ص۲۵۴
(۱۲) ☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر، ج۲۳، ص۸۲
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن صاوی مالکی (م۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ،مکہ مکرمہ، ج۳، ص۱۱۲
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۸، ص۲۵۵

﴿۴﴾ خشوع نماز کے فضائل اور مکملات میں سے ہے۔اس کے بغیر اگرچہ نماز کا فرض ادا ہو جائے گا مگر عنداللہ قبولیت یقینی نہیں۔لہٰذا نماز کو خشوع وخضوع سے ادا کرے تاکہ قبولیت بھی یقینی ہو۔(۱۳)

﴿۵﴾ نماز میں جو خشوع مطلوب ہے وہ یہ ہے کہ یکسوئی سے نماز ادا کرے، زبان سے جو الفاظ ادا کر رہا ہے اس پر غور کرے، جائے نماز سے توجہ اِدھر اُدھر نہ ہٹے، دائیں بائیں نظر نہ گھمائے، کسی طرف مائل نہ ہو، انگلیاں نہ چٹخائے، کنکریاں جو نماز کی جگہ پڑی ہوں ان کو نہ ہٹائے، کامل یقین اور مکمل یکسوئی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور تعظیم بجالائے۔نماز کے نامناسب کوئی حرکت نہ کرے۔ان اوصاف کی حامل نماز بندے کو قربِ الٰہی کی دولت سے سرفراز کر دیتی ہے۔مولا کریم ایسی نماز نصیب فرمائے۔

حدیث شریف میں ہے:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَایَزَالُ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ مُقْبِلًا عَلَی الْعَبْدِ وَ ھُوَفِیْ صَلَاتِہٖ مَالَمْ یَلْتَفِتْ فَاِذَاالْتَفَتَ اِنْصَرَفَ عَنْہُ.(۱۴)

اللہ تعالیٰ بندے کی طرف برابر متوجہ رہتا ہے جب تک بندہ نماز میں اِدھر اُدھر توجہ نہیں کرتا۔جب بندہ اِدھر اُدھر التفات کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی طرف سے توجہ پھیر لیتا ہے۔

ایک اور حدیث شریف ملاحظہ ہو:

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ عَنِ الْاِلْتِفَاتِ فِی الصَّلٰوۃِ، فَقَالَ: ھُوَاخْتِلَاسٌ یَخْتَلِسُہُ الشَّیْطَانُ مِنْ صَلَاۃِ الْعَبْدِ.(۱۵)

---

(۱۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۲،ص۹۷
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر،ج۲۳،ص۷۸
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان،ج۱۸،ص۴

(۱۴) ☆ رواہ ابوداؤد عن ابی ذر،ج۱،ص۱۳۸
☆ رواہ النسائی عن ابی ذر،ج۱،ص۱۷۷
☆ رواہ الدارمی عن ابی ذر،ج۱،ص۳۹۰
☆ رواہ احمدعن ابی ذر،ج۵،ص۱۷۲

(۱۵) ☆ رواہ البخاری عن عائشۃ،ج۱،ص۱۰۴

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے نماز میں التفات کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: یہ ایک جھپٹا ہوتا ہے جو شیطان بندے کی نماز میں سے اچک لیتا ہے۔(۱۶)

﴿۶﴾ نماز میں نمازی کی نظر اس کی سجدہ گاہ پر ہونی چاہئے۔اس سے آگے پیچھے نظر گھمانا نماز کے حُسنِ ہیئت کو داغدار کر دیتا ہے۔حدیث شریف میں ہے:

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ اَیْنَ اَضَعُ بَصَرِیْ فِی الصَّلٰوۃِ قَالَ: عِنْدَ مَوْضِعِ سُجُوْدِکَ یَااَنَسُ.(۱۷)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ نماز میں اپنی نظر کہاں رکھوں؟ فرمایا: اے انس! اپنے سجدہ کی جگہ پر۔

دوسری حدیث کے کلمات یوں ہیں:

یَااَنَسُ اِجْعَلْ بَصَرَکَ حَیْثُ تَسْجُدَ.

اے انس! نماز میں اپنی نظر وہاں رکھو جہاں تو سجدہ کرے گا۔(۱۸)

(بقیہ ۱۵) ☆ رواہ ابو داؤد عن عائشۃ، ج ۱، ص ۱۳۸
☆ رواہ الترمذی عن عائشۃ، ج ۱، ص ۱۰۳
☆ رواہ النسائی عن عائشۃ، ج ۱، ص ۱۷۷
☆ رواہ احمد عن عائشۃ، ج ۶، ص ۱۶

(۱۶) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۸، ص ۲۵۵

(۱۷) ☆ رواالبیقھی فی السنن ابکری عن انس، ج ۲، ص ۳۰۳

(۱۸) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۵۲
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۳۰۸
☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شافعی، ج ۲، ص ۲۸
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۳۲۰
☆ مختصر تفسیر الطبری از علامہ ابو جعفر بن محمد جریر الطبری، مطبوعہ دار القرآن الکریم بیروت، لبنان، ج ۱۸، ص ۲
☆ الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم، ایران، ج ۲، ص ۷۸
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۸، ص ۲۵۹

﴿۷﴾ نماز میں کولہوں پر ہاتھ رکھنا مکروہ اور خشوع کے خلاف ہے۔ نماز کے علاوہ بھی کولہوں پر ہاتھ باندھنا متکبر لوگوں کا کام ہے۔ اس سے اجتناب لازم ہے۔ نماز کے دیگر چند مکروہات یہ ہیں۔ انگلیوں کو ایک دوسرے میں داخل کرنا، سدل کرنا (سر یا کندھوں پر کپڑا ڈال کر لٹکا دینا) بلاوجہ آنکھیں بند کر لینا، بدن یا کپڑوں سے کھیلنا، آسمان کی طرف نگاہ کرنا وغیرہ۔ حدیث شریف میں ہے:

اَلْاِخْتِصَارُ فِی الصَّلٰوۃِ رَاحَۃُ اَھْلِ النَّارِ.(۱۹)

نماز میں کولہوں پر ہاتھ رکھنا دوزخیوں کے آرام کی مانند ہے۔

یاد رہے کہ دوزخیوں کو آرام کہاں؟ مراد یہ ہے کہ دوزخی ایسا کرتے ہیں یا کریں گے۔(۲۰)

﴿۸﴾ لغو اور بے فائدہ کاموں سے بچنا کامل ایمان والے مومنوں کا شیوہ ہے۔ جھوٹ، گالی گلوچ، بیہودہ مذاق، وقت ضائع کرنا سب فضول اور لغو کام ہیں۔

یاد رہے کہ بے فائدہ کاموں سے بچنا مومن کے لئے ضروری ہے تو مضر اور باطل کاموں سے بچنا بطریقِ اولیٰ لازم ہے۔ مومن کی شان تو یہ ہے کہ وہ ہر ایسے کام یا قول سے اجتناب کرتا ہے جو آخرت میں کام نہ آئیں۔ حدیث شریف میں ہے:

مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْکُہٗ مَالَایَعْنِیْہِ.(۲۱)

---

(۱۹) ☆ رواہ ابن حبان عن ابی ہریرۃ

☆ رواہ البقیھی فی سنن عن ابی ہریرۃ /بحوالہ جامع صغیر، ج ۱، ص ۲۱

(۲۰) ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۸، ص ۳

(۲۱) ☆ رواہ الترمذی عن ابی ہریرۃ

☆ رواہ ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ

☆ رواہ احمد عن الحسین بن علی

☆ رواہ الطبرانی عن الحسین بن علی

☆ رواہ الحاکم فی الکنی عن ابی بکر

☆ رواہ الشیرازی عن ابی ذر

☆ رواہ الحاکم فی تاریخہ عن علی بن ابی طالب

☆ رواہ الطبرانی فی الصغیر عن زید بن ثابت

☆ رواہ ابن عساکر عن الحرث بن ہشام /بحوالہ جامع صغیر، ج ۲، ص ۳۶۸

مومن کے اسلام کا حُسن یہ ہے کہ وہ بے فائدہ کاموں کو ترک کر دیتا ہے۔

لہٰذا بندۂ مومن کے لئے لازم ہے کہ وہ آخرت پر پوری توجہ رکھے، بُرے اعمال، بُرے اقوال اور بُرے خیال سے بچے، مخاصمات کو ترک کر دے، بُری صحبت اختیار نہ کرے، مروت کے خلاف کام نہ کرے۔(۲۲)

﴿۹﴾ زکوٰۃ ادا کرنا فرض ہے۔اسلام کے شرائط میں سے ہے۔

نوٹ: زکوٰۃ کی فرضیت اور اس کے احکام سورۃ البقرۃ آیت:۴۳، سورۃ التوبۃ، آیت ۳۴، سورۃ التوبۃ، آیت ۶۰، اور سورۃ التوبۃ، آیت ۱۰۳، ۱۰۴، میں گزر چکے ہیں، وہاں ملاحظہ فرمالیں۔

﴿۱۰﴾ مرد اور عورت پر فرض ہے کہ اپنی شرمگاہوں کی حفاظت رکھیں، انہیں حرام کاموں سے بچائیں۔مرد کے لئے اپنی منکوحہ بیوی اور شرعی باندی سے مباشرت جائز ہے۔اس کے علاوہ ہر عورت یا مرد سے صنفی قربت حرام ہے۔اپنی منکوحہ بیوی اور شرعی باندی سے مباشرت میں کوئی ملامت نہیں۔یاد رہے کہ شرعی باندیوں اور غلامی کا وجود آج کے دور میں مفقود ہے۔طویل زمانہ سے شرعی جہاد نہ ہوا کہ غلام اور باندیاں دستیاب ہوتیں اور اسلام نے اپنے بعض کفارات میں غلاموں کو آزاد کرنے کا حکم دیا۔غلاموں کی آزادی کی ترغیب دی اور اس پر اجر کا وعدہ فرمایا، اس لئے عملاً غلاموں اور باندیوں کا وجود مفقود ہو چکا ہے۔اس لئے اس دور میں صرف منکوحہ بیویوں ہی سے مباشرت جائز ہے۔(۲۳)

---

(۲۲)
- ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص(م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۲۵۳
- ☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص ۲۲۸
- ☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمربن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج ۳، ص ۱۷۹
- ☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی(م ۵۱۶ھ)، مطبوعہ ملتان، ۳، ص ۳۰۳
- ☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۳، ص ۷۹
- ☆ زادالمسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت ۵۹۷ھ)مطبوعہ پشاور ج۵، ص ۴۲۰
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۳۲۰
- ☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۳۲۰
- ☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج ۳، ص ۱۱۲
- ☆ تفسیر البحر المحیط ، لمحمدبن یوسف الشہیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴۔ ۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۶، ص ۳۹۵
- ☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ ، کوئٹہ، ج۶، ص ۶۷
- ☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی(م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۸، ص ۴
- ☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۲۵۸

﴿۱۱﴾ بعض حالات میں اپنی منکوحہ بیوی سے صنفی قربت وقتی طور پر حرام ہو جاتی ہے۔ مثلاً عورت حیض یا نفاس کی حالت میں ہو، روزہ کی حالت میں ہو، احرام کی حالت میں ہو، عورت کی دُبر میں وطی کرنا حرام ہے۔ کفارہ ادا کرنے سے پہلے ظہار والی عورت سے مباشرت حرام ہے۔ (۲۴)

﴿۱۲﴾ مشت زنی حرام ہے۔ مرد کے لئے دوسرے مرد سے اور عورت کے لئے دوسری عورت سے مباشرت حرام ہے۔ مرد کے لئے صرف اپنی منکوحہ بیوی سے وطی حلال ہے اور کسی طریقہ سے اخراجِ منی جائز نہیں۔ (۲۵)

﴿۱۳﴾ زنا، لواطت، بہائم سے وطی اور متعہ حرام ہے۔ صنفی قربت صرف خاوند اور بیوی کے درمیان جائز ہے۔ متعہ میں عورت بیوی کے حکم میں نہیں ہوتی۔ دونوں میں سے کوئی ایک دسرے کا وارث بھی نہیں بن سکتے۔ اس حالت میں اگر بچہ پیدا ہو تو وہ مرد کی اولاد میں شمار نہیں ہوتا۔ اسی لئے متعہ کی حرمت پر اجماعِ امت قائم ہے۔ (۲۶)

---

(۲۳) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان،ج۳،ص۲۵۳
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۳،ص۱۳۱۰
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۲،ص۹۷
☆ تفسیرالبغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان،ج۳،ص۳۰۳
☆ مختصرتفسیرالطبری ازعلامہ ابوجعفربن محمدجریرالطبری،مطبوعہ دارالقرآن الکریم بیروت،لبنان،ج۱۸،ص۸
☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمحشری مطبوعہ کراچی،ج۳،ص۱۸۰
☆ تفسیرالبحرالمحیط ،لمحمدبن یوسف الشھیربابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴۔۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت،ج۶،ص۳۹۶
☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن صاوی مالکی (م۱۳۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ،مکہ مکرمہ،ج۳،ص۱۱۲
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن مطبوعہ لاہور،ج۳،ص۳۲۱
☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ ،کوئٹہ،ج۶،ص۶۸
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی(م۱۲۷۰ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان،ج۱۸،ص۶
☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی،ج۸،ص۲۵۹

(۲۴) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن مطبوعہ لاہور،ج۳،ص۳۲۱
☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ ،کوئٹہ،ج۳،ص۶۸
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی(م۱۲۷۰ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان،ج۱۸،ص۷

(۲۵) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۳،ص۱۳۱۰
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۲،ص۹۸
☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعہ مصر،ج۳،ص۲۳۹

(۲۶) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان،ج۳،ص۲۵۳
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۳،ص۱۳۱۱
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۲،ص۹۸
☆ تفسیرالبغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان،ج۳،ص۳۰۳
☆ تفسیرکبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر،ج۲۳،ص۸۰
☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعہ مصر،ج۳،ص۲۳۹

﴿۱۴﴾ تمام امانتوں کی حفاظت اور ان کے اہل تک پہنچانا فرض ہے۔ اسی طرح ہر نوعیت کے عہد کا ایفالازم ہے۔ ان کا تعلق خواہ دنیوی امور سے ہو یا دینی امور سے۔ اللہ تعالیٰ سے ہو، یا رسول سے، یا بندوں کا آپس میں ہو۔ سب عہدوں اور معاہدوں کی حفاظت اور رعایت فرض ہے۔

نوٹ: امانتوں اور معاہدوں کے ایفا کے احکام سورۃ آل عمران آیت ۷۵،۷۶، سورۃ النساء آیت ۵۸، سورۃ المائدہ آیت ۱، سورۃ الانفال، آیت ۲۷، میں تفصیل سے گزر چکے ہیں۔ وہاں ملاحظہ فرمائیں۔ (۲۷)

﴿۱۵﴾ نماز فرض ہو یا واجب، سنت ہو یا نفل، ہر نماز کو اس کے شرائط، ارکان، آداب کی پابندی کرتے ہوئے ادا کرنا فرض ہے۔ فرض نمازوں کو وقت کی پابندی کے ساتھ ادا کرنا فرض ہے۔ نماز پنجگانہ، وتر، سنتیں، نمازِ جمعہ، نمازِ عیدین، نمازِ جنازہ، نمازِ استسقاء، سورج گرہن کی نماز، چاند گرہن کی نماز، چاشت، اشراق، نمازِ

(بقیہ ۲۶) ☆ مختصر تفسیر الطبری از علامہ ابو جعفر بن محمد جریر الطبری، مطبوعہ دار القرآن الکریم بیروت، لبنان، ج۱۸، ص۹
☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔ ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۶، ص۳۹۷
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن مطبوعہ لاہور، ج۳، ص۳۲۱
☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج۳، ص۳۲۱
☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۶، ص۲۹
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۸، ص۷
☆ الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمیٰ قم، ایران، ج۶، ص۸۳
☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت ۵۹۷ھ) مطبوعہ پشاور ج۵، ص۴۶۰
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص۲۵۹

(۲۷) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص۱۳۱۱
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲، ص۹۹
☆ مختصر تفسیر الطبری از علامہ ابو جعفر بن محمد جریر الطبری، مطبوعہ دار القرآن الکریم بیروت، لبنان، ج۱۸، ص۹
☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص۱۸۰
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص۲۳۹
☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شافعی، ج۲، ص۲۹
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن مطبوعہ لاہور، ج۳، ص۳۲۱
☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج۳، ص۳۲۱
☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔ ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۶، ص۳۹۷
☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۶، ص۲۹
☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۳، ص۱۱۲
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۸، ص۱۱
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص۲۶۰

اوابین، تہجد، نمازِ تسبیح، نمازِ حاجت وغیرہ تمام نمازوں کو آداب کے ساتھ ادا کرنا مطلوب شرع ہے۔

یاد رہے کہ فرض اور وتر نمازوں کی فرضیت اور وجوب الگ ہے۔ دیگر سنت اور نفل نمازوں کی حیثیت الگ ہے۔

نوٹ: نماز اور اس کے احکام قرآن مجید کی صدہا آیات میں موجود ہیں۔ چند احکام سورۃ البقرۃ آیت: ۴۳، سورۃ البقرۃ، آیات: ۲۳۸، ۲۳۹، سورۃ النساء آیت: ۴۲، سورۃ النساء آیات: ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، سورۃ الانعام، آیت: ۱۶۲، سورۃ الاعراف آیات: ۲۹، ۳۰، سورۃ الاعراف آیات: ۴۱، ۲۰۴، سورۃ التوبۃ آیات: ۱۰۳، ۱۰۴، سورۃ یونس آیات: ۸۷، ۷۹، سورۃ ہود آیت: ۱۱۴، سورۃ الحجرات، ۲۴، سورۃ بنی اسرائیل آیت، ۱، آیات: ۷۸، ۷۹، آیت: ۱۱، وغیرہ میں ملاحظہ فرمالیں۔ (۲۸)

﴿۱۶﴾ فردوس جنت کا اعلیٰ ترین وسیع باغ ہے، اس میں ہر نوع کے پھل موجود ہیں۔ یہ باعمل مومنوں کی میراث ہے۔ حضور سیدِ عالم ﷺ نے مومنوں کو ارشاد فرمایا کہ جب تم جنت طلب کرو تو جنت الفردوس کا رب کریم جل وعلا سے سوال کرو۔ حدیث شریف میں ہے۔

اِذَا سَاَلْتُمُ اللّٰہَ الْجَنَّۃَ فَاسْئَلُوْہُ الْفِرْدَوْسَ فَاِنَّہٗ اَعْلَی الْجَنَّۃِ وَ اَوْسَطُ الْجَنَّۃِ وَمِنْہُ تَفَجَّرَ اَنْھَارُ الْجَنَّۃِ وَفَوْقَہٗ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ. (۲۹)

---

(۲۸) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۵۴

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۳۱۱

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۱۰۰

☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔ ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۶، ص ۳۹۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۳۲۱

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۳۲۱

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۲۳۹

☆ مختصر تفسیر الطبری از علامہ ابوجعفر بن محمد جریر الطبری، مطبوعہ دار القرآن الکریم بیروت، لبنان، ج ۱۸، ص ۹

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۳، ص ۸۱

☆ الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم، ایران، ج ۶، ص ۸۴

(۲۹) ☆ رواہ احمد عن ابی ہریرۃ، ج ۲، ص ۳۳۹

☆ ونحوہ والترمذی

جب تم اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال کرو تو فردوس طلب کرو، کیونکہ وہ جنت کا اعلیٰ اور درمیانہ درجہ ہے۔ جنت کی نہریں اسی سے پھوٹتی ہیں۔ اس کے اوپر عرشِ الٰہی ہے۔

اے ربِ کریم! ہم تجھ سے تیرے محبوب بندوں کے طفیل جنت الفردوس طلب کرتے ہیں۔ ان کی معیت میں ہمیں بھی جنت الفردوس نصیب فرما۔ آمین (۳۰)

☆☆☆☆☆

(۳۰) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۳۲۱

باب (۲۹۵)

﴿رزقِ حلال اور عملِ صالح﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

یٰۤاَیُّهَا الرُّسُلُ كُلُوۡا مِنَ الطَّیِّبٰتِ وَاعۡمَلُوۡا صَالِحًا ؕ اِنِّیۡ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ عَلِیۡمٌ ؕ

(سورۃالمومنون: آیت ۵۲)

اے پیغمبرو! پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور اچھا کام کرو، میں تمہارے کاموں کو جانتا ہوں۔

حل لغات:

اَلطَّیِّبٰتِ: جمع ہے طَیِّب کی، بمعنی پاکیزہ، اچھا، حلال، وہ شے جو حواس اور نفس کو لذت دے طیب ہے۔(۱)

صَالِحًا: جو شے شریعت نے واجب کی اس پر استقامت صلاح ہے۔ صالح وہ امور جنہیں شریعت نے واجب کیا ہو، اس پر استقامت اختیار کرنا۔(۲)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ طیب اور حلال کھانا شرع میں وہ ہے جس میں تین شرطیں ہوں۔

(۱) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ص ۷۵۹

☆ مفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل المقلب بالراغب اصفهانی (۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۳۰۸

☆ قاموس القرآن (او اصلاح الوجوہ والنظائر فی القرآن الکریم) للمفسر الحسین بن محمد الدامغانی، مطبوعہ بیروت، ص ۳۰۲

☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۱، ص ۳۵۹

(۲) ☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج ۳، ص ۳۱۰

اول: جائز طریقہ سے حاصل کیا ہو۔

دوم: جائز مقدار تک کھایا جائے۔

سوم: جائز جگہ اور جائز وقت میں کھایا جائے۔

طلبِ رزقِ حلال میں ان شرائط کا ملحوظ رکھنا فرض ہے۔(۳)

﴿۲﴾ طیب وہ ہے جو حلال ہو، صافی ہو اور قِوام ہو۔

حلال وہ کہ اس میں اللہ کی نافرمانی نہ ہو۔

صافی وہ کہ اس سے اللہ کو بھلا نہ دے۔

قوام وہ کہ جسم کو سلامت رکھے اور عقل کی حفاظت کرے۔

بندۂ مومن پر فرض ہے کہ حلال صافی اور قوام رزق حاصل کرے۔(۴)

﴿۳﴾ طیب انسان وہ ہے جو جہالت، فسق اور برے اعمال کی نجاستوں سے پاک ہو اور علم، ایمان اور محاسنِ اعمال سے مزین ہو۔

بندۂ مومن کو طیب ہونے کی صفات سے مزین ہونا لازم ہے۔(۵)

﴿۴﴾ رزقِ حلال کی طلب عبادات سے ہے۔ مومنوں کے علاوہ ربّ کریم کے محبوب انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ و السلام کو بھی اسی کا حکم دیا گیا ہے کہ وہ رزقِ حلال وطیب کھائیں۔ حلال اسی وقت کھانا ممکن ہوتا ہے جب اس کی طلب کی جائے۔ حرام کھانے والے کی کوئی عبادت اللہ تعالیٰ قبول نہیں فرماتا۔ اس کی عاجزی سے کی ہوئی دعائیں بھی قبول نہیں ہوتی۔ چنانچہ حدیث شریف میں اس کی صراحت ہے:

---

(۳) ☆ مفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل المقلب بالراغب اصفہانی(م ۵۰۲ھ)مطبوعہ کراچی، ص ۳۰۸

(۴) ☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شافعی، ج ۲، ص ۷۳

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج ۳، ص ۱۹۲

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۳، ص ۱۰۴

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی(م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۸، ص ۴۰

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی، ج ۸، ص ۲۸۴

(۵) ☆ مفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل المقلب بالراغب اصفہانی(م ۵۰۲ھ)مطبوعہ کراچی، ص ۳۰۸

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَآ اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ لَايَقْبَلُ اِلَّا طَيِّباً وَاِنَّ اللّٰهَ اَمَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ بِمَا اَمَرَبِهِ الْمُرْسَلِيْنَ فَقَالَ :يٰاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا اِنِّي بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ وَقَالَ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْامِنَ الطَّيِّبٰتِ مَارَزَقْنٰكُمْ وَذَكَرَ الرَّجُلَ يُطِيْلُ السَّفَرَ اَشْعَثَ اَغْبَرَ يَمُدُّ يَدَيْهِ اِلَى السَّمَآءِ يَارَبِّ يَارَبِّ وَمَطْعَمُهُ حَرَامٌ وَمَشْرَبُهُ حَرَامٌ وَمَلْبَسُهُ حَرَامٌ وَغُذِيَ بِالْحَرَامِ فَاَنّٰى يُسْتَجَابُ لِذٰلِكَ (٦)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! اللہ تعالیٰ پاک ہے، وہ پاکیزہ چیز ہی قبول کرتا ہے، اور بے شک اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو وہ ہی حکم دیا جو اپنے رسولوں کو دیا، فرمایا: اے پیغمبرو! پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور اچھا کام کرو، میں تمہارے کاموں کو جانتا ہوں، اور (مومنوں سے) فرمایا: اے ایمان والو! پاکیزہ چیزیں کھاؤ، اس سے جو ہم نے تمہیں دیا۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کا ذکر فرمایا، جس نے طویل سفر کیا، پراگندہ بال اور غبار آلود، دونوں ہاتھ آسمانوں کی طرف پھیلائے دعا کر رہا ہے، اے میرے پروردگار! اے میرے پروردگار! حالانکہ اس کا کھانا حرام کا ہے، اس کا پینا حرام کا ہے، اس کا لباس حرام کا ہے، اور وہ حرام سے غذا دیا گیا ہے، اس کی دعا کیوں کر قبول ہو۔

لہٰذا بندۂ مومن کے لئے فرض ہے کہ وہ حلال طلب کرے، حلال کھائے، حلال پیئے، حلال پہنے، حلال ہی کو اپنی غذا بنائے۔ حرام کھانے، پینے، پہننے اور حرام اشیاء استعمال سے قطعی طور پر اجتناب کرے۔(۷)

---

(٦) ☆ رواہ مسلم عن ابی ہریرۃ، ج ۱، ص ۳۲۶
☆ رواہ الترمذی عن ابی ہریرۃ، ج ۲، ص ۱۴۴
☆ رواہ الدارمی عن ابی ہریرۃ، ج ۲، ص ۳۸۹
☆ رواہ احمدعن ابی ہریرۃ، ج ۲، ص ۳۲۸

(۷) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۳۱۶
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۱۱۶
☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۲۳۷
☆ تفسیرانوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی، ج ۲، ص ۷۳
☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمخشری مطبوعہ کراچی، ج ۳، ص ۱۹۲
☆ تفسیرالبغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج ۳، ص ۳۱۰

﴿۵﴾ ہر شے میں اصل اباحت ہے، شرع مطہر جب تک کسی شے کو حرام قرار نہ دے وہ مباح ہے۔ حرام وہ ہے جسے شرع نے حرام قرار دیا۔ لہٰذا جس شے کو شرع مطہر نے حرام نہ ٹھہرایا ہو، اسے حرام قرار دینا شرع مطہر پر افتراء اور خود حرام ہے۔ (۸)

﴿۶﴾ دعا میں ہاتھ بلند کرنا مسنون ہے، لہٰذا جب بھی دعا کرے ہاتھوں کو بلند کر کے کرے۔ (۹)

﴿۷﴾ حرام خور اس کا اہل نہیں کہ اس کی دعا قبول ہو، اسے حرام ترک کرنا فرض ہے، لیکن اللہ تعالیٰ مالک و مختار ہے، وہ چاہے تو اپنے لطف و کرم سے اس کی دعا قبول کرلے، لہٰذا گناہ گار کو بھی دعا کی قبولیت سے مایوس نہیں ہونا چاہئے۔ (۱۰)

﴿۸﴾ جب کسی مسلمان کا ظاہر حال صالح ہو، اس کے گناہوں (اگر ہوں) پر پردہ ہو تو اس شخص کا ہدیہ قبول کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ فساد کا اگرچہ دور ہے لیکن بلاوجہ کسی مسلمان پر بدگمانی جائز نہیں، ہمیں مسلمانوں کے ساتھ حسنِ ظن کا حکم ہے۔ (۱۱)

﴿۹﴾ پاکیزہ چیزوں کو بلاوجہ ترک کر کے رہبانیت اختیار کرنا جائز نہیں۔ پاکیزہ چیزوں کو کھانے پینے اور استعمال کا حکم تو انبیائے کرام کو بھی ہے اور وہ پاکیزہ اشیاء استعمال بھی کرتے رہے، انہی کا اسوہ مبارک ہے، ان کی راہ کا خلاف جائز نہیں۔ (۱۲)

(بقیہ۷) ☆ زادالمسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی مطبوعہ پشاور، ج۵، ص۴۷۷
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۸، ص۳۹
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی (م۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۶، ص۸۷
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص۳۶۲
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود، مطبوعہ لاہور، ج۳، ص۳۲۶
☆ الدرالمنثور ازحافظ جلال الدین سیوطی (م۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم، ایران، ج۶، ص۹۵
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۸، ص۲۸۴

(۸) ☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج۲، ص۷۳

(۹) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲، ص۱۱۷

(۱۰) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲، ص۱۱۷

(۱۱) ☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی (م۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۶، ص۸۸

(۱۲) ☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج۲، ص۷۳
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی (م۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۶، ص۸۸
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۸، ص۴۰
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن صاوی مالکی (م۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ، ج۳، ص۱۱۹
☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج۵، ص۲۴۳

﴿۱۰﴾ مسلمان جب تک مکلف ہے اسے عملِ صالح کرتے رہنا فرض ہے، اعمالِ صالحہ اس سے ساقط نہیں ہو جاتے۔ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ بندہ جب غایت محبت میں پہنچ جاتا ہے، اس کا دل صاف ہو جاتا ہے، اس سے اعمالِ صالحہ ساقط ہو جاتے ہیں، اس کی عبادت صرف تفکر ہو جاتی ہے، یہ کہنا کلمہ کفر ہے۔ کیونکہ انبیائے کرام باوصف کمالِ محبت وعظمت کے اعمالِ صالحہ کے مکلف ہوتے ہیں، تو دیگر لوگوں سے اعمالِ صالحہ کیوں کر ساقط ہو سکتے ہیں۔ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا میں اس کا واضح بیان ہے۔ (۱۳)

﴿۱۱﴾ عملِ صالح کی قبولیت رزقِ حلال کے بغیر ممکن نہیں، اسی واسطے آیتِ مبارکہ میں اکلِ حلال کا ذکر عملِ صالح سے مقدم بیان ہوا ہے۔

عمل کی قبولیت کے طالب کے لئے حلال کھانا فرض ہے۔ (۱۴)

☆☆☆☆☆

(۱۳) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج ۶، ص ۸۷

(۱۴) ☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔ ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۶، ص ۴۰۸

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۳، ص ۱۰۴

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۸، ص ۴۰

باب (۲۹۶)

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

مُسۡتَکۡبِرِیۡنَ بِہٖ ۚ سٰمِرًا تَہۡجُرُوۡنَ ۝ (سورۃ المؤمنون: آیت ۶۷)

خدمتِ حرم پر بڑائی مارتے ہو رات کو وہاں بیہودہ کہانیاں بکتے حق کو چھوڑے ہوئے۔

حل لغات

بِہٖ سٰمِرًا: رات کو وہاں بیہودہ کہانیاں بکتے ہو۔

سَمَرَ: (از باب نَصَرَ) سَمْرًا.

سَمَرَ الْعَیْنَ: گرم سلائی سے آنکھ پھوڑنا۔

سَمَرَ سَمَرًا وَسُمُوْرًا: رات کو باتوں میں گذارنا اور نہ سونا۔

سَمَرَ: (از باب ضَرَبَ و نَصَرَ). سَمَرَ اللَّبَنَ: دودھ میں پانی ملا کر اس کو پتلا کرنا۔

سَمَرَ الْخَمْرَ: شراب پینا۔

سَمَرَ الْمَاشِیَۃَ: مویشیوں کا گھاس چرنا۔

سَمَرَ الْبَابَ: دروازہ کو میخ سے مضبوط کرنا۔

سَمِرَ: (از باب سَمِعَ) وسَمُرَ (از باب کَرُمَ) سَمْرًا وَسَمْرَۃً: گندم گوں ہونا۔

سَمَرَ: رات کو باتیں کرنے والا، رات کی تاریکی، چاند کا سایہ، یعنی وہ چیز جو چاندنی آنے سے مانع ہو۔

سَامِر: رات کو باتیں کرنے والوں کی مجلس۔(۱)

آیتِ مبارکہ میں اس کلمہ سے مراد یہ ہے کہ کفارِ مکہ بیت اللہ کے گرد جمع ہو کر بیہودہ باتیں کرتے تھے۔(۲)

تَهْجُرُوْنَ: حق کو چھوڑے ہوئے۔

هَجَرَهٗ (از باب نَصَرَ) هَجْرًا وَّهُجُوْرًا: قطع تعلق کرنا۔

هَجَرَ الشَّيْءَ: چیز کو چھوڑنا۔

هَجَرَ زَوْجَتَهٗ: بیوی سے الگ ہونا اور طلاق نہ دینا۔

هَجَرَ فِيْ مَرَضِهٖ اَوْ نَوْمِهٖ: بیماری یا نیند میں بکواس کرنا۔

هَجَرَ الْبَعِيْرَ: اونٹ کو پاؤں باندھنے کی رسی سے باندھنا۔

هَاجِر: نہایت عمدہ۔

هَاجِرَةٌ: موسمِ گرما میں دوپہر کا وقت، سورج ڈھلنے سے عصر تک کا وقت، تیز گرمی۔

رَمَاهُ بِالْهَاجِرَاتِ: کسی کو شرمناک افعال سے متہم کرنا۔

هَاجِرِيٌّ: نہایت فائق، بہت عمدہ، معمار، شہری۔

---

(۱) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ص ۵۸۸

☆ مفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۲۴۲

☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۲۷۷

(۲) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۵۴

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۳۱۹

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۱۲۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۳۲۸

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۳۲۸

☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔ ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۶، ص ۴۱۳

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج ۳، ص ۱۹۶

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۷، ص ۴۹

هِجْرَةٌ: ترکِ وطن کرنا، دارِ کفر سے دارِ ایمان تک جانا۔

هَجُوْرِیٌّ: دوپہر کا کھانا۔

هِجْرَانٌ: انسان کا کسی کو ترک کر دینا، بدن سے ہو یا زبان سے یا قلب سے۔

هَجَرَ: مدینہ طیبہ کے قریب ایک آبادی۔

هُجْوَیْرَةٌ: مصنفِ کشف المحجوب عارف باللہ امام ابوالحسن علی بن عثمان المعروف بہ داتا گنج بخش (مدفون لاہور) کا وطن۔ (۳)

آیتِ مبارکہ میں اس کلمہ سے مراد وہ بدبخت ہیں جو قرآن مجید، نبی اکرم ﷺ اور حق کو چھوڑے ہوئے تھے۔ (۴)

---

(۳) ☆ المنجد ازلوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ص ۱۳۰۹

☆ مفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل المقلب با لراغب اصفہانی (۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۵۳۶

☆ قاموس القرآن (او اصلاح الوجوہ و النظائر فی القرآن الکریم) للمفسر الحسین بن محمد الدامغانی، مطبوعہ بیروت، ص ۴۷۱

☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مولفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی (م ۷۷۰ھ)، ج ۲، ص ۱۳۷

☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۶۱۱

(۴) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۵۴

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۳۱۹

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۱۲۴

☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمربیضاوی شافعی، ج ۲، ص ۴۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۳۲۸

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۳۲۸

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمخشری مطبوعہ کراچی، ج ۳، ص ۱۹۲

☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمدبن یوسف الشہیربابی حَیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔ ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۶، ص ۴۱۳

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۸، ص ۵۰

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۸، ص ۲۹۲

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ، ج ۳، ص ۱۲۱

☆ مختصر تفسیر الطبری ازعلامہ ابوجعفربن محمدجریر الطبری، مطبوعہ دار القرآن الکریم بیروت، لبنان، ج ۱۸، ص ۵۰

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارة المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۳، ص ۱۱۱

☆ الدر المنثور ازحافظ جلا ل الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم، ایران، ج ۶، ص ۱۰۱

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج ۵، ص ۲۴۸

پس منظر:

قرآن مجید کا نزول جب شروع ہوا تو قریشِ مکہ اور مشرکین نے بطورِ عناد اس کا انکار کر دیا، وہ راتوں کو بیت اللہ کے گرد جمع ہوتے، قرآن مجید کے خلاف بیہودہ بکواس کرتے، صاحبِ قرآن نبی اکرم ﷺ کے خلاف ہرزہ سرائی کرتے، کبھی کہتے کہ یہ شاعر ہے، کبھی کہتے یہ ساحر (جادوگر) ہے، کبھی کہتے یہ مجنوں ہے، اسی طرح صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو ایذائیں دیتے، انہیں سب وشتم کرتے، مشرکین مکہ اس تکبر میں مبتلا تھے کہ ہم اہلِ حرم ہیں، بیت اللہ کی خدمت کرتے ہیں، ہم سب پر غالب ہیں، کوئی ہم سے غالب نہیں، گویا وہ تین بڑے جرموں کے مرتکب تھے۔

اول: حق کا انکار۔

دوم: رات کو بیہودہ بکواس میں مشغول رہنا۔

سوم: تکبر۔

حق تعالیٰ جل مجدہ نے ان کی تردید اس آیتِ مبارکہ میں فرمادی ہے۔(۵)

(۵) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۱۳۱۹

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۱۴۴

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی مطبوعہ ملتان، ۳، ص ۳۱۳

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۲۴۹

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت ۵۹۷ھ) مطبوعہ پشاور ج ۶، ص ۴۸۳

☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج ۲، ص ۷۴

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۳۲۸

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور ج ۳، ص ۳۲۸

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج ۳، ص ۱۹۶

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۸، ص ۴۹

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۸، ص ۲۹۲

☆ الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم، ایران، ج ۶، ص ۱۰۲

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۳، ص ۱۱۱

☆ مختصر تفسیر الطبری از علامہ ابو جعفر بن محمد جریر الطبری، مطبوعہ دار القرآن الکریم بیروت، لبنان، ج ۱۸، ص ۴۹

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن صاوی مالکی (م ۱۳۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ، ج ۳، ص ۱۲۱

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ اللہ تعالیٰ جل مجدہٗ اور اس کے محبوب رسول اکرم ﷺ پر تکبر کرنا کفر ہے اور عام مومنین کے ساتھ تکبر کرنا فسق اور حرام ہے، البتہ کفار کے مقابلہ میں تکبر کا اظہار ایمان ہے۔(۶)

﴿۲﴾ متبرک مقام پر بیٹھنا یا اس کی خدمت کا دعویٰ اسی کو نافع ہے جو ایمان سے متصف ہو، ورنہ یہ ساری کوشش بے سود ہے۔ مشرکینِ مکہ بیت اللہ کی خدمت کا دعویٰ کرتے اور اہلِ حرم ہونے پر فخر کرتے تھے، ان کے اس کردار کی اللہ تعالیٰ نے مذمت فرمائی ہے، جس کی وجہ ایمان سے خالی ہونا ہے۔(۷)

﴿۳﴾ نمازِ عشاء کے بعد رات کو ذکرِ الٰہی اور طاعتِ الٰہی پر مشتمل گفتگو کے علاوہ عام گفتگو کرنا مکروہ ہے۔ وجہ کراہت یہ ہے کہ دیر تک باتیں کرنے رہنے سے صبح دیر سے بیدار ہوگا اور اس کی صبح کی نماز ضائع ہو جائے گی۔ ایسا کہنا بھی ممکن ہے کہ نمازِ عشاء پڑھنے سے اس کے دن کے نامہ اعمال میں آخری نیکی درج ہو اور وہ رات کو بیہودہ قصہ گوئی میں اسے بھی ضائع کردے۔ یوں بھی یہ فطرت کے خلاف ہے، رات اللہ تعالیٰ نے آرام اور دن کو معاش کے لئے بنایا ہے۔ ارشادِ خداوندی ہے:

وَهُوَ الَّذِىْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِبَاسًا وَّالنَّوْمَ سُبَاتًا وَّ جَعَلَ النَّهَارَ نُشُوْرًا ۝ (سورۃ الفرقان: آیت ۴۷)

اور وہی ہے جس نے رات کو تمہارے لئے پردہ کیا اور نیند کو آرام، اور دن بنایا اٹھنے کے لئے۔

حدیث شریف میں ہے:

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيْثَ بَعْدَهَا (۸)

---

(۶) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۳۱۹

(۷) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۳۱۹

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۲۴

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۲۴۹

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۸، ص ۲۹۲

☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج ۲، ص ۷۴

(۸) ☆ رواہ البخاری عن ابی برزہ، ج ۱، ص ۸۰

☆ ولحوہ رواہ مسلم عن ابی برزۃ، ج ۱، ص ۲۳۰

☆ رواہ النسائی عن ابی برزہ، ج ۱، ص ۹۱

رسول اللہ ﷺ نمازِ عشاء سے پہلے سونے کو اور بعد نماز گفتگو سے منع فرماتے تھے۔

ایک اور حدیث شریف میں معاشرتی زندگی کے راہنما اصول بیان فرمائے۔

اِيَّاكُمْ وَالسَّمَرَ بَعْدَ هَدْأَةِ الرِّجْلِ فَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَايَدْرِىْ مَايَبِيْتُ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْ خَلْقِهٖ، اَغْلِقُوا الْاَبْوَابَ وَاَوْكُوا السِّقَاءَ وَخَمِّرُوا الْاٰنَاءَ وَاطْفِئُوا الْمَصَابِيْحَ (۹)

نمازِ عشاء پڑھنے کے بعد گفتگو سے پرہیز کرو، کوئی نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ نے رات کو اس کے لئے کیا پیدا کیا ہے، رات کو دروازے بند کردو، مشکیزہ کا منہ باندھ دو، برتن ڈھانپ دو، چراغ بجھا دو۔(۱۰)

(۴) نمازِ عشا کے بعد بیدار رہنا اور گفتگو کرنا چند محمود مقاصد کے لئے جائز بلکہ مستحب ہے۔ان میں سے بعض یہ ہیں۔

اول: دینی تعلیم و تعلم۔

دوم: اہلِ علم کے ساتھ گفتگو۔

سوم: مجلسِ ذکر و اذکار۔

چہارم: وعظ و نصیحت کی مجلس۔

پنجم: مہمان اور اہل و عیال سے جائز گفتگو کرنا۔

ششم: مسلمانوں کی اجتماعی حالت درست کرنے کے لئے مجلسِ مشاورت۔

ہفتم: اسلامی ملک کی سرحدوں کی حفاظت پر مامور عملہ۔

ہشتم: تیمارداری کے لئے۔

نہم: کسی غرضِ شرعی کے لئے۔

(بقیہ۸) ☆ رواه ابن ماجه عن ابى برزة، ص ۵۱

☆ رواه الدارمى عن ابى برزة، ج ۲، ص ۳۹۲

☆ رواه احمدعن ابى بزرة، ج ۴، ص ۴۲۰، ۴۲۲، ۴۲۵

(۹) ☆ راوه البخارى فى الادب المفردعن جابربن عبدالله، ص ۳۱۷

(۱۰) ☆ احكام القرآن ازامام ابوبكراحمدبن على رازى جصاص(م ۳۷۰ھ)مطبوعه دارالكتب العربيه بيروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۵۴

☆ احكام القرآن ازعلامه ابوبكر محمدبن عبدالله المعروف بابن العربى مالكى (م ۵۴۳ھ)مطبوعه بيروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۳۲۰

☆ الجامع لاحكام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالكى قرطبى(م ۶۶۸ھ)مطبوعه بيروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۱۲۴

وہم: کسی خیر کی انتظار میں بیدار رہنا وغیرہ۔

حدیث شریف میں ہے:

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنْتَظَرْنَا النَّبِیَّ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ حَتّٰى كَانَ شَطْرُ اللَّيْلِ يَبْلُغُهٗ فَجَآءَ فَصَلّٰى لَنَا ثُمَّ خَطَبَنَا فَقَالَ: اِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلُّوْا وَاِنَّكُمْ لَمْ تَزَالُوْا فِیْ صَلَاةٍ مَا انْتَظَرْتُمُ الصَّلٰوةَ (۱۱)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک رات ہم نبی اکرم ﷺ کا انتظار کرتے رہے یہاں تک کہ رات کا ایک حصہ گزر گیا، پھر آپ تشریف لائے اور ہمیں نمازِ (عشاء) پڑھائی، پھر آپ نے خطبہ دیا اور فرمایا: بے شک بعض صحابہ نماز پڑھ چکے ہیں اور تم جب تک نماز کی انتظار میں رہے نماز کا ثواب پاتے رہے۔ (۱۲)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۔ ۶/ ربیع الانور ۱۴۲۷ھ/ ۵/ اپریل ۲۰۰۶ء بروز بدھ سورۃ المؤمنون کے شرعی احکام کی تسوید و تالیف کی تکمیل کے مراحل طے ہوئے۔

مولا کریم قرآن مجید کے بقیہ احکام کی ترتیب و تالیف مکمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ نبی الکریم ﷺ

☆☆☆☆☆

---

(۱۱) ☆ رواہ البخاری عن انس، ج ۱، ص ۸۴

(۱۲) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۵۵

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۳۲۰

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۱۲۶

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج ۶، ص ۹۳

17B

باب (۲۹۷)

﴿زنا، لواطت، ہم جنس پرستی، دیگر بدکاریاں اور ایڈز سے حفاظت کی تدبیر﴾

﴿بِسۡمِ اللهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ﴾

اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِیۡ فَاجۡلِدُوۡا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنۡهُمَا مِائَةَ جَلۡدَةٍ ۖ وَّ لَا تَاۡخُذۡكُمۡ بِهِمَا رَاۡفَةٌ فِیۡ دِيۡنِ اللهِ اِنۡ كُنۡتُمۡ تُؤۡمِنُوۡنَ بِاللهِ وَ الۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ ۚ وَلۡيَشۡهَدۡ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ۝ (سورۃ النور آیت ۲)

جو عورت بدکار ہو اور جو مرد، تو ان میں سے ہر ایک کو سو کوڑے لگاؤ اور تمہیں ان پر ترس نہ آئے اللہ کے دین میں اگر تم ایمان لاتے ہو اللہ اور پچھلے دن پر اور چاہیئے کہ ان کی سزا کے وقت مسلمانوں کا ایک گروہ حاضر ہو۔

حل لغات:

اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِیۡ : جو عورت زنا کرے اور جو مرد زنا کرے، ان کلمات میں الف لام موصول کا ہے، یعنی جو عورت اور مرد بدکاری کر لیں۔ آیت کے اگلے حصے میں ان کی شرعی سزا کا بیان ہے۔

یاد رہے قرآن مجید کا عمومی اسلوب یہ ہے کہ جب وہ مرد اور عورت کو اکٹھا بیان کرتا ہے تو بالعموم مرد کا ذکر مقدم ہوتا ہے۔ آیت زیبِ عنوان میں اس کا خلاف ہے، اس کی وجہ مفسرین اور علماء نے یہ بیان کی ہے کہ زنا کا

داعیہ عورت میں زیادہ ہے۔ مرد سے عورت کی شہوت غالب ہوتی ہے اور اگر عورت مرد کو زنا کے لئے تمکین (قدرت) نہ دے، یہ فعل وقوع پذیر نہیں ہوتا۔ اس لئے زانی عورت کا ذکر مقدم کیا گیا ہے۔ بخلاف اَلسَّارِقُ وَ السَّارِقَةُ میں کہ چوری کی جرأت عورت کی نسبت مرد میں زیادہ ہوتی ہے۔ اس لئے یہاں مرد کا ذکر پہلے کیا گیا ہے۔

فَاجْلِدُوْا: کوڑے مارو۔ جَلَدَ (از باب ضَرَبَ) جَلْدَةً کوڑے مارنا۔ جِلْدَ: مضبوط، قوی، انسان کے جسم اور اس کے اعضاء، پوست، کھال۔ (۱)

رَاْفَةٌ: بہت زیادہ مہربانی۔ رَاْفَةٌ سے مراد شدید مہربانی ہے اور یہ رحمت سے خاص ہے۔ کیونکہ رحمت بعض اوقات کسی مصلحت کے پیشِ نظر نہ چاہتے ہوئے کی جاتی ہے اور رَاْفَةٌ رحمت کا مبالغہ ہے اور خوش دلی سے کی جاتی ہے۔ نیز اس سے مقصد ازالہِ ضرر بھی ہوتا ہے۔ آیتِ مبارکہ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ میں اس کا مفہوم واضح ہو جاتا ہے۔ (۲)

طَائِفَةٌ: لوگوں کی جماعت، ایک رائے و مذہب کے لوگ۔ (۳)

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ مرد اور عورت اگر زنا کر بیٹھیں اور اگر غیر شادی شدہ ہوں تو ان میں سے ہر ایک کو سو کوڑے لگاؤ۔ کوڑے لگاتے وقت ان پر ترس نہ کرو کہ کم لگاؤ اور نہ تشدد کرو کہ زیادہ لگاؤ۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حد مقرر ہے۔ اگر تم ایمان دار ہو اور آخرت پر تمہارا ایمان ہے تو ایسا ہی کرو۔ جب بدکار عورت اور بدکار مرد کو سزا دی جا رہی ہو تو مسلمانوں کی ایک جماعت بطورِ عبرت وہاں حاضر رہے۔

---

(۱) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ص ۱۹۸
☆ مفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل المقلب با لراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۹۵
☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مولفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی (م ۷۷۰ھ)، ج ۱، ص ۵۲

(۲) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ص ۲۲۳
☆ مفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل المقلب با لراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۲۰۸
☆ الفروق اللغویۃ مولفہ ابو ہلال الحسن بن عبداللہ بن سہل العسکری (م ۴۰۰ھ) مطبوعہ کوئٹہ، ص ۲۲۱
☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۶، ص ۱۱۳

(۳) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ص ۷۵۸
☆ مفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل المقلب با لراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۳۲۱
☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مولفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی (م ۷۷۰ھ)، ج ۲، ص ۱۴
☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۶، ص ۱۸۵

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ حد ایک قسم کی سزا ہے جس کی مقدار شریعت کی طرف سے مقرر ہے کہ اس میں کمی بیشی نہیں ہو سکتی۔ اس سے مقصود لوگوں کو ایسے کاموں سے باز رکھنا ہے جس کی یہ سزا ہے اور جس پر حد قائم کی گئی ہو وہ جب تک توبہ نہ کرے محض حد قائم کرنے سے پاک نہ ہوگا۔ اور تعزیر وہ سزا ہے جو حاکم یا قاضی کسی جرم کے مطابق اپنی رائے سے دیتا ہے۔ یہ مقرر نہیں، گناہ کے بڑا ہونے یا چھوٹا ہونے کے باعث بدلتی رہتی ہے۔ اس مسئلہ کے دلائل آئندہ سطور میں آرہے ہیں۔

﴿۲﴾ زنا، جس میں حد واجب ہوتی ہے، یہ ہے کہ مرد کا عورت مشتہاۃ (شہوت والی) کے آگے کے مقام میں بطورِ حرام بقدرِ حشفہ دخول کرنا اور وہ عورت اس کی زوجہ ہو نہ باندی ہو نہ ان دونوں کا شبہ ہو، نہ شبہ اشتباہ ہو، وطی کرنے والا مکلف ہو، گونگا نہ ہو، نہ مجبور کیا گیا ہو۔ یہ گناہ دارالاسلام میں واقع ہو۔ دبر میں جماع کرنا شرعاً زنا نہیں کہلاتا خواہ مفعول مرد ہو یا عورت۔ ایسا فعل لواطت کہلاتا ہے۔

یاد رہے کہ لواطت کے مسائل سورۃ النساء کی آیت:۱۶ کے احکام میں گزر چکے ہیں۔ (۴)

﴿۳﴾ علمائے ملت کا اتفاق ہے کہ اگر زانیہ اور زانی (العیاذ باللہ) آزاد، عاقل، بالغ اور کنوارے ہوں تو ہر ایک کو سو کوڑے مارے جائیں۔ آیت زیبِ عنوان میں یہی حکم دیا گیا ہے۔ اس سے زیادہ حد شرعی نہیں۔ جس کا حکم سورۃ النساء (آیت ۱۵) میں وعدہ کیا گیا تھا وہ اس آیت میں بیان کر دیا گیا ہے۔ یہ آیت تکمیلِ حکم کا درجہ رکھتی ہے۔ ہاں اقامتِ حد کے بعد اگر حاکم یا قاضیِ وقت کی مصلحتِ عامہ کا تقاضا ہو تو وہ مجرموں کو شہر بدر کرنے کی سزا بھی

---

(۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۱۴۳

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۴۲

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۳ ص ۱۳۱، ۱۳۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۳۳۴

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۳۳۴

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج ۶، ص ۱۱۴

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۸، ص ۷۸

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۸، ص ۳۳۵

ے سکتا ہے۔اس کو تعزیر کہتے ہیں۔ یہ ناجائز نہیں۔(۵)

﴿۴﴾ ☆ اگر زانیہ اور زانی شادی شدہ ہوں تو ان کو رجم کیا جائے گا (اتنے پتھر مارے جائیں گے کہ وہ مر جائیں)۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کا اسی پر اجماع ہے۔ بعد کے علماء وائمہ کا بھی اسی پر اجماع ہے۔ رجم (سنگسار) کا حکم حدیثِ متواتر معنویہ سے ثابت ہے۔ جیسے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شجاعت اور حاتم طائی کی سخاوت تواترِ معنویہ سے ثابت ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک موقعہ پر ارشاد فرمایا:

اِنَّ اللّٰہَ بَعَثَ مُحَمَّدًاﷺ بِالْحَقِّ وَاَنْزَلَ عَلَیْہِ الْکِتَابَ فَکَانَ مِمَّا نَزَّلَ اللّٰہُ اٰیَۃَ الرَّجْمِ فَقَرَاْنَاھَا وَ عَقَلْنَاھَا وَ وَعَیْنَاھَا رَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِﷺ وَرَجَمْنَا بَعْدَہٗ. الحدیث(۶)

---

(۵) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۲۵۵

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللّٰہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۱۳۲۶

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللّٰہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۱۴۳

☆ مختصر تفسیر الطبری از علامہ ابوجعفر بن محمد جریر الطبری، مطبوعہ دار القرآن الکریم بیروت، لبنان، ج ۱۸، ص ۸۲

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص ۲۶۰

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۳۲۱

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۳، ص ۱۳۴

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج ۳، ص ۱۲۷

☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللّٰہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج ۲، ص ۷۹

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۳۳۴

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللّٰہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۳۳۴

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۸، ص ۷۸

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۶، ص ۱۱۴

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۴۱

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص ۲۱۲

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۸، ص ۳۱۹

(۶) ☆ رواہ البخاری عن عمر، ج۲، ص ۱۰۰۹

☆ رواہ مسلم عن عمر، ج۲، ص ۶۵

☆ رواہ ابو داؤد عن عمر، ج۲، ص ۲۵۸

☆ رواہ الترمذی عن عمر، ج ۱، ص ۲۰۷

☆ رواہ ابن ماجہ نحوہ عن عمر، ص ۱۸۶

☆ رواہ الدارمی عن عمر، ج۲، ص ۲۳۴

☆ رواہ موطا عن عمر، ص ۷۱۷

بے شک اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا اور آپ پر کتاب (قرآن مجید) نازل فرمائی۔ اللہ تعالیٰ نے کتاب میں آیت رجم بھی نازل فرمائی (جس کی تلاوت منسوخ ہو چکی ہے لیکن حکم باقی ہے) ہم نے وہ آیت پڑھی ہے، اسے سمجھا ہے اور اسے یاد کیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس آیت کے مطابق سنگسار کیا ہے اور آپ کے بعد ہم نے بھی رجم کیا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے حضرت ماعز اسلمی رضی اللہ عنہ کو رجم کروایا، جبکہ انہوں نے خود زنا کا چار مرتبہ اقرار کیا تھا۔ یہ حدیث کتبِ صحاح میں متعدد طریقوں سے مروی ہے۔(۷)

حضور پاک ﷺ نے زمانہ حیاتِ ظاہری میں قبیلہ غامدیہ کی عورت کو سنگسار کرایا جب کہ اس نے خود حاضر ہو کر زنا کا اقرار کیا تھا۔

اسی طرح قبیلہ جہنیہ کی ایک عورت کو رجم کرایا۔ اس نے بھی زنا کا خود اقرار کیا تھا۔(۸) حدیث شریف میں ہے:

لَا یَحِلُّ دَمُ اِمْرَءٍ مُسْلِمٍ یَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اِنِّیْ رَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا بِاِحْدٰی ثَلَاثٍ، اَلنَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَالثَّیِّبُ الزَّانِیْ وَالْمَارِقُ لِدِیْنِهٖ التَّارِکُ لِلْجَمَاعَةِ.(۹)

کسی مسلمان کا خون بہانا جائز نہیں جو یہ گواہی دیتا ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں اور یہ کہ میں اللہ کا رسول ہوں مگر تین وجہ سے (اس کا خون بہانا جائز ہے) قتل کے بدلے قتل، شادی شدہ زانی

---

(۷) ☆ رواہ البخاری ومسلم عن ابن عباس
☆ رواہ الترمذی وابن ماجہ من حدیث ابی ہریرۃ
☆ رواہ البخاری ومسلم من حدیث ابوہریرۃ وابن عباس وجابروغیرہ

(۸) ☆ رواہ مسلم من حدیث عمران بن حصین

(۹) ☆ رواہ البخاری عن عبداللہ بن مسعود، ج۲، ص۱۰۱۶
☆ رواہ مسلم عن عبداللہ بن مسعود، ج۲، ص۵۹
☆ رواہ ابوداؤد عن عبداللہ بن مسعود، ج۲، ص۲۵
☆ رواہ الترمذی عن عبداللہ بن مسعود، ج۱، ص۲۰۱ (مِنْ اَوْجُهٍ کَثِیْرَةٍ)
☆ رواہ النسائی عن عبداللہ بن مسعود، ج۲، ص۱۶۵
☆ رواہ الدارمی فی کتاب السیر
☆ رواہ احمد، ج۱، ص۶۱، ۶۲، ۷۰...........

اور دین کو چھوڑ کر جماعتِ مسلمین سے الگ ہو جانے والا (مرتد)۔(۱۰)

﴿۵﴾ زانیہ اور زانی میں سے اگر ایک شادی شدہ ہو اور دوسرا غیر شادی شدہ تو شادی شدہ کو رجم کیا جائے گا اور غیر شادی شدہ کو سو کوڑے لگائیں جائیں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک مقدمہ میں یہی فیصلہ کیا تھا۔

حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں دو شخصوں نے اپنا مقدمہ پیش کیا۔ ایک نے کہا: کتاب اللہ کے مطابق ہمارے درمیان فیصلہ کر دیجئے اور مجھے کچھ بولنے کی اجازت دیجئے۔ حضور ﷺ نے فرمایا بیان کرو۔ اس شخص نے کہا کہ میرا بیٹا اس شخص کے پاس مزدور تھا۔ میرے بیٹے نے اس کی بیوی کے ساتھ زنا کیا۔ لوگوں نے مجھے کہا کہ تیرے بیٹے کو سنگساری کی سزا دی جائے گی، میں نے سزا سے بچانے کے لئے بطورِ معاوضہ اس شخص کو سو بکریاں اور ایک باندی دے دی۔ پھر علماء سے دریافت کیا تو انہوں نے کہا تیرے بیٹے کو سو کوڑے مارے جائیں گے اور ایک سال کے لئے شہر بدر کیا جائے گا۔ اور اس عورت کو سنگسار کیا جائے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا۔

اَمَّا وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَاَقْضِیَنَّ بَیْنَکُمَا بِکِتَابِ اللّٰهِ، اَمَّا غَنَمُکَ وَجَارِیَتُکَ فَرَدٌّ عَلَیْکَ وَاَمَّا اِبْنُکَ فَعَلَیْهِ مِائَةٌ وَ تَغْرِیْبُ عَامٍ وَ اَمَّا اَنْتَ یَا اُنَیْسُ فَاغْدُ عَلٰی اِمْرَأَةِ

(۱۰)
- ☆ احکام القرآن از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۲۶۴
- ☆ احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۱۳۲۶
- ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲، ص ۱۴۳
- ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص ۲۶۰
- ☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج۲، ص ۷۹
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۲۳۴
- ☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج۳، ص ۱۲۷
- ☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۶، ص ۴۲۸
- ☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص ۲۱۲
- ☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۴۱
- ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۸، ص ۷۸
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۳، ص ۱۳۴
- ☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۳۲۱
- ☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ، سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج۵، ص ۳۶۵

هٰذَا فَاِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَزَیْدِبْنِ خَالِدٍ (۱۱)

اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے مَیں تمہارے درمیان کتاب اللہ کے موافق فیصلہ کروں گا۔ تیری بکریاں اور باندی تجھ پر لوٹادی جائے گی۔ تیرے بیٹے کو سو کوڑے مارے جائیں گے اور ایک سال جلاوطن کردیا جائے گا۔ اور اے انیس (عورت کے قبیلے کا ایک فرد) تو صبح اس عورت کے پاس جا اگر وہ زنا کا اعتراف کرے تو اسے رجم کردو۔ چنانچہ اس عورت نے اعتراف کرلیا تو اسے رجم کیا گیا۔ (۱۲)

﴿۶﴾ شادی شدہ زانیہ یا زانی کو سنگسار کرنے سے پہلے کوڑوں کی سزا نہیں دی جائے گی۔ حضرت زید اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما کی مرویات ابھی پہلے گذر چکی ہیں کہ عورت کو سنگسار کرنے سے پہلے کوڑے مارنے کا حکم نہیں دیا گیا۔ (۱۳)

---

(۱۱) ☆ رواہ البخاری عن ابی ہریرۃ، ج ۱، ص ۱۰۷۸

☆ رواہ مسلم عن زیدبن خالد، ج ۲، ص ۶۹

☆ رواہ ابوداؤد عن ابی ہریرۃ، ج ۲، ص ۲۶۲

☆ رواہ الترمذی عن ابی ہریرۃ وزیدبن خالد، ج ۱، ص ۲۰۷

☆ رواہ النسائی عن ابی ہریرۃ وزیدبن خالد، ج ۲، ص ۳۰۸

☆ رواہ ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ وزیدبن خالد، ص ۱۸۶

☆ رواہ الدارمی فی الحدود

☆ رواہ الموطا فی الحدود

☆ رواہ احمد، ج ۳، ص ۱۱۵، ۱۱۶

(۱۲) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۵۶

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۸، ص ۳۲۸

(۱۳) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۵۷

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۱۴۴

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمربن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج ۳، ص ۲۱۴

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۳، ص ۱۳۵

☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمدبن یوسف الشہیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۶، ص ۴۲۸

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج ۶، ص ۱۱۵

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۲۶۱

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۴۱

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۸، ص ۳۲۹

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۰ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۸، ص ۷۹

﴿۷﴾ قرآن مجید میں ''اِحْصَانٌ'' متعدد معنوں میں استعمال ہوا ہے:

اول: نکاح: وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَامَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ الآیۃ (سورۃ النساء آیت ۲۴)

اور حرام ہیں شوہر دار عورتیں مگر کافروں کی عورتیں جو تمہاری ملک میں ہوں۔

دوم: آزادی: فَاِذَآ اُحْصِنَّ فَاِنْ اَتَیْنَ بِفَاحِشَۃٍ فَعَلَیْهِنَّ نِصْفُ مَاعَلَی الْمُحْصَنٰتِ مِنَ الْعَذَابِ. الآیۃ

(سورۃ النساء آیت ۲۵)

جب وہ قید میں آجائیں پھر برا کام کریں تو ان پر اس سزا کی آدھی جو آزاد عورتوں پر ہے۔

اُحْصِنَّ سے مراد نکاح کر لینا اور اَلْمُحْصَنٰتُ سے مراد آزاد عورتیں۔

سوم: عفت: وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ مِنْ قَبْلِکُمْ. الآیۃ

(سورۃ المائدۃ آیت ۵)

اور پارسا عورتیں مسلمان اور پارسا عورتیں ان میں سے جن کو تم سے پہلے کتاب ملی۔

اَلْمُحْصَنٰتُ میں عفت والی پاک دامن عورتیں مراد ہیں۔(۱۴)

﴿۸﴾ رجم کرنے کے لئے زانی اور زانیہ کا آزاد، عاقل، بالغ ہونا ضروری ہے اور یہ بھی لازم ہے کہ اس نے صحیح طریقہ سے نکاح کیا ہو اور نکاح کے بعد زوجہ سے صنفی قربت بھی کر لی ہو۔ اس کا مسلمان ہونا بھی شرط ہے۔ ان میں سے اگر ایک شرط بھی مفقود ہوئی تو رجم کا حکم جاری نہیں کیا جائے۔ حدیث شریف میں ہے:

مَنْ اَشْرَکَ بِاللّٰہِ فَلَیْسَ بِمُحْصِنٍ(۱۵)

جس نے اللہ کے ساتھ شرک کیا وہ محصن نہیں اور رجم کے لئے زانی کا محصن ہونا لازمی ہے۔

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے ایک یہودی یا عیسائی عورت سے نکاح کا ارادہ کیا لیکن رسول اللہ ﷺ نے ان کو منع فرما دیا۔ اور فرمایا: اِنَّھَا لَا تُحْصِنُکَ.(۱۶)

---

(۱۴) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۳۳۰

(۱۵) ☆ رواہ اسحق بن راھویہ فی مسندہ

☆ رواہ الدارقطنی عن ابن عمر، ج۲، ص۱۴۸

☆ رواہ البیھقی، عن ابن عمر، ج۸، ۲۱۶

(۱۶) ☆ رواہ الدارقطنی

غیر مسلمہ سے نکاح کرنا تجھے محصن نہیں بنا سکتا۔(۱۷)

﴿۹﴾ اگر کسی آزاد، عاقل، بالغ مسلمان نے نابالغہ سے یا دیوانی سے یا کتابیہ عورت سے نکاح کرلیا اور قربت صنفی (جماع) بھی ہوگئی ہو تب بھی وہ محصن قرار نہیں پائے گا، اگر اس کے بعد زنا کرے گا تو قابلِ رجم نہیں۔ البتہ تعزیر کا مستوجب ہے۔(۱۸)

﴿۱۰﴾ اگر آزاد، عاقل، بالغ عورت نے کسی نابالغ یا دیوانے سے نکاح کرلیا اور جماعی قربت بھی ہوگئی، تب بھی وہ محصنہ قرار نہیں پائے گی، اگر اس کے بعد زنا کی مرتکب ہوجائے گی تو اس کو رجم نہیں کیا جائے گا۔(۱۹)

﴿۱۱﴾ زانی مرد اگر عاقل ہے اور عورت پاگل تو حدِ شرعی مرد پر جاری ہوگی۔ اور اگر زانیہ عورت عاقل اور زانی مرد پاگل تو عورت پر حد جاری نہ ہوگی۔ کیونکہ فعلِ زنا کا فاعل تو مرد ہوتا ہے، عورت تو محلِ زنا ہے۔ عورت کو زانیہ مجازاً کہا جاتا ہے حقیقت میں عورت تو مزنیہ ہوتی ہے۔ عورت کو جو زنا کی سزا دی جاتی ہے وہ صرف اس وجہ سے کہ اس نے مرد کو فعلِ زنا کی اجازت دی۔(۲۰)

---

(۱۷) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۳۳۱
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاھور، ج۳، ص ۳۳۴
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاھور، ج۳، ص ۳۳۴
☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۶، ص ۱۱۴
☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشھیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴۔۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۶، ص ۴۲۸
☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص ۲۱۲
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی(م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۶، ص ۸۰
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر، ج۲۳، ص ۱۳۹

(۱۸) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر، ج۲۳، ص ۱۲۳
☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص ۲۱۲
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاھور، ج۳، ص ۳۳۴
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاھور، ج۳، ص ۳۳۴
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۳۳۱
☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشھیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴۔۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۶، ص ۴۲۸

(۱۹) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۳۳۳
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر، ج۲۳، ص ۱۳۹

(۲۰) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۳۳۴
☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشھیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴۔۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۶، ص ۴۲۸

﴿۱۲﴾ اگر کسی نے اپنی حائضہ بیوی۔ سے، یا اپنی روزہ دار بیوی سے، یا حج یا عمرہ کا احرام باندھے ہوئی بیوی سے صحبت کر لی ہو تو اس کو زنا نہیں کہا جائے گا۔ اس فعل قبیح پر حد جاری نہ ہو گی۔ کیونکہ ان تمام صورتوں میں کسی قدر ملکیت موجود ہے، ہاں ایسا کرنے پر گناہ گار ضرور ہو گا۔ اسے تعزیر کی جائے گی۔ (۲۱)

﴿۱۳﴾ حاکم کے لئے بہتر ہے کہ مجرم کو شبہ کا فائدہ دے کر معاف کر دے۔ ایسا کرنا عین تقاضائے شریعت ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے واضح ارشاد اس سلسلہ میں موجود ہیں۔ ایک حدیث میں ہے۔

اِدْرَءُوا الْحُدُوْدَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ مَا اسْتَطَعْتُمْ فَاِذَا كَانَ لَهٗ مَخْرَجٌ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهٗ فَاِنَّ الْاِمَامَ اَنْ يَخْطِئَ فِي الْعَفْوِ خَيْرٌ مِنْ اَنْ يَخْطِئَ فِي الْعُقُوْبَةِ. (۲۲)

جہاں تک ہو سکے مسلمانوں سے حدود ساقط کرو۔ جب کسی مجرم کے بچاؤ کا راستہ پاؤ تو اسے چھوڑ دو۔ کیونکہ حاکم کا معاف کرنے میں خطا کرنا اسے سزا دینے میں خطا کرنے سے بہتر ہے۔

ایک اور حدیث شریف میں ہے۔

قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لَئِنْ اُعَطِّلَ الْحُدُوْدَ بِالشُّبُهَاتِ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اُقِيْمَهَا بِالشُّبُهَاتِ. (۲۳)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ شبہات کی بنا پر حدود کو معطل کرنا میرے نزدیک شبہات کی بنا پر سزا دینے سے محبوب ہے۔

شبہ کی وجہ سے سقوط حد والی حدیث کو ساری امت نے قبول کیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام کے جو اقوال اس سلسلہ میں مروی ہیں تو مسئلہ کا قطعی الثبوت ہونا واضح ہو جاتا ہے۔

حضرت ماعز رضی اللہ عنہ سے حضور نے ﷺ فرمایا: شاید تو نے بوسہ لیا ہو گا، شاید تو نے چھو لیا ہو گا، شاید تو نے دیکھ لیا ہو گا۔

---

(۲۱) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۳۳۵

(۲۲) ☆ رواہ الترمذی عن عائشۃ، ج ۱، ص ۲۰۶

☆ رواہ ابن ابی شیبہ عن عائشۃ، ج۶، ص ۵۱۶

(۲۳) ☆ رواہ ابن ابی شیبہ بن عمر، ج۲، ص ۵۱۴

لَعَلَّکَ قَبَّلْتَ اَوْغَمَزْتَ اَوْنَظَرْتَ قَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ لَا۔ الحدیث (۲۴)

گویا حضور ﷺ نے زنا کے اقرار کے بعد حضرت ماعز کو اپنے اقرار سے لوٹ جانے کی درپردہ تلقین فرمائی۔ تا کہ حد قائم کرنے میں شبہ پیدا ہو جائے۔ اس کا فائدہ سوائے اس کے اور کچھ نہ تھا کہ اگر وہ حضور ﷺ کے جواب میں ہاں کہہ دیتے تو جرم کے ثبوت میں شبہ ہو جاتا اور شبہ کی بنا پر حضور ﷺ اسے چھوڑ دیتے۔

اسی طرح چوری کے ایک مقدمہ میں جو حضور ﷺ کے سامنے پیش ہوا آپ نے چور سے فرمایا:

مَا اَخَالُکَ سَرَقْتَ (۲۵)

میرے خیال میں تو نے چوری نہیں کی۔

ایسا کرنا بھی شبہ کی بنا پر حد ساقط کرنے کے مترادف تھا۔ (۲۶)

﴿۱۴﴾ شبہ دو طرح کا ہوتا ہے۔ اول: شبہ اشتباہ

یعنی ایسا شبہ جو شبہ میں پڑنے والوں کے لئے تو ہوتا ہے اور جو شبہ نہ کریں ان کے لئے نہیں ہوتا۔ ایسا شبہ اس وقت ہوتا ہے جب علت کی کوئی واقعی دلیل تو موجود نہیں ہوتی، لیکن مرتکب زنا اس چیز کو دلیل سمجھ لیتا ہے جو واقع میں دلیل نہیں ہو سکتی۔ مثلاً جس عورت کو تین طلاقیں دے چکا ہے اور وہ ابھی عدت میں ہے، اس سے قربت کر لی، یہ سمجھ کر کہ ابھی حقوقِ نکاح باقی ہیں۔ عدت کا نفقہ میں دے رہا ہوں اور عدت میں عورت کا نکاح کسی دوسرے سے ہو بھی نہیں سکتا، اس صورت میں اگر اس کو حرمتِ قربت کا علم نہیں ہے اور صحبت کر لی تو اگرچہ یہ فعل زنا ہوگا لیکن حدِ زنا جاری نہیں ہوگی اور اگر حرمتِ قربت کا علم رکھتے ہوئے ایسا کرے گا تو۔ زنا

---

(۲۴) ☆ رواہ البخاری عن ابی عباس، ج۲، ص۱۰۰۸

☆ رواہ احمد، ج۱، ص۲۳۸، ۲۵۵، ۲۷۰

(۲۵) ☆ رواہ ابو داؤد عن ابی امیہ مخزومی، ج۲، ۲۵۴

☆ رواہ النسائی عن ابی امیہ مخزومی، ج۲، ۲۵۴

☆ رواہ ابن ماجہ فی الحدود

☆ رواہ الدارمی فی الحدود

☆ رواہ احمد، ج۵، ص۲۹۲

(۲۶) ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۸، ص۸۳

جاری ہوگی۔

دوم: شبۂ مِلک: یہ اس وقت ہوتا ہے جب واقع میں علت کی کوئی دلیل موجود ہو لیکن شبہ کرنے والے نے سمجھنے میں غلطی کی ہو۔ مثلاً جس عورت کو طلاقِ کنائی دی ہو اور وہ عدت میں ہو۔ اس سے طلاق دینے والے نے بغیر نکاحِ جدید کے قربت کر لی تو اس پر حدِ زنا جاری نہ ہوگی، کیونکہ بعض فقہاء کے نزدیک طلاق کنائی دینے کے بعد حقِ رجوع باقی رہتا ہے، اسی طرح بغیر گواہوں کے نکاح کا مسئلہ ہے کہ بغیر گواہ منکوحہ سے قربت حدِ زنا کی موجب نہیں۔ خواہ وہ حرمت کا عقیدہ رکھتا ہو۔ (۲۷)

﴿۱۵﴾ جس عورت کے ساتھ نکاح حرام ہو اور کسی نے اس سے نکاح کر لیا اور صحبت بھی کر لی تو اس پر حد جاری نہیں ہوگی لیکن اس کو جرم کی سزا بہت سخت دی جائے گی۔ کیونکہ ہر عورت محلِ نکاح ہے اس نے عورت سے نکاح ہی کیا ہے، ہاں بعض عورتیں نکاحِ مخصوص کا محل نہیں ہیں، اس لئے ان سے نکاح باطل ہے، اس لئے شبہ پیدا ہو گیا۔ شبہ اسی کو کہتے ہیں جو حقیقت سے مشابہت رکھتا ہو۔ وہ حقیقت تو نہیں بن سکتا۔ پس شبہ نہیں چاہتا کہ کسی طور پر اس کی حلت ہو سکتی ہے۔ قطعاً حرام ہونے کی صورت میں بھی حلت کا شبہ ہو سکتا ہے اور جب شبہ پیدا ہو گیا تو یہ فعل زنا نہیں ہوا۔ اس لئے اس پر حدِ زنا جاری نہ ہوگی۔ (۲۸)

﴿۱۶﴾ ثبوتِ زنا کے لئے چار مردوں کی شہادت ضروری ہے، اس پر علماء کا اتفاق ہے۔ عورتوں کی شہادت سے ثبوتِ زنا نہیں ہوتا اور چار سے کم مردوں کی شہادت بھی کافی نہیں۔ ارشادِ ربانی ہے۔

وَالّٰتِیْ یَاْتِیْنَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِّسَآءِ كُمْ فَاسْتَشْهِدُوْا عَلَیْهِنَّ اَرْبَعَةً مِّنْكُمْ الآیة

(سورۃ النساء آیت ۱۵)

اور تمہاری عورتوں میں جو بدکاری کریں ان پر خاص اپنے میں سے چار مردوں کی گواہی لو۔ ایک اور آیت میں ہے:

(۲۷) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۸، ص ۳۳۷

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۴۲

(۲۸) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۸، ص ۳۳۸

لَوْ لَا جَآءُ وْ عَلَيْهِ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ الآية (سورة النور آيت ۱۳)

اس پر چار گواہ کیوں نہ لائے۔(۲۹)

﴿۱۷﴾ زنا حرام اشد حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔ اس پر شرعاً حد مقرر ہے۔ دین اور دنیا میں خسارہ کا کام ہے۔ رب تعالیٰ نے اسے شرک جیسے عظیم گناہ کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰـهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِىْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا ۝ (سورة الشعرآء آيت ۶۸)

اور وہ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پوجتے اور اس جان کو جس کی اللہ نے حرمت رکھی، ناحق نہیں مارتے اور بدکاری نہیں کرتے، اور جو یہ کام کرے وہ سزا پائے گا۔

حدیث شریف میں زنا کی قباحت یوں بیان ہوئی:

يَا مَعْشَرَ النَّاسِ اتَّقُوا الزِّنٰى فَاِنَّ فِيْهِ سِتُّ خِصَالٍ ثَلٰثٌ فِى الدُّنْيَا وَثَلٰثٌ فِى الْاٰخِرَةِ: اَمَّا فِى الدُّنْيَا فَيَذْهَبُ الْبَهَآءُ وَ يُوْرِثُ الْفَقْرَ وَيَنْقُصُ الْعُمُرَ وَاَمَّا فِى الْاٰخِرَةِ فَسَخَطُ اللّٰهِ وَسُوْءُ الْعَذَابِ وَعَذَابُ النَّارِ.(۳۰)

اے لوگو! زنا سے بچتے رہو، کیونکہ اس میں چھ خصلتیں ہیں، تین دنیا میں اور تین آخرت میں، دنیا کی خصلتیں یہ ہیں، کہ زانی کے چہرے کی رونق جاتی رہتی ہے، زنا فقر (مفلسی) پیدا کرتا ہے اور عمر گھٹاتا ہے، آخرت کی خصلتیں یہ ہیں اللہ تعالیٰ کا غضب، برا عذاب، دوزخ کا عذاب۔ اس لئے زنا اور اس کے مقدمات سے مسلمانوں کو بچتے رہنا لازمی ہے۔(۳۱)

﴿۱۸﴾ لواطت اور ہم جنس پرستی بھی حرام ہے۔ ''ایڈز'' جیسی نامراد مہلک مرض اسی سے پیدا ہوتی ہے۔ حدیث شریف

---

(۲۹) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۸، ص ۳۴۱

(۳۰) ☆ رواہ عن حذیفہ رضی اللہ عنہ

(۳۱) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۳، ص ۱۳۱

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۸، ص ۱۱۵

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۱۴۳

نے صدیوں پہلے اس کی نشان دہی اور حرمت بیان کردی۔ حدیث شریف کے کلمات یوں ہیں۔

اِذَا اَتَی الرَّجُلُ الرَّجُلَ فَهُمَا زَانِيَانِ وَاِذَا اَتَتِ الْمَرْاَةُ الْمَرْاَةَ فَهُمَا زَانِيَانِ. (۳۲)

جب مرد مرد سے صنفی قربت کرے تو دونوں زانی ہیں اور جب عورت عورت سے صنفی قربت کرے تو دونوں زانی ہیں۔

یاد رہے کہ انسانی اعضا انسان کے پاس اللہ تعالیٰ کی امانت ہیں، انسان اپنے اعضا کو بے محل استعمال کرنے کا مجاز نہیں، ایسے بدکار اس غلط فہمی کا شکار ہیں کہ وہ اپنے اعضاء کو استعمال کرنے میں ہر طرح سے آزاد ہیں، مولا تعالیٰ اس بے راہ روی سے محفوظ رکھے۔ (۳۳)

﴿۱۹﴾ ثبوتِ زنا کے لئے چار مردوں کی ایک ہی مجلس میں بیک وقت شہادت ضروری ہے۔ اگر چار مردوں نے الگ الگ متفرق اوقات میں یا متعدد مجالس میں شہادت دی تو ثبوتِ زنا نہ ہوگا۔ اور شاہدوں کو تہمت لگانے والا قرار دیا جائے گا۔ ان کی شہادت واجب الرد ہوگی۔ کیونکہ ابتداء میں ایک گواہ یا دو یا تین مرد پیش ہوئے اس وقت نصابِ شہادت پورا نہ تھا۔ اور جب قلتِ تعداد کی وجہ سے ان کی شہادت رد ہوگئی تو دوبارہ صرف اس وجہ سے کہ چوتھا شاہد بھی آگیا اور اس نے شہادت دے دی تو رد شدہ شہادت کو قبول نہیں کیا جائے گا۔ اگر گواہ آئے تو الگ الگ، پھر شہادت دیتے وقت سب جمع ہو گئے اور سب نے ساتھ شہادت دی تو بھی شہادت قبول نہ ہوگی۔ (۳۴)

﴿۲۰﴾ زنا کے اقرار میں چار بار چار مجلسوں میں اقرار کرنا معتبر ہے۔ اگر ایک ہی مجلس میں چار بار اقرارِ زنا کیا تو ثبوتِ زنا نہ ہوگا۔ اس پر حد جاری نہ ہوگی۔ حدیث شریف میں ہے:

اِنَّ مَاعِزَ بْنَ مَالِكِ الْاَسْلَمِيْ اَتٰى رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللهِ اِنِّیْ قَدْ ظَلَمْتُ

(۳۲) ☆ رواہ کنز العمال، ج۵، ص۳ ۰ ۱۳۱

☆ رواہ البیہقی عن ابی موسیٰ

(۳۳) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۳، ص ۱۳۱

(۳۴) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۳، ص ۱۴۱

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۳۴۱

نَفسِی وَ زَنَیتُ وَاِنِّی اُرِیدُ اَن تُطَهِّرَنِی فَرَدَّهُ فَلَمَّا کَانَ مِنَ الغَدِ اَتَاهُ فَقَالَ یَارَسُولَ اللّٰہِ اِنِّی قَد زَنَیتُ فَرَدَّهُ الثَّانِیَةَ فَاَرسَلَ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ اِلٰی قَومِهٖ فَقَالَ اَتَعلَمُونَ بِعَقلِه بَأسًا تُنکِرُونَ مِنهُ شَیأً فَقَالُوا مَا نَعلَمُه اِلَّا وَفِیَّ العَقلِ صَالِحِینَا فِیمَا نَرٰی فَاَتَاهُ الثَّالِثَةَ فَاَرسَلَ اِلَیهِم اَیضًا فَسَاَلَ عَنهُ فَاَخبَرُوهُ اَنَّهُ لَا بَأسَ بِهٖ وَلَا بِعَقلِهٖ فَلَمَّا کَانَ الرَّابِعَةَ حُفِرَ لَه حُفرَةً ثُمَّ اَمَرَ بِهٖ فَرُجِمَ.(۳۵)

حضرت ماعز بن مالک اسلمی رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کی یارسول اللہ !میں اپنی جان پر ظلم کر بیٹھا ہوں، میں نے زنا کیا ہے اور اب میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے پاک کردیں، آپ نے اسے لوٹا دیا۔ اگلی صبح پھر وہ حاضر ہوا اور عرض کی یارسول اللہ! میں نے زنا کیا ہے، آپ نے اسے لوٹا دیا، آپ نے اس کی قوم کی طرف ایک آدمی بھیجا اور اسے فرمایا کہ قوم سے پوچھو کہ اس کی عقل میں فتور تو نہیں ہے کہ تم اسے ناپسند کرتے ہو۔ قوم نے جواب دیا ہم اسے کامل عقل والا اور صالح جانتے ہیں۔ ماعز تیسری بار آئے۔ آپ نے پھر اس کی قوم کی طرف آدمی بھیجا کہ اس کے بارے میں لوگوں سے دریافت کرو، لوگوں نے خبر دی اس میں کوئی خرابی نہیں ہے، اس کی عقل بھی درست ہے۔ پس جب وہ چوتھی مرتبہ حاضر ہوئے اور اقرارِ جرم کیا تو آپ نے اس کے لئے گڑھا کھدوایا پھر حکم دیا کہ اسے رجم کردو۔

حضور سیدِ عالم ﷺ نے حضرت ماعز کے چار مجلسوں میں چار بار اقرارِ جرم پر حد جاری فرمائی۔(۳۶)

﴿۲۱﴾ حاکم کے لئے مستحب ہے کہ اقرارِ زنا کرنے والے کو درپردہ اقرار سے لوٹ جانے کی ترغیب دے۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ماعز رضی اللہ عنہ سے ان کے اقرارِ زنا کے بعد فرمایا: شاید تو نے بوسہ لیا ہو، شاید تو نے چھولیا ہو۔(۳۷)

---

(۳۵) ☆ رواہ مسلم عن بریدۃ، ج۲، ص۶۸
☆ ونحوہ ابن ابی شیبۃ، ج۶، ص۵۵۰
☆ ونحوہ ابن حبان عن ابی ہریرۃ

(۳۶) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص۳۴۴
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۳، ص۱۴۱

(۳۷) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص۳۴۴

﴿۲۲﴾ زنا کا چار مرتبہ اقرار کرنے کے بعد حد جاری ہونے سے پہلے یا بعد حد جاری ہونے کے اقرار سے لوٹ آئے تو اس کا رجوع قبول ہے، اس سے حد ساقط ہو جائے گی۔ اقرار کی رجوع کی خبر میں سچے جھوٹے ہونے کا احتمال ہے اور تکذیب کرنے والا کوئی شخص موجود نہیں۔ اس لئے اقرار کے بعد انکار سے شبہ پیدا ہو گیا اور حدود شبہ سے ساقط ہو جاتی ہیں۔ ہاں جن مسائل میں حقِ عبد موجود ہو اور حقِ اللہ کے ساتھ بندے کا حق بھی موجود ہو تو اس صورت میں اقرار کے بعد انکار معتبر نہیں۔ مثلاً قصاص اور تہمتِ زنا کی حد کا سقوط نہیں ہو سکتا۔ حضرت یزید بن منعم رضی اللہ عنہ کی روایت سے حضرت ماعز رضی اللہ عنہ کے واقعہ کی جو تفصیل بیان ہوئی ہے اس میں راوی کا یہ قول بھی موجود ہے کہ پتھر لگنے سے حضرت ماعز رضی اللہ عنہ کو جب چوٹ کی تکلیف محسوس ہوئی تو وہ تیزی سے بھاگ نکلے۔ سب مارنے والے پکڑ نہ سکے، صرف حضرت عبداللہ بن انیس نے حضرت ماعز کو پکڑ لیا اور اونٹ کے پاؤں کی ہڈی حضرت ماعز کے پھینک ماری، جس سے وہ ختم ہو گئے، پھر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ واقعہ بیان کیا تو حضور نے فرمایا: تم لوگوں نے اس کو چھوڑ کیوں نہ دیا شاید وہ توبہ کر لیتا اور اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کر لیتا اور گناہ معاف کر دیتا۔

حدیث شریف کے کلمات یوں ہیں۔

هَلَّا تَرَكْتُمُوْهُ لَعَلَّهُ يَتُوْبُ فَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَنْهُ. (۳۸)

﴿۲۳﴾ اگر مریض زنا کرے اور رجم کا مستحق ہو جائے تو اس کو رجم کر دیا جائے۔ بیماری کا عذر مانع نہ ہوگا۔ کیونکہ رجم کا مقصد ہی ہلاک کر دینا ہے۔ لیکن اگر زانی مریض سزائے تازیانہ کا مستحق ہے تو صحت یاب ہونے تک سزا کو ملتوی رکھا جائے، تاکہ سزا موجبِ ہلاکت نہ ہو جائے۔ اگر زانی مریض ایسے مرض میں مبتلا ہو جس سے صحت

(۳۸) ☆ رواہ ابو داؤد، ج۲، ص۸۵۸
☆ رواہ الترمذی عن ابی ہریرۃ
☆ رواہ ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ
☆ نحوہ رواہ احمد، ج۵، ص۲۱۷
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری(م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ،پشاور، ص ۵۴۴
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی(م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۸، ص۱۴۷
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۳۳۴

یاب ہونے کی امید نہ ہو مثلاً سل کے مرض میں مبتلا ہو یا پیدائشی طور پر ضعیف ہو تو ایک ایسا گچھا جس میں سو تیلیاں ہوں، لے کر ایک مرتبہ اس گچھے سے اس کو اس طرح مارا جائے کہ ہر تیلی اس کے بدن پر پڑے۔

حدیث شریف میں ہے۔

قَالَ فَخُذُوْا لَہٗ عِثْکَالًا فِیْہِ مِائَۃُ شِمْرَاخٍ فَاضْرِبُوْہُ ضَرْبَۃً وَّاحِدَۃً (۳۹)

ایک گچھا لو جس میں سو تیلیاں ہوں تو اسے ایک ہی مرتبہ مارو۔

قرآن مجید میں اس کی مثال حضرت ایوب علیہ السلام کے واقعہ میں موجود ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

وَخُذْ بِیَدِکَ ضِغْثًا فَاضْرِبْ بِّہٖ وَلَا تَحْنَثْ ؕ (سورۃ ص. آیت ۴۴)

اور فرمایا کہ اپنے ہاتھ میں جھاڑو لے کر اس سے مار دے اور قسم نہ توڑ۔ (۴۰)

﴿۲۴﴾ حاملہ عورت کو زنا کی سزا میں وضع حمل سے پہلے حد زنا نہیں ماری جائے گی، تاکہ پیٹ کا بچہ ہلاک نہ ہو جائے۔ اگر وہ سزائے تازیانہ کی مستحق ہو تو نفاس سے فراغت سے پہلے اس کو کوڑے نہ مارے جائیں۔ اور اگر نفاس میں مبتلا عورت کی سزا رجم ہو تو رجم کرنے میں اتنی تاخیر کی جائے کہ بچہ کو اس کی ضرورت نہ رہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ غَامِدِیَّہ عورت کے رجم کرنے کو وضعِ حمل تک ملتوی کر دیا تھا۔ ایک انصاری نے اس کی ذمہ داری لی۔ جب بچہ پیدا ہو گیا تو انصاری نے آ کر اطلاع دی کہ بچہ پیدا ہو گیا ہے، فرمایا اس کو ابھی رجم نہ کرو، کیونکہ اس صورت میں شیر خوار بچہ رہ جائے گا اور کوئی دودھ پلانے والی نہ ہو گی، یہ سن کر ایک انصاری نے کھڑے ہو کر عرض کی:

فَقَالَ اِلَیَّ رَضَاعُہٗ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ قَالَ فَارْجُمْہَا. (۴۱)

---

(۳۹) ☆ رواہ ابن ماجہ فی الحدود
☆ رواہ ابوداؤد، ج ۲، ص ۲۶۶
☆ رواہ احمد، ج ۵، ص ۲۲

(۴۰) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۳، ص ۱۳۷، ۱۲۶
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۸، ص ۷۷
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۸، ص ۲۴۵

(۴۱) ☆ رواہ مسلم عن بریدۃ، ج ۲، ص ۶۸

یارسول اللہ! اس کو دودھ پلانا میرے ذمہ ہے تو آپ نے فرمایا اب اس عورت کو رجم کردو۔ (۴۲)

﴿۲۵﴾ حدود کو نافذ کرنا حاکم یا اس کے مجاز قاضی کی ذمہ داری ہے ہر کوئی حد جاری نہیں کرسکتا۔ چونکہ حدود قائم کرنے میں بڑی احتیاط لازم ہے اور اگر ہر کوئی حدود جاری کرنا شروع کردے تو معاشرہ سے امن اٹھ جائے گا۔

حضرت عبداللہ بن زبیر سے موقوفاً اور مرفوعاً مروی ہے۔ جس کا مفہوم یہ ہے کہ چار چیزیں حاکم کے اختیار میں ہیں۔ حدود، زکوۃ کی وصولی اور تقسیم، نمازِ جمعہ قائم کرنا اور مالِ فے (غنیمت) کا جمع کرنا اور تقسیم کرنا۔

البتہ باپ کو بیٹے پر، استاد کو شاگرد پر بطورِ تادیب تعزیر کا حق ہے۔ (۴۳)

﴿۲۶﴾ حاکم کے لئے جائز نہیں کہ جب حد اس کے سامنے ثابت ہو جائے تو رحم کرتے ہوئے اسے کم کردے یا غضب ناک ہوتے ہوئے اسے زیادہ کرے۔ ایسا کرنا اس کے لئے جائز نہیں۔ حاکم کے لئے یہ بھی جائز نہیں کہ وہ سفارش یا لالچ یا دباؤ کے باعث حد کو ساقط کردے۔ البتہ حدود کا مقدمہ اگر حاکم تک نہ پہنچا ہو یا ابھی ثبوتِ جرم نہیں ہوا تو سفارش کرنا جائز ہے۔

آیت زیبِ عنوان کا صریح مفہوم یہی ہے، حدیث شریف میں ہے کہ بنی مخزوم کی ایک عورت نے چوری کی، قریش کے لئے اس معاملہ نے بڑی پریشان کن کیفیت اختیار کرلی۔ انہوں نے مشورہ کیا کہ کوئی رسول اللہ ﷺ سے اس کی سفارش کردیتا، سب نے کہا کہ سوائے اسامہ بن زید کے، جو رسول اللہ ﷺ کے محبوب ہیں، اور کوئی اس کی جرأت نہیں کرسکتا۔ چنانچہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے اس سلسلہ میں

---

(۴۲) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ۱۰ ھر، ج ۲۳، ص ۱۲۶

☆ تفسیر مظھری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۸، ص ۳۴۵

(۴۳) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۵۹

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۳۲۶

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۱۴۴

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۴۱

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۳، ص ۱۴۱

☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشھیر بابی حیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴، ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۶، ص ۴۲۸

☆ الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم، ایران، ج ۶، ص ۱۱۷

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۸، ص ۸۲

گذارش کی۔ حضورﷺ نے فرمایا کیا تم اللہ کی قائم کردہ حد کے متعلق سفارش کر رہے ہو؟ پھر حضور اقدسﷺ نے منبر پر کھڑے ہو کر خطبہ دیا اور فرمایا: تم سے پہلے لوگ اس وجہ سے ہلاک ہوئے کہ جب ان میں سے کوئی بڑا آدمی چوری کرتا تو اس کو چھوڑ دیتے اور کوئی کمزور آدمی چوری کرتا تو اس پر حد جاری کر دیتے تھے۔ خدا کی قسم اگر فاطمہ بنتِ محمدﷺ نے بھی چوری کی ہوتی تو میں اس کا ہاتھ کاٹ دیتا۔ حدیث پاک کے کلمات یوں ہیں۔

اِنَّمَا اَهْلَکَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ اَنَّهُمْ کَانُوْا اِذَا سَرَقَ فِیْهِمُ الشَّرِیْفُ تَرَکُوْهُ وَ اِذَا سَرَقَ فِیْهِمُ الضَّعِیْفُ اَقَامُوْا عَلَیْهِ الْحَدَّ وَاَیْمُ اللّٰهِ لَوْ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ یَدَهَا. (۴۴)

تم سے پہلے اس لئے ہلاک ہوئے کہ جب ان میں کوئی بڑا چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے اور جب کوئی کمزور چوری کرتا اس پر حد جاری کر دیتے۔ اللہ کی قسم اگر (حاشا وکلا) فاطمہ بنتِ محمد چوری کرتی تو میں اس کا ہاتھ کاٹ دیتا۔ (۴۵)

﴿۲۷﴾ حد میں تازیانہ ایسے کوڑے سے مارا جائے جس کے سرے پر گھنڈی نہ ہو اور ضرب بھی درمیانی طور پر ماری جائے۔ ایسا نہ ہو کہ کھال کو ادھیڑ کر گوشت تک پہنچ جائے۔ کوڑا مارتے وقت ہاتھ کو بغل سے بلند نہ کرے۔ حدیث شریف میں ہے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ کَانَ یُوْمَرُ بِالسَّوْطِ فَیُقْطَعُ ثَمْرَتَهٗ ثُمَّ یُدَقُّ بَیْنَ حَجْرَیْنِ ثُمَّ

---

(۴۴) ☆ رواہ البخاری عن عائشۃ، ج ۱، ص ۴۹۴
☆ رواہ مسلم عن عائشۃ، ج ۲، ص ۶۴
☆ رواہ ابوداؤد عن عائشۃ، ج ۲، ۲۵۳
☆ رواہ ابن ماجہ عن عائشۃ، ص ۱۸۶
☆ رواہ الترمذی عن عائشۃ، ج ۱، ص ۲۰۶
☆ رواہ النسائی عن عائشۃ، ج ۲، ص ۲۵۵
☆ رواہ الدارمی فی الحدود
☆ رواہ احمد، ج ۳، ۲۸۶، ۲۹۵
☆ ....، ج ۶، ص ۲۱۹

(۴۵) ☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج ۳، ص ۲۱۲
☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج ۲، ص ۷۹
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۸، ص ۲۴۸
☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ، ج ۳، ص ۱۲۸

يُضرِبُهُ قُلْنَا فِىْ زَمَنِ مَنْ كَانَ هٰذَا قَالَ زَمَنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ .(۴۶)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک آدمی کو کوڑے مارنے کا حکم دیا گیا، پھر اس کی گرہ کاٹ دی گئی، پھر اسے دو پتھروں کے درمیان کوٹا گیا، پھر مارا گیا...... ہم نے پوچھا یہ کس دور کی بات ہے؟ فرمایا امیر المؤمنین عمر بن الخطاب کے دور میں ہوا۔

ایک اور حدیثِ مرفوع میں ہے۔

اِنَّ النَّبِىَّ ﷺ اُتِىَ بِرَجُلٍ قَدْ اَصَابَ حَدًّا فَاُتِىَ بِسَوْطٍ جَدِيْدٍ فَقَالَ دُوْنَ هٰذَا فَاُتِىَ مُنْكَسِرٌ مُنْتَشِرٌ فَقَالَ فَوْقَ هٰذَا فَاُتِىَ بِسَوْطٍ قَدْ رَفَتَ يَعْنِىْ قَدْ لِيْنَ فَقَالَ هٰذَا .(۴۷)

نبی کریم ﷺ کے پاس ایک آدمی لایا گیا جس پر حد واجب تھی۔ ایک نیا کوڑا لایا گیا۔ آپ نے فرمایا اس سے کم درجہ کا لایا جائے۔ پھر ایک اور لایا گیا جو ٹوٹا ہوا اور پراگندہ تھا۔ آپ نے فرمایا اس سے عمدہ لاؤ۔ پھر ایک اور کوڑا لایا گیا جو نرم تھا۔ آپ نے فرمایا یہ ٹھیک ہے۔ (۴۸)

﴿۴۸﴾ زنا کی حد تو سختی سے جاری کی جائے۔ پھر اس سے کم سختی شراب کی حد مارنے میں کی جائے۔ اور تہمتِ زنا کی سزا میں اور بھی نرمی سے کام لیا جائے۔ کیونکہ ممکن ہے تہمتِ زنا لگانے والا واقع میں سچا ہو لیکن اپنے قول کو شہادت سے ثابت نہ کر سکا ہو۔ شراب پینے میں حد میں غلطی کا احتمال نہیں ہو سکتا۔ زنا کا جرم شراب خوری سے بڑا ہے، اس لئے اس کی سزا کو جاری کرنے میں بہت زیادہ سختی سے کام لیا جائے۔ البتہ تعزیر کی ضرب سب سے شدید ہونی چاہئے۔ (۴۹)

---

(۴۶) ☆ رواہ ابن ابی شیبة، ج۶، ص ۵۳۹

(۴۷) ☆ رواہ ابن ابی شیبة عن زید بن اسلم، ج۶، ص ۵۳۰

(۴۸) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۲۶۱

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۳۲۶

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۱۴۵

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر، ج ۲۳، ص ۱۴۵

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۸، ص ۷۷

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ، ج۳، ص ۱۲۷

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۶، ص ۱۱۵

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاھور، ج ۳، ص ۳۳۴

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۳۱۹

(۴۹) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۲۵۹

﴿۲۹﴾ کسی پر زنا کی تہمت لگانے اور شراب پینے کی سزا اسی کوڑے ہے۔(۵۰)

﴿۳۰﴾ ذمی کو زنا میں کوڑوں کی سزا دی جائے، رجم نہ کیا جائے۔(۵۱)

﴿۳۱﴾ کوڑوں کی سزا میں سوائے شرمگاہ، سر اور چہرے کے باقی تمام جسم پر کوڑے مارے جائیں۔(۵۲)

﴿۳۲﴾ تمام حدود اور تعزیر میں مرد کو کھڑا کر کے سزا دی جائے اور سوائے تہبند کے اس کے سارے کپڑے اتارے جائیں البتہ حدِ قذف میں کپڑے نہ اتارے جائیں۔اور عورت کو بٹھا کر کوڑے مارے جائیں، اس کے کپڑے نہ اتارے جائیں، البتہ کوٹ بنیان وغیرہ اتار لئے جائیں۔(۵۳)

﴿۳۳﴾ لواطت کی کوئی حد مقرر نہیں۔البتہ اسے سخت ترین تعزیر کی جائے۔بلندی سے گرا کر مار دیا جائے۔اس پر

بقیہ(۴۹) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج ۳،ص ۱۳۲۶

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج ۱۲،ص ۱۴۶

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعہ مصر،ج ۳،ص ۲۶۱

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاھور،ج ۳،ص ۳۳۴

☆ تفسیرالبحرالمحیط ،لمحمدبن یوسف الشھیربابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴۔۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت،ج ۶،ص ۴۲۹

☆ تفسیرالبغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م ۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان،ج ۳،ص ۳۲۱

☆ الدرالمنثورازحافظ جلال الدین سیوطی(م ۹۱۱ھ)مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللّٰہ العظمی قم ،ایران،ج ۶،ص ۱۱۷

☆ تفسیرمظھری ازعلامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی،ج ۸،ص ۳۴۸

(۵۰) ☆ تفسیر کبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر،ج ۲۳،ص ۱۳۴

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج ۱۲،ص ۱۴۷

(۵۱) ☆ تفسیر کبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر،ج ۲۳،ص ۱۴۱

(۵۲) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان،ج ۳،ص ۲۶۱

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج ۱۲،ص ۱۴۵

☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰہ محمودبن عمربن محمدالزمحشری مطبوعہ کراچی،ج ۳،ص ۲۱۳

☆ تفسیر کبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر،ج ۲۳،ص ۱۴۵

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی(م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان،ج ۱۸،ص ۷۷

☆ الدرالمنثورازحافظ جلال الدین سیوطی(م ۹۱۱ھ)مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللّٰہ العظمی قم ،ایران،ج ۶،ص ۱۱۷

(۵۳) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان،ج ۳،ص ۲۶۱

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج ۱۲،ص ۱۴۵

☆ تفسیر کبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر،ج ۲۳،ص ۱۴۵

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی(م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان،ج ۱۸،ص ۷۷،۷۸

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری(م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ،پشاور،ص ۵۴۲

☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰہ محمودبن عمربن محمدالزمحشری مطبوعہ کراچی،ج ۳،ص ۲۱۳

دیوار گرا کر مار دیا جائے، وغیرہ۔(۵۴)

﴿۳۴﴾ چوپائے کے ساتھ بدفعلی کرنے والے پر حد نہیں۔ مگر اسے تعزیر کی جائے۔ بہتر یہ ہے کہ چوپایہ ذبح کر کے دفن کر دیا جائے اور اس کا تاوان بدفعلی کرنے والے کے ذمہ ہوگا۔(۵۵)

﴿۳۵﴾ مردار کے ساتھ وطی کرنا، مشت زنی، عورتوں کا آپس میں صنفی قربت کرنے پر تعزیر ہے۔(۵۶)

﴿۳۶﴾ شہر بدر کرنے کا حکم صرف زنا کے ساتھ ہی خاص نہیں، بلکہ حاکم اگر مصلحت سمجھے تو ہر مفسد کو جلاوطن کر سکتا ہے۔

حدیث شریف میں ہے۔

اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ ضَرَبَ وَغَرَّبَ وَاَنَّ اَبَا بَکْرٍ ضَرَبَ وَغَرَّبَ وَعُمَرَ ضَرَبَ وَغَرَّبَ.(۵۷)

نبی اکرم ﷺ نے کوڑے بھی مارے اور جلاوطن بھی کر دیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کوڑے بھی مارے اور جلاوطن بھی کر دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کوڑے بھی مارے اور جلاوطن بھی کر دیا۔

جلاوطن کرنا حاکم کی رائے اور مصلحت پر ہے اور یہ بھی ضروری نہیں کہ ہر حد قائم کرنے کے بعد جلاوطن کر دیا جائے۔(۵۸)

﴿۳۷﴾ اگر کوئی حد میں مارا جائے تو اسے غسل اور کفن دیا جائے، نماز جنازہ پڑھی جائے اور مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے۔(۵۹)

☆☆☆☆☆

(بقیہ ۵۳) ☆ الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم، ایران، ج۶، ص۱۱۷

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ، ج۳، ص۱۲۷

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۶، ص۱۱۵

(۵۴) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص۲۶۲

☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۶، ص۳۲۸

(۵۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲، ص۱۴۷

(۵۶) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۳، ص۱۳۴

(۵۷) ☆ رواہ الترمذی عن ابن عمر، ج۱، ص۲۰۸

(۵۸) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۳، ص۱۳۵

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۸، ص۳۲۵

(۵۹) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۳، ص۱۴۷

باب (۲۹۸)

زانی اور زانیہ سے نکاح کے احکام

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

اَلزَّانِیْ لَا یَنْکِحُ اِلَّا زَانِیَةً اَوْ مُشْرِکَةً وَّالزَّانِیَةُ لَا یَنْکِحُهَآ اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِکٌ وَحُرِّمَ ذٰلِکَ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ ○ (سورۃ النور: آیت ۳)

بدکار مرد نکاح نہ کرے مگر بدکار عورت یا شرک والی سے اور بدعورت سے نکاح نہ کرے مگر بدکار مرد یا مشرک اور یہ کام ایمان والوں پر حرام ہے۔

حل لغات:

لا یَنْکِحُ: نکاح نہ کرے۔ نکاح کا اطلاق عقد اور وطی دونوں پر ہوتا ہے۔(۱)

آیتِ مبارکہ کا مفہوم یہ ہے کہ زانی فاسق اور خبیث ہوتا ہے، اس لئے پاک دامن نیک عورتوں سے نکاح کرنے کی اس کو رغبت نہیں ہوتی، اور زانیہ بھی فاسقہ اور خبیثہ ہوتی ہے، اس لئے نیک مردوں کو بھی اس سے نکاح کا ارادہ نہیں ہوتا، اخلاقی مشابہت اور عملی یکسانیت موجبِ الفت ہوتی ہے اور خلقی اختلاف باعثِ نفرت ہوتا ہے۔

شانِ نزول:

آیتِ مبارکہ کے شانِ نزول میں چند واقعات بیان ہوئے ہیں، جن کا مفہوم یہ ہے کہ نادار مسلمانوں نے

(۱) ☆ قاموس القرآن (او اصلاح الوجوه والنظائر فی القرآن الکریم) للمفسر الحسین بن محمد الدامغانی، مطبوعہ بیروت، ص ۴۶۵

☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مولفہ علامہ احمد بن محمد علی المقری الفیومی (م ۷۷۰ھ)، ج ۲، ص ۱۳۳

☆ مفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل المقلب با لراغب اصفہانی (۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۵۰۵

☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۲۴۲

امیر باغی اور زانی عورتوں سے نکاح کا ارادہ کیا تا کہ وہ عورتیں ان کی کفالت کر سکیں، اللہ تعالیٰ نے انہیں ایسا کرنے سے روک دیا، اس پر آیت کا نزول ہوا۔ (۲)

مسائل شرعیہ

﴿۱﴾ زانی مرد پاک دامن عورت اور زانیہ سے نکاح کر سکتا ہے۔ آیتِ مبارکہ کا حکم منسوخ ہے، اس کی ناسخ آیت مبارکہ ہے:

وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَآئِكُمْ ۚ اِنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ . (سورۃ النور: آیت ۳۲)

اور نکاح کرواپنوں میں ان کا جو بے نکاح ہوں اور اپنے لائق بندوں اور کنیزوں کا، اگر وہ فقیر ہوں تو اللہ انہیں غنی کر دے گا اپنے فضل کے سبب اور اللہ وسعت والا علم والا ہے۔

نیز دوسری آیت میں بھی ہر مسلمان مرد وعورت کو آپس میں نکاح کی اجازت دی گئی ہے۔

وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِی الْيَتٰمٰى فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۚ الآيه (سورۃالنسآء: آیت ۳)

اور اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ یتیم لڑکیوں میں انصاف نہ کرو گے تو نکاح میں لاؤ جو عورتیں تمہیں خوش آئیں دو دو اور تین تین اور چار چار۔

---

(۲)
- ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۲۹۲
- ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۱۳۳۰
- ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲، ص ۱۵۱
- ☆ مختصر تفسیرالطبری ازعلامہ ابوجعفربن محمدجریرالطبری، مطبوعہ دارالقرآن الکریم بیروت، لبنان، ج۱۸، ص ۸۷
- ☆ تفسیرالبغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۳۲۱
- ☆ زادالمسیرفی علم التفسیرللحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی مطبوعہ پشاور، ج۳، ص ۲۷۸
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۳۳۵
- ☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی(م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۸، ص ۸۵
- ☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۳۵۰

نبی اکرم ﷺ سے زانی عورت سے نکاح کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا، اول زنا کرنا حرام تھا اور اس سے نکاح کرنا حلال ہے۔ زنا حرام ہے نکاح حلال ہے اور حرام حلال کو حرام نہیں کر دیتا۔

اَلْحَرَامُ لَا یُحَرِّمُ الْحَلَالَ (۳)

حرام حلال کو حرام نہیں بنا دیتا۔

نیز آیت زیبِ عنوان کے منسوخ ہونے پر جمہور امت کا اجماع ہے۔ (۴)

﴿۲﴾ اگر شادی شدہ عورت کسی سے زنا کرے تو اس گناہ سے اس کا نکاح فاسد نہیں ہوتا اور نہ خاوند بیوی کے درمیان فرقت لازم آتی ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ ایک مسلمان نے اپنی بیوی کی شکایت بارگاہِ مصطفیٰ ﷺ میں پیش کی، اس نے عرض کیا:

اِنَّ اِمْرَاَتِیْ لَاتَمْنَعُ یَدَلَامِسٍ فَقَالَ طَلِّقْهَا، قَالَ اِنِّیْ اُحِبُّهَا وَهِیَ جَمِیْلَةٌ ، قَالَ اِسْتَمْتِعْ بِهَا

---

(۳) ☆ رواہ الدارقطنی ابن عمر مرفوعاً، ج۳، ص۲۶۸

☆ رواہ الدارقطنی عن عائشۃ موقوفاً، ج۳، ص۲۶۸

(۴) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص۲۶۵

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص۱۳۳۱

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲، ص۱۵۳

☆ مختصر تفسیر الطبری از علامہ ابوجعفر بن محمد جریر الطبری، مطبوعہ دار القرآن الکریم بیروت، لبنان، ج۱۸، ص۹۲

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج۳، ص۳۲۲

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۳، ص۱۵۱

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ۱۸، ص۸۴

☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔ ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۶، ص۴۳۰

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص۳۳۵

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج۳، ص۳۳۵

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی وعلامہ جلال الدین مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج۳، ص۱۲۸

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۶، ص۱۱۷

☆ الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم، ایران، ج۶، ص۱۲۲

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص۲۱۶

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص۵۴۵

☆ الایضاح لناسخ القرآن ومنسوخہ ابومحمد مکی بن ابی طالب القیسی (م ۴۳۷ھ)، ص۳۵۹

وَفِیْ رِوَایَۃٍ فَاَمْسِکْھَا(۵)

میری بیوی ہر چھونے والے کے ہاتھ کو روکتی نہیں۔آپ نے فرمایا:اسے طلاق دے دو۔اس نے عرض کی، میں اسے چاہتا ہوں، وہ خوبصورت ہے،تو آپ نے فرمایا،اس سے فائدہ حاصل کر۔ (ایک روایت کے مطابق تو اسے روک رکھ)

لہٰذا بدکار عورت کو طلاق دینا لازم نہیں۔(۶)

﴿۳﴾ اگر کوئی زانی کسی مسلمان عورت یا کتابیہ سے زنا کرلے تو استبرائے رحم کے بعد اس زانیہ سے نکاح جائز ہے، زانی بھی نکاح کرسکتا ہے اور دوسرا مسلمان بھی،البتہ زانی اپنی ہی مزنیہ سے استبرا سے پہلے جماع بھی کرسکتا ہے،جبکہ دوسرا مرد استبرائے رحم کا انتظار کرے گا۔(۷)

﴿۴﴾ مشرکہ عورت سے نکاح کی اجازت باجماع علماء منسوخ ہے،مشرکہ سے نکاح حرام ہے۔(۸)

﴿۵﴾ مرد اگر اپنی بیوی پر زنا کی تہمت لگائے تو دونوں میں فرقت کردی جائے گی،عورت پر حدزنا جاری نہ ہوگی،اسی طرح

---

(۵) ☆ رواہ نحوہ ابوداؤد عن ابن عباس ۔ج ا،ص۲۸۷

☆ رواہ النسائی عن ابن عباس۔ج۲،ص۱۰۷

(۶) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص(م۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان،ج۳،ص۳۶۵

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور،ج۳،ص۳۳۵

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود مطبوعہ لاہور،ج۳،ص۳۳۵

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی(م۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان،ج۳،ص۳۲۲

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۲،ص۱۵۳

(۷) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص(م۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان،ج۳،ص۲۶۵

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۳،ص۱۳۳۱

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۲،ص۱۵۲

☆ الایضاح لناسخ القرآن ومنسوخہ ۔ص۳۵۹

☆ تفسیر البحر المحیط ،لمحمدبن یوسف الشہیر بابی حیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴۔۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت،۶،ص۴۳۰

(۸) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص(م۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان،ج۳،ص۲۶۶

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۲،ص۱۵۲

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان،۱۸،ص۷۴

☆ الایضاح لناسخ القرآن ومنسوخہ،ص۳۶۰

عورت اگر اپنے خاوند پر زنا کی تہمت لگائے تو بھی فرقت کردی جائے گی، مرد پر زنا کی حد نہ لگائی جائے گی۔(۹)

﴿۶﴾ دارالحرب میں اگر کوئی امان لے کر رہا ہے اور وہ وہاں زنا کا مرتکب ہو تو اس پر حدِ زنا جاری نہ ہوگی۔(۱۰)

﴿۷﴾ بالغ مرد نابالغہ سے زنا کرے یا عاقل مجنونہ سے زنا کرے یا بیدار مرد سوئی ہوئی عورت سے زنا کرے تو ہر صورت میں مرد پر حدِ زنا جاری ہوگی، عورت معذور ہے۔(۱۱)

﴿۸﴾ نکاح میں کفو لازم ہے۔لہٰذا اگر کسی عورت کا نکاح ایسے مرد سے ہو گیا جو زنا سے شہرت رکھتا ہے تو عورت کو نکاح باقی رکھنے یا توڑنے کا اختیار ہے۔(۱۲)

﴿۹﴾ فاسقوں اور بدکاروں کی مشابہت سے بچنا واجب ہے۔(۱۳)

﴿۱۰﴾ بروں کی صحبت برائی لاتی ہے، اس لئے بروں کی صحبت سے اجتناب لازم ہے۔(۱۴)

☆☆☆☆☆

(۹) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص(م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص۲۶۷

(۱۰) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲، ص۱۵۴

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر، ج۲۳، ص۱۵۱

(۱۱) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص۱۳۳۰

(۱۲) ☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری(م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص۵۴۵

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی(م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۸، ص۸۵

(۱۳) ☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمدبن یوسف الشھیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴۔۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۶، ص۴۳۰

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ، سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ)مطبوعہ کراچی، ج۵، ص۲۶۷

(۱۴) ☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۶، ص۱۱۷

باب(۲۹۹)

قذف اور اس کی سزا

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَالَّذِیۡنَ یَرۡمُوۡنَ الۡمُحۡصَنٰتِ ثُمَّ لَمۡ یَاۡتُوۡا بِاَرۡبَعَۃِ شُہَدَآءَ فَاجۡلِدُوۡہُمۡ ثَمٰنِیۡنَ جَلۡدَۃً وَّ لَا تَقۡبَلُوۡا لَہُمۡ شَہَادَۃً اَبَدًا ۚ وَ اُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡفٰسِقُوۡنَ ۙ﴿۴﴾ اِلَّا الَّذِیۡنَ تَابُوۡا مِنۡۢ بَعۡدِ ذٰلِکَ وَ اَصۡلَحُوۡا ۚ فَاِنَّ اللّٰہَ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ﴿۵﴾ (سورۃ النور، آیات ۵،۴)

اور جو پارسا عورتوں کو عیب لگائیں پھر چار گواہ معائنہ کے نہ لائیں تو انہیں اسّی کوڑے لگاؤ اور ان کی کوئی گواہی کبھی نہ مانو اور وہی فاسق ہیں مگر جو اس کے بعد توبہ کرلیں اور سنور جائیں تو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

حل لغات:

یَرۡمُوۡنَ: رَمٰی (از باب ضَرَبَ) رَمۡیًا۔ اعیان مثلاً تیر اور پتھر میں اس کا معنی ہے پھینکنا، اور قول میں اس کا معنی ہے گالی دینا، زنا کی طرف نسبت کرنا۔(۱)

(۱) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۲۸۱
☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی مطبوعہ کراچی، ص ۲۰۳
☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مولفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی (م ۷۷۰ھ) ج ۱، ص ۱۱۶
☆ قاموس القرآن (او اصلاح الوجوہ والنظائر فی القرآن الکریم) للمسفر الحسین بن محمد الدامغانی۔ مطبوعہ بیروت، ص ۲۱۰
☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۱۰، ص ۱۵۶

آیتِ مبارکہ میں اس سے مراد کسی کو صراحت کے ساتھ زنا کی تہمت لگانا ہے۔(۲)

اَلْمُحْصَنٰتِ: حَصُنَ (از باب کَرُمَ) حَصَانَةً۔ محفوظ ہونا، مضبوط و مستحکم ہونا، عورت کا پاک دامن ہونا۔

اَحْصَنَ: عورت کا شادی شدہ ہونا، پاک دامن ہونا، اَحْصَنَ الرَّجُلُ: مرد کا شادی شدہ ہونا، (صفت مُحْصِنٌ)(۳)

حَصَنُ کا لغوی معنی ہے قلعہ، وہ بلند مکان جس پر چڑھنا آسان نہ ہو، مرد اور عورت جس نے اپنی شرمگاہ کی حفاظت اس طرح کی کہ ہر لحاظ سے محفوظ رہی یا نکاح کے بعد اپنے شوہر یا بیوی کے علاوہ کہیں اور استعمال نہ ہوئی۔ مُحْصِنٌ گویا وہ شرعی طور پر محفوظ ہے۔

---

(۲) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۶۷

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۳۲۲

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۱۵۴

☆ مختصر تفسیر الطبری از علامہ ابو جعفر بن محمد جریر الطبری، مطبوعہ دار القرآن الکریم بیروت، لبنان، ج ۱۸، ص ۹۳

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج ۳، ص ۲۱۷

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج ۳، ص ۳۲۳

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۳، ص ۱۵۲

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت ۵۹۷ھ) مطبوعہ پشاور، ج ۳، ص ۲۷۹

☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۶، ص ۴۳۱

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۲۴۶

☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۴۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۳۳۵

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۳۳۵

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۸، ص ۸۸

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج ۶، ص ۱۱۷

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج ۳، ص ۱۲۸

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ، سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج ۵، ص ۲۶۸

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۸، ص ۳۵۴

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۴۶

(۳) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۲۵۸

☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی مطبوعہ کراچی، ص ۱۲۱

☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مولفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی (م ۷۷۰ھ) ج ۱، ص ۱۹

☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضیٰ حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۹، ص ۱۷۹

شرعی طور پر محصن کے لئے چند مزید شرطیں ہیں ان کا ذکر احکام میں آئے گا۔

یاد رہے کہ محصن کے کئی اطلاق ہیں جن کا بیان سورۃ النساء، آیت ۲۴ میں گزر چکا ہے۔(۴)

مسائل شرعیہ :

﴿۱﴾ پارسا عورت یا پارسا مرد پر زنا کی تہمت لگانا حرام اور گناہِ کبیرہ ہے۔ تہمت لگانے والا اگر اپنے دعویٰ کے ثبوت کے لئے چار عادل چشم دید معائنہ کے گواہ پیش نہ کر سکے تو اس پر اسی کوڑے مارے جائیں گے اور وہ فاسق ہو جائے گا، اس کی عدالت (عادل ہونا) زائل ہو جائے گی اور اس کی شہادت اس کی زندگی تک ہمیشہ کے لئے مردود ٹھہرے گی اگرچہ وہ توبہ کر لے، البتہ توبہ کرنے اور اپنی اصلاح کر لینے کے بعد اس کا فسق ختم ہو جائے گا۔ قرآنِ مجید کی مذکورہ آیات کا صریح مفہوم اسی پر دلالت کرتا ہے۔ یہ سزا حدِ قذف کہلاتی ہے۔ یعنی ناحق زنا کی تہمت لگانے کی سزا۔(۵)

---

(۴) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج ۲۳، ص ۱۵۶

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰه محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعه کراچی، ج ۳، ص ۲۱۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن از علامه علی بن محمد خازن شافعی مطبوعه لاهور، ج ۳، ص ۳۳۷

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیر مدارک از علامه ابو البرکات عبداللّٰه بن احمد بن محمود مطبوعه لاهور، ج ۳، ص ۳۳۷

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعه ملتان، ج ۳، ص ۳۲۳

☆ تفسیر روح البیان از علامه اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعه مکتبه اسلامیه، کوئٹه، ج ۶، ص ۱۱۷

☆ حاشیة الجمل علی الجلالین للعلامة سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعه کراچی، ج ۵، ص ۲۶۸

(۵) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۶۷

☆ احکام القرآن از علامه ابوبکر محمد بن عبداللّٰه المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعه بیروت، لبنان ج ۳، ص ۱۳۲۲

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامه ابوعبداللّٰه محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعه بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۱۵۴

☆ مختصر تفسیر الطبری از علامه ابوجعفر بن محمد جریر الطبری، مطبوعه دار القرآن الکریم بیروت، لبنان، ج ۱۸، ص ۹۳

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰه محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعه کراچی، ج ۳، ص ۲۱۷

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعه ملتان، ج ۳، ص ۳۲۳

☆ تفسیر روح البیان از علامه اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعه مکتبه اسلامیه، کوئٹه، ج ۶، ص ۱۱۷

☆ تفسیر روح المعانی از علامه ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج ۱۸، ص ۸۹

☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشهیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴ - ۷۵۴ھ) مطبوعه بیروت، ج ۵، ص ۴۳۱

☆ تفسیر جلالین از علامه حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامه جلال الدین محلی مطبوعه مکه مکرمه، ج ۳، ص ۱۲۸

☆ التفسیرات الاحمدیه از علامه احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی، پشاور، ص ۵۴۶

﴿۲﴾ حدِ قذف کے لئے لازم ہے کہ جس مرد یا عورت پر زنا کی تہمت لگائی گئی ہو وہ پارسا ہو۔ یعنی وہ مسلمان ہو، آزاد ہو، بالغ ہو، پارسا ہو، اس سے پہلے اس پر زنا کی تہمت نہ لگی ہو۔ اگر ان میں سے کوئی شرط بھی نہ پائی گئی ہو تو تہمت لگانے والے پر حدِ قذف نہیں، البتہ اسے تعزیر کی جاسکتی ہے۔ حدیث شریف میں ہے:

مَنْ اَشْرَکَ بِاللّٰہِ فَلَیْسَ بِمُحْصِنٍ.

جس نے اللہ کے ساتھ شرک کیا وہ محصن نہیں۔(۶)

﴿۳﴾ عفت (پارسائی) کا ثبوت قاذف (زنا کی تہمت لگانے والے) کے اقرار یا دو مردوں یا ایک مرد اور دو مردوں کی شہادت سے ہوسکتا ہے۔(۷)

﴿۴﴾ اگر کسی نے زندگی میں جرمِ زنا کا ارتکاب کیا ہو لیکن پھر توبہ کرلی ہو اور اس کی حالت درست ہوگئی ہو اور درستی پر ایک مدت گزر چکی ہو، پھر اس کی طرف کوئی جرمِ زنا ہونے کی نسبت کرلے تو تہمت لگانے والے پر حدِ قذف جاری نہ ہوگی، کیونکہ زنا کی نسبت کرنے والا اپنے قول میں سچا ہے، البتہ اس کی تعزیر کی جائے گی، کیونکہ جس شخص نے توبہ کرلی ہو اس کی طرف اس نے گزشتہ گناہ کی نسبت کی، حالانکہ وہ گناہ سے توبہ کر چکا ہے، توبہ کرنے والا بے گناہ کی طرح ہے۔(۸)

(بقیہ۵) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۳۵۴

☆ زادالمسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت ۵۹۷ھ) مطبوعہ پشاور، ج۳، ص ۲۷۹

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ ،سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج۵، ص ۲۶۸

(۶) ☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۳۲۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۳۳۷

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۳۳۷

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۲، ص ۱۱۷

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص ۲۱۷

☆ تفسیر کبیر از امام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۳، ص ۱۵۶

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ ،سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج۵، ص ۲۶۸

(۷) ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۸، ص ۸۹

(۸) ☆ زادالمسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت ۵۹۷ھ) مطبوعہ پشاور، ج۳، ص ۲۷۹

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ، ج۳، ص ۲۵

﴿۵﴾ اگر کسی نے زنا کے علاوہ کسی اور گناہ کی تہمت لگائی تو باجماعِ علماء اس پر حدِ قذف جاری نہ ہوگی بلکہ حاکم حسبِ صوابدید اس کی تعزیر کرسکتا ہے۔(۹)

﴿۶﴾ اگر صراحۃً زنا کی طرف نسبت نہیں کی، بلکہ پردے پردے میں تعریضاً کسی کی طرف زنا کی نسبت کی، مثلاً یوں کہا، میں تو زانی نہیں، مطلب یہ کہ تم زانی ہو تو اس پر حدِ قذف جاری نہ ہوگی، تعریض تصریح کی طرح نہیں ہوتی، اسی لئے عدت کے زمانہ میں بیوہ یا مطلقہ عورتوں کو پردے پردے میں پیغامِ نکاح دینا جائز ہے۔ جب کہ انہیں صراحت کے ساتھ پیغامِ نکاح عدت میں دینا ناجائز ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَلَاجُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا عَرَّضْتُمْ بِهٖ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَآءِ.(سورۃ البقرۃ، آیت ۲۳۵)

اور تم پر گناہ نہیں اس بات میں جو پردہ رکھ تم عورتوں کو نکاح کا پیغام دو۔(۱۰)

﴿۷﴾ قذف موجبِ حد میں نو شرطیں ہیں۔ اگر تمام پائی جائیں گی تو حد نافذ ہوگی، اگر ایک بھی کم ہوئی تو حد نافذ نہ ہوگی۔

(ا) قاذف (تہمت لگانے والے) میں دو شرطیں لازم ہیں، عقل، بلوغ۔

(بقیہ۸) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۸، ص۳۵۸

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص۳۳۷

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۶، ص۱۱۸

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی(م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۸، ص۸۹

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر، ج۲۳، ص۱۵۶، ۱۵۹

(۹) ☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص۲۱۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص۳۶۲

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۸، ص۳۵۴

(۱۰) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص(م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص۲۶۸

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی(م ۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص۱۳۳۴

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲، ص۱۵۵

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر، ج۲۳، ص۱۵۲

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت ۵۹۷ھ)مطبوعہ پشاور، ج۳، ص۲۷۹

☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشھیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴۔۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵، ص۴۳۱

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی(م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۸، ص۹۲

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۸، ص۳۵۴

(ب) مقذوف فیہ (جس بارے میں تہمت لگائے) میں دو شرطیں لازم ہیں۔
زنا کی صریح تہمت لگائے، دوسرے کسی گناہ کی تہمت نہ لگائے۔

(ج) مقذوف (جس پر تہمت لگائی گئی) میں پانچ شرطیں لازم ہیں۔
اسلام، عقل، بلوغ، آزادی، عفت۔ (۱۱)

﴿۸﴾ چار گواہوں نے الزامِ زنا کی شہادت تو دے دی مگر ابھی تک ان کی تعدیل نہیں کی گئی (ان کا عادل ہونا ثابت نہیں کیا جاسکا) تو گواہوں اور مشہود پر ابھی تک حد نہیں لگائی جائے گی۔ (۱۲)

﴿۹﴾ جب محصن کو زنا کے بغیر یا غیر محصن کو زنا کی تہمت لگائے تو اس پر حدِ قذف نہیں، اس وقت صرف تعزیر ہوگی، ہاں اگر مقذوف قذف بہ سے مشہود ہے تو نہ حد ہے نہ تعزیر۔ (۱۳)

﴿۱۰﴾ نابالغ یا پاگل کی طرف زنا کی نسبت کرنے والا بھی قذف کا مستوجب نہیں، اسی طرح مجنون یا بچہ کسی پر قذف کرے تو حد نہیں پائے گا، حاکم حسبِ صواب دید اسے تعزیر کرے۔ (۱۴)

---

(۱۱) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۱۳۳۲

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۱۵۷

(۱۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۱۵۸

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۳۳۶

☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمدبن یوسف الشہیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔ ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۴۴۲

(۱۳) ☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج ۳، ص ۳۲۳

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمربن محمد الزمحشری مطبوعہ کراچی، ج ۳، ص ۲۱۸

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۳۳۷

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج ۶، ص ۱۱۸

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۸، ص ۹۷

(۱۴) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۶۹

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۳۳۴

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۱۵۷

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۳، ص ۱۵۵

☆ زادالمسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت ۵۹۷ھ) مطبوعہ پشاور، ج ۳، ص ۲۷۹

☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمدبن یوسف الشہیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔ ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۴۳۱

﴿۱۱﴾ متہم بالزنا (جس پر زنا کی تہمت لگائی گئی) نے اگر زنا کا انکار کر دیا اور تہمت لگانے والا چار عادل گواہ پیش نہ کرسکا تو تہمت لگانے والے پر اسّی کوڑے مارے جائیں گے، اور اگر چار گواہ پیش کر دیئے تو اب قذف کرنے والا سبکدوش ہو جائے گا اس پر حدِ قذف جاری نہ ہوگی، بلکہ ثبوتِ زنا مکمل ہو جانے کی وجہ سے زانی پر حد جاری ہوگی۔ اگر چار گواہ زنا کے پیش کر دیئے لیکن مختلف اوقات میں متفرق طور پر پیش کئے اور سب گواہ مجتمع ہو کر نہیں آئے تو زنا کا ثبوت نہ ہوگا، اور جس پر تہمت لگائی گئی ہے اس پر حدِ زنا جاری نہ ہوگی، لیکن تہمت لگانے والا بھی مستحقِ سزا نہیں رہے گا، وہ بھی حدِ قذف سے محفوظ رہے گا، کیونکہ زنا کی شہادت کی تعداد تو بہر حال موجود ہے، گواہوں کے ساتھ ساتھ نہ آنے کی شرط محض احتیاطاً لگائی گئی ہے، تاکہ زنا کی حد ساقط ہو جائے۔ قاذف پر قذف لازم کرنے کے لئے یہ شرط نہیں لگائی گئی، اسی طرح اگر متہم بالزنا نے ایک بار زنا کا اقرار کرلیا تو اس پر حد جاری نہ ہوگی اور نہ قاذف پر حد جاری ہوگی۔ (۱۵)

﴿۱۲﴾ ثبوتِ زنا کے لئے چار مرد گواہوں کی شرط ہے، جو شہادت کے اہل ہوں، اس لئے اگر ان میں ایک بھی شہادت کے نااہل ہوگا تو ثبوتِ زنا نہ ہوسکے گا، بلکہ ان گواہوں پر حدِ قذف جاری ہوگی، مثلاً اندھے یا

(بقیہ۱۴) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص۳۵۵

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۲، ص۱۱۹

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۸، ص۸۹

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمدبن صاوی مالکی (م۱۳۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۳، ص۱۲۸

(۱۵) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص۱۳۳۳

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲، ص۱۵۸

☆ زادالمسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت۵۹۷ھ) مطبوعہ پشاور، ج۳، ص۲۷۹

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمدجون جونپوری (م۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص۵۴۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاھور، ج۳، ص۳۳۵

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمدبن صاوی مالکی (م۱۳۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ، ج۳، ص۱۲۸

☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمدبن یوسف الشہیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی مطبوعہ بیروت، ج۵، ص۴۳۱، ۴۳۲

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص۲۱۷

☆ تفسیر کبیر از امام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۳، ص۱۵۷

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۶، ص۱۲۸

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۸، ص۱۹۳

حدِ قذف کے سزایافتہ نے شہادت دی تو یہ شہادت قبول نہ ہوگی، لیکن اگر فاسق نے گواہی دی تو ان پر حدِ قذف تو جاری نہ ہوسکے گی، لیکن ان کی شہادت سے زنا کا ثبوت بھی نہ ہوسکے گا، اس لئے متہم بالزنا پر بھی حدِ زنا جاری نہ ہوگی، کیونکہ فاسق شہادت ادا کرنے اور شاہد بننے کا اہل ہے لیکن فسق کی وجہ سے اس کی شہادت میں کسی قدر ضعف ہے، اس لئے فاسقوں کی شہادت سے شبہ زنا تو پیدا ہوگیا لیکن وہ حدِ قذف سے محفوظ رہیں گے اور ثبوتِ زنا نہ ہوگا، اس لئے زانی پر حدِ زنا جاری نہ ہوگی۔ (۱۶)

﴿۱۳﴾ اگر گواہوں کی تعداد چار سے کم ہو تو ان پر حدِ قذف جاری ہوگی، تاکہ اللہ تعالیٰ کی قائم کی گئی حد معطل نہ ہو اور مجرم آزادی کے ساتھ جرم نہ کریں۔ اس نیتِ خیر کے لئے زنا اور ہر جرم کی شہادت کی ضرورت ہے اور چار سے کم گواہوں کو تو یہ غرض حاصل نہیں ہوسکتی۔ پھر گواہوں کی گواہی صرف بدنام کرنے اور مسلمانوں کی آبروریزی کے جذبے کے زیرِ اثر مانی جائے گی، کیونکہ جب چار سے کم گواہوں کو یہ معلوم ہے کہ ہماری شہادت کی تعداد کم ہے اور ہم حدِ زنا جاری نہیں کراسکتے تو پھر گواہی کیوں دیتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ ان کی نیت میں شر ہے اور وہ چاہتے ہیں کہ مسلمانوں کی رسوائی ہو، خواہ جرمِ زنا ثابت نہ ہوسکے۔ امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے سامنے حضرت مغیرہ بن شعبہ کے خلاف ابوبکرہ، نافع اور شبل بن معبد نے گواہی دی اور چوتھا گواہ زیاد تھا، اس نے صراحت کے ساتھ شہادت نہ دی، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تینوں گواہوں کو کوڑے لگوائے، یہ واقعہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کی موجودگی میں ہوا، کسی نے اس فیصلے کے خلاف انکار نہ کیا، گویا اس پر صحابہ کرام کا اجماع ہوگیا، حدیث شریف یوں ہے:

---

(۱۶) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۱۳۳۴

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۱۵۸

☆ مختصر تفسیر الطبری ازعلامہ ابوجعفر بن محمد جریر الطبری، مطبوعہ دار القرآن الکریم بیروت، لبنان، ج ۱۸، ص ۹۳

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت ۵۹۷ھ) مطبوعہ پشاور، ج۳، ص ۲۷۹

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج۳، ص ۱۲۸

☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حیّان الأندلسی الغرناطی مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۴۳۱

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۸، ص ۹۲

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۳۵۵

فَدَعَا الشُّهُوْدَ فَشَهِدَ اَبُوْبَكْرَةَ وَ شَبَلُ بْنُ مَعْبَدٍ وَّاَبُوْعَبْدِ اللّٰهِ نَافِعٌ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حِيْنَ شَهِدَ هٰؤُلَآءِ الثَّلَاثَةُ شَقَّ عَلٰى عُمَرَ شَانُهٗ فَلَمَّا قَامَ زِيَادٌ اَنْ تَشْهَدَاِنْ شَاءَ اللّٰهُ اِلَّا بِحَقٍّ قَالَ زِيَادٌ اَمَّا الزِّنَا فَلَااَشْهَدُ بِهٖ وَلٰكِنْ رَّأَيْتُ اَمْرًا قَبِيْحًا قَالَ عُمَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ حُدُّوْهُمْ فَجَلِّدُوْهُمْ.(۱۷)

﴿۱۴﴾ وہ شخص جس کے زانی ہونے کی شہادت گواہوں نے دی مگر چار گواہ پیش ہوکر گواہی نہ دے سکے اور جس پر تہمت لگائی گئی وہ مطالبہ کرے تو گواہوں پر حدِ قذف جاری ہوگی۔ مطالبہ کرنے کی شرط باجماع علماء ثابت ہے۔ کیونکہ اس میں بندے کا حق بھی شامل ہے، مطالبہ قول سے کرے، لہٰذا گونگا اشارہ کرے تو کافی نہیں۔(۱۸)

﴿۱۵﴾ حدِ قذف اسّی کوڑے ہے، اور جس پر حدِ قذف جاری ہوگی، اس کی شہادت تاحیات مردود ہوگی۔ آیتِ مبارکہ میں اس کی تصریح ہے۔(۱۹)

---

(۱۷) ☆ رواہ البیھقی فی السنن الکبریٰ عن قسامہ بن زہیر، ج۸، ص۴۰۸
☆ ورواہ الحاکم فی المستدرک وابونعیم فی المعرفہ
☆ ورواہ ابوموسیٰ فی الدلائل والبخاری تعلیقا
☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان، ج۳، ص۲۶۹
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی(م۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج۳، ص۱۳۳۴
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج۱۲، ص۱۶۰
☆ تفسیر کبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر، ج۲۳، ص۱۵۹
☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۶، ص۱۱۸
☆ تفسیرمظھری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۸، ص۳۵۶

(۱۸) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان، ج۳، ص۲۶۹
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی(م۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج۳، ص۱۳۳۶
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج۱۲، ص۱۵۸
☆ زادالمسیرفی علم التفسیرللحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت۵۹۷ھ)مطبوعہ پشاور، ج۳، ص۲۷۶
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۸، ص۹۳
☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۶، ص۱۱۸
☆ تفسیرالبحرالمحیط، لمحمدبن یوسف الشھیربابی حَیّان الأندلسی الغرناطی مطبوعہ بیروت، ج۵، ص۴۳۱
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری(م۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص۵۴۷
☆ تفسیرمظھری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۸، ص۳۵۶

(۱۹) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان، ج۳، ص۲۶۹
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی(م۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج۳، ص۱۳۳۶

﴿۱۶﴾ حدِ قذف جس پر جاری ہوگی وہ فاسق ہے۔ البتہ اگر وہ اس گناہ سے توبہ کرلے اور اپنی اصلاح کرلے تو اس کا فسق زائل ہوسکتا ہے، مگر اس کی شہادت مردود رہے گی۔ (۲۰)

﴿۱۷﴾ اگر ایک سے زائد اشخاص پر ایک ہی کلمہ کے ساتھ زنا کی تہمت لگائی تو اس پر ایک ہی حدِ قذف ہے۔ (۲۱)

﴿۱۸﴾ جس نے چند بار زنا کیا یا چند بار چوری کی یا چند بار شراب پی، تو اس پر ایک ہی حد ہے۔ (۲۲)

﴿۱۹﴾ جب تک قاذف پر حد جاری نہ ہو اس وقت تک اس کی شہادت قبول ہے، بایں طور کہ مقذوف قبل حد فوت ہوگیا یا اس نے مطالبہ حد نہ کیا یا حاکم کے پاس مقدمہ نہ لے گیا۔

حدیث شریف میں ہے:

(بقیہ ۱۹) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج ۱۲،ص ۱۶۰

☆ زادالمسیرفی علم التفسیرللحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت ۵۹۷ھ)مطبوعہ پشاور،ج ۳، ص ۲۷۹

☆ مختصرتفسیرالطبری ازعلامہ ابوجعفربن محمدجریرالطبری،مطبوعہ دارالقرآن الکریم بیروت،لبنان ،ج ۱۸،ص ۹۳

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی(م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان،ج ۱۸،ص ۹۶

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین بن عمربن کثیرشافعی (م ۷۷۴ھ)مطبوعہ مصر،ج ۳،ص ۲۶۴

☆ تفسیرانوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمربیضاوی شافعی (م ۶۸۵ھ)،ج ۲،ص ۷۹

☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی(م ۹۱۱ھ)وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکہ مکرمہ،ج ۳،ص ۱۲۸

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ ،کوئٹہ،ج ۶،ص ۱۱۸

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاهور،ج ۳،ص ۳۳۵

☆ تفسیرالبحرالمحیط ،لمحمدبن یوسف الشہیربابی حَیّان الأندلسی الغرناطی مطبوعہ بیروت،ج ۵،ص ۴۳۲

(۲۰) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی(م ۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج ۳،ص ۱۳۳۶

☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی،ج ۸،ص ۳۵۷

(۲۱) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان،ج ۳،ص ۲۶۹

☆ تفسیر کبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاهرہ ازهر ، ج ۲۳،ص ۱۵۳

☆ زادالمسیرفی علم التفسیرللحافظ الامامؒ ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت ۵۹۷ھ)مطبوعہ پشاور،ج ۳، ص ۲۷۹

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ ،کوئٹہ،ج ۶،ص ۱۱۹

☆ تفسیرالبحرالمحیط ،لمحمدبن یوسف الشہیربابی حَیّان الأندلسی الغرناطی مطبوعہ بیروت،ج ۵،ص ۴۳۲

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی(م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان،ج ۱۸،ص ۹۴

(۲۲) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان،ج ۳،ص ۲۷۰

☆ تفسیرالبغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م ۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان،ج ۳،ص ۳۲۳

☆ تفسیر کبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاهرہ ازهر ، ج ۲۳،ص ۱۵۳

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی(م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان،ج ۱۸،ص ۹۵

اَلْمُسْلِمُوْنَ عَدُوْلٌ بَعْضُهُمْ عَلٰی بَعْضٍ اِلَّا مَحْدُوْدًا فِی الْقَذْفِ.(۲۳)

مسلمان عادل ہیں سوائے اس کے جس پر حدِ قذف جاری ہوئی۔(۲۴)

﴿۲۰﴾ چاروں گواہ زنا کی گواہی میں اپنا چشم دید بیان دیں کہ مرد کا آلہ تناسل عورت کی شرمگاہ میں اس طرح داخل تھا جس طرح سرمہ دانی میں سرچو، اس سے کم اگر گواہی دیں گے زنا ثابت نہ ہو سکے گا، مثلاً یوں کہیں کہ وہ برہنہ ایک جگہ پر تھے، وغیرہ۔(۲۵)

﴿۲۱﴾ جو شخص کسی پارسا مرد یا پارسا عورت پر زنا کی تہمت لگائے، پھر اپنے دعویٰ میں چار گواہ پیش نہ کر سکے تو گواہوں کی طرح اس مدعی پر بھی اسی کوڑے لگائے جائیں اور وہ فاسق ہو جائے گا، اس کی گواہی تاحیات مردود ہو جائے گی اگرچہ توبہ کرلے۔(۲۶)

---

(۲۳) ☆ رواه البیهقی، ج۱۰، ص۱۹۷ /بحواله موسوعه اطراف الحدیث النبوی الشریف، ج۸، ص۴۷۷

(۲۴) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م۳۷۰ھ) مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت، لبنان، ج۳، ص۲۷۲

☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمد بن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعه بیروت، لبنان، ج۳، ص۱۳۳۷

☆ تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین بن عمر بن کثیر شافعی (م۷۷۴ھ) مطبوعه مصر، ج۳، ص۲۶۴

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج۲۳، ص۱۵۷

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار الله محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعه کراچی، ج۳، ص۲۱۸

☆ زادالمسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمن بن علی ابن الجوزی (ت۵۹۷ھ) مطبوعه پشاور، ج۳، ص۲۷۹

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمد بن احمد مالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعه بیروت، لبنان، ج۱۲، ص۱۶۲

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامه ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج۱۸، ص۹۲

☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمد جیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ) مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی، پشاور، ۵۴۸

(۲۵) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م۳۷۰ھ) مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت، لبنان، ج۳، ص۲۷۳

☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمد بن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعه بیروت، لبنان، ج۳، ص۱۳۳۶

☆ تفسیر صاوی ازعلامه احمد بن صاوی مالکی (م۱۲۲۳ھ) مطبوعه مکتبه فیصلیه، مکه مکرمه، ج۳، ص۱۲۹

☆ تفسیر روح البیان ازعلامه اسمٰعیل حقی (م۱۱۳۷ھ) مطبوعه مکتبه اسلامیه، کوئٹه، ج۶، ص۱۱۹

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن از علامه علی بن محمد خازن شافعی مطبوعه لاهور، ج۳، ص۳۳۶

☆ تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین بن عمر بن کثیر شافعی (م۷۷۴ھ) مطبوعه مصر، ج۳، ص۲۶۴

☆ مختصر تفسیر الطبری ازعلامه ابوجعفر بن محمد جریر الطبری، مطبوعه دارالقرآن الکریم بیروت، لبنان، ج۱۸، ص۹۶

☆ زادالمسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمن بن علی ابن الجوزی (ت۵۹۷ھ) مطبوعه پشاور، ج۳، ص۱۵۸

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج۲۳، ص۱۵۸

(۲۶) ☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمد بن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعه بیروت، لبنان، ج۳، ص۱۳۳۶

☆ تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین بن عمر بن کثیر شافعی (م۷۷۴ھ) مطبوعه مصر، ج۳، ص۲۶۴

﴿۲۲﴾ حدود قائم کرنا حاکم کا فریضہ ہے، اس کے علاوہ ہر شخص حدود قائم نہیں کر سکتا، قاذف کو کوڑے مارنے کا اختیار حاکم کو ہے۔(۲۷)

﴿۲۳﴾ جن الفاظ سے حدِ قذف ثابت ہوگی وہ یہ ہیں، اے زانی، تو نے فلاں جگہ زنا کیا، تو اپنے باپ کا نہیں، تو فلاں کا بیٹا نہیں، اے زانیہ کے بیٹے، تو فلاں سے زیادہ زانی ہے وغیرہ۔(۲۸)

﴿۲۴﴾ اگر مسلمان محض یوں کہے، او فاسق، او کافر، او خبیث، او فاجر، او مخنث، او خائن، او لوطی، او زندیق، او دیوث، او شرابی، او سود خور، رنڈی کے بیٹے، فاجرہ کے بیٹے، چوروں کی پناہ گاہ، او بچوں کے ساتھ کھیلنے والے، او حرام زادے، وغیرہ، ان الفاظ سے حدِ قذف ثابت نہیں ہوتی۔ حاکم حسبِ صوابدید اس پر تعزیر کرے جو کم از کم تین کوڑے اور زیادہ سے زیادہ انتالیس کوڑے ہو سکتی ہے۔(۲۹)

(بقیہ۲۶) ☆ تفسیر البحر المحیط ،لمحمدبن یوسف الشھیربابی حَیّان الأندلسی الغرناطی مطبوعہ بیروت، ج۵،ص ۴۳۲

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری(م۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ، پشاور ،۵۴۶

(۲۷) ☆ تفسیر کبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر ، ج ۲۳،ص ۱۵۹

☆ تفسیر البحر المحیط ،لمحمدبن یوسف الشھیربابی حَیّان الأندلسی الغرناطی مطبوعہ بیروت، ج۵،ص ۴۴۷

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۸،ص ۹۴

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری(م۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ، پشاور ،۵۴۷

(۲۸) ☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان، ج۳،ص ۳۲۳

☆ تفسیر کبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر ، ج ۲۳،ص ۱۵۲

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰہ محمودبن عمربن محمدالزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳،ص ۲۱۷

☆ تفسیر البحر المحیط ،لمحمدبن یوسف الشھیربابی حَیّان الأندلسی الغرناطی مطبوعہ بیروت، ج۵،ص ۴۴۱

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ ، کوئٹہ، ج۶،ص ۱۱۸

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۸،ص ۹۱

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری(م۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ، پشاور ،۵۴۷

(۲۹) ☆ تفسیر کبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر ، ج ۲۳،ص ۱۵۲

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰہ محمودبن عمربن محمدالزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳،ص ۲۱۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاھور، ج۳،ص ۳۳۶

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللّٰہ بن احمدبن محمود مطبوعہ لاھور، ج۳،ص ۳۳۶

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ ، کوئٹہ، ج۶،ص ۱۱۸

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۸،ص ۹۲

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری(م۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ، پشاور ، ج ۵۵۲

﴿۲۵﴾ قاذف کو زانی کی طرح کوڑے مارے جائیں، کوڑے مارتے وقت اس کے جسم سے زائد کپڑے اتار لئے جائیں۔(۳۰)

﴿۲۶﴾ مقذوف کے لئے ثبوتِ قذف سے پہلے قاذف کو معاف کر دینے کا حق حاصل ہے، البتہ مال پر صلح کرنا جائز نہیں، ثبوتِ حد کے بعد مقذوف یا حاکم معاف نہیں کر سکتا۔(۳۱)

﴿۲۷﴾ کوڑے مارتے وقت تعزیر کے کوڑے سب سے سخت مارے جائیں، پھر اس سے کم زنا کے کوڑے، پھر شراب پینے کی سزا کے، پھر قذف کے کوڑے مارے جائیں۔(۳۲)

﴿۲۸﴾ اگر کسی نے قذف کی سزا پائی، پھر اس نے قذف کیا تو اب دوبارہ سزا پائے گا۔(۳۳)

﴿۲۹﴾ تعزیر کی کم از کم حد تین کوڑے ہیں اور زیادہ سے زیادہ انتالیس کوڑے ہیں۔(۳۴)

﴿۳۰﴾ قذف کے وقت مقذوف کا قاذف کی مجلس میں حاضر ہونا ضروری نہیں، مقذوف غائب ہو یا حاضر، حدِ قذف طلب کر سکتا ہے۔(۳۵)

﴿۳۱﴾ قاذف اگرچہ قذف سے توبہ کر لے لیکن اس پر حد واجب ہے۔(۳۶)

☆☆☆☆☆

---

(۳۰) ☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص۲۱۷
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۳، ص ۱۶۰

(۳۱) ☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ۵۴۷
☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص۲۱۸
☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۶، ص۱۱۸

(۳۲) ☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص۲۱۷
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۳، ص ۱۶۰
☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۶، ص۱۱۸
☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ۵۴۷

(۳۳) ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۸، ص۹۴

(۳۴) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۶، ص۱۱۸

(۳۵) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۶، ص۱۱۸
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۸، ص۹۵

(۳۶) ☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حیّان الأندلسی الغرناطی مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۴۳۲

باب (۳۰۰)

﴿لعان﴾

﴿ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴾

وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ اِلَّآ اَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ اَرْبَعُ شَهٰدٰتٍ ۢ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ o وَ الْخَامِسَةُ اَنَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ o وَيَدْرَءُ ا عَنْهَا الْعَذَابَ اَنْ تَشْهَدَ اَرْبَعَ شَهٰدٰتٍ ۢ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ o وَالْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَا اِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ o وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ وَاَنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ حَكِيْمٌ o

(سورۃالنور: آیات ۶تا۱۰)

اوروہ جواپنی عورتوں کوعیب لگائیں اوران کے پاس اپنے بیان کے سوا گواہ نہ ہوں توایسے کسی کی گواہی یہ ہے کہ چار بار گواہی دے اللہ کے نام سے کہ وہ سچا ہےاور پانچویں یہ کہ اللہ کی لعنت ہواس پر اگروہ جھوٹا ہو۔اورعورت سے یوں سزاٹل جائے گی کہ وہ اللہ کانام لے کرچار بار گواہی دے کہ مرد جھوٹا ہے اور پانچویں یوں کہ عورت پر غضب اللہ کا اگر مرد سچا ہو۔اور اگر اللہ کا فضل اوراس کی رحمت تم پر نہ ہوتی !اور یہ کہ اللہ توبہ قبول فرماتا حکمت والا ہے۔

حل لغات

یرمون ازواجھم: اپنی عورتوں کو زنا کی تہمت لگاتے ہیں: اس کلمہ کی لغوی تحقیق گذشتہ آیت کے ضمن میں گذر چکی ہے۔ آیت میں بیوی سے مراد محصن، یا غیر مدخولہ یا طلاقِ رجعی والی ہے۔ (۱)

ولم یکن لھم شھدآء الا انفسھم: عورت پر تہمتِ زنا کے ثبوت کے لئے اس کے پاس سوائے اپنے بیان کے کوئی اور گواہ نہیں۔

لعنت اللہ علیہ: اس پر اللہ کی لعنت ہو۔

لعنت کا معنی ہے: اللہ کی رحمت سے دوری، جس میں اللہ تعالیٰ کی ناراضی ہو۔ آخرت میں عقوبت اور دنیا میں قبولِ فیض سے منقطع ہو۔ (۲)

اشھد باللہ: میں اللہ کے نام پر گواہی دیتا ہوں۔

لعان میں قسم کھاتے وقت شہادت کا لفظ ضرور استعمال کرے۔ کہ میں اللہ کی گواہی دیتا ہوں۔ تاکہ کلمہ میں تغلیظ (سختی) پائی جائے۔

ویدرءا: دَرَأَہٗ از باب (فتح) دَرْأً و دَرَأَۃً کا معنی ہے: زور سے دھکیلنا، ہٹانا۔ (۳)

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ عورت اگر ایسی پانچ بار گواہی دے تو اس سے سزا ٹل جائے گی۔

شانِ نزول

ان آیاتِ کریمہ کے شانِ نزول میں چند روایات مروی ہیں، ممکن ہے کہ یہ وہ واقعات یکے بعد دیگرے تھوڑی ہی مدت میں واقع ہوئے ہوں۔

---

(۱) ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۸، ص ۱۰۵

(۲) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج ۶، ص ۱۲۱

(۳) ☆ المنجد از لوئیس معلوف الیسوعی، مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ص ۳۷۳

☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقری الفیومی (م ۷۷۰ھ)، ص ۹۳

☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضیٰ حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۱۰، ص ۱۲۶

﴿۱﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے اپنی بیوی پر شریک بن سمحا سے زنا کرنے کی تہمت لگائی (واقعہ سچا تھا۔لیکن شرعی شہادت موجود نہ تھی) اس لئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (یا تو شرعی ثبوت پیش کرو) ورنہ تمہاری پشت پر کوڑے مارے جائیں گے۔

(یاد رہے کہ زنا کے ثبوت کیلئے شرعی امور کی بحث سورۃ النور کی آیت: ۳ میں گزر چکی ہے۔)

حضرت ہلال رضی اللہ عنہ نے عرض کی، یارسول اللہ! اگر کوئی شخص کسی کو اپنی بیوی پر دیکھے تو کیا وہ گواہوں کو تلاش کرنے جائے۔حضور ﷺ نے فرمایا۔گواہ یا تمہاری پشت پر کوڑے۔

حضرت ہلال رضی اللہ عنہ نے عرض کی: قسم ہے اس کی جس نے آپ کو برحق نبی بنا کر بھیجا، میں بلاشک وشبہ سچا ہوں۔اللہ تعالیٰ ضرور کوئی ایسا حکم نازل فرمائے گا جس سے میری پشت کوڑوں سے بچ جائے گی۔اس وقت جبرئیل امین علیہ السلام مذکورہ بالا آیات لے کر نازل ہوئے۔کیفیتِ وحی دور ہونے کے بعد حضور ﷺ نے ان آیات کی تلاوت فرمائی۔حسب الحکم حضرت ہلال رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے اور انہوں نے شہادت دی۔ (لعان کیا) حضور ﷺ برابر فرماتے رہے کہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ تم دونوں میں ایک جھوٹا ہے۔تو کیا تم دونوں میں سے کوئی اپنے قول سے رجوع کرے گا۔حضرت ہلال رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد عورت کھڑی ہوئی اور اس نے شہادت دی (لعان کیا) جب پانچویں شہادت کا نمبر آیا تو لوگوں نے اس کو روکا اور کہا یہ شہادت فیصلہ کر دینے والی ہے (اگر تو نے جرم کیا ہے تو شہادت سے اب بھی لوٹ سکتی ہے) عورت ذرا جھجکی اور مڑی، یہاں تک کہ لوگوں کو خیال ہوا یہ شہادت سے لوٹ جائے گی، پھر کہنے لگی، میں اپنے خاندان کو آئندہ ہمیشہ کے لئے رسوا نہیں کروں گی۔چنانچہ اس نے شہادت جاری رکھی۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اس عورت کو دیکھتے رہنا، اگر اس کے بچہ پیدا ہوا اور آنکھیں سرگین ہوں، سرین بھاری ہوں اور پنڈلیاں گداز ہوں تو خیال کر لینا کہ وہ شریک بن سمحا کا ہے۔چنانچہ بچہ پیدا ہوا تو وہ ویسا ہی تھا۔

حضورﷺ نے فرمایا، اگر کتاب اللہ کا فیصلہ نازل نہ ہوا ہوتا تو پھر میں اس عورت سے سمجھ لیتا۔(۴)

﴿۲﴾ حضرت سہل سعد ساعدی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت ابن عویمر عجلانی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی آدمی کو مشغول دیکھ لے تو کیا کرے؟ اگر وہ قتل کر دے گا تو لوگ قصاص میں اس کو قتل کر دیں گے (گواہ لینے جائے گا تو مرد فارغ ہو کر جا چکے گا) بتائیے کہ وہ کیا کرے؟ حضورﷺ نے فرمایا، تمہارے اور تمہاری بیوی کے معاملہ میں حکم نازل ہو گیا ہے۔ جاؤ اپنی بیوی کو لے آؤ۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، پھر دونوں نے مسجد کے اندر لعان کیا۔ میں اس وقت رسول اللہﷺ کے پاس موجود تھا۔ لعان سے دونوں فارغ ہو گئے تو حضرت عویمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، یارسول اللہ! اب اس کے بعد میں نے اس عورت کو اپنے پاس رکھا تو گویا میں نے اس پر تہمت تراشی کی۔ کیونکہ غیرت مند آدمی زنا کار عورت کو اپنے نکاح میں نہیں رکھتا۔ چنانچہ انہوں نے عورت کو تین طلاقیں دے دیں۔ رسول اللہ نے فرمایا، ذرا دیکھتے رہنا، اگر عورت کے بچہ پیدا ہوا اور وہ سانولا، سیاہ چشم، بھاری سرینوں اور گداز پنڈلیوں والا ہو تو میرا خیال ہے کہ ابن عویمر نے سچ کہا۔ اور اگر سرخ رنگ کا ہو تو میں سمجھوں گا کہ ابن عویمر نے اس عورت پر دروغ بندی کی ہے۔ چنانچہ جب بچہ پیدا ہوا تو وہ ویسا ہی تھا جس

---

(۴) ☆ رواہ البخاری عن ابن عباس، ج ۲، ص ۶۹۵

☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۸۵

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۳۴۲

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۱۶۳

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج ۳، ص ۳۲۴

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۳، ص ۱۶۵

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت ۵۹۷ھ) مطبوعہ پشاور، ج ۳، ص ۲۸۰

☆ مختصر تفسیر الطبری از علامہ ابوجعفر بن محمد جریر الطبری، مطبوعہ دار القرآن الکریم بیروت، لبنان، ج ۱۸، ص ۱۰۰

☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ج ۲، ص ۸۰

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۳۳۷

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۵۲

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۸، ص ۳۶۳

سے رسول ﷺ کے بیان کے مطابق ابن عویمر کی سچائی ظاہر ہوتی تھی۔ چنانچہ آئندہ اس بچہ کا نسب ماں سے ملا دیا جاتا اور وہ ولد ابن عویمر نہیں کہا جاتا تھا۔(۵)

﴿۳﴾ جب آیتِ مبارکہ وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ آخر تک نازل ہوئی تو انصار کے سردار حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: کیا اسی طرح آیت نازل ہوئی ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے گروہِ انصار! سن رہے ہو تمہارا سردار کیا کہہ رہا ہے؟ انصار نے عرض کیا، یا رسول اللہ! ان کو آپ برا نہ کہیں۔ یہ بڑے غیرت مند آدمی ہیں۔ بخدا انہوں نے کبھی کسی بیوہ یا مطلقہ سے نکاح نہیں کیا۔ ہمیشہ کنواری عورت سے ہی نکاح کیا اور نہ اپنی کسی بیوی کو طلاق دی (یعنی جس عورت کا پردہ کسی مرد نے اٹھالیا ہو اس کو انہوں نے کبھی ساتھ رکھنا پسند نہیں کیا اور انتہائی غیرت یہ کہ کسی عورت کو طلاق نہیں دی کہ وہ کسی دوسرے مرد سے نکاح کر سکے) ان کی اسی شدتِ غیرت کی وجہ سے ہم میں سے کوئی شخص جرأت نہیں کر سکتا کہ ان کی چھوڑی ہوئی عورت سے نکاح کرے۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، بخدا یہ تو میں ضرور جانتا ہوں کہ یہ آیت برحق ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل شدہ ہے، لیکن مجھے تعجب اس بات پر ہے کہ اگر میں بدکار عورت کو اس حالت میں دیکھوں کہ کوئی شخص اس کو اپنی رانوں میں دبائے ہوئے ہے تو مجھے یہ بھی اجازت نہیں کہ میں اس کو اس کی جگہ سے ہلا سکوں۔ جب تک کہ چار گواہ لا کر ان کو آنکھوں سے دکھا نہ سکوں۔

(۵) ☆ بخاری عن سهل بن سعد، ج ۲، ص ۵۹۶

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعه ملتان، ج ۳، ص ۳۲۵

☆ تفسیر روح المعانی از علامه ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج ۱۸، ص ۱۰۴

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج ۲۳، ص ۱۶۴

☆ تفسیر مظهری از علامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی، ج ۸، ص ۳۶۷

☆ التفسیرات الاحمدیه از علامه احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی، پشاور ص ۵۵۲

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامه ابو عبدالله محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعه بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۱۶۴

☆ تفسیر روح البیان از علامه اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعه مکتبه اسلامیه، کوئٹه، ج ۶، ص ۱۲۰

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار الله محمود بن عمر بن محمد الزمحشری مطبوعه کراچی، ج ۳، ص ۲۲۰

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن از علامه علی بن محمد خازن شافعی مطبوعه لاهور، ج ۳، ص ۳۳۱

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف به تفسیر مدارک از علامه ابو البرکات عبدالله بن احمد بن محمود مطبوعه لاهور، ج ۳، ص ۳۳۱

خدا کی قسم جب تک میں گواہ لاؤں گا تو وہ شخص اپنا کام کر کے چل دے گا۔

اس واقعہ کو زیادہ وقت نہ گزرا کہ حضرت ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ کا قصہ ہو گیا۔ حضرت ہلال رضی اللہ عنہ ان تینوں میں سے ایک تھے جن کی توبہ قبول ہونے کی صراحت آیت میں آئی تھی۔ غزوۂ تبوک کو تین شخص باوجود قدرت کے نہیں گئے تھے اور واپسی پر حاضرِ خدمت ہو کر انہوں نے سچ سچ عرض کر دیا تھا اور اپنے قصور کا اعتراف کر لیا تھا۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے ان پر سخت عتاب کیا تھا۔ اور مسلمانوں کو ان کے بائیکاٹ کا حکم دے دیا تھا۔ انہوں نے چالیس پچاس دن برابر اللہ تعالیٰ سے زاری کی اور روتے رہے۔ آخر ان کی توبہ قبول ہوئی اور آیت نازل ہوئی۔

واقعہ یوں ہوا کہ حضرت ہلال رضی اللہ عنہ رات کو اندھیرا پڑے اپنی زمین سے واپس آئے۔ آ کر دیکھا کہ کوئی شخص ان کی بیوی کے پاس موجود ہے اور وہ کام میں مشغول ہے۔ آپ نے اپنی آنکھوں سے ان کی حرکت دیکھی اور اپنے کانوں سے ان کی باتیں سنیں۔ لیکن اس شخص کو متنبہ نہیں کیا۔ صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں اندھیرا پڑے گھر آیا تو میں نے اپنی بیوی کے پاس ایک آدمی کو اپنی آنکھوں سے دیکھا اور اپنے کانوں سے ان کی باتیں سنیں۔ رسول اللہ ﷺ کو یہ اطلاع ناگوار ہوئی اور بار گزری۔

دوسری طرف انصار جمع ہوئے اور انہوں نے کہا: سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے قول نے ہم کو آزمائش میں ڈال دیا۔ اب حضرت ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ کوڑے لگوائیں گے اور لوگوں میں ان کی شہادت کو باطل قرار دیں گے (کیونکہ وہ اپنی بیوی پر زنا کی تہمت لگا رہے ہیں مگر ان کے پاس شرعی گواہ نہیں)۔ حضرت ہلال رضی اللہ عنہ نے کہا: خدا کی قسم مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے لئے اس سے رہائی کا کوئی راستہ ضرور نکال دے گا (راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کوڑے لگوانے کا ارادہ کر ہی رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ پر وحی نازل فرمائی) جب وحی نازل ہو گئی اور حضور ﷺ نے سنا دی۔ لوگ حضرت ہلال رضی اللہ عنہ کو کوڑے مارنے سے رک گئے۔ آیات وہی تھیں جو زیبِ عنوان ہیں۔

بعض روایات میں یوں بھی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہلال تم کو خوش خبری ہو، اللہ نے تمہاری لئے کشائش پیدا کر دی۔ ہلال نے عرض کیا، مجھے اللہ تعالیٰ سے اسی کی امید تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عورت کو بلاؤ۔ حسب الحکم عورت حاضر ہوئی۔ جب دونوں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اکٹھے ہوئے تو عورت سے ہلال کا قول کہا گیا۔

عورت نے ہلال کے قول کو جھوٹا قرار دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اللہ یقیناً جانتا ہے کہ تم دونوں میں ایک جھوٹا ہے۔ تو کیا تم دونوں میں سے کوئی اپنے بیان سے رجوع کرنے والا ہے۔ ہلال نے کہا، یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، میں سچ کہہ چکا اور میں نے حق بات کہی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ تو ان دونوں کے درمیان لعان کرادو۔ حسب الحکم ہلال سے کہا گیا، شہادت دو۔ ہلال نے چار بار اللہ کی قسم کھا کر کہا کہ میں یقیناً سچا ہوں۔ پانچویں شہادت کے وقت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ ہلال! اللہ سے ڈر۔ دنیوی عذاب آخرت کے عذاب سے آسان ہے اور اللہ کا عذاب لوگوں کے عذاب سے بہت زیادہ سخت ہے۔ اور پانچویں شہادت واجب کردینے والی ہے۔ اگر تو جھوٹا ہے تو عذاب کو تجھ پر واجب کردے گی۔ ہلال نے کہا، خدا کی قسم اللہ اس شہادت پر مجھے عذاب نہیں دے گا۔ جس طرح رسول اللہ ﷺ اس پر مجھے کوڑے نہیں ماریں گے۔ اس کے بعد پانچویں شہادت میں ہلال نے کہا: اللہ کی لعنت مجھ پر اگر میں جھوٹا ہوں۔ پھر پانچویں شہادت کے وقت رسول اللہ ﷺ نے اس عورت کو روکا اور فرمایا: اللہ سے ڈر اور پانچویں شہادت یقیناً واجب کردینے والی ہے اور اللہ کا عذاب لوگوں کے عذاب سے زیادہ سخت ہے۔ یہ سن کر عورت تھوڑی دیر کے لئے کچھ جھجکی اور اقرار کرنے کا ارادہ کرلیا۔ لیکن پھر کہنے لگی، خدا کی قسم میں اپنے خاندان کو رسوا نہیں کروں گی۔ چنانچہ اس نے پانچویں شہادت دے دی اور کہا اللہ کا مجھ پر غضب ہو اگر وہ (ہلال) سچا ہے۔ آخر رسول اللہ ﷺ نے دونوں کو الگ الگ کردیا اور فیصلہ کردیا کہ بچہ عورت کا ہوگا۔ باپ کی طرف نسبت نہیں کی جائے گی۔ لیکن بچہ ولدِ حرام نہیں کہا جائے گا۔ حضور ﷺ نے یہ بھی فرمایا، اگر بچہ ایسا ایسا ہو تو شوہر کا ہوگا اور اگر ایسا ایسا ہو تو وہ اس شخص کا ہوگا جس کا نام لیا گیا ہے۔ چنانچہ جب بچہ پیدا ہوا تو خاکستری رنگ کے اونٹ کی طرح بدشکل تھا جو آئندہ زندگی میں مصر کا حاکم بنا۔ لیکن وہ نہیں جانتا تھا کہ میرا باپ کون ہے۔ (۶)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ مرد اگر اپنی بیوی پر زنا کی تہمت لگاتا ہے اور اس کے پاس ثبوتِ زنا کے گواہ نہیں تو وہ لعان کرے گا اور اگر بیوی

(۶) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۳۴۰

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۱۶۴

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۳۳۷

☆ مختصر تفسیر الطبری از علامہ ابوجعفر بن محمد جریر الطبری، مطبوعہ دار القرآن الکریم بیروت، لبنان، ج ۸، ص ۱۰۰

زنا کے جرم کا انکار کرتی ہے تو وہ بھی لعان کرے گی۔ لعان کرنے سے مرد حدِ قذف سے بچ جائے گا اور بیوی حدِ زنا سے بچ جائے گی۔ قرآن مجید کی آیت زیبِ عنوان میں یہ مسئلہ صراحت کے ساتھ بیان ہوا ہے۔ (۷)

﴿۲﴾ لعان ایسی گواہی ہے جسے قسموں سے مؤکد کر کے اس میں لعنت کا ذکر کیا جاتا ہے۔ یہ مردوں کے حق میں حدِ قذف اور عورتوں کے حق میں حدِ زنا کے قائم مقام ہے۔ (۸)

﴿۳﴾ لعان کا طریقہ یہ ہے کہ مرد کہے کہ میں اللہ کی شہادت دیتا ہوں کہ میں نے اپنی بیوی کو زنا کرتے دیکھا ہے اور میں نے دیکھا ہے کہ زانی کا آلہ تناسل عورت کی شرم گاہ میں یوں تھا جسے سرمہ دانی میں سرچو۔ اس کے بعد میں نے عورت سے وطی نہیں کی۔ چار مرتبہ یہ کلمات کہے، ان کلمات سے اگر انکار کرے تو اسے حدِ قذف لگائی جائے گی۔ اور اگر حمل کی نفی کرے تو کہے کہ میں اللہ کی گواہی دیتا ہوں کہ حیض کے بعد میں نے وطی نہیں کی۔ اور یہ حمل میرا

بقیہ (۶) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۳۶۵

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی(م ۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۳۲۴

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی(م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۸، ص

(۷) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص(م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳، ص ۲۸۹

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی(م ۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۱۳۴۰

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲، ص ۱۶۳

☆ مختصر تفسیر الطبری از علامہ ابوجعفر بن محمد جریر الطبری، مطبوعہ دار القرآن الکریم بیروت، لبنان، ج۱۸، ص ۱۰۰

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص ۲۲۰

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی(م ۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۳۲۴

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر، ج۲۳، ص ۱۶۴

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاھور، ج۳، ص ۳۴۷

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاھور، ج۳، ص ۳۴۷

☆ تفسیر از علامہ اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۶، ص ۱۲۰

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی(م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۸، ص

☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج۲، ص ۸۰

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۳۶۷

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری(م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ج ۵۵۳

(۸) ☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۵۳

نہیں اور اس طرف اشارہ بھی کرے اور چار باریوں کہے اور ہر بار کہے کہ میں اس معاملہ میں سچا ہوں۔ اور پانچویں باریوں کہے کہ اللہ کی لعنت مجھ پر ہو اگر میں جھوٹا ہوں۔ جب یہ کہہ لے گا اس سے حدِ قذف ساقط ہو جائے گی اور بچہ کا نسب اس سے منقطع کر دیا جائے گا۔ جب مرد لعان سے فارغ ہو جائے تو عورت کھڑی ہو کر چار بار اللہ کی قسم کھائے اور ہر باریوں کہے کہ یہ (مرد) جھوٹا ہے اور اگر حاملہ ہو تو یوں کہے کہ یہ حمل اس (مرد) کا ہے۔ پھر پانچویں باریوں کہے کہ اللہ کا مجھ پر غضب ہو اگر یہ سچا ہے۔

جب دونوں خاوند اور بیوی لعان کر چکیں تو حاکم ان کے درمیان تفریق کرادے اور بچہ کو ماں سے ملحق کر دے۔ (۹)

﴿۴﴾ لعان صرف اس صورت میں ہوگا کہ میاں بیوی دونوں اہلِ شہادت (گواہی کے قابل) ہوں۔ اگر مرد غلام ہو، یا کافر ہو، یا محدود فی القذف ہو (اسے قذف کی سزا پہلے دی گئی ہو) تو لعان نہیں ہوگا۔ بلکہ صرف الزام لگاتے ہی اس پر حدِ قذف جاری ہو جائے گی۔ اسی طرح اگر مرد تو اہلِ شہادت ہے لیکن عورت لونڈی ہو، یا کتابیہ ہو، یا محدود فی القذف ہو، یا نابالغ ہو یا مجنونہ ہو تو مرد پر حدِ قذف جاری نہیں ہوگی۔ اور نہ ہی لعان ہوگا۔ حدیث شریف میں ہے۔

اَرْبَعَةٌ لَيْسَ بَيْنَهُمْ لِعَانٌ لَيْسَ بَيْنَ الْحُرِّ وَالْاَمَةِ لِعَانٌ وَلَيْسَ بَيْنَ الْحُرَّةِ وَالْعَبْدِ لِعَانٌ وَلَيْسَ بَيْنَ الْمُسْلِمِ وَالْيَهُوْدِيَّةِ لِعَانٌ وَلَيْسَ بَيْنَ الْمُسْلِمِ وَالنَّصْرَانِيَّةِ لِعَانٌ (۱۰)

---

(۹) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۲۸۹

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۱۷۱

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۳۳۷

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۳۳۷

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج ۳۰، ص ۲۱۹

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی مطبوعہ پشاور، ج۳، ص ۲۸۱

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۳، ص ۱۷۱

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۸، ص ۱۱۰

(۱۰) ☆ رواہ الدارقطنی، ج۳، ص ۱۶۳

☆ راوہ البیہقی، ج۷، ص ۳۹۶، ۳۹۷

۲۔ شخاص کے درمیان لعان نہیں۔

(ا) آزاد مرد اور لونڈی کے درمیان لعان نہیں۔

(ب) آزادی عورت اور غلام کے درمیان لعان نہیں۔

(ج) مسلمان مرد اور یہودی عورت کے درمیان لعان نہیں۔

(د) مسلمان مرد اور نصرانی عورت کے درمیان لعان نہیں۔

یہ حدیث متعدد طرق سے مروی ہے اور ایسی حدیث قابلِ حجت ہو جاتی ہے۔ نابالغہ اور مجنونہ اہلِ شہادت نہیں۔(۱۱)

﴿۵﴾ لعان کے بعد حاکم کی تفریق سے ان میں جدائی واقع ہوئی۔ حاکم کی تفریق ایک طلاق بائن تصور ہوگی۔ اس کے بعد مرد اگر خود اپنی تکذیب کردے تو اس پر حدِ قذف جاری ہو جائے گی۔ یا عورت زنا کا اعتراف کرے تو اس پر حدِ زنا جاری ہوگی۔ اب ان دونوں کے درمیان نکاح جائز ہے۔ کیونکہ اب وہ اہلِ شہادت نہیں رہے، لہٰذا اہلِ لعان بھی نہیں ہیں۔ دونوں میں تحریم لعان کی بنا پر تھی۔ جب وہ اہلِ لعان ہی نہ رہے تو وہ تحریم بھی ختم ہو جائے گی۔ حدیث شریف:............

اَلْمُتَلاَعِنَانِ اِذَاتَفَرَّقَا لاَیَجْتَمِعَانِ اَبَدًا (۱۲)

---

(۱۱) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص(م ۳۷۰ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۳،ص ۲۸۵،۲۸۸

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللّٰہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۲،ص ۱۶۷

☆ تفسیرالبغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م ۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان،ج۳،ص ۳۲۷

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر،ج۲۳،ص ۱۶۹

☆ زادالمسیرفی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی مطبوعہ پشاور،ج۳،ص ۲۸۱

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاہور ،ج۳،ص ۳۳۹

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللّٰہ بن احمدبن محمودمطبوعہ لاہور،ج ۳،ص ۳۳۹

☆ تفسیرالبحرالمحیط ،لمحمدبن یوسف الشہیربابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴۔۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت،ج۶،ص ۴۳۳

☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰہ محمودبن عمربن محمدالزمخشری مطبوعہ کراچی،ج۳،ص ۲۱۹

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی(م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان،ج۱۸،ص ۱۰۶

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری(م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ، پشاور ،ص ۵۵۴

(۱۲) ☆ نصب الرایہ ۔۳،ص ۲۵۱ /بحوالہ موسوعہ اطراف الحدیث ،ج۱۰،ص ۶۵۹

لعان کرنے والے جب الگ ہو جائیں تو پھر کبھی جمع نہیں ہو سکتے۔

......کا مطلب یہی ہے کہ جب تک لعان کے قابل رہے میاں بیوی نہیں بن سکتے۔اب چونکہ حد کے بعد لعان کے قابل نہ رہے لہٰذا دوبارہ نکاح کر سکتے ہیں۔(۱۳)

﴿۶﴾ لعان کرنے والے حاکم کی تفریق کے بغیر ایک دوسرے سے جدا نہیں ہو سکتے۔حضور سید عالم ﷺ کے سامنے لعان ہوا مگر تفریق آپ نے خود فرمائی۔حدیث شریف میں ہے۔

فَرَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَیْنَ الْمُتَلَاعِنَیْنِ (۱۴)

لعان کرنے والوں کے درمیان حضور سیدِ عالم ﷺ نے تفریق کرادی۔(۱۵)

---

(۱۳) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص(م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان،ج۳،ص۳۹۷

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۳،ص ۱۳۴۲

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۲،ص۱۷۳

☆ تفسیرالبغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان،ج۳،ص۳۲۷

☆ زادالمسیرفی علم التفسیرللحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی مطبوعہ پشاور،ج۳،ص۲۸۱

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری(م۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ، پشاور،ص۵۵۴

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاہور،ج۳،ص۳۳۹

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمودمطبوعہ لاہور،ج۳،ص۳۳۹

☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمخشری مطبوعہ کراچی،ج۳،ص۲۱۹

☆ تفسیرانوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمربیضاوی شافعی ،ج۲،ص۸۲

☆ مختصرتفسیرالطبری ازعلامہ ابوجعفربن محمدجریرالطبری،مطبوعہ دارالقرآن الکریم بیروت،لبنان،ج۱۸،ص۱۰۳

☆ تفسیر کبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر،ج۲۳،ص۱۲۹

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۸،ص۱۱۰

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ ،کوئٹہ،ج۶،ص۱۲۰

☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی،ج۸،ص۳۷۷

(۱۴) ☆ رواہ البخاری عن ابن عمر،ج۲،ص۷۹۶

☆ رواہ ابوداؤد عن ابن عمر،ج۲،ص۳۱۲

☆ رواہ الدارمی عن ابن عمر

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۲،ص۲۸۶،۲۹۷

(۱۵) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص(م۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان،ج۳،ص۳۹۲

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۳،ص۱۳۴۲

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۲،ص۱۷۳

﴿۷﴾ ہر وہ تفریق جو حاکم کے حکم سے ہوگی اس کی حرمت ابدی نہیں ہوتی۔ مثلاً فرقتِ عنین، خیارِ صغرتین، فرقتِ ایلا۔ یہ تفریق ایک طلاق بائن ہوگی۔(۱۶)

﴿۸﴾ تفریق کے وقت دونوں میاں بیوی کا حاکم کے سامنے حاضر ہونا لازم ہے۔ کسی ایک کی غیر حاضری میں کی گئی تفریق موثر نہ ہوگی۔(۱۷)

﴿۹﴾ اگر چار آدمیوں نے عورت کے زنا کی شہادت دے دی۔ اور ان چار میں اس عورت کا خاوند بھی ہے تو عورت پر حدِ زنا جاری ہوگی۔(۱۸)

﴿۱۰﴾ اگر شوہر اور بیوی دونوں محصن ہوں اور شوہر نے بیوی سے کہا تو زانیہ ہے۔ اور بیوی نے خاوند سے کہا: میں نہیں تو زانی ہے تو عورت پر فقط حدِ قذف ہوگی، اور خاوند پر کوئی سزا نہیں۔ کیونکہ لعان عورت کے مطالبہ پر ہوگا۔(۱۹)

﴿۱۱﴾ جب تک بیوی حاکم کے سامنے لعان کا مطالبہ نہیں کرے گی مرد پر لعان واجب نہیں۔ چونکہ تہمت بیوی پر لگی ہے، اسے عار پہنچی ہے، وہی لعان کرا کر اپنے اوپر لگے الزام سے بری ہو سکتی ہے۔(۲۰)

﴿۱۲﴾ لعان حاکم کی موجودگی میں ہوگا۔(۲۱)

---

(۱۶) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص(م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۳۰۲

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۶، ص ۱۲۱

(۱۷) ☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی(م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۳۲۷

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۳، ص ۱۷۰

(۱۸) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص(م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۲۹۹

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲، ص ۱۷۰

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۳۳۹

(۱۹) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۶، ص ۱۲۰

(۲۰) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۶، ص ۱۲۰

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمحشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص ۲۱۹

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی(م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۸، ص ۱۰۸

(۲۱) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۳، ص ۱۷۱

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی(م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۳۲۷

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبد الرحمٰن بن علی ابن الجوزی مطبوعہ پشاور، ج۳، ص ۲۸۱

﴿۱۳﴾ زوجین میں جو بھی لعان سے انکار کرے حاکم اسے قید کردے۔ یہاں تک کہ وہ لعان پر آمادہ ہو جائے یا اپنے گناہ کا اعتراف کرے اور سزا پائے۔(۲۲)

﴿۱۴﴾ بیوی کے خلاف خاوند کی گواہی تمام حقوق میں، قصاص، تمام حدود مثلاً چوری، قذف اور شراب پینے کی، میں قبول ہوگی۔(۲۳)

﴿۱۵﴾ زنا سے نکاح فسخ نہیں ہوتا، ورنہ لعان کی ضرورت ہی نہ رہتی۔(۲۴)

﴿۱۶﴾ اگر اجنبی عورت پر زنا کی تہمت لگائے پھر اس سے نکاح کرلے۔ اس پر بھی لعان واجب ہے اور اگر مرد اپنی تکذیب کردے تو اس پر حدِ قذف ہے۔(۲۵)

﴿۱۷﴾ درج ذیل صورتوں میں نہ حدِ قذف ہے اور نہ لعان۔

(ا) عورت باندی ہو۔

(ب) عورت کافرہ ہو۔

(ج) عورت نابالغہ ہو۔

(د) عورت مجنونہ ہو۔

(ہ) عورت سے نکاحِ فاسد کیا ہو اور شوہر نے اس سے قربت کرلی ہو۔

---

(۲۲) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ص ۲۳، ص ۱۶۷

☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۹۹

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۳۳۸

☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۶، ص ۴۳۵

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبد الرحمٰن بن علی ابن الجوزی مطبوعہ پشاور، ج ۳، ص ۳۸۱

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۵۳

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۸، ص ۳۳۸

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج ۳، ص ۲۱۹

(۲۳) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۹۹

(۲۴) ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۸، ص ۱۲۱

(۲۵) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۹۱

(و) عورت کا کوئی بچہ ہو جس کا باپ معلوم نہ ہو۔

(ر) عورت نے کبھی اپنی عمر میں زنا کیا ہو، خواہ ایک ہی مرتبہ ہو پھر توبہ کر لی ہو۔

(ح) مرد نے شبہ کے طور پر جماع کر لیا ہو اور واقع میں وہ جماع حرام ہو۔ مرد کو حلال ہونے کا شبہ ہوا ہو۔

ان تمام صورتوں میں قاذف پر حدِ قذف نہیں اور نہ لعان کا حکم دیا جائے گا۔ البتہ حاکم مناسب تعزیز کر سکتا ہے۔(۲۶)

﴿۱۸﴾ اگر ایک سے زائد بیویاں ہوں اور سب کو زنا کی تہمت لگائے تو سب سے الگ الگ لعان کرنا ہوگا۔(۲۷)

﴿۱۹﴾ اگر چند اجنبی عورتوں کو زنا کی تہمت لگائے تو اس کے بدلے اسے ایک ہی حدِ قذف لگائی جائے گی۔(۲۸)

﴿۲۰﴾ اگر مرد قذف کرے اور عورت کہے تو نے سچ کہا، اگرچہ متعدد مجالس میں کہے، اس پر عورت پر حد نہیں اور نہ مرد کے ذمہ لعان ہے، کیونکہ یہ کلمات نہ لعان کو واجب کرتے ہیں اور نہ اقرارِ زنا پر دلالت کرتے ہیں۔(۲۹)

﴿۲۱﴾ لفظِ شہادت لعان کا رکن ہے، اس کے بغیر لعان مکمل نہیں۔(۳۰)

﴿۲۲﴾ لعان میں مرد یا عورت کے لئے دوسرے کے لئے ضمیر مخاطب ضروری نہیں۔ صرف اتنا کافی ہے جس سے تمیز ہو سکے کہ مرد اپنی بیوی کا ذکر کر رہا ہے اور بیوی اپنے شوہر کا۔(۳۱)

﴿۲۳﴾ بیوی سے لعان کے موجب وہی کلمات ہیں جن سے حدِ قذف ثابت ہوتی ہے۔ مثلاً عورت سے کہے، تو زانیہ ہے، میں نے اپنی بیوی کو زنا کرتے دیکھا ہے۔ اس کا یہ حمل میرا نہیں۔(۳۲)

﴿۲۴﴾ مکہ معظمہ میں لعان مقامِ ابراہیم اور خانہ کعبہ کے درمیان ہونا چاہیئے۔ مدینہ منورہ میں نبی اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منبر کے پاس، بیت المقدس میں مسجد اقصیٰ میں ہونا چاہیئے۔ غیر مسلموں کا لعان ان کی عبادت گاہوں اور قابلِ تعظیم مقامات میں ہونا چاہیئے۔ اگر کوئی شخص لامذہب اور بے دین ہو تو اس کا لعان ہماری

(۲۶) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص۳۷۰

(۲۷) ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۸، ص۱۰۶

(۲۸) ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۸، ص۱۰۶

(۲۹) ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۸، ص۱۰۸

(۳۰) ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۸، ص۱۰۸

(۳۱) ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۸، ص۱۰۹

(۳۲) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص۲۸۸

مسجدوں میں ہونا چاہئے لیکن مسجد حرام میں نہیں ہونا چاہیئے ۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ مشرک نجس ہیں، اس سال کے بعد وہ مسجد حرام کے قریب نہ آئیں ۔(۳۳)

﴿۲۵﴾ زنا اور قذف کفر نہیں، البتہ گناہِ کبیرہ ہیں ۔(۳۴)

﴿۲۶﴾ نکاحِ فاسد میں بھی لعان ہوسکتا ہے ۔(۳۵)

﴿۲۷﴾ اگر عورت کو دبر میں وطی کا الزام دیتا ہے تو اس پر لعان نہیں ۔(۳۶)

﴿۲۸﴾ لعان کی ابتداء خاوند کرے ۔ اس سے اس پر سے حدِ قذف ساقط ہوجائے گی ۔ اور اگر عورت ابتداء کرے تو بھی جائز ہے ۔(۳۷)

بقیہ(۳۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعه بیروت،لبنان، ج۱۲،ص۱۶۵
☆ تفسیرالبحرالمحیط ،لمحمدبن یوسف الشهیربابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴ . ۷۵۴ھ)مطبوعه بیروت، ج۶،ص۴۳۴
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج۱۸،ص۱۰۷
☆ احکام القرآن ازا بن العربی، ج۳،ص۱۳۴۲
☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰه محمودبن عمربن محمدالزمحشری مطبوعه کراچی، ج۳،ص۲۱۹
☆ تفسیرروح البیان ازعلامه اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعه مکتبه اسلامیه ، کوئٹه ، ج۶،ص۱۲۰

(۳۳) ☆ تفسیرالبغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م۵۱۶ھ)مطبوعه ملتان، ج۳،ص۳۲۷
☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰه محمودبن عمربن محمدالزمحشری مطبوعه کراچی، ج۳،ص۲۱۹
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن از علامه علیؒ بن محمدخازن شافعی مطبوعه لاهور، ج۳،ص۳۳۹
☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری(م۱۱۳۵ھ)مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی ، پشاور، ص۵۵۴

(۳۴) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م۳۷۰ھ)مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت،لبنان، ج۳،ص۳۰۵
☆ تفسیرالبحرالمحیط ،لمحمدبن یوسف الشهیربابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴ . ۷۵۴ھ)مطبوعه بیروت، ج۶،ص۴۳۵

(۳۵) ☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکرمحمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی(م۵۴۳ھ)مطبوعه بیروت،لبنان ، ج۳،ص۱۳۴۶
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعه بیروت،لبنان، ج۱۲،ص۱۷۱

(۳۶) ☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ)مطبوعه بیروت،لبنان، ج۳،ص۱۳۴۵
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج۱۸،ص۱۰۷

(۳۷) ☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ)مطبوعه بیروت،لبنان، ج۳،ص۱۳۴۷
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعه بیروت،لبنان، ج۱۲،ص۱۷۱
☆ تفسیرالبغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م۵۱۶ھ)مطبوعه ملتان، ج۳،ص۳۲۶
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن از علامه علی بن محمدخازن شافعی مطبوعه لاهور، ج۳،ص۳۳۹
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج۱۸،ص۱۰۹

﴿۲۹﴾ مستحب یہ ہے کہ جامع مسجد میں حاضرین کی موجودگی میں بعد نمازِ عصر حاکم لعان کرائے۔(۳۸)

﴿۳۰﴾ اگر کسی نے اپنی بیوی کو زنا کی تہمت لگائی، پھر تین طلاقیں دے دیں۔ اس پر نہ حد ہے، نہ لعان۔(۳۹)

﴿۳۱﴾ عورت کے لئے مستحب یہ ہے کہ وہ لعان کا مطالبہ نہ کرے۔ تاکہ گناہ پر (اگر ہے) پردہ پڑا رہے۔(۴۰)

﴿۳۲﴾ عورت نے بچہ جنا، خاوند ایک دو روز میں اس کا نسب اپنی طرف کرنے سے انکاری ہے۔ اب وہ لعان کرے گا۔ اور بچہ کا نسب اس سے منقطع ہو جائے گا۔ اگر پیدائش کے ایک دو روز تک انکاری نہ ہوا، بعد میں انکاری ہوا تو لعان کرے گا مگر بچہ کا نسب باپ سے ثابت ہوگا۔ حدیث شریف میں ہے:

اِنَّ رَجُلًا لَاعَنَ اِمْرَاَتَهُ فِي زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَانْتَفٰى مِنْ وَّلَدِهَا فَفَرَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَهُمَا وَاَلْحَقَ الْوَلَدَ لِلْمَرْاَةِ (۴۱)

بے شک ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کے زمانہ (حیاتِ ظاہری) میں اپنی بیوی سے لعان کیا اور بچے کے نسب کا انکاری ہوا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے دونوں کے درمیان تفریق کرا دی اور بچے کو ماں کے ساتھ ملحق کر دیا۔

لہٰذا اگر لعان میں زنا اور نفی ولد کا دعویٰ کرے تو دونوں چیزوں کو لعان میں بیان کرنا لازم ہے۔(۴۲)

---

(۳۸) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۱۷۳

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج ۳، ص ۳۲۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۳۳۹

(۳۹) ☆ احکام القرآن از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۹۱

(۴۰) ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۸، ص ۱۰۸

(۴۱) ☆ رواہ ابو داؤد عن ابن عمر، ج ۱، ص ۳۱۵

☆ رواہ البغوی فی تفسیرہ، ج ۳، ص ۳۲۵

(۴۲) ☆ احکام القرآن از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۹۰

☆ مختصر تفسیر الطبری از علامہ ابو جعفر بن محمد جریر الطبری، مطبوعہ دار القرآن الکریم بیروت، لبنان، ج ۱۸، ص ۱۰۲

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۸، ص ۳۸۴

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبد الرحمٰن بن علی ابن الجوزی مطبوعہ پشاور، ج ۳، ص ۳۸۱

☆ تفسیر روح المعانی، ج ۱۸، ص ۱۱۰

﴿۳۳﴾ اگر مرد نے بیوی کو تین طلاقیں دے دیں۔ پھر اس پر زنا کی تہمت لگائی۔ اس صورت میں مرد پر حدِ قذف لگائی جائے گی۔ اسی طرح طلاقِ مغلظہ والی نے عدت ختم ہونے سے پہلے بچہ جنا۔ اس مرد نے بچہ کے نسب کا انکار کر دیا۔ اس پر مرد پر حدِ قذف ہے اور بچہ کا نسب باپ سے ہے۔ (۴۳)

﴿۳۴﴾ بچے کا نسب باپ سے اس وقت منقطع ہوگا جب خاوند لعان کرے گا۔ اس وقت بچہ ماں کے ساتھ ملحق کر دیا جائے گا۔ اور اگر عورت خاوند کے الزامِ زنا کی تصدیق کر دے اور بچہ زنا سے پیدا ہوا ہے۔ اس صورت میں بچہ کا نسب باپ سے ملحق رہے گا۔

حدیث شریف میں ہے:

اَلْوَلَدُلِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ (۴۴)

بچہ باپ کا ہے اور زانی کو سنگسار کیا جائے گا۔ (۴۵)

﴿۳۵﴾ اگر مرد نے عورت سے کہا، تیرا یہ حمل مجھ سے نہیں۔ تو لعان کا حکم نہیں دیا جائے گا۔ ممکن ہے حمل ہی نہ ہو ہوا ہو یا کوئی بیماری۔ (۴۶)

﴿۳۶﴾ اگر شوہر کو بیوی کے زنا کا یقین ہو گیا یا زنا کی خبر مشہور ہونے کی بنا پر پختہ گمان ہو گیا اور تائیدی قرینہ موجود ہو۔ مثلاً شوہر نے بیوی کو زید کے ساتھ تنہائی میں دیکھا۔ تو اس صورت میں وہ عورت پر زنا کا الزام قائم کر سکتا ہے۔ یا عورت

---

(۴۳) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۹۱

(۴۴) ☆ رواہ البخاری عن سعد بن ابی وقاص، ج ۱، ص ۲۶۷

☆ رواہ مسلم عن سعد بن ابی وقاص، ج ۱، ص ۴۷۰

☆ رواہ ابو داؤد عن سعد بن ابی وقاص، ج ۱، ص ۳۱۷

☆ رواہ الترمذی عن ابی ھریرہ، ج ۱، ص ۱۷۲

☆ رواہ النسائی عن ابی ھریرہ، ج ۲، ص ۱۱۰

☆ رواہ ابن ماجہ عن عمرو بن خارجہ، ص ۱۹۹

☆ رواہ الدارمی عن ابی ھریرہ، ج ۳، ص ۲۰۳

☆ رواہ مالکی عن عائشہ، ص ۶۳۵

☆ رواہ احمد، ج ۱، ص ۲۵، ۵۹، ۵۶، وغیرہ

(۴۵) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۹۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۳۳۸

(۴۶) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۸، ص ۳۷۲

کے بچہ پیدا ہوا اور اس نے بیوی سے قربت ہی نہیں کی۔اس لئے اس کو یقین ہو گیا کہ یہ بچہ مجھ سے نہیں تو انکارِ ولدیت کرنا جائز ہے۔یا قربت تو کی تھی لیکن وقتِ قربت سے ابھی چھ ماہ گزرنے نہیں پائے کہ بچہ پیدا ہو گیا یا دو سال گزرنے کے بعد بچہ پیدا ہوا۔تو ان سب صورتوں میں بچہ سے انکار کر دینا اس کیلئے جائز ہے۔ہاں اگر چھ ماہ سے اوپر اور دو سال کے اندر بچہ پیدا ہوا تو اس صورت میں بچہ کی ولدیت سے انکار جائز نہیں۔(۴۷)

﴿۳۷﴾ اگر عورت سے جماع کیا یا جماع کے ساتھ عزل کیا یا زنا کرانے کا اس کو یقینی علم ہو گیا اور اس بات کا احتمال ہے کہ بچہ اس کا ہو یا زانی کا تو اس صورت میں اپنی ولدیت سے انکار حرام ہے۔(۴۸)

﴿۳۸﴾ عدت گزر جانے کے بعد خاوند سابقہ مطلقہ بیوی سے لعان نہیں کر سکتا۔البتہ ایک صورت میں لعان جائز ہے، وہ یہ کہ مرد غائب ہو اور عورت نے اس غیبت میں بچہ جنا۔مرد کو علم نہیں اس حال میں مرد نے طلاق دے دی اور عدت بھی ختم ہو گئی۔اب اسے معلوم ہوا کہ یہ بچہ میرا نہیں۔اب عدت کے بعد بھی اس سے لعان کر سکتا ہے۔(۴۹)

﴿۳۹﴾ بیوی کے حمل ظاہر ہو، مرد نے اس کی نسبت سے انکار نہیں کیا۔تو اب سکوت کے بعد اس حمل کی اپنی طرف سے نفی نہیں کر سکتا۔(۵۰)

﴿۴۰﴾ کسی مسلمان کا نام لے کر لعنت کرنا یا غضب کی بددعا کرنا منع ہے، سوائے لعان کے۔اگرچہ مسلمان کیسا ہی فاسق ہو لعنت کا مستحق نہیں۔(۵۱)

☆☆☆☆☆

(۴۷) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۳۸۶

(۴۸) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۳۸۶

(۴۹) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۱۶۸

(۵۰) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۱۷۰

(۵۱) ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۸، ص ۱۱۱

باب (۳۰۱)

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

اِنَّ الَّذِیۡنَ جَآءُوۡ بِالۡاِفۡکِ عُصۡبَۃٌ مِّنۡکُمۡ ؕ لَا تَحۡسَبُوۡہُ شَرًّا لَّکُمۡ ؕ بَلۡ ہُوَ خَیۡرٌ لَّکُمۡ ؕ لِکُلِّ امۡرِیًٔ مِّنۡہُمۡ مَّا اکۡتَسَبَ مِنَ الۡاِثۡمِ ۚ وَ الَّذِیۡ تَوَلّٰی کِبۡرَہٗ مِنۡہُمۡ لَہٗ عَذَابٌ عَظِیۡمٌ ○ (سورۃالنور، آیت ۱۱)

بے شک وہ کہ یہ بڑا بہتان لائے تمہیں میں ایک جماعت ہے، اسے اپنے لئے بُرا نہ سمجھو، بلکہ وہ تمہارے لئے بہتر ہے، ان میں ہر شخص کے لئے وہ گناہ ہے جو اس نے کمایا، اور ان میں وہ جس نے سب سے بڑا حصہ لیا اس کے لئے بڑا عذاب ہے۔

حل لغات:

بِالۡاِفۡکِ: (از باب ضَرَبَ وعَلِمَ) اِفۡکًا. جس ہیئت پر کسی شے کو ہونا چاہئے اس کو بدل دینا، حقیقت کو چھپا کر باطل کو سامنے لانا، جھوٹ، بہتان، افترا۔(۱)

(۱) ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی مطبوعہ کراچی، ص ۱۹
☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مولفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی(م ۷۷۰ھ) ج ۱، ص ۱۰
☆ تاج العروس ازعلامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۷، ص ۱۰۲
☆ قاموس القرآن (او اصلاح الوجوہ والنظائر فی القرآن الکریم) للمسفر الحسین بن محمد الدامغانی. مطبوعہ بیروت، ص ۲۳

اس افک سے مراد سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگانا ہے۔ تمام مفسرین کا اسی پر اتفاق ہے۔

جَآءُ وْ: وہ بہتان بنا کر لائے، حقیقت میں اس کا کوئی اصل نہیں۔ (۲)

عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ: بہتان تراشنے والے اے مومنو! وہ تمہیں میں سے ایک جماعت ہے۔

جماعت، گروہ، ٹولہ، فقہاء کبھی ایک فرد کو عصبہ کہتے ہیں، جب اس کے ساتھ کوئی اور وارث نہ ہو، وہ تمام جائداد لے جاتا ہے، کیونکہ یہ قائم مقام جماعت کے ہوتا ہے۔ مسئلہ اعتاق (غلام کو آزاد کرنا) اور مسئلہ مواریث میں عورت کو بھی عصبہ کہتے ہیں۔ (۳)

شَرًّا: ہر وہ شے جس کا ضرر اس کے نفع سے زیادہ ہو۔

خَيْرًا: ہر وہ شے جس کا نفع اس کے ضرر سے زیادہ ہو۔ (۴)

وہ خیر جس میں شر کا شائبہ تک نہیں وہ جنت ہے اور وہ شر جس میں خیر کا شائبہ تک نہیں وہ جہنم ہے۔ (۵)

وَالَّذِىْ تَوَلّٰى كِبْرَهٗ: وہ جس نے سب سے بڑا حصہ لیا وہ رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی بن سلول ہے۔ منافقین اس کے پاس جمع ہوتے، وہ انہیں نئے نئے اعتراضات سکھاتا، تاکہ رسولِ اسلام ﷺ، صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اور اسلام کے خلاف سازشیں کریں اور انہیں ایذا پہنچانے کے طریقے ایجاد کریں۔ (۶)

آیتِ مبارکہ کا مفہوم یہ ہے کہ ام المومنین سیدہ صدیقہ عفیفہ طیبہ طاہرہ محفوظہ حضرت عائشہ صدیقہ بنتِ صدیق

(۲) ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۸، ص ۱۱۱

(۳) ☆ مفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب با لراغب اصفہانی (۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۳۳۲

☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مولفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی (م ۷۷۰ھ)، ج ۲، ص ۲۹

☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۸۰۸

☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۱، ص ۳۸۴

(۴) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۱۳۵۳

(۵) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۱۳۵۳

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۱۷۷

(۶) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۳۰۶

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۱۳۵۴

رضی اللہ عنہا پر جنہوں نے بہتان باندھا ہے وہ بظاہر تمہارے قومی بھائی ہیں۔اے محبوب، اے صدیق، اے صدیقہ، اے ام رمان، اے صنوان اور میرے محبوب کے مخلص صحابہ! تم اس بہتان کو اپنے لئے برائی نہ سمجھو، بلکہ صدیقہ کی عفت، برأت اور صداقت پر ہم قرآن مجید کی آیات نازل کرتے ہیں، یہ ایک ایسا اعزاز ہے جو دنیا میں کسی اور کو نصیب نہ ہوا، اس لئے اس میں تمہارے لئے بہتری ہے۔تمہارا صبر موجب اجر بنا۔یاد رکھو، اس معاملہ میں جس نے جتنا گناہ کیا اس کے مطابق اس کو سزا ملی۔جس نے یہ بہتان ایجاد کیا اس کے لئے سب سے بڑا عذاب ہے، جس نے اسے سنا اور بغیر تحقیق کئے اسے پھیلایا اس کو بھی عذاب کا حصہ ملے گا۔ جس نے سنا اور خاموش رہا، اس کی تردید نہ کی، اسے بھی عقاب ملے گا۔غرض ہر شخص جو اس معاملہ میں جتنا ملوث ہے اسی قدر عذاب وعقاب کا مستحق ہے۔

شانِ نزول

حضرت عروہ رضی اللہ عنہا سید عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کرتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ کی عادت مبارکہ تھی کہ جب کسی غزوہ یا سفر میں تشریف لے جاتے تو اپنی بیبیوں میں قرعہ اندازی کرتے تھے، جس بی بی کا نام نکل آتا اس کو ساتھ لے جاتے۔چنانچہ جب ۶ ھ میں غزوہ بنی مصطلق کے لئے جانے لگے تو حسبِ معمول قرعہ اندازی کی، صدیقہ نام نکل آیا تو آپ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو ساتھ لے لیا۔یہ واقعہ پردہ کا حکم نازل ہونے کے بعد کا ہے۔

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے: میں ہودج میں سوار ہوئی۔میرا ہودج ہی اٹھا کر اونٹ پر رکھا جاتا تھا اور نیچے اتارا جاتا تھا، مجھے باہر نکلنے کی ضرورت نہ ہوتی تھی، اس طرح ہم مدینہ سے چل دیئے۔ جب جہاد سے فارغ ہو کر واپس ہوئے اور مدینہ کے قریب پہنچ کر ایک جگہ اترے، رات کو کوچ کرنے کا اعلان ہوا، میں رفعِ ضرورت کے لئے اٹھی اور چل کر لشکر سے آگے نکل گئی، ضرورت سے فارغ ہو کر جب اپنے مقام پر پہنچی اور سینہ کو ٹٹولا تو میرا یمنی عقیق والا ہار ٹوٹ کر کہیں گم ہو گیا، میں ہار ڈھونڈنے کے لئے فوراً لوٹ پڑی۔ہار کی تلاش میں دیر لگ گئی۔

میرے ہودج کو اٹھا کر اونٹ پر رکھ دیا گیا۔ اس زمانہ میں عورتیں ہلکی ہوتی تھیں بھاری نہیں ہوتی تھیں، ان پر گوشت نہیں چڑھا ہوتا تھا۔ کھانا تھوڑا کھاتی تھیں، اس لئے لوگوں نے ہودج کی خفت محسوس نہ کی، پھر میں کم سن لڑکی ہی تھی۔ انہوں نے ہودج کو اونٹ پر لاد دیا اور اونٹ کو کھڑا کر کے چل دیئے۔ لشکر روانہ ہونے کے بعد مجھے ہار مل گیا، پڑاؤ پر واپس آئی تو وہاں کوئی بھی نہ تھا، بالکل خالی تھا۔ مجبوراً اپنی فرودگاہ پر ہی رک گئی اور خیال کیا کہ جب لوگ مجھے نہ پائیں گے تو لوٹ کر ضرور آئیں گے۔ اپنی جگہ بیٹھے بیٹھے مجھے اونگھ آ گئی۔

حضرت صفوان بن معطل سلمی رضی اللہ عنہ نے لشکر کے بہت پیچھے بہت دور قیام کیا تھا۔ کیونکہ وہ کوئی گری پڑی شے تلاش کرنے اور نگرانی رکھنے پر مامور تھے۔ وہ رات کے آخری حصہ میں اپنی فرودگاہ سے حسب الحکم روانہ ہوئے اور صبح کو میری فرودگاہ پر پہنچ گئے، انہوں نے دیکھا کہ کوئی سو رہا ہے، دیکھتے ہی مجھے پہچان لیا، کیونکہ پردے کا حکم نازل ہونے سے پہلے انہوں نے مجھے دیکھا تھا۔ مجھے دیکھ کر انہوں نے ''اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ'' پڑھا۔ میں ان کے پڑھنے کی آواز سے بیدار ہوگئی اور اپنا چہرہ چادر سے ڈھانک لیا۔ خدا کی قسم انہوں نے مجھ سے کوئی بات ہی نہیں کی، اور سوائے کلمہ استرجاع کے اور کوئی لفظ میں نے ان سے نہیں سنا۔ انہوں نے اپنی اونٹنی میرے پاس لا کر بیٹھا دی اور اس کا گھٹنا باندھ دیا۔ میں اٹھ کر اونٹنی پر سوار ہوگئی۔ وہ مہار پکڑے ہوئے آگے آگے چلتے رہے، ہمارا لشکر ٹھیک دوپہر کے وقت ایک جگہ ٹھہر گیا تھا۔ میں اس طرح لشکر تک پہنچ گئی۔ میرے معاملہ میں تہمت تراشوں کو ہلاک ہونا تھا، وہ غلط افواہیں پھیلا کر مارا گیا۔ اس تہمت تراشی کا سب سے بڑا ذمہ دار عبداللہ بن ابی بن سلول تھا۔ مدینہ پہنچ کر میں بیمار ہوگئی اور ایک ماہ بیمار رہی، لوگ الزام تراشیوں میں مشغول تھے، بیماری کے زمانے میں مجھے پتہ نہیں تھا۔ صرف یہ بات میرے لئے ضرور پریشان کن تھی اور شبہ پیدا کرنے والی تھی کہ رسول اللہ ﷺ کا وہ التفات میری طرف نہ تھا، جو میری بیماری سے پہلے ہوا کرتا تھا۔ بس اتنی سی بات ہوتی تھی کہ رسول اللہ ﷺ حسب معمول آتے اور سلام علیک کرتے اور فرماتے تم لوگ کیسے ہو؟ پھر واپس چلے جاتے۔ اس سے مجھے شبہ سا ہوتا اور پریشانی ہوتی، لیکن راز کا پتہ نہ تھا۔ جب میں اچھی ہوگئی مگر کمزور تھی تو ایک رات کو حضرت ام مسطح رضی اللہ عنہا کو ساتھ لے کر میں مناصع کی طرف جانے کیلئے نکلی۔ پہلے ہمارے گھروں کے پاس بیت الخلاء بنے ہوئے نہ ہوتے تھے، رفع ضرورت کے لئے رات کو ہم جنگل کی طرف عربوں کے پہلے رواج

کے مطابق جایا کرتی تھیں۔ ہمیں کو گھروں کے قریب بیت الخلاء بنانے سے ایذا ہوتی تھی۔ (مسطح کی ماں ابورہم بن عبد مناف کی بیٹی تھی، اور مسطح کی نانی صخر بن عامر کی بیٹی تھی، صخر کی بیٹی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خالہ تھی اور اس کا بیٹا مسطح بن اثاثہ تھا۔) غرض میں اور ام مسطح دونوں ساتھ ساتھ ضرورت سے فارغ ہو کر گھر کی طرف لوٹے۔ ام مسطح کا پاؤں چادر میں الجھ گیا اور اس نے ٹھوکر کھائی، گرتے ہی اس کے منہ سے نکلا: ''مسطح مرے''۔ میں نے کہا تم نے بہت بری بات کہی۔ کیا تم ایسے شخص کو کوس رہی ہو جو بدر میں شریک تھا۔ ام مسطح نے کہا، بیٹی کیا تم نے اس کی بات نہیں سنی؟ میں نے کہا: اس نے کیا کہا؟ اس پر ام مسطح نے مجھے تہمت تراشوں کی کہی ہوئی بات بتائی۔ اس بات کو سن کر میری بیماری اور بڑھ گئی۔ جب گھر کو لوٹی اور رسول اللہ ﷺ حسب معمول تشریف لائے اور دریافت کیا، آپ لوگ کیسے ہیں تو میں نے کہا، کیا آپ اجازت دیں گے کہ میں اپنے والدین کے گھر چلی جاؤں، میرا خیال تھا کہ مجھے یقینی خبر ماں باپ سے مل جائے گی، آپ نے اجازت دے دی، میں والدین کے گھر پہنچی اور اپنی والدہ سے پوچھا، ماں! لوگ یہ کیا باتیں کر رہے ہیں۔ والدہ نے کہا، بیٹا تم اس کا رنج نہ کرو، جب کوئی عورت کسی شوہر کی نظر میں چمکیلی ہوتی ہے اور شوہر اس سے محبت کرتا ہے اور اس کی سوکنیں بھی ہوتی ہیں تو سوکنیں اس کے خلاف بڑی بڑی باتیں بناتی ہیں۔ میں نے کہا: سبحان اللہ، لوگ یہ باتیں کہہ رہے ہیں، میں اس خبر کو سن کر رات بھر روتی رہی، صبح تک نہ میرا آنسو تھما، نہ نیند آئی، پھر صبح کو بھی روتی رہی۔

ادھر رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام سے اس بارے میں مشورہ کیا۔ کیونکہ وحی آنے میں دیر ہو گئی تھی۔ حضرت اسامہ رسول اللہ ﷺ کی بیوی کی پاک دامنی سے واقف تھے۔ انہوں نے پاک دامن ہونے کی گواہی دی۔ رسول اللہ نے خادمہ بریرہ کو بلایا اور فرمایا، کیا تو نے عائشہ کی کوئی ایسی حرکت دیکھی ہے جس سے تیرے دل میں کچھ شک گزرا ہو؟ بریرہ نے کہا، قسم ہے اس کی جس نے آپ کو برحق نبی بنا کر بھیجا ہے، میں نے عائشہ کی کوئی بات ایسی نہیں دیکھی کہ میں نکتہ چینی کر سکوں۔ ہاں بس اتنی بات ضرور ہے کہ وہ چونکہ کم سن لڑکی ہے، سو جاتی ہے، آٹا گوندھا ہوا رکھا رہتا ہے، بکری آتی ہے اس کو کھا جاتی ہے۔ حضرت امام اسمٰعیل حقی صاحب تفسیر روح البیان مزید بیان کرتے ہیں کہ ان دنوں چونکہ آپ اکثر گھر پر ہی تشریف فرما رہتے تھے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے، حضرت رسول اللہ ﷺ نے عائشہ کے بارے میں مشورہ کیا۔ انہوں نے فرمایا:

''میں منافقین کے کذب کو یقینی طور پر جانتا ہوں، میں عائشہ کی برأت کو ایک نئے پہلو سے جانتا ہوں وہ یہ کہ مکھی آپ کے بدن مبارک کے نزدیک نہیں جاتی، جب اللہ تعالیٰ نے مکھی کو آپ کے بدن سے دور رکھا ہے تو آپ کے اہل کے بارے میں کچھ کہنے کی ضرورت نہیں''۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے، آپ نے ان سے مشورہ کیا۔انہوں نے فرمایا:

میں عائشہ کی برأت کو ایک نئے پہلو سے جانتا ہوں کہ جب آپ کا سایہ زمین پر نہیں پڑتا، نہ سورج کی روشنی میں، نہ چاند کی چاندنی میں، تاکہ کسی کا اس پر قدم نہ پڑے، جب اللہ تعالیٰ نے آپ کے سایہ کی حفاظت فرمائی ہے تو آپ کے اہلِ خانہ کے بارے میں کیا کہنا''۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم حاضر ہوئے، آپ نے ان سے مشورہ طلب کیا۔انہوں نے عرض کیا:

''میں عائشہ کی برأت کو نئے انداز سے جانتا ہوں، یارسول اللہ! ایک مرتبہ ہم نے آپ کی اقتدا میں نماز ادا کی، ان دنوں جوتی سمیت نماز پڑھی جاتی تھی، آپ نے نماز کے دوران ایک نعل شریف اتاردی، نماز کے بعد ہم نے دریافت کیا، کیا یارسول اللہ! یہ سنت ہے؟ آپ نے فرمایا تھا کہ نماز میں جبرئیل امین حاضر ہوئے تھے، انہوں نے عرض کیا تھا، یارسول اللہ! آپ کی نعل شریف میں کچھ نجاست کا اثر ہے، آپ اسے اتار دیجئے تو جورب آپ کی نعل شریف میں نجاست کا اثر باقی نہیں رکھتا وہ آپ کے اہلِ خانہ میں بری بات کیسے دیکھ سکتا ہے''۔

ان تحقیقات کے بعد رسول اللہ ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور عبداللہ بن ابی کی طرف سے معذرت پیش کرنے کے خواستگار ہوئے اور فرمایا: اے گروہ اسلام! میرے گھر والوں کے معاملہ میں عبداللہ بن ابی کی ذات سے مجھے سخت تکلیف پہنچی ہے، کیا کوئی اس کی طرف سے میرے سامنے کوئی عذر پیش کرسکتا ہے؟ خدا کی قسم! مجھے اپنی بیوی کے متعلق کوئی بری بات نہیں معلوم ہوئی، اچھائی ہی معلوم ہوئی ہے، لوگ ایک ایسے آدمی کا نام لے رہے ہیں جس کے اندر مجھے کوئی برائی معلوم نہیں ہوتی ہے اور وہ اچھا ہی ہے، وہ میرے گھر کے اندر میرے ساتھ جاتا ہے۔تنہا نہیں جاتا۔ یہ سن کر حضرت سعد بن معاذ اشہلی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے، اور عرض کی یارسول اللہ! اگر آپ کی طرف سے تہمت تراش کو کچھ دکھ پہنچ جائے تو میں آپ کو معذور جانتا ہوں، اگر وہ اس قبیلہ میں ہے تو میں اس کی گردن اڑادوں گا، اور اگر

ہمارے خزرجی بھائیوں میں سے ہے تو آپ جو حکم دیں، ہم اس کی تعمیل کریں گے۔ یہ بات سن کر قبیلہ خزرج کا ایک شخص کھڑا ہوا، حضرت حسان کی ماں اس شخص کے چچا کی بیٹی تھی، یعنی حضرت سعد بن عبادہ سردار خزرج کھڑے ہوئے، پہلے یہ نیک آدمی تھے، لیکن قبیلہ کی حمیت ان پر سوار ہوگئی، اور سعد بن معاذ سے کہنے لگے، خدا کی قسم تم نے جھوٹ کہا، تم نہ اس کو قتل کرو گے، نہ اس کو قتل کرنے کی تم میں ہمت ہے، اگر وہ تمہارے قبیلہ والوں سے ہوتا تو میرے خیال میں تم اس کو قتل کرنے کا ارادہ ہی نہ کرتے، اس پر سعد بن معاذ کے چچازاد اُسَید بن حُضَیر نے سعد بن عبادہ سے کہا، تم نے خدا کی قسم جھوٹ کہا، ہم اس کو ضرور بالضرور قتل کر دیں گے، تم یقیناً منافق ہو، منافقوں کی طرف سے لڑتے ہو۔ اس کے بعد اوس اور خزرج دونوں قبیلے جوش میں آگئے، قریب تھا کہ آپس میں لڑ پڑیں۔ رسول اللہ ﷺ منبر پر موجود تھے۔ آپ سب کو ٹھنڈا کر رہے تھے، آخر سب خاموش ہو گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے بھی خاموشی اختیار کر لی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا، میں روزانہ دن بھر روتی رہی اور رات بھر بھی میرا آنسو نہ تھما، نہ نیند آئی۔ والدین کو اندیشہ ہو گیا کہ روتے روتے میرا جگر پھٹ جائے گا۔ دونوں حضرات میرے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور میں رو رہی تھی کہ ایک انصاری عورت نے اندر آنے کی اجازت طلب کی، میں نے اجازت دے دی، وہ آکر بیٹھ گئی اور میرے ساتھ رونے لگی، کچھ دیر کے بعد رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے اور بیٹھ گئے، اس سے پہلے جب میرے متعلق چہ میگوئیاں شروع ہوئی تھیں رسول اللہ ﷺ میرے پاس نہیں بیٹھے تھے اور ایک مہینہ کا وقفہ گزر چکا تھا۔ اس عرصہ میں میرے معاملہ سے متعلق کوئی وحی بھی نہیں آئی تھی۔ بیٹھ کر رسول اللہ ﷺ نے اول کلمہ شہادت پڑھا، پھر فرمایا! عائشہ مجھے تیرے متعلق ایسی ایسی خبریں پہنچی ہیں، اگر تو ان سے پاک ہے تو اللہ تیری پاکی کو ظاہر فرما دے گا اور اگر تو اتفاقاً کسی گناہ میں مبتلا ہو گئی ہو تو اللہ سے توبہ و استغفار کر، بندہ جب گناہ کا اقرار کر لیتا ہے اور معافی کا طلب گار ہوتا ہے، تو اللہ اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے، جب رسول اللہ ﷺ اپنی بات پوری کر چکے تو میرے آنسو تھم گئے کہ ایک قطرہ بھی نکلتا محسوس نہ ہوا۔ پھر میں اپنے والد سے کہا: رسول اللہ کی بات کا جواب دیجئے۔ والد نے کہا، خدا کی قسم مجھے کوئی جواب معلوم نہیں، کیا جواب دوں، پھر میں نے اپنی والدہ سے یہی کہا کہ آپ جواب دیجئے۔ انہوں نے والد کی طرح یہی کہا کہ میں کیا کہوں، مجھے کوئی جواب معلوم نہیں۔ آخر میں نے خود کہا: خدا کی قسم میں جان گئی کہ تم لوگوں نے یہ بات سن کر اپنے دلوں میں جمالی ہے اور اس کو سچ

مانتے لگے ہو، اب اگر میں کہوں کہ میں اس سے پاک ہوں اور خدا جانتا ہے کہ میں اس سے پاک ہوں تو تم مجھے سچا نہ جانو گے۔ مجھے اپنی اور تمہاری حالت کی اس کے سوا اور کوئی مثال نہیں ملتی جو حضرت یوسف علیہ السلام کے باپ نے کہا تھا: فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ○ یہ کہنے کے بعد میں نے منہ موڑ لیا اور بستر پر لیٹ گئی، میں یہ تو جانتی تھی چونکہ میں پاک ہوں، اللہ ضرور میری پاکی کا اظہار فرمائے گا، لیکن میرا یہ گمان نہ تھا کہ میرے معاملے میں اللہ کوئی ایسی وحی نازل فرمائے گا جو ہمیشہ قرآن میں پڑھی جائے گی، میرے دل میں میری حالت اس قابل نہ تھی کہ اللہ اس سلسلہ میں اپنا کلام نازل فرماتا جو ہمیشہ پڑھا جائے گا، مجھے تو امید تھی کہ رسول اللہ ﷺ کو اللہ کی طرف سے میری پاک دامنی کا کوئی خواب دکھایا جائے گا۔

خدا کی قسم رسول اللہ ﷺ اپنی جگہ سے ہٹے بھی نہ تھے اور نہ کوئی گھر والا باہر نکلا تھا کہ اللہ نے اپنے نبی پر وحی نازل فرمادی اور نزولِ وحی کے وقت رسول اللہ ﷺ پر جو تکلیف ہوتی تھی وہ ہونے لگی، سخت سردی کے زمانے میں نزولِ وحی کے وقت چاندی کے موتیوں جیسے پسینے کے قطرے آپ کی پیشانی سے ٹپکنے لگتے تھے، کچھ دیر بعد وحی کی وہ حالت دور ہوئی اور ہنستے ہوئے جو لفظ آپ نے سب سے پہلے اپنے منہ سے نکالا وہ یہ تھا: عائشہ خوش ہو جا، اللہ تعالیٰ نے تیری پاک دامنی کا اظہار کر دیا۔ میری ماں نے کہا: اٹھ کر رسول اللہ کے پاس جاؤ۔ میں نے کہا: خدا کی قسم میں نہ اٹھ کر رسول اللہ کی طرف جاؤں گی نہ اللہ کے سوا کسی کا شکر کروں گی۔ اللہ تعالیٰ نے میری پاک دامنی ظاہر فرمائی ہے، اللہ تعالیٰ نے سورۃ النور کی اٹھارہ آیات حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی پاک دامنی کے اظہار کے لئے نازل فرمائیں۔ زیبِ عنوان ان میں سے پہلی آیت ہے۔(۷)

---

(۷) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۳۰۶

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۳۴۸

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۱۷۶،

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج ۳، ص ۳۲۸

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۳، ص ۱۷۴

☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی مطبوعہ پشاور، ج ۳، ص ۳۸۲

☆ الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللّٰہ العظمی قم، ایران، ج ۶، ص ۱۳۱

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج ۳، ص ۱۲۹

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۳۳۹

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۲۶۸

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ پریشانیوں، مصیبتوں، ابتلاؤں، بہتان تراشیوں، بیماریوں وغیرہ پر صبر کرنا بڑی ہمت والوں کا کام ہے اور جو صبر کرتا ہے اللہ کے ہاں وہ بڑا محبوب ہے۔ مصائب پر صبر کرنے کا حکم اللہ تعالیٰ نے دیا ہے۔ قرآن مجید میں متعدد مقامات پر صبر کی تلقین کی گئی ہے۔

ارشادِ ربانی ہے:

وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِکَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ۝ الآیه . (سورة آل عمران :آیت ۱۸۶)

اور اگر تم صبر کرو اور بچتے رہو تو یہ بڑی ہمت والوں کا کام ہے۔

ایک اور مقام پر ارشاد ہے:

فَاصْبِرْ کَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ. الآیه (سورة الاحقاف :آیت ۳۵)

تو تم صبر کرو جیسا ہمت والے رسولوں نے صبر کیا۔

ام المومنین سیدہ طاہرہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر بہتان تراشی کے دور میں حضور محبوب کبریا علیہ التحیۃ والثناء، خود ام المومنین رضی اللہ عنہا، آپ کے والدین سیدنا ابوبکر صدیق اور ام رومان رضی اللہ عنہما، حضرت صفوان بن معطل رضی اللہ عنہ اور دیگر مخلص صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے کمال صبر سے کام لیا۔ صبر کرنے والوں کے ساتھ رب تعالیٰ کی خصوصی رحمت شاملِ حال ہوتی ہے۔ بے صبری تو مصائب کو بڑھا دیتی ہے۔ اس لئے بندۂ مومن کے لئے مصائب میں صبر کرنا لازم ہے، اس سے اس کی مشکلات آسان ہو جائیں گی اور رب تعالیٰ کی رضا حاصل ہوگی۔ (۸)

بقیہ(۷) ☆ مختصر تفسیر الطبری از علامہ ابو جعفر بن محمد جریر الطبری، مطبوعہ دار القرآن الکریم بیروت، لبنان، ج۱۸، ص ۱۰۹
☆ تفسیر روح البیان از علامہ حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۶، ص ۱۲۲
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۸، ص ۱۱۱
☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص ۲۲۱
☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ج۲ ص ۸
☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۳۳۹

(۸) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۳۰۶
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ دار المعروفہ بیروت، لبنان، ج۳ ص ۳۴۸
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲، ص ۱۷۶
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) مطبوعہ مصر، ج۳، ص ۲۷۲

﴿۲﴾ نبی پاک ﷺ، ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے شدید غم، ایذا اور حزن و ملال پر صبر کیا۔ منافقین نے طعنے دیئے، بہتان باندھے، اسلام، بانی اسلام نے ان کی ایذاؤں کو ایک ماہ کے طویل عرصہ تک برداشت کیا، یہ ان کے لئے بہتر ثابت ہوا۔ اس کی وجہ سے انہوں نے:

(ا) اجر عظیم پایا۔

(ب) اللہ تعالیٰ جل مجدہ الکریم نے برأتِ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر قرآن مجید کی اٹھارہ آیات نازل فرمائیں جو ہمیشہ تلاوت کی جاتی ہیں۔ اس سے متعلقین کو سرور حاصل ہوا۔

(ج) قاذفین کو قذف کی سزا ملی۔

(د) جن حضرات نے اس ابتلا کے دور میں حسنِ ظن سے کام لیا اللہ تعالیٰ نے ان کی تعریف کی۔

اس لئے صبر میں اجر ہے اور یہ خیر ہی خیر ہے۔

﴿۳﴾ جس شے کا نفع اس کے نقصان سے زیادہ ہو وہ خیر ہے اور جس شے کا نقصان اس کے نفع سے زیادہ ہو وہ شر ہے۔ خیر اور شر کا یہ خدائی پیمانہ ہے، اس لئے جو معاملہ بھی انسان کو پیش آئے اسے اسی پیمانہ سے ماپے۔ فوری اور عارضی نفع یا نقصان کو دیکھ کر فیصلہ کرنا غلط ہے۔

یاد رہے وہ خیر جس میں شر کا شائبہ نہیں وہ جنت ہے اور وہ شر جس میں خیر کا شبہ نہیں وہ جہنم ہے۔ (۹)

﴿۴﴾ محبوبانِ خدا اولیاء اللہ اور صالحین کو جو بلائیں پیش آتی ہیں وہ ان کے حصے میں آنے والے انعامات سے بہت ہی کم ہوتی ہیں۔ اس لئے ان کی زندگیوں میں خیر ہی خیر ہے۔ ان کی آزمائشیں دیکھ کر ان سے بدظن ہونا مومن کا کام نہیں۔ سیدہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی مثال اس سلسلہ کی اعلیٰ رہنما ہے۔ (۱۰)

بقیہ(۸) ☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج ۳، ص ۲۲۲

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۳، ص ۱۷۳

(۹) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۳۵۳

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۱۷۷

(۱۰) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۳۵۳

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۱۷۷

﴿۵﴾ سیدہ طیبہ طاہرہ ام المومنین عائشہ صدیقہ بنتِ صدیق رضی اللہ عنہما پر تہمت لگانا کفر ہے۔ان کی طہارت، عدالت، فراست اور عفت خود قرآن مجید نے بیان کردی ہے۔قرآن مجید یا اس کی کسی آیت کا انکار کفر ہے۔(۱۱)

﴿۶﴾ عورت گلے میں موتیوں کا ہار ڈال سکتی ہے، یہ جائز ہے۔(۱۲)

﴿۷﴾ اگر اجنبی عورت اکیلی ایسی جگہ پر ہو جہاں اس کی ہلاکت کا خوف ہو تو اسے ساتھ لے جانا جائز بلکہ واجب ہے۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو حضرت صفوان بن معطل رضی اللہ عنہ نے ساتھ لے لیا تھا۔اس پر حضور ﷺ نے منع نہ فرمایا تھا۔(۱۳)

﴿۸﴾ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ حضور پُرنور آقا کریم ﷺ کے دشمنوں کی ہجو آپ کے حکم سے کرتے تھے۔اس پر آقا کریم ﷺ خوشی کا اظہار فرماتے، آپ نے انہیں دعا دی تھی کہ اے اللہ! جبرئیل کو اس کے ساتھ کردے، اب بھی حضور پُرنور آقا کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دشمنوں کا رد کرنا (نظم ہو یا نثر میں) آقا کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو محبوب ہے۔(۱۴)

﴿۹﴾ اگر انسان قافلہ سے اپنے ساتھیوں سے بچھڑ جائے اور ساتھی اس سے دور نکل جائیں تو اس کے لئے بہتر ہے کہ وہ جس مکان سے ساتھیوں سے جدا ہوا تھا وہاں آجائے، ساتھی اس کی تلاش کرنے کے لئے وہاں پہنچ جائیں، اس کا ادھر ادھر پھرنا اور تلاش کرنا بے سود بلکہ نقصان دہ ثابت ہوسکتا ہے۔سیدہ طیبہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی فراست یوں ظاہر ہوئی کہ وہ قافلہ سے جدا ہوکر اپنی جگہ پر بیٹھ گئیں، اس سے وہ قافلہ تک پہنچ گئیں۔(۱۵)

---

(۱۱) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۳، ص ۱۷۳

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۸، ص ۱۲۴

(۱۲) ☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ج ۲، ص ۸۰

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۸، ص ۱۲۳

(۱۳) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج ۶، ص ۱۲۳

(۱۴) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۲۷۲

(۱۵) ☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن صاوی مالکی (م ۱۳۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ، ج ۳، ص ۱۳

فائدہ:

چار چیزوں کی برأت چار ذریعوں سے ہوئی۔

(ا) حضرت یوسف علیہ السلام پر لگی ہوئی تہمت حضرت زلیخا کی قوم کے شاہد نے دور کی۔

(ب) حضرت موسیٰ علیہ السلام پر یہودیوں نے تہمت لگائی، آپ کی تہمت پتھر نے کپڑے دور لے جا کر دور کی۔

(ج) حضرت مریم رضی اللہ عنہا پر بغیر نکاح کے بچہ پیدا کرنے کی تہمت لگی۔ اس تہمت کو پیدا ہونے والے بچے نے دور کیا۔

(د) سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر منافقین نے الزام لگایا۔ رب تعالیٰ نے قرآن مجید کی آیات سے اس بہتان کو دور فرمایا۔ (۱۶)

☆☆☆☆☆

(۱۶) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج ۶، ص ۱۲۵

باب (۳۰۲)

﴿حسنِ ظن واجب ہے﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

لَوۡلَاۤ اِذۡ سَمِعۡتُمُوۡہُ ظَنَّ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ وَ الۡمُؤۡمِنٰتُ بِاَنۡفُسِہِمۡ خَیۡرًا ۙ وَّ قَالُوۡا ہٰذَاۤ اِفۡکٌ مُّبِیۡنٌ ○ (سورۃ النور آیت: ۱۲)

کیوں نہ ہوا جب تم نے اسے سنا تھا کہ مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں نے اپنوں پر نیک گمان کیا ہوتا اور کہتے یہ کھلا بہتان ہے۔

حل لغات:

لَوۡلَا: کیوں نہ ہوا، کیوں نہیں۔

یہ کلمہ تین وجہ سے استعمال ہوتا ہے:

اول: جب یہ فعل ماضی پر داخل ہو تو معنی توبیخ (جھڑک) کا دیتا ہے۔ آیتِ مبارکہ زیبِ عنوان میں یہی صورتِ حال ہے۔

دوم: جب یہ کلمہ فعل مضارع پر داخل ہو تو تحضیض (برانگیختہ کرنا) کا معنی دیتا ہے۔

سوم: جب یہ کلمہ جملہ اسمیہ پر داخل ہوتا ہے تو شرط پائے جانے کی صورت میں جواب منع میں ہوتا ہے۔ (۱)

بِاَنۡفُسِہِمۡ: اپنوں پر، اپنے آپ پر۔

یہاں یہ معنی مراد لینا درست ہے۔

---

(۱) ☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ، ج ۳، ص ۱۲۲

☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔ ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵، ص ۴۷۲

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۳، ص ۱۷۷

اول: مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں نے اپنوں پر نیک گمان کیا ہوتا۔

دوم: مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں نے اپنے آپ پر نیک گمان کیا ہوتا۔(۲)

آیتِ مبارکہ کا مفہوم یہ ہے کہ جن لوگوں کو ام المومنین سیدہ صدیقہ بنتِ صدیق رضی اللہ عنہما پر تہمت میں تردد تھا کہ یہ تہمت سچی ہے یا جھوٹی، ان لوگوں کو عتاب ہورہا ہے کہ کیوں تم نے حسنِ ظن سے کام نہ لیا اور بلا دلیل ایک افواہ پر تردد کا اظہار کیا، تم پر واجب تھا کہ مسلمانوں کے ساتھ حسنِ ظن رکھتے اور بہتان کو بہتان جانتے کہ یہ واضح طور پر بہتان تھا۔ ربِّ کریم جل وعلا نے اسے کھلا بہتان قرار دیا۔

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ جس مسلمان کا ظاہر فسق سے بری ہو وہ عادل ہے، اس کو عادل سمجھنا واجب ہے، اس کے خلاف برا گمان رکھنا حرام ہے۔(۳)

﴿۲﴾ عام مومنین کے عقود، افعال اور تصرفات، جب شرعی موانع سے خالی ہوں، کو صحت اور جواز پر محمول کرنا واجب ہے۔ ان کو فساد پر محمول کرنا ناجائز ہے۔(۴)

(۲) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص(م ۳۷۰ھ) مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت، لبنان، ج۳، ص۳۰۷
☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعه بیروت، لبنان، ج۳، ص۱۳۵۴
☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمدبن یوسف الشهیر بابی حیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴۔۷۵۴ھ) مطبوعه بیروت، ج۶، ص۴۳۷
☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار الله محمودبن عمربن محمد الزمخشری مطبوعه کراچی، ج۳، ص۲۲۲
☆ مختصر تفسیر الطبری ازعلامه ابوجعفربن محمد جریر الطبری، مطبوعه دار القرآن الکریم بیروت، لبنان، ج۱۸، ص۱۱۶
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی(م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج۱۸، ص۱۱۷

(۳) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص(م ۳۷۰ھ) مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت، لبنان، ج۳، ص۳۰۶
☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعه بیروت، لبنان، ج۳، ص۱۳۵۵
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمد مالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ) مطبوعه بیروت، لبنان، ج۱۲، ص۱۸۱
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج۲۳، ص۱۷۷
☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبدالله بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج۲، ص۹۱
☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمدبن یوسف الشهیر بابی حیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴۔۷۵۴ھ) مطبوعه بیروت، ج۶، ص۴۳۷
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی(م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج۱۸، ص۱۱۷
☆ تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمه) مطبوعه دهلی، ج۸، ص۳۹۴

(۴) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص(م ۳۷۰ھ) مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت، لبنان، ج۳، ص۳۰۶

﴿۳﴾ ایمان کا تقاضا ہے کہ تمام مومنوں کے متعلق اچھا گمان رکھنا، ان پر نکتہ چینی سے باز رہنا، جو لوگ مومنوں کی عیب چینی کریں ان کا دفاع اس طرح کرنا جس طرح اپنی ذات کے خلاف حرف گیری کے وقت کیا جاتا ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ تمام مومنوں کو اپنا بھائی بلکہ اپنی ذات کی طرح سمجھنا ایمان کا تقاضا ہے۔

حدیث شریف میں ہے:

مَثَلُ الْمُسْلِمِيْنَ فِيْ تَوَاصُلِهِمْ وَتَرَاحُمِهِمْ كَمَثَلِ الْجَسَدِ اِذَا وَجَعَ بَعْضُهٗ وَجَعَ كُلُّهٗ بِالسَّهَرِ وَالْحُمّٰى (۵)

آپس میں صلہ رحمی کرنے اور رحم کرنے میں مسلمانوں کی مثال ایک جسم کی مانند ہے، جب اس کے بعض حصہ میں درد ہو تو تمام جسم میں درد ہوتا ہے اور بخار کے باعث رات بھر نیند نہیں آتی۔ (۶)

﴿۴﴾ جب مسلمان سے کوئی بری بات ظاہر نہ ہو اس کو عادل جاننا واجب ہے، کیونکہ ہم حسنِ ظن کے مامور ہیں، بدظنی سے ہمیں بچنے کا حکم ہے، گمان اور تخمینہ سے انہیں برا کہنا جائز نہیں۔ جب تک کوئی گناہ کی بات ظاہر نہ ہو اس کی شہادت قبول ہے۔ قرآن مجید کا حکم صریح ہے:

اِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا ط آلاية (سورة یونس: آیت ۳۶)

بے شک گمان حق کا کچھ کام نہیں دیتا۔

حدیث شریف میں بدگمانی سے منع فرمایا گیا ہے۔ ارشادِ نبوی ہے (عَلٰى صَاحِبِهَا اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ وَاَكْمَلُ السَّلَامِ)

---

(۵) ☆ رواه الخطیب بغدادی فی تاریخ بغداد عن نعمان بن بشیر

☆ رواه الامام فخر الدین الرازی فی تفسیره، ج۲۳، ص۱۷۷

(۶) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص۳۰۷

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص۱۳۵۴

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص۲۲۲

☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۶، ص۴۳۷

☆ مختصر تفسیر الطبری از علامہ ابو جعفر بن محمد جریر الطبری، مطبوعہ دار القرآن الکریم بیروت، لبنان، ج۱۸، ص۱۱۶

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۸، ص۱۱۷

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص۳۹۴

اِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَكْذَبُ الْحَدِيْثِ(۷)

بدگمانی سے بچتے رہو کیونکہ سب سے بری بات بدگمانی ہے۔(۸)

﴿۵﴾ صاحب ایمان جس کی عفت اور صلاح کی شہرت ہو، خبرِ مجہول یا خبرِ فاسد سے اس کی عفت زائل نہیں ہوتی، اس کے بارے میں تہمت کی خبر کی تردید واجب ہے۔(۹)

﴿۶﴾ اگر کوئی شخص کسی اجنبی عورت کے پاس پایا جائے اور وہ دونوں اپنے نکاح کا اعتراف کریں ان کی تکذیب جائز نہیں، بلکہ حسنِ ظن کی بنا پر ان کی تصدیق واجب ہے۔(۱۰)

﴿۷﴾ اگر کوئی اپنی تلوار کو دو سو درہم میں فروخت کرے، جبکہ اس کے دستہ پر سو درہم کا کام ہوا ہو، تو اس کے سودا کو صحت پر محمول کریں گے۔ سو درہم کی تلوار اور سو درہم اس کے دستہ پر کام کے۔ یہ سودا بھی حسنِ ظن کی بنا پر جائز تصور ہوگا۔(۱۱)

☆☆☆☆☆

---

(۷) ☆ راوه البخاری عن ابی هريرة ، ج ا ، ص ۳۸۴

☆ رواه مسلم عن ابی هريرة، ج ۲، ص ۳۱۶

☆ رواه الترمذی عن ابی هريرة ، ج ۲، ص ۲۸

☆ راوه مالک فی الموطا

☆ رواه احمد، ج ۲، ص ۲۴۵

(۸) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۳۰۷

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج ۲۳، ص ۱۷۷

(۹) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن از علامه علی بن محمد خازن شافعی مطبوعه لاهور، ج ۳، ص ۳۴۳

☆ تفسیر روح البیان از علامه اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعه مکتبه اسلامیه، کوئٹه، ج ۶، ص ۱۲۶

☆ تفسیر روح المعانی از علامه ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج ۱۸، ص ۱۱۷

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج ۲۳، ص ۱۷۸

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامه ابوعبدالله محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعه بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۱۸۱

(۱۰) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۳۰۷

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج ۲۳، ص ۱۷۸

(۱۱) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۳۰۷

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج ۲۳، ص ۱۷۷

باب (۳۰۳)

گھروں میں داخلہ کے آداب

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَدۡخُلُوۡا بُیُوۡتًا غَیۡرَ بُیُوۡتِکُمۡ حَتّٰی تَسۡتَاۡنِسُوۡا وَ تُسَلِّمُوۡا عَلٰۤی اَهۡلِهَا ؕ ذٰلِکُمۡ خَیۡرٌ لَّکُمۡ لَعَلَّکُمۡ تَذَکَّرُوۡنَ ۝ فَاِنۡ لَّمۡ تَجِدُوۡا فِیۡهَاۤ اَحَدًا فَلَا تَدۡخُلُوۡهَا حَتّٰی یُؤۡذَنَ لَکُمۡ ۚ وَ اِنۡ قِیۡلَ لَکُمُ ارۡجِعُوۡا فَارۡجِعُوۡا هُوَ اَزۡکٰی لَکُمۡ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ عَلِیۡمٌ ۝ لَیۡسَ عَلَیۡکُمۡ جُنَاحٌ اَنۡ تَدۡخُلُوۡا بُیُوۡتًا غَیۡرَ مَسۡکُوۡنَةٍ فِیۡهَا مَتَاعٌ لَّکُمۡ ؕ وَ اللّٰهُ یَعۡلَمُ مَا تُبۡدُوۡنَ وَ مَا تَکۡتُمُوۡنَ ۝ (سورۃ النور: آیات ۲۷، ۲۸، ۲۹)

اے ایمان والو! اپنے گھروں کے سوا اور گھروں میں نہ جاؤ جب تک اجازت نہ لے لو اور ان کے ساکنوں پر سلام نہ کر لو۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے کہ تم دھیان کرو۔ پھر ان میں کسی کو نہ پاؤ جب بھی بے مالکوں کی اجازت کے ان میں نہ جاؤ اور اگر تم سے کہا جائے واپس جاؤ تو واپس ہو۔ یہ تمہارے لئے بہت ستھرا ہے اور اللہ تمہارے کاموں کو جانتا ہے۔ اس میں تم پر کوئی گناہ نہیں کہ ان گھروں میں جاؤ جو خاص کسی کی سکونت کے نہیں اور ان کے برتنے کا تمہیں

اختیار ہے۔اور اللہ جانتا ہے جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو تم چھپاتے ہو۔

حل لغات:

غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ: اپنے گھروں کے علاوہ۔وہ گھر جن میں تم خود رہائش پذیر نہیں بلکہ تمہارے سوا کوئی اور رہتا ہے۔ مثلاً اپنا مکان تم نے کسی کو کرایہ پر دیا۔یا ویسے ہی بغیر عوض تم نے کسی کو رہنے کو دیا۔بغیر اجازت ایسے گھروں میں بھی داخلہ منع ہے۔(۱)

حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا: جب تک اجازت نہ لے لو۔

لغت میں اُنس کا معنی ہے: دیکھنا، جاننا، احساس کرنا اور وحشت نہ ہونا۔ضد وحشت۔

آنَسَ الشَّيْءَ: کسی چیز کو دیکھا جانا۔احساس کیا۔

آنَسَ الصَّوْتَ: آواز کو سنا۔

اِسْتِيْنَاسٌ (باب اِسْتِفْعَال کا مصدر) کا مجازی معنی ہے: دیکھنا، قرآن مجید میں ایک موقعہ پر یہی معنی استعمال ہوا ہے۔

......اِنِّیْٓ اٰنَسْتُ نَارًا. الآية (سورة طٰهٰ: آیت ۱۰، سورة النحل: آیت ۷، سورة القصص: آیت ۲۹)

مجھے ایک آگ نظر پڑی ہے۔

طلبِ اذن کو اِسْتِيْنَاس کے کلمہ سے اس لئے تعبیر کیا کہ طلبگارِ اجازت کے دل میں ایک طرح کی وحشت ہوتی ہے، اس کو اندیشہ ہوتا ہے کہ شاید داخلہ کی اجازت نہ ملے۔جب داخلے کی اجازت مل جاتی ہے، تو اس کی وحشتِ خاطر دور ہو جاتی ہے۔طلبگارِ اجازت بھی طالبِ علم ہوتا ہے، اس کو معلوم نہیں ہوتا کہ داخلے کی اجازت گھر والوں کی طرف سے ملے گی یا نہیں، اجازت ملنے کے بعد اس کو علم ہو جاتا ہے۔(۲)

(۱) ☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج ۲، ص ۸۳

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۵۶

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۸، ص ۴۰۹

(۲) ☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۴، ص ۱۰۰

وَتُسَلِّمُوا عَلٰٓى اَهْلِهَا: اوران کے ساکنوں پر سلام کرلو۔یعنی جب تم کسی کے گھر داخل ہونے کی اجازت طلب کرو تواس مکان کے رہنے والوں کوسلام کرو۔(۳)

لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ: اس میں تم پر کچھ گناہ نہیں۔

جَنَحَ (از باب ضَرَبَ، نَصَرَ اور فَتَحَ) جُنُوحًا کا معنی ہے۔

جَنَحَ اِلَيْهِ: مائل ہونا۔

جَنَحَ السَّفِيْنَةُ: کشتی کا پتلے پانی میں پہنچ کر زمین سے لگ جانا۔

جَنَحَ اللَّيْلُ: رات کا آجانا

(بقیہ ۲)
- ☆ الفروق اللغوية مولفه ابو هلال الحسن بن عبدالله بن سهل العسكرى (م ۴۰۰ھ) مطبوعه كوئٹه، ص ۳۰۷
- ☆ مصباح المنير فى غريب الشرح الكبير للرافعى ،مولفه علامه احمدبن محمدعلى المقبرى الفيومى (م ۷۷۰ھ)، ج ۱، ص ۱۴
- ☆ مفردات فى غريب القرآن ازعلامه حسين بن محمدالمفضل المقلب بالراغب اصفهانى (۵۰۲ھ) مطبوعه كراچى، ص ۲۸
- ☆ المنجد ازلوئيس معلوف ايسوعى، مطبوعه دارالاشاعت مقابل مولوى مسافرخانه كراچى، ج ۱۸
- ☆ لسان العرب ،مولفه امام ابوالفضل محمدبن مكرم ابن منظورالانصارى المصرى مطبوعه : بيروت ،لبنان ج ۲، ص ۱۸
- ☆ تفسير البغوى المسمّٰى معالم التنزيل للامام ابى محمدالحسين بن مسعودالفراء البغوى (م ۵۱۶ھ) مطبوعه ملتان، ج ۳، ص ۳۲۶
- ☆ تفسيرابن جرير مختصر تفسير الطبرى ازعلامه ابوجعفربن محمدجريرالطبرى، مطبوعه بيروت، لبنان، ج ۱۸، ص ۱۳۴
- ☆ تفسيرالكشاف للامام ابى القاسم جار الله محمودبن عمربن محمدالزمخشرى مطبوعه كراچى، ج ۳، ص ۲۳۰
- ☆ لباب التاويل فى معانى التنزيل المعروف به تفسيرخازن از علامه على بن محمدخازن شافعى مطبوعه لاهور، ج ۳، ص ۱۳۷
- ☆ تفسيرمظهرى ازعلامه قاضى ثناء الله پانى پتى عثمانى مجددى (م ۱۲۲۵ھ) (اردوترجمه) مطبوعه دهلى، ج ۸، ص ۴۰۹
- ☆ التفسيرات الاحمديه ازعلامه احمدجيون جونپورى (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعه مكتبه حقانيه محله جنگى ،پشاور، ص ۶۵۵
- ☆ الجامع لاحكام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالكى قرطبى (م ۶۶۸ھ) مطبوعه بيروت، لبنان ۱۲، ص ۱۹۲
- ☆ احكام القرآن ازامام ابوبكراحمدبن على رازى جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعه دارالكتب العربيه بيروت، لبنان، ج ۳، ص ۳۰۹
- ☆ احكام القرآن ازعلامه ابوبكر محمدبن عبدالله المعروف بابن العربى مالكى (م ۵۴۳ھ) مطبوعه بيروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۳۵۸
- ☆ مدارك التنزيل وحقائق التاويل معروف به تفسيرمدارك ازعلامه ابوالبركات عبدالله بن احمدبن محمودمطبوعه لاهور، ج ۳، ص ۳۴۶
- ☆ تفسيرانوارالتنزيل واسرارالتاويل المعروف به بيضاوى ازقاضى ابوالخير عبدالله بن عمربيضاوى شيرازى شافعى، ج ۲، ص ۸۲
- ☆ تفسيرالقرآن المعروف به تفسيرابن كثيرحافظ عمادالدين اسمعيل بن عمربن كثيرشافعى مطبوعه مصر، ج ۳، ص ۲۷۸
- ☆ تفسيرروح المعانى ازعلامه ابوالفضل سيدمحمودآلوسى حنفى (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مكتبه امداديه ملتان، ج ۱۸، ص ۱۳۳
- ☆ زادالمسيرفى علم التفسيرللحافظ الامام ابى الفرج عبدالرحمٰن بن على ابن الجوزى (ت ۵۹۷ھ) مطبوعه پشاور، ج ۳، ص ۳۸۵

(۳)
- ☆ تفسير مظهرى ازعلامه قاضى ثناء الله پانى پتى عثمانى مجددى (م ۱۲۲۵ھ) (اردوترجمه) مطبوعه دهلى، ج ۸، ص ۴۱۰

جَنَحَ (از باب ضَرَبَ) الطّائِرُ: پرندہ کے بازو پر مارنا

جُنَاحٌ کا معنی ہے: گناہ، حرج (جَنَاحٌ کا معنی ہے بازو)۔(۴)

آیتِ مبارکہ میں اس سے مراد گناہ اور حرج ہے۔(۵)

شانِ نزول

﴿۱﴾ ایک انصاری عورت بارگاہِ مصطفیٰ ﷺ میں حاضر ہوئی اور عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ! میں اپنے گھر کے اندر بعض اوقات ایسی حالت میں ہوتی ہوں کہ میں نہیں چاہتی کہ اس حالت میں کوئی مجھے دیکھے، لیکن گھر کے آدمیوں میں سے کوئی نہ کوئی بے روک ٹوک اندر آجاتا ہے اور اس حالت میں مجھے دیکھ لیتا ہے، میں کیا کروں؟ اس سوال کے جواب میں سورۃ النور کی آیت: ۲۷ نازل ہوئی، جس میں کسی کے گھر میں داخل ہونے کے آداب سکھائے گئے۔(۶)

---

(۴) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ص ۲۰۸

☆ مفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل المقلب بالراغب اصفہانی (۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۱۰۰

☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مولفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی (م ۷۷۰ھ) ج ۱، ص ۵۵

☆ قاموس القرآن (او اصلاح الوجوہ والنظائر فی القرآن الکریم) للمفسر الحسین بن محمد الدامغانی، مطبوعہ بیروت، ص ۱۰۹

☆ تاج العروس ازعلامہ سید مرتضیٰ حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر. ۲، ص ۱۳۳،

☆ لسان العرب مولفہ امام ابو الفضل محمد بن مکرم ابن منظور الانصاری المصری مطبوعہ بیروت، ج ۲، ص ۵۰۱

(۵) ☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۸، ص ۱۳۹

(۶) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۱۹۱

☆ مختصر تفسیر الطبری ازعلامہ ابوجعفر بن محمد جریر الطبری، مطبوعہ دار القرآن الکریم بیروت، لبنان، ج ۱۸، ص ۱۳۳

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۲۷۸

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبد الرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت ۵۹۷ھ) مطبوعہ پشاور، ۳، ص ۲۸۸

☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔ ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ح ۵، ص ۴۴۵

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۵۶

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۱۳۷

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱، ص ۱۳۳

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۸، ص ۴۰۹

﴿۲﴾ جب گھروں میں داخل ہونے کے لئے اجازت طلب کرنے کا حکم نازل ہوا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! قریش کے تاجر جو مکہ، مدینہ اور شام کے درمیان آتے جاتے ہیں ان کا کیا ہوگا۔ سرِ راہ ان کے قیام اور اترنے کے مکان مقرر ہوتے ہیں، جن کے اندر کوئی رہتا نہیں، راستہ میں کسی جگہ ٹھہرنے کے لئے قریش کے تاجر مکان بنا کر چھوڑ دیتے ہیں۔ وہاں کس سے اجازت لیں اور کس کو سلام کریں؟ اس پر سورۃ النور کی آیت: ۲۹ نازل ہوئی۔ (۷)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ رہائش کیلئے مکان بنانا جائز ہے، تاکہ دوسرے لوگوں سے پردہ کر سکے، خود ذاتی طور پر اپنے منافع کا مالک بن سکے، خارج سے کوئی دوسرا اس کے ذاتی منافع میں مداخلت نہ کر سکے، مالک مکان کی اجازت کے بغیر وہاں کوئی اور داخل نہ ہو سکے، مکان میں رہائش پذیر کے پردہ پر کوئی اور اطلاع نہ پا سکے۔ (۸)

﴿۲﴾ اللہ تعالیٰ جل وعلا نے اس گھر میں بلا اجازت داخلہ ممنوع قرار دیا ہے جس میں وہ خود نہیں رہتا۔ اس گھر میں داخلہ کیلئے اجازت لینا ضروری قرار دیا ہے۔ اسی طرح اگر کوئی شخص اپنا ذاتی مکان کسی کو کرایہ پر دے دے

(بقیہ ۶) ☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی وعلامہ جلال الدین مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج ۳، ص ۱۲۵

☆ الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم، ایران. ج ۶، ص ۱۵۷

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج ۵، ص ۲۸۲

(۷) ☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج ۳، ص ۳۲۷

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۸، ص ۱۳۷

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۸، ص ۴۱۴

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۱۹۹

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاھور، ج ۳، ص ۳۴۷

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ، ج ۳، ص ۱۲۶

☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔ ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵، ص ۴۴۵

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج ۳، ص ۲۳۳

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۵۷

(۸) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۳۵۸

یا ویسے رہنے کے لئے بلا معاوضہ دے دے تو مالک مکان کیلئے لازم ہے کہ اس گھر میں داخل ہونے کے لئے اس سے اجازت لے جو اس میں رہتا ہے۔ آیتِ مبارکہ زیبِ عنوان میں اس کی صراحت ہے۔(۹)

﴿۳﴾ کسی کے مکان میں داخل ہونے کی اجازت طلب کرنے کے ساتھ گھر والوں پر سلام کرنا بھی ضروری ہے۔ مثلاً یوں کہے: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ، کیا میں اندر آ سکتا ہوں؟ یہ کلمات وقفہ وقفہ کے ساتھ تین بار کہے۔ تا کہ گھر والوں کو یقینی طور پر اس کے آنے اور اجازت طلب کرنے کی اطلاع ہو جائے۔ اگر داخلہ کی اجازت مل جائے تو اندر داخل ہو جائے، ورنہ واپس چلا آئے۔ یہی سنت ہے۔ حدیث شریف میں ہے:

اِذَاسْتَاْذَنَ اَحَدُکُمْ ثَـلَاثًا فَلَمْ یُؤْذَنْ لَهٗ فَلْیَرْجِعْ (۱۰)۔

(۹) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص۳۰۹

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص۱۳۵۸

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲، ص۱۹۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص۲۴۲

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ عبداللّٰہ بن احمدبن محمود مطبوعہ لاہور، ج۳، ص۲۴۲

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص۲۷۸

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص۵۵۲

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ۳، ص۳۲۲

☆ مختصر تفسیر الطبری از علامہ ابوجعفربن محمدجریر الطبری، مطبوعہ دار القرآن الکریم بیروت، لبنان، ج۱۸، ص۱۳۳

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰہ محمودبن عمربن محمدالزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص۳۳۰

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص۴۰۹

☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللّٰہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج۲، ص۸۲

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت ۵۹۷ھ) مطبوعہ پشاور ج۳، ص۳۸۵

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۸، ص۱۳۳

☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمدبن یوسف الشہیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔ ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص۴۴۵

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج ۳، ص۱۵۷

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج۵، ص۲۸۲

(۱۰) ☆ رواہ البخاری عن ابی سعیدالخدری، ج۲، ص۹۲۳

☆ رواہ مسلم عن ابی سعیدالخدری، ج۲، ص۲۱۰

جب تم میں سے کوئی ایک تین بار داخل ہونے کی اجازت طلب کرلے پھر بھی اسے اجازت نہ ملے تو اسے چاہیئے کہ واپس چلا آئے۔

ایک اور حدیث میں نبی اکرم ﷺ کا عمل شریف وارد ہے کہ آپ نے تین مرتبہ اجازت چاہی۔

عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: زَارَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ مَنْزِلِنَا، فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، قَالَ: فَرَدَّ سَعْدٌ رَدًّا خَفِيًّا فَقَالَ قَيْسٌ فَقُلْتُ اِلَا تَاْذَنُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ ذَرْهُ يُكْثِرُ عَلَيْنَا مِنَ السَّلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، فَرَدَّ سَعْدٌ رَدًّا خَفِيًّا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، ثُمَّ رَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاتَّبَعَهُ سَعْدٌ، فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ كُنْتُ اَسْمَعُ تَسْلِيْمَكَ وَاَرُدُّ عَلَيْكَ رَدًّا خَفِيًّا لِتُكْثِرَ عَلَيْنَا مِنَ السَّلَامِ، قَالَ فَانْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَمَرَ لَهُ سَعْدٌ بِغُسْلٍ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ نَاوَلَهُ مِلْحَفَةً مَصْبُوْغَةً بِزَعْفَرَانٍ اَوْ وَرْسٍ فَاغْتَسَلَ بِهَا ثُمَّ رَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَرَحْمَتَكَ عَلٰى اٰلِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ.........الحديث (۱۱)

حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہما روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ ہمارے غریب خانہ پر تشریف فرما ہوئے اور آپ نے (مکان میں داخل ہونے کی اجازت کی خاطر) فرمایا: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ (اللہ تعالیٰ کی تم پر سلامتی ہو اور اس کی رحمت ہو۔) راوی فرماتے ہیں کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے سلام کا جواب نہایت پست آواز میں دیا۔ راوی قیس نے (اپنے باپ) حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ آپ نے رسول اللہ ﷺ کو داخلہ کی اجازت کیوں نہیں دی۔ تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم اس معاملہ کو چھوڑ دو۔ (میں چاہتا ہوں کہ) آپ کثرت سے ہم

(بقیہ ۱۰) ☆ رواه ابوداؤد عن ابی سعید الخدری، ج۲، ص۳۵۷

☆ رواه الترمذی عن ابی سعید الخدری، ج۲، ص۱۱۰

☆ رواه احمد، ج۳، ص۱۹۰۶......

☆ رواه الدارمی فی کتاب الاستیذان.

(۱۱) ☆ رواه ابوداؤد عن قیس. ج۲، ص۳۵۸، حدیث: ۱۸۵

☆ رواه احمد. ج۳، ص۴۲۱/ج۴، ص۳۴

پر سلامتی کی دعا فرماتے رہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے دوسری مرتبہ فرمایا: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ۔ اس کا جواب بھی حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے پست آواز میں دیا۔ پھر (تیسری بار) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا جواب نہ سن کر رسول اللہ ﷺ واپس آنے لگے تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ آپ کے پیچھے دوڑے اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میں نے آپ کا سلام سنا اور جواب پست آواز میں دیا، تاکہ آپ کا ہم پر کثیر مرتبہ سلام ہو۔ راوی فرماتے ہیں پھر رسول اللہ ﷺ واپس تشریف لائے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے آپ کے غسل کیلئے پانی لانے کا حکم دیا۔ حضور ﷺ نے غسل فرمایا۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ایک لحاف زعفران یا ورس (ایک نباتات) سے رنگا ہوا پیش کیا۔ آپ نے قبول فرمایا۔ پھر حضور رسول اکرم ﷺ نے اپنے دستِ مبارک بلند فرمائے اور دعا فرمائی: اے اللہ! اپنی رحمت اور برکت آلِ سعد بن عبادہ کو عطا فرما۔ (۱۲)

---

(۱۲)
- ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۳۱۰
- ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۳۵۹
- ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۱۹۴
- ☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج ۳، ص ۳۲۶
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۳۴۷
- ☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۳۴۷
- ☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۵۶
- ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۸، ص ۱۳۵
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج ۶، ص ۱۳۷
- ☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی، ج ۲، ص ۸۲
- ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۲۷۸
- ☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج ۳، ص ۱۲۵
- ☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشھیر بابی حیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴ ۔ ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵، ص ۲۳۶
- ☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمحشری مطبوعہ کراچی، ج ۳، ص ۲۳۱
- ☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت ۵۹۷ھ) مطبوعہ پشاور، ج ۳، ص ۲۸۸
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۸، ص ۱۹۶

﴿۴﴾ بالغ مرد کے لئے کسی کے گھر میں داخل ہونے کی اجازت لینا فرض ہے اور سلام کرنا سنت ہے۔(۱۳)

﴿۵﴾ جب اپنے گھر میں داخل ہو تو ایسا انداز اختیار کرے کہ گھر والوں کو اس کی آمد کی اطلاع ہو جائے۔ مثلاً کھانس لے، یا جوتے زمین پر رگڑ کر چلے، اپنے گھر میں داخل ہوتے وقت بھی گھر والوں کو سلام کرے کہ یہ باعث برکت ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

يَابُنَیَّ اِذَا دَخَلْتَ عَلٰى اَهْلِهٖ فَسَلِّمْ تَكُوْنُ بَرَكَةً عَلَيْكَ وَعَلٰى اَهْلِ بَيْتِكَ (۱۴)

اے بیٹے! جب تو اپنے گھر والوں پر داخل (ہونے کا ارادہ) کرے تو گھر والوں کو سلام کرو۔ تیرے اور تیرے گھر والوں کیلئے برکت ہوگی۔(۱۵)

﴿۶﴾ رات کو اپنے گھر میں بھی بغیر اطلاع داخل ہونا منع ہے۔(۱۶)

﴿۷﴾ اذن طلب کرتے وقت دروازے کے سامنے کھڑا نہ ہو۔ بلکہ دروازے کے دائیں یا بائیں پہلو میں کھڑا ہو اور دروازہ کی دراڑوں سے اندر نہ جھانکے۔ تاکہ گھر والوں کی بے پردگی نہ ہو۔ حدیث شریف میں ہے:

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَتٰى بَابَ قَوْمٍ لَمْ يَسْتَقْبِلِ الْبَابَ مِنْ تِلْقَاءِ وَجْهِهٖ وَلٰكِنْ مِنْ رُكْنِهٖ الْاَيْمَنِ اَوِ الْاَيْسَرِ فَيَقُوْلُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ (۱۷)

رسول اللہ ﷺ جب کسی کے دروازے پر آتے تو دروازے کے سامنے کھڑا نہ ہوتے بلکہ دائیں یا بائیں پہلو میں کھڑا ہوتے اور فرماتے: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ۔(۱۸)

---

(۱۳) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۳۶۰

☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۴۴۶

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۸، ص ۱۳۵

(۱۴) ☆ رواہ الترمذی عن انس، ج۲، ص ۱۱۱

(۱۵) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص ۲۸۰

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۵۷

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۸، ص ۴۱۰

(۱۶) ☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۵۷

(۱۷) ☆ رواہ ابو داؤد عن عبداللہ بن بسر، ج ۲، ص ۳۵۸

(۱۸) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۳۱۱

﴿۸﴾ اگر مکان کا دروازہ بند ہو تو اذن حاصل کرنے کے لئے اسے دستک دینا یا گھنٹی بجانا جائز ہے۔ حدیث شریف میں ہے:

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ کَانَ فِی حَائِطٍ بِالْمَدِیْنَةِ علی قَفِّ الْبِئْرِ فَمَدَّ رِجْلَیْهِ فِی الْبِئْرِ فَدَقَّ الْبَابَ اَبُوْبَکْرٍ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِئْذَنْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ. الحدیث(۱۹)

ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ مدینہ طیبہ کے ایک باغ میں تشریف فرما تھے۔ آپ نے اپنے پاؤں کنوئیں کی منڈیر پر بیٹھے کنوئیں میں لٹکائے ہوئے تھے۔ باہر باغ کے دروازے پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے دستک دی۔ رسول اللہ ﷺ نے (غلام سے) فرمایا: ابوبکر کو اجازتِ داخلہ دو اور ساتھ ہی جنت کی بشارت دو۔(۲۰)

﴿۹﴾ جب بھی اجازت کے لئے کسی کے دروازے کو دستک دے تو نہایت وقار اور خفیف انداز سے دستک دے، بالخصوص کسی معظم ہستی کے دروازے کو نہایت ادب سے خفیف انداز میں دستک دے۔ درشت انداز میں دستک دینا سوئے ادبی ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کا معمول تھا کہ وہ سرکارِ دوعالم ﷺ کے درِ دولت میں ہاتھ کے ناخنوں سے نہایت ادب سے دستک دیتے تھے۔ حدیث شریف میں ہے:

اَبْوَابُ النَّبِیِّ ﷺ کَانَتْ تُقْرَعُ بِالْاَظَافِیْرِ (۲۱)

(بقیہ ۱۸) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۱۹۳

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطابع قاہرہ ازہر: ۱۸، ص ۱۹۸

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۸، ص ۱۳۵

☆ الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم، ایران: ج ۶، ص ۱۲۰

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۳۴۷

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۳۴۷

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن صاوی مالکی (م ۱۳۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ. ج ۳، ص ۱۲۵

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۲۷۹

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۸، ص ۳۱۳

(۱۹) ☆ رواہ احمد عن ابی موسی الاشعری، ج ۴، ص ۴۰۷

(۲۰) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۱۹۳

(۲۱) ☆ رواہ البخاری فی الادب المفرد. ص ۳۷۸، (حدیث نمبر: ۱۰۸۰)

نبی پاک صاحبِ لولاک ﷺ کے دروازوں کو ناخنوں سے دستک دی جاتی تھی۔(۲۲)

﴿۱۰﴾ داخلہ کی اجازت طلب کرتے وقت اپنا نام وغیرہ ذکر کرے۔ پوچھنے پر یہ نہ کہے کہ ''میں ہوں''۔ مقصود یہ ہے کہ مالک مکان کو اس کا پورا تعارف ہو جائے۔ تاکہ سوال جواب کی کلفت سے بچ جائے۔

حدیث شریف میں ہے:

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَتَیْتُ النَّبِیَّ ﷺ فِیْ دَیْنٍ کَانَ عَلٰی اَبِیْ فَدَفَعْتُ الْبَابَ فَقَالَ: مَنْ ذَا، فَقُلْتُ: اَنَا، فَقَالَ :اَنَا اَنَا؟ کَاَنَّهٗ کَرِهَهَا(۲۳)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں اپنے باپ کے قرضہ اتارنے کے بارے میں حاضر ہوا۔ میں نے آپ کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ آپ نے پوچھا: کون؟ میں نے عرض کیا: میں، فرمایا: میں میں، گویا آپ نے اسے ناپسند فرمایا۔

ایک طویل حدیث کا ایک حصہ یوں ہے:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَیَدْخُلُ عُمَرُ. الحدیث(۲۴)

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کیا عمر کو اندر آنے کی اجازت ہے؟

اس حدیث میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنا نام لے کر حضور ﷺ سے اندر آنے کی اجازت طلب کی۔(۲۵)

---

(۲۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج ۱۲، ص ۱۹۵
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمودمطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۳۴۷
☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمحشری مطبوعہ کراچی، ج ۳، ص ۲۳۳
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری(م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ،پشاور، ص ۵۵۷

(۲۳) ☆ رواہ البخاری عن جابر، ج ۲، ص ۹۲۳

(۲۴) ☆ رواہ ابوداؤد. حدیث نمبر: ۵۲۰۱
☆ رواہ نحوہ البخاری. حدیث: ۴۹۱۳
☆ رواہ مسلم ،حدیث: ۱۴۷۹

(۲۵) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م ۳۷۰ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج ۳، ص ۳۰۹
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج ۱۲، ص ۱۹۵
☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۲۷۹
☆ الدرالمنثورازحافظ جلال الدین سیوطی(م ۹۱۱ھ)مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم ،ایران. ج ۲، ص ۱۵۸
☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ ،سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ)مطبوعہ کراچی، ج ۵، ص ۲۸۲

﴿۱۱﴾ اجازت طلب کرتے وقت وہی زبان اور اسلوب اختیار کرے جو اس علاقہ میں رائج ہے، کسی خاص زبان یا اسلوب کا اختیار کرنا ہر علاقہ میں ضروری نہیں۔(۲۶)

﴿۱۲﴾ جو شخص مکان میں بار بار آتا ہو اور اسے مالک مکان کی طرف سے داخلہ کی اجازت ہو اسے بار بار اجازت طلب کرنے کی حاجت نہیں۔(۲۷)

﴿۱۳﴾ جب کوئی شخص کسی کو بلانے کی غرض سے اپنا قاصد بھیجے اور وہ شخص قاصد کے ہمراہ اس کے پاس آجائے تو اسے اجازت لینے کی حاجت نہیں۔ قاصد کے ہمراہ آجانا ہی اس کی اجازت کو کافی ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

رَسُوْلُ الرَّجُلِ اِلَی الرَّجُلَ اِذْنُهٗ(۲۸)

کسی شخص کا قاصد دوسرے کی طرف گویا اس کے لئے اذن ہے۔(۲۹)

﴿۱۴﴾ مذکورہ بالا حکم (اجازت طلب کرنے کا) اس گھر کے بارے میں ہے جس میں تمہاری اپنی سکونت نہیں۔ اگر کوئی اپنی سکونت والے مکان میں داخل ہونے کا ارادہ کرے اور اس میں اس کی اہلیہ اور بال بچے رہتے ہوں تو اجازت طلب کرنے کی حاجت نہیں۔ صرف گھر والوں پر سلام کرلو کہ حدیث شریف میں ہے:

اِذَادَخَلْتُمْ بُیُوْتَکُمْ فَسَلِّمُوْاعَلٰی اَهْلِهَا. الحدیث (۳۰)

جب تم اپنے گھر والوں میں داخل ہونے لگو تو گھر والوں کو سلام کرلیا کرو۔(۳۱)

---

(۲۶) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج ۱۲، ص ۱۹۶

(۲۷) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان، ج ۳، ص ۳۱۱

(۲۸) ☆ رواہ ابوداؤدعن ابی ھریرہ . حدیث: ۵۱۸۹

☆ رواہ البخاری فی الادب المفرد. حدیث: ۱۰۷۶

☆ رواہ ابن حبان، حدیث: ۵۸۱۱

(۲۹) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان، ج ۳، ص ۳۱۱

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج ۱۲، ص ۱۹۷

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازھر، ج ۲۳، ص ۱۹۸

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاھور، ج ۳، ص ۳۴۷

☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج ۸، ص ۴۱۱

(۳۰) ☆ کنزالعمال، ج ۱۵، ص ۵۱۵۴۵

(۳۱) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج ۳، ص ۱۳۶۱

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج ۱۲، ص ۱۹۷

﴿۱۵﴾ اگر گھر میں تمہاری اہلیہ کے ہمراہ تمہاری ماں یا بہن بھی رہتی ہو تو گھر میں داخل ہوتے وقت اجازت طلب کرنے کی حاجت نہیں۔ البتہ داخلہ کے وقت ایسا عمل کرلو کہ گھر والوں کو تمہاری آمد کی اطلاع ہو جائے تاکہ وہ اپنا ستر وغیرہ مکمل کرلیں۔ مثلاً کھانسی کرلو، جوتی چٹخالو، یا دروازہ پر دستک دے لو۔ حدیث شریف میں ہے کہ ایک آدمی نے نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا: کیا میں اپنی والدہ سے اجازت لے کر گھر میں داخل ہوں؟ تو آپ نے فرمایا: ہاں۔ اس نے عرض کی: میں اس کی خدمت کرتا ہوں، آپ نے فرمایا: اجازت لے کر داخل ہو۔ اس نے تین مرتبہ دہرایا تو آپ نے فرمایا:

اَتُحِبُّ اَنْ تَرَاهَا عُرْيَانَةً ،قَالَ: لَا،قَالَ: فَاسْتَأْذِنْ عَلَيْهَا (۳۲)

کیا تو پسند کرتا ہے کہ اسے ننگا دیکھے۔ عرض کیا: نہیں۔ فرمایا: تو اس سے اذن لے لیا کرو۔ (۳۳)

﴿۱۶﴾ مسلمان جب آپس میں ملاقات کریں تو ایک دوسرے کو سلام کریں۔ یہی سنتِ اسلام ہے۔ اس سے ان میں

---

(۳۲) ☆ ذکره محمدجریرالطبری عن بن یسار. حدیث: ۲۵۹۲۶
☆ راوه البیهقی.۷،ص۱۵۷،حدیث: ۱۳۵۵۸

(۳۳) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م ۳۷۰ھ)مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت،لبنان.ج۳،ص۳۱۳
☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ)مطبوعه بیروت،لبنان،ج۳،ص۱۳۶۱
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمد مالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعه بیروت،لبنان،ج۱۲،ص۱۹۷
☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار الله محمودبن عمربن محمدالزمحشری مطبوعه کراچی،ج۳،ص۲۳۲
☆ تفسیرالقرآن المعروف به تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعه مصر،ج۳،ص۲۸۰
☆ تفسیرانوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبدالله بن عمربیضاوی شافعی (م ۶۸۵ھ)،ج۲،ص۸۳
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن از علامه علی بن محمدخازن (م ۷۲۵ھ)مطبوعه لاهور ، ج۳،ص۳۴۷
☆ تفسیرروح البیان ازعلامه اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعه مکتبه اسلامیه ، کوئٹه،ج۶،ص۱۳۷
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی(م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان،ج۱۸،ص۱۳۵
☆ تفسیرمظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمه)مطبوعه دهلی،ج۸،ص۳۱۱
☆ تفسیرالبحرالمحیط ،لمحمدبن یوسف الشهیربابی حیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴. ۷۵۴ھ)مطبوعه بیروت،ج۵،ص۴۴۵،
☆ تفسیرمختصرتفسیرالطبری ازعلامه ابوجعفربن محمدجریرالطبری،مطبوعه بیروت،لبنان،ج۱۸،ص۱۳۴
☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری(م ۱۱۳۵ھ)مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی ،پشاور،ص۵۵۷
☆ زادالمسیرفی علم التفسیرللحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی مطبوعه پشاور،ج۳،ص۲۸۸
☆ تفسیر کبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر،ج۲۳،ص۱۹۹
☆ تفسیرالبغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م ۵۱۶ھ)مطبوعه ملتان،۳،ص۳۲۱

الفت بڑھے گی۔دلوں سے حسد دور ہوگا۔جنتیوں کی ملاقات کا یہی طریقہ ہے۔حدیث شریف میں ہے۔

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ سِتٌّ، قِیْلَ مَاھُنَّ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ، قَالَ: اِذَا لَقِیْتَہٗ فَسَلِّمْ عَلَیْہِ وَاِذَدَعَاکَ فَاَجِبْہُ وَاِذَا سْتَنْصَحَکَ فَانْصَحْ لَہٗ وَاِذَا عَطَسَ فَحَمِدَاللّٰہَ فَشَمِّتْہُ وَاِذَامَرِضَ فَعُدْہُ وَاِذَامَاتَ فَاتْبَعْہُ.(۳۴)

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حق ہیں،عرض کیا گیا: یارسول اللہ ﷺ وہ کون سے حق ہیں۔فرمایا:

(ا) جب تو اسے ملے تو سلام کرے۔

(ب) جب وہ تجھے بلائے تو اس کی بات سن۔

(ج) جب وہ تجھ سے کوئی نصیحت کا تقاضا کرے تو اسے نصیحت کر۔

(د) جب وہ چھینک مارے اور الحمد للہ کہے تو اس کا جواب دے۔

(ہ) جب وہ بیمار ہوجائے تو اس کی عیادت کر۔

(ر) اور جب وہ مرجائے تو اس کے جنازہ کے پیچھے چل (تاکہ نماز جنازہ ادا کرسکے)(۳۵)

﴿۱۷﴾ اسلام نے سلام کے کلمات متعین کردیئے ہیں۔

وہ مبارک کلمات یہ ہیں:

"اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ"

اس کے علاوہ دیگر کلمات لغو ہیں۔مثلاً صبح بخیر،شام بخیر وغیرہ۔اسلام نے ان کی ادائیگی سے منع کردیا ہے۔

حدیث شریف میں ہے:

اِنَّ عِمْرَانَ بْنَ حُصَیْنٍ قَالَ کُنَّانَقُوْلُ فِی الْجَاہِلِیَّۃِ: اَنْعَمَ اللّٰہُ بِکَ وَاَنْعَمَ صِبَاحًا، فَلَمَّا کَانَ

---

(۳۴) ☆ رواہ مسلم عن ابی ہریرۃ، ج۲، ص۲۱۳

(۳۵) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص۲۱۰

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۲، ص۱۳۸

الْإِسْلَامُ نُهِيْنَا عَنْ ذٰلِكَ. (۳۶)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دورِ جاہلیت میں ہم کہا کرتے تھے: اَنْعَمَ اللّٰهُ بِكَ عَيْنًا اور اَنْعَمَ صِبَاحًا (اللہ تم کو خنک چشم رکھے، صبح بخیر) جب اسلام کا ظہور ہوا تو ہمیں ایسا کہنے سے منع کر دیا گیا۔ (۳۷)

﴿۱۸﴾ اگر تم کسی کے مکان پر جاؤ اور اندر جانے کی اجازت طلب کرو تو جب تک اجازت نہ ملے اندر نہ جاؤ۔ یعنی جب تک گھر والا تم کو اجازت نہ دے دے اندر نہ جاؤ۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ بغیر اجازت اندر داخل ہونے کی ممانعت صرف یہ نہیں کہ بغیر اجازت داخلہ سے ننگا کھلا آدمی سامنے آجاتا ہے اور بے پردگی ہو جاتی ہے۔ بلکہ ایک وجہ ممانعت کی یہ بھی ہے کہ اس سے بعض ان باتوں یا چیزوں کا اظہار ہو جاتا ہے جن کو آدمی لوگوں سے چھپانا چاہتا ہے۔

ممانعت کی ایک وجہ اور بھی ہے کہ دوسرے کی چیز میں اس کی اجازت کے بغیر تصرف کرنا ممنوع ہے۔ ہاں اس مکان میں بغیر اجازت داخلہ کی ممانعت نہیں جس میں اچانک داخلہ کی کوئی معقول وجہ ہو: مثلاً مکان میں آگ لگ گئی ہو، یا گر رہا ہو، یا اس میں کوئی ممنوع فعل ہو رہا ہو جس کا فوری روکنا ضروری ہو۔ مثلاً چوری ہو رہی ہو، یا قتل ہو رہا ہو، یا شراب نوشی یا شراب فروشی ہو رہی ہو۔

---

(۳۶) ☆ رواہ ابو داود۔ حدیث: ۲۵۲۷

(۳۷) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۳، ص۱۹۷

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۸، ص۱۳۶

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص۵۵۷

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص۲۳۱

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن صاوی مالکی (م ۱۳۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ، ج۳، ص۱۲۵

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج۵، ص۲۸۳

☆ تفسیر البحر المحیط لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔ ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص۴۴۶

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر (م ۷۷۴ھ) مطبوعہ مصر، ج۳، ص۲۸۱

☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللّٰہ بن عمر بیضاوی شافعی، ج۲، ص۸۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص۳۴۷

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللّٰہ بن احمد بن محمود، مطبوعہ لاہور، ج۳، ص۳۴۷

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۲، ص۱۳۷

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۸، ص۴۱۱

مواقع ضروریات ہمیشہ قواعدِ شرعیہ سے مستثنیٰ ہوتے ہیں۔ کیونکہ ضروریات محظورات کو مباح کردیتی ہیں۔ (۳۸)

﴿۱۹﴾ کسی کے مکان کے اندر جھانکنا منع ہے، دروازہ کھلا ہو یا بند، بہر صورت منع ہے۔ جب تک مالک مکان اندر آنے کی اجازت نہیں دیتا۔ حدیث شریف میں ہے کہ سید عالم وعالمیان ﷺ اپنے حجرۂ مقدسہ میں بیٹھے سر میں لوہے کی نوک دار شے سے کھجلا رہے تھے۔ ایک شخص نے دروازے کی دراڑ سے اندر جھانکا۔ نبی اکرم ﷺ کو اس کی اطلاع ہوئی تو تہدید کے طور پر فرمایا:

لَوْ اَعْلَمُ اِنَّکَ تَنْظُرُ لَطَعَنْتُ بِہٖ فِیْ عَیْنِکَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِسْتِیْذَانُ مِنْ اَجْلِ الْبَصَرِ (۳۹)

---

(۳۸) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۳۱۴

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۲۶۲

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۱۹۸

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ۳، ص ۳۲۷

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۸، ص ۱۳۶

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۵۷

☆ تفسیر مختصر تفسیر الطبری از علامہ ابوجعفر بن محمد جریر الطبری مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۸، ص ۱۳۵

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج ۳، ص ۲۳۲، ۲۳۳

☆ الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم، ایران، ج ۶، ص ۱۶۲

☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔ ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵، ص ۲۰۶

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۲۸۱

☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شافعی، ج ۲، ص ۹۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۳۴

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۳۰

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج ۶، ص ۱۳۸

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت ۵۹۷ھ) مطبوعہ پشاور، ج ۳، ص ۲۹۹

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۳، ص ۲۰۰

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۹، ص ۲۱۱

(۳۹) ☆ رواہ البخاری عن سہل بن سعد۔ حدیث: ۶۲۴۱

☆ رواہ مسلم عن سہل بن سعد۔ حدیث: ۲۱۵۹

☆ رواہ الترمذی عن سہل بن سعد۔ حدیث: ۲۷۰۹

☆ رواہ احمد عن سہل بن سعد، ج ۵، ص ۳۳۰

☆ رواہ ابن حبان عن سہل بن سعد۔ حدیث: ۶۰۰۱

☆ رواہ البخاری فی الادب المفرد۔ حدیث: ۱۰۷۰

☆ رواہ الطبرانی، حدیث: ۵۶۶۲

اگر مجھے معلوم ہو جاتا کہ وہ مجھے دیکھ رہا ہے تو میں اس کی آنکھ میں اس کو چبھو دیتا۔ طلبِ اجازت کا حکم تو فقط نہ دیکھنے کے لئے دیا گیا ہے۔ (۴۰)

﴿۲۰﴾ کسی کے گھر میں داخل ہونے کی شرطِ داخلہ اجازت ہے، سو گھر والوں میں سے کسی چھوٹے بڑے کی اجازت کافی ہے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نابالغی میں کاشانۂ نبوت کے خادم تھے۔ آپ آنے والوں کو اجازت دیتے تھے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کے گھروں میں خدام وغلمان داخل ہونے کی اجازت دیتے تھے۔

یاد رہے کہ معاملات، ہدایا، وکالات وغیرہ میں بچے، عورت، غلام، ذمی کی خبر معتبر ہے (۴۱)

﴿۲۱﴾ وہ مکان جو راستوں پر مسافروں کے آرام کے لئے بنائے جاتے ہیں ان میں بغیر اجازت داخل ہونا، ٹھہرنا جائز ہے۔ چونکہ ان میں داخل ہونے سے کسی کی بے پردگی کا تصور نہیں۔ اس لئے اجازت لینے کی ضرورت نہیں۔ مزید یہ کہ ایسے گھروں میں داخلہ کی عادت جاری ہے اور عادت مثل نطق کے ہے۔ اسی طرح

(۴۰) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۳۱۱

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۳۵۸، ۱۳۶۲

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۱۹۸

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۸، ص ۴۱۴

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۳۴۷

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۳۴۷

☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشھیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔ ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵، ص ۴۴۶

☆ الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم، ایران، ج ۲، ص ۱۶۰

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۸، ص ۱۳۵

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۳، ص ۲۰۰

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج ۳، ص ۳۲۷

(۴۱) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۳۱۱، ۳۱۳

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۳۶۳

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۱۹۹

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۳، ص ۱۹۹

☆ الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم، ایران، ج ۲، ص ۱۵۸

تجارت کے مراکز میں داخلہ کی اجازت ضروری نہیں۔قرآن مجید میں یہ حکم صراحت سے بیان ہوا ہے۔(۴۲)

﴿۲۲﴾ اگر صاحب خانہ کی طرف سے اذن داخلہ نہ ملے تو واپس چلے آؤ۔یہی بہتر ہے۔قرآن مجید کا واضح حکم یہی ہے۔(۴۳)

﴿۲۳﴾ اگر کوئی شخص کسی معظم دینی وروحانی شخصیت کے دروازے پر جائے اور داخلہ کی اجازت طلب نہ کرے۔بلکہ اس کے از خود برآمد ہونے کی انتظار کرے تو یہ نہایت خوب اور مستحب ہے۔حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ ایک انصاری کے دروازے پر طلب حدیث کیلئے جاتے اور انصاری کے از خود برآمد ہونے کا انتظار کرتے۔دروازے پر بیٹھ جاتے،اندر آنے کی اجازت طلب نہ کرتے۔انصاری جب باہر نکلتے تو فرماتے:اے رسول اللہ ﷺ کے چچا کے بیٹے!آپ نے مجھے اطلاع دی ہوتی۔حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے:ہم کو اسی طرح طلب علم کا حکم دیا گیا ہے۔

---

(۴۲) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص(م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت،لبنان،ج۳،ص ۳۱۲

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی(م ۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۳،ص ۱۳۶۴

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۲،ص ۲۰۰

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ،کوئٹہ،ج۶،ص ۱۳۹

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن (م ۷۲۵ھ)مطبوعہ لاہور،ج۳،ص ۳۴۷

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود مطبوعہ لاہور،ج۳،ص ۳۴

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی (م ۶۸۵ھ)،ج۲،ص ۸۳

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر(م ۷۷۴ھ)مطبوعہ مصر،ج۳،ص ۲۸۱

☆ تفسیر مختصر تفسیر الطبری ازعلامہ ابوجعفر بن محمد جریر الطبری،مطبوعہ دار القرآن الکریم بیروت،لبنان ج۱۸،ص ۱۳۸

(۴۳) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی(م ۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۳،ص ۱۳۹۲

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر،ج۳،ص ۲۸۱

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن صاوی مالکی (م ۱۳۲۳ھ)مطبوعہ مکہ مکرمہ،ج۳،ص ۱۲۵

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی(م ۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان،ج۳،ص ۳۲

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی(م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان،ج۱۸،ص ۱۳۷

☆ الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی(م ۹۱۱ھ)مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم،ایران،ج۲،ص ۱۲۲

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی،ج۸،ص ۲۱۲

حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے کبھی کسی عالم کا دروازہ نہ کھٹکھٹایا۔ (۴۴)

﴿۲۴﴾ اجنبی نابینا اگر کسی کے گھر میں داخل ہونے کا ارادہ کرے تو وہ بھی اجازت لے۔ ممکن ہے گھر والوں کی وہ بات سن لے جو سننا ناپسند کرتے ہوں۔ (۴۵)

﴿۲۵﴾ ملاقات کے وقت پہلے سلام کرے، پھر اپنی بات شروع کرے۔ حدیث شریف میں ہے:

اَلسَّلَامُ قَبْلَ الْکَلَامِ (۴۶)

بات کرنے سے پہلے سلام کرلو۔ (۴۷)

﴿۲۶﴾ پڑوسی کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ اپنی دیوار میں ایسا سوراخ کرے جس سے ہمسایہ کی بے پردگی ہو۔ ایسا کرنے سے اسے روک دیا جائے گا۔ (۴۸)

﴿۲۷﴾ عورت اگر کسی کے مکان میں بغیر اجازت داخل ہو تو اس کا حکم یہ ہے کہ اگر وہ عورت مالک مکان کے محارم سے ہو تو اس کو اجازت لینے کی ضرورت نہیں۔ (۴۹)

☆☆☆☆☆

---

(۴۴) ☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمحشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص۲۳۳

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص۴۱۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاھور، ج۳، ص۳۴۷

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص۵۵۷

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۶، ص۱۳۷

(۴۵) ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۸، ص۱۳۵

(۴۶) ☆ رواہ الترمذی عن جابر بن عبداللہ۔ حدیث: ۲۶۹۹

(۴۷) ☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص۵۵۶

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۸، ص۱۳۴

(۴۸) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۶، ص۱۳۹

(۴۹) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۶، ص۱۳۷

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۸، ص۱۳۵

باب (۳۰۴)

ستر پوشی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

قُلۡ لِّلۡمُؤۡمِنِیۡنَ یَغُضُّوۡا مِنۡ اَبۡصَارِہِمۡ وَیَحۡفَظُوۡا فُرُوۡجَہُمۡ ؕ ذٰلِکَ اَزۡکٰی لَہُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰہَ خَبِیۡرٌۢ بِمَا یَصۡنَعُوۡنَ ○ (سورۃ النور: آیت ۳۰)

مسلمان مردوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔ یہ ان کے لئے بہت ستھرا ہے۔ بے شک اللہ کو ان کے کاموں کی خبر ہے۔

حل لغات

یَغُضُّوۡا: غَضَّ یغُضُّ غَضًّا کا معنی ہے: آنکھ کا بند کر لینا۔

امر کا صیغہ ہونے کی وجہ سے لام کلمہ مجزوم ہے۔ (۲)

مِنۡ اَبۡصَارِہِمۡ: کلمہ مِنۡ تبعیض کے لئے ہے۔ معنی یہ ہے: حرام اشیاء سے آنکھیں بند کر لیں۔ مومنوں کو حرام شے اور بالخصوص غیر محرم عورتوں کی طرف دیکھنے سے باز رکھا گیا ہے۔ مطلقاً آنکھیں بند رکھنا مراد نہیں۔ (۲)

(۱) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی۔ ص ۸۹۹

☆ مفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل المقلب با لراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی۔ ص ۳۶۱

☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مولفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی (م ۷۷۰ھ)، ص ۳۱

☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۵، ص ۲۱

(۲) ☆ احکام القرآن از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۳۱۵

☆ احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۳۴۵

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۲۰۱

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج ۳، ص ۲۳۴

وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ: فُرُوج جمع ہے اس کا مفرد فَرْج ہے، جس کا معنی ہے شرمگاہ۔

منشاءِ ایزدی ہے کہ مسلمان مرد اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔ شرمگاہوں کا چھپانا فرض ہے۔ (۳)

شانِ نزول

مدینہ منورہ کی گلیوں میں ایک آدمی گزرا۔ اچانک اس کی نظر ایک اجنبی عورت پر پڑی۔ وہ آدمی ایک باغ میں سے گزرا۔ اتفاق سے وہ عورت بھی وہاں سے گزری۔ شیطان نے ان کے دلوں میں وسوسہ ڈالا۔ اس مرد کے چہرے پر باغ کی دیوار لگی اور اس کی ناک خون آلود ہوگئی۔ اس بندۂ مومن نے قسم کھائی کہ جب تک اپنی خون آلود ناک حضورِ سید عالم ﷺ کو نہ دکھالوں ناک سے یہ خون نہ دھوؤں گا۔ وہ بارگاہِ رسالت مآب کے حضور حاضر ہوا اور اپنا قصہ بیان کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا یہ زخم اس گناہ کی پاداش میں ہے جو تو نے کیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (۴)

(بقیہ ۲) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص ۲۸۱

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۲۸۹

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۲، ص ۲۰۲

☆ مختصر تفسیر الطبری از علامہ ابوجعفر بن محمد جریر الطبری، مطبوعہ دار القرآن الکریم بیروت، لبنان، ج ۱۸، ص ۱۳۹

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج ۶، ص ۱۴۰

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۸، ص ۱۳۸

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۳۴۸

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۳۴۸

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج ۳، ص ۱۲۶

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ، سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج۵، ص ۲۸۵

☆ الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم، ایران، ج ۶، ص ۱۶۲

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۸، ص ۴۱۵

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۵۸

(۳) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۳۴۸

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۳۴۸

(۴) ☆ الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم، ایران، ج ۶، ص ۱۶۲

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۸، ص ۱۳۸

مسائل شرعیہ

(۱) مومن مرد پر فرض ہے کہ وہ حرام کردہ اشیاء کی طرف سے اپنی نگاہ کو جھکا کر رکھیں اور اجنبی عورت کو نہ دیکھیں۔ اگر اجنبی عورت اچانک سامنے آجائے تو فوراً اپنی نگاہ کو پھیر لیں۔ اچانک نظر تو معاف ہے کہ وہ بلا ارادہ ہوتی ہے۔لیکن دوسری مرتبہ دیکھنا تو بالقصد ہوگا۔دوسری مرتبہ نگاہ کرنا حرام ہے۔حدیث شریف میں ہے۔

لَاتُتْبِعِ النَّظْرَةَ النَّظَرَ فَاِنَّ لَکَ الْاُوْلٰی لَیْسَتْ لَکَ الْاٰخِرَۃُ.(۵)

اجنبی عورت پر اچانک نظر پڑ جانے کے بعد دوسری مرتبہ نظر کو جھکا لے۔پہلی بلا ارادہ نظر پر مؤاخذہ نہیں۔دوسری مرتبہ دیکھنا جائز نہیں۔ایک اور حدیث شریف میں ہے۔

مَا مِنْ مُسْلِمٍ یَنْظُرُ اِلٰی مَحَاسِنِ اِمْرَاۃٍ اَوَّلَ مَرَّۃٍ ثُمَّ یَغُضُّ بَصَرَہٗ اِلَّا اَحْدَثَ اللّٰہُ لَہٗ عِبَادَۃً یَّجِدُ حَلَاوَتَھَا.(۶)

بندۂ مومن کسی اجنبی عورت کے محاسن کو دیکھ کر اگر نظر کو پھیر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے ایسی عبادت عطا فرماتا ہے جس کی شیرینی وہ پاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ جل مجدہ الکریم ارشاد فرماتا ہے۔

وَلَاتَقْفُ مَالَیْسَ لَکَ بِہٖ عِلْمٌ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ کُلُّ اُولٰئِکَ کَانَ عَنْہُ مَسْئُوْلًاo

(سورۃ بنی اسرائیل: آیت ۳۶)

اور اس بات کے پیچھے نہ پڑ جس کا تجھے علم نہیں۔بے شک کان اور آنکھ اور دل ان سب سے سوال ہوتا ہے۔(۷)

---

(۵) ☆ رواہ ابو داؤد،حدیث نمبر ۲۱۴۹
☆ رواہ مسلم،حدیث نمبر ۲۱۵۹
☆ رواہ الترمذی حدیث نمبر ۲۷۷۶
(۶) ☆ رواہ احمد،ج۵،ص ۲۶۴
(۷) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص(م۳۷۰ھ)مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان،ج۳،ص ۳۱۵
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج ۳،ص ۱۳۶۵
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت لبنان،ج ۱۲،ص ۳۶۵
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر،ج ۱۲،ص ۲۰۲

(۲) جن لوگوں کی طرف دیکھنا جائز ہے اس کا جواز بغیر شہوت کے دیکھنا ہے۔ شہوت سے ان کی طرف دیکھنا بھی ممنوع ہے۔(۸)

(۳) راستوں، سڑکوں اور چوکوں وغیرہ میں ایسی مجالس قائم کرنا جس سے راہ گیروں کو تکلیف ہو، ممنوع ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اِيَّاكُمْ وَالْجُلُوْسَ بِالطُّرُقَاتِ، قَالُوْا مَا بُدَّلَنَا مِنْ نَتَحَدَّثُ فِيْهَا، فَقَالَ: اِنْ اَبَيْتُمْ فَاَعْطُوا الطَّرِيْقَ حَقَّهَا، قَالُوْا: مَاحَقُّ الطَّرِيْقِ، قَالَ غَضُّ الْبَصَرِ وَكَفُّ الْاَذٰى وَرَدُّالسَّلَامِ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْىُ عَنِ الْمُنْكَرِ.(۹)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: راستوں میں نہ بیٹھا کرو۔ صحابہ کرام نے عرض کی۔ ہمیں اس سے چارہ

(بقیہ ۷) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص ۲۸۱

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج۳ ص ۲۸۹

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمحشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص ۲۳۴

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۸، ص ۱۳۸

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۶، ص ۱۴۰

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۳۴۸

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۳۴۸

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی وعلامہ جلال الدین مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج ۳، ص ۱۲۶

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ، سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج۵، ص ۲۸۵

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۴۱۵

☆ الدر المنثور ازحافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللّٰہ العظمی قم، ایران، ج۶، ص ۱۶۲

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۵۹

☆ تفسیر الخطیب الشربینی ازامام محمد بن احمد شربینی مصری، ناشر مکتبہ حقانیہ پشاور، ج۳، ص ۶۸۲

(۸) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۳۱۵

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲، ص ۲۰۲

☆ الدر المنثور ازحافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللّٰہ العظمی قم، ایران، ج۶، ص ۲۶۴

(۹) ☆ رواہ البخاری عن ابی ھریرۃ، حدیث نمبر ۲۴۶۵

☆ رواہ مسلم کتاب اللباس، حدیث نمبر ۲۱۲

☆ رواہ ابوداؤد، حدیث نمبر ۴۰۲۵

☆ رواہ احمد، ج۳: ص ۳۳۶

☆ رواہ السیوطی، ج۶، ص ۱۶۴

نہیں۔ہم وہاں بیٹھ کر باتیں کر لیتے ہیں۔آپ نے فرمایا اگر ایسا ہے تو راستوں کا حق ادا کیا کرو۔ صحابہ کرام نے عرض کی: راستوں کا کیا حق ہے۔آپ نے فرمایا راستوں کا حق یہ ہے کہ (اجنبی عورتوں کے گزرنے پر) آنکھ بند کر لیا کرو۔ تکلیف دہ شے کو ہٹایا کرو۔ سلام کرنے والے کے سلام کا جواب دو۔ نیکی کا حکم کرو اور بری بات سے روکو۔(۱۰)

(۴) اپنی بیوی (اور باندی، جس کا موجود ہونا عنقا ہے) کے سوا کسی اور کے سامنے اپنی شرمگاہ کھولنا جائز نہیں۔ حدیث شریف میں ہے۔

اِحْفَظْ عَوْرَتَکَ اِلَّا مِنْ زَوْجِکَ اَوْمَامَلَکَتْ یَمِیْنُکَ(۱۱)

اپنی بیوی اور باندی کے سوا دوسروں سے اپنی شرمگاہ کی حفاظت کر۔(۱۲)

(۵) مرد کے ناف سے لے کر گھٹنوں تک اعضا ستر (عورت) ہیں۔ستر کے اعضا کا کسی مرد یا عورت کے سامنے کھولنا جائز نہیں۔(۱۳)

(۶) مرد کا اپنی محرم عورتوں کے چہرہ، سینہ، ہاتھ، پاؤں، بازو اور پنڈلیوں کی طرف نظر کرنا جائز ہے بشرطیکہ شہوت کے بغیر ہو۔(۱۴)

---

(۱۰) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج ۳،ص۱۳۶۵
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج ۱۲،ص ۲۰۰
☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعہ مصر، ج۳،ص ۲۸۲
☆ الدرالمنثوراز حافظ جلال الدین سیوطی(م۹۱۱ھ)مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم ،ایران، ج۲،ص ۱۶۴

(۱۱) ☆ ابوداؤد،حدیث نمبر۴۰۱۷
☆ ترمزی، حدیث نمبر۲۷۱۴
☆ ابن ماجہ ،حدیث نمبر ۱۹۲۰

(۱۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج ۱۲،ص ۲۰۲
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج ۳،ص۱۱۱۶
☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعہ مصر، ج۳،ص ۲۸۲
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری(م۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور،ص ۵۵۹
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۸،ص ۴۱۶

(۱۳) ☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری(م۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور،ص ۵۵۸
☆ تفسیر کبیر از امام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۳،ص ۲۰۲

(۱۴) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳،ص ۳۴۸
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری(م۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور،ص ۵۵۹

(۷) عورت کا پورا جسم عورت (چھپانے کی چیز) ہے۔غیر محرم مردوں اور عورتوں کے سامنے اس کا کوئی حصہ کھولنا جائز نہیں۔(۱۵)

(۸) عورت کا چہرہ غیر محرم عورتوں اور مردوں کے لئے کھولنا جائز نہیں۔البتہ چند ضرورتوں کے لئے جائز ہے۔مثلاً معالج، ادائے شہادت، ڈوبنے اور جلنے کے وقت۔(۱۶)

☆☆☆☆☆

(۱۵) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۳، ص ۲۰۲

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۵۹

(۱۶) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۳، ص ۲۰۲

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۵۹

ماخذ و مراجع

کتب تفاسیر وعلوم القرآن :

(☆) احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان

(☆) احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت، لبنان

(☆) تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر

(☆) الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان

(☆) انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، مطبوعہ مطبع میمنہ، مصر

(☆) تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسیٰ البابی وشرکاہ، مصر

(☆) الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم، ایران

(☆) تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

(☆) حاشیہ شیخ زادہ علی البیضاوی از علامہ محی الدین محمد بن مصطفیٰ قوجوی (م ۹۵۱ھ) مطبوعہ استنبول ترکی

(☆) التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور

(☆) تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ

(☆) تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ

(☆) تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی

(☆) تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان

(☆) الاتقان فی علوم القرآن از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ ادارہ اسلامیات، لاہور

(☆) مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی، مطبوعہ نعمانی

کتب خانہ اردو بازار لاہور

(☆) لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور

(☆) فتح المنان المشہور بہ تفسیر حقانی از علامہ ابو محمد عبدالحق حقانی دہلوی، مطبوعہ دار الاشاعت تفسیر حقانی، دہلی

(☆) مختصر تفسیر الطبری از علامہ ابوجعفر بن محمد جریر الطبری، مطبوعہ دار القرآن الکریم بیروت، لبنان

(☆) کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن از امام احمد رضا قادری (م ۱۳۴۰ھ) مطبوعہ تاج کمپنی لمیٹڈ لاہور

(☆) تفسیر ابن عباس، مطبوعہ قم ایران

(☆) لباب النقول فی اسباب النزول، مصنفہ امام عبدالرحمن جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ)، مطبوعہ دار الرشید، بیروت

(☆) تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت

(☆) الایضاح لناسخ القرآن ومنسوخہ، مصنفہ امام ابو محمد مکی بن ابی طالب القیسی (م ۴۳۷ھ)، مطبوعہ جدہ

(☆) تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر از امام ابو الفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی، مطبوعہ پشاور

(☆) الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، مصنفہ: الامام ابو القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد زمخشری، التوفی: ۵۳۸، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی

(☆) تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل، مصنفہ الامام محی السنۃ ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، التوفی: ۵۱۶ھ مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ، ملتان

(☆) الفتوحات الالھیہ بتوضیح تفسیر الجلالین للدقائق الخفیہ، المعروف بہ حاشیہ الجمل، مولفہ علامہ شیخ سلیمان الجمل، التوفی: ۱۲۰۴ھ، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی

(☆) تفسیر الخطیب الشربینی المسمی السراج المنیر فی الدعانۃ علی معرفۃ بعض معانی کلام ربنا الحکیم الخبیر، الامام الشیخ محمد بن احمد الخطیب الشربینی المصری (التوفی ۹۷۷ھ) المکتبۃ الحقانیہ محلہ جنگی، پشاور

(☆) الجواہر فی تفسیر القرآن الکریم المسمی تفسیر طنطاوی جوہری تالیف الاستاذ الحکیم طنطاوی جوہری المصری (التوفی ۱۳۵۸ھ) دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان

(☆) تفسیر القرآن العظیم المسمی تاویلات اہل السنۃ تالیف ابی منصور محمد بن محمد بن محمود الماتریدی السمرقندی الحنفی (۳۳۳ھ) المکتبۃ الحقانیۃ محلہ جنگی، پشاور

(☆) تفسیر حداد کشف التنزیل فی تحقیق المباحث والتاویل للابی الحداد الیمنی الحنفی (م ۱۰۴۱ھ) مکتبہ حقانیہ، پشاور

(☆) تفسیر مجاہد تصنیف ابی الحجاج مجاہد بن جبر القرشی المخزومی (م ۱۰۴ھ) دارالکتب العلمیہ بیروت

(☆) املاء مامن بہ الرحمٰن من وجوہ الاعراب والقراءات فی جمیع القرآن تالیف ابی البقاء عبد اللہ بن الحسین العکبری (م ۶۱۶ھ) قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ، کراچی

(☆) تفسیر الحسن البصری جمعہ دکتور محمد عبد الرحیم، المکتبۃ التجاریۃ، مکۃ المکرمۃ

کتب احادیث وشروح احادیث:

(☆) صحیح بخاری از امام ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری (م ۲۵۶ھ) مطبوعہ خان بک ڈپو لاہور

(☆) صحیح مسلم از امام ابوالحسن مسلم بن حجاج قشیری (م ۲۶۱ھ) مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی

(☆) سنن ابن ماجہ از امام ابوعبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ (م ۲۷۳ھ) مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی

(☆) سنن ابوداؤد از امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی (م ۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان

(☆) جامع ترمذی از امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی (م ۲۷۹ھ) مطبوعہ مجتبائی دہلی ومطبوعہ محمد سعید اینڈ کمپنی کراچی

(☆) سنن نسائی از امام ابوعبدالرحمن احمد بن شعیب علی نسائی (م ۳۰۳ھ) مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی

(☆) موطا امام مالک از امام مالک بن انس اصبحی (م ۱۷۹ھ) مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی

(☆) سنن دارقطنی از امام علی بن عمر دارقطنی (م ۳۸۵ھ) مطبوعہ نشر السنۃ ملتان

(☆) عمدۃ القاری از حافظ بدرالدین محمود بن احمد عینی حنفی (م ۸۵۵ھ) مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ

(☆) شرح معانی الآثار از امام ابوجعفر بن محمد طحاوی (م ۳۲۱ھ) مطبوعہ ایچ، ایم سعید اینڈ کمپنی کراچی

(☆) صحیح ابن خزیمہ از امام محمد بن اسحاق بن خزیمہ (م ۳۱۱ھ) مطبوعہ مکتب اسلامی بیروت،، لبنان

(☆) المسند از امام احمد بن حنبل (م ۲۴۱ھ) مطبوعہ مکتب اسلامی بیروت، لبنان

(☆) الجامع الصغیر از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسی البابی الحلبی وشرکاہ مصر

(☆) موطاامام محمد از امام محمد بن حسن شیبانی (م ۱۸۹ھ) مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کراچی

(☆) المسند از امام عبداللہ بن الزبیر حمیدی (م ۲۱۹ھ) مطبوعہ عالم الکتب بیروت

(☆) المسند از امام احمد بن حنبل (م ۲۴۱ھ) مطبوعہ مکتب اسلامی بیروت، لبنان

(☆) سنن دارمی از امام ابو عبداللہ بن عبدالرحمٰن دارمی (م ۲۵۵ھ) مطبوعہ دار الکتب العربی، ۱۴۰۷ھ

(☆) سنن کبریٰ از امام ابو عبدالرحمٰن احمد بن شعیب نسائی (م ۳۰۳ھ) مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۱ھ

(☆) دلائل النبوۃ از امام ابو نعیم احمد بن عبداللہ اصبہانی (م ۴۳۰ھ) مطبوعہ دار النفائس بیروت

(☆) الخصائص الکبریٰ از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۰۵ھ

(☆) شرح مسلم از علامہ یحیٰ بن شرف نووی (م ۶۷۶ھ) مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی ۱۳۷۵ھ

(☆) بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع۔ تالیف امام علاء الدین ابوبکر بن مسعود الکاشانی (م ۵۸۷ھ)، مطبوعہ دار الفکر، بیروت

کتب لغت:

(☆) المنجد از لوئیس معلوف الیسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی

(☆) مصباح اللغات از ابوالفضل مولانا عبدالحفیظ بلیاوی، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی

(☆) صراح از ابوالفضل محمد بن عمر بن خالد المدعو بجمال القرشی، مطبوعہ مطبع مجیدی کانپور

(☆) المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ)، نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی

(☆) المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی (م ۷۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ الکبریٰ مصر، (۱۳۲۵ھ)

(☆) القاموس المحیط از علامہ مجدالدین محمد بن یعقوب فیروز آبادی (م ۸۱۷ھ) مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت

(☆) تاج العروس از علامہ سید مرتضیٰ حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر

(☆) قاموس القرآن او اصلاح الوجوہ والنظائر فی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمد الدامغانی، مطبوعہ بیروت

(☆) الفروق اللغویۃ، از ابو ہلال الحسن بن عبداللہ بن سہل العسکری (م ۴۰۰ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ

(☆) لسان العرب، مولفہ امام ابوالفضل محمد بن مکرم ابن منظور الانصاری المصری مطبوعہ: بیروت، لبنان